



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Ye Ghazi Ye Tere Purisar Banday Novel by Bisma Ijaz

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

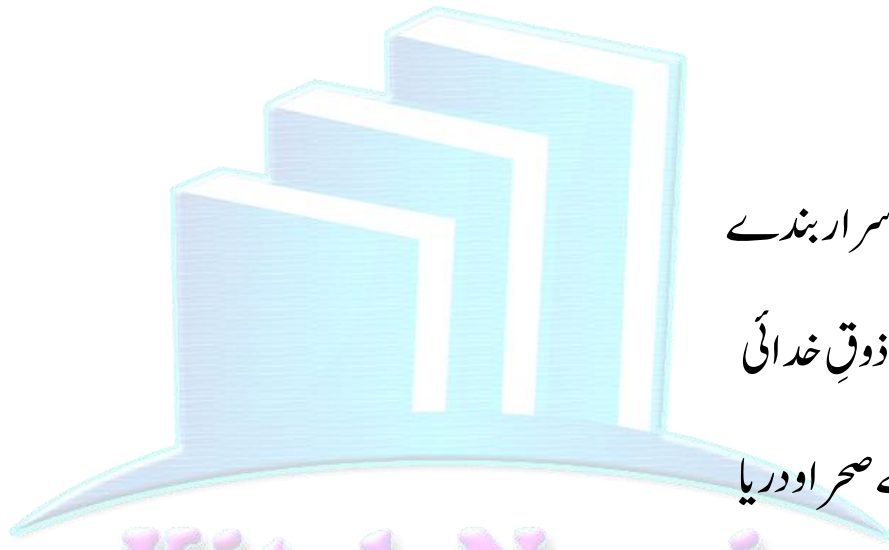
Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے

تحریر: بسمہ اعجاز



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے

جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحر اور دریا

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی

(شام کے پانچ بجے #پاکستان_پبلک نیوز چینل) جسے عرفِ عام میں پی پی پی نیوز کے نام سے جانا جاتا تھا
میں ہنگامی میٹینگ بلائی گئی جس کے لیے سارے شہر میں پھیلے پی پی پی نیوز کے نیوز رپورٹرز اور سینئر
صحافیوں کو ایمر جنسی کال کی گئی

وہ ابھی ابھی اک حادثے کی رپورٹنگ کر کے گھر لوٹی تھی امی کو کھانا گرم کرنے کا کہہ کر خود آرام کی غرض سے
لیٹنے لگی تو آفس سے کال آگئی جس میں فوراً اسے آفس آنے کا کہا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا مصیبت ہے ابھی ابھی تو گھر آئی ہوں کھانا بھی سکون سے کھانے نہیں دیتے یہ لوگ"

وہ اچھا خاصہ جنجھلا گئی

Posted on Kitab Nagri

"خیر میں بھی اپنے نام کی ایک ہوں کھانا کھا کے اور پورے پندرہ منٹ آرام کے بعد ہی میٹنگ کے لیے جاؤں گی"

اس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر پرسکون کیا

یہ بھی اچھا تھا کہ ہیڈ آفس مین بازار کے پاس ہی تھا ٹیکسی سے جاؤ تو پندرہ منٹ میں پہنچا جاسکتا تھا کیوں کہ اس نے اکیلے ہی جانا تھا کونسا کسی نے چھوڑنے جانا تھا پہلے سوچا کہ امی کو بتادے مگر ڈانٹ پڑ جانی تھی کے آتے ہی دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں تو بہتر یہی ہے ان کو ادھر جا کے کال کر لی جائے۔ یہی سوچتے ہوئے وہ دوبارہ آفس جانے کے لیے گھر سے نکل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مس یو آر ٹو نیو مینٹس لیٹ" سر عظیم نے روکھے لہجے میں کہتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ جب بھی اس سے ناراض ہوتے تو نام کی بجائے "مس" کہہ کر بلاتے وہ سن کے بے اختیار مسکرائی اور کرسی پہ بیٹھ گئی

اس کے بیٹھتے ہی سر عظیم نے میٹنگ شروع کی جو ابھی تک اسکا انتظار کرنے کی وجہ سے رکی ہوئی تھی

""ہمارا اصل فوکس بس اپنے مشن پہ ہونا چاہیے یہ نیوز آف دی ایئر ہوگی اگر اچھے طریقے سے کوریج کی جائے کوئی ی ایک پوائنٹ بھی مس نہ ہو

اور خاص طور پہ اس بارے میں دوسرے نیوز چینل کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے ورنہ سارا پلان خراب ہو سکتا ہے""

میٹنگ کے آخر میں انہوں نے آگے کالائی ح عمل ترتیب دیا اور پھر کہا کسی نے کوئی ی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

""سر سب سے پہلے کیا کرنا ہے؟"" اس نے زیر لب مسکراتے ہوئے جان بوجھ کے سوال کیا

""میرے خیال سے میں بتا چکا ہوں"" سر عظیم خفگی سے بولے

Posted on Kitab Nagri

"سوری سر میں بھول گئی" معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے وہ پھر گویا ہوئی

سر کچھ لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے کے بعد سارے سٹاف کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

"دی میٹنگ از اور آپ سب جاسکتے ہیں اور دو دن بعد کام شروع ہو جانا چاہیے اوکے؟"



بات کے آخر میں حکمیہ انداز میں پھر کہا

"یس سر" سب با آواز بلند بولے سوائے اس کے

اسکے ساتھ ہی میٹنگ برخاست ہو گئی ایک ایک کر کے سب جانے لگے

وہ بھی جانے کے لیے اٹھنے لگی تو سر عظیم نے کہا "مس آپ رکیے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

وہ گہری سانس لے کر دوبارہ بیٹھ گئی

اسے پتا تھا اب اسے لیٹ آنے پہ ڈانٹ پڑنی ہے اور یہی ہوا اگلے بیس منٹ وہ چپ چاپ بس سر کی باتیں

سرتی رہی

اُس کو فرصت ہی نہیں وقت نکالے مُحسن

ایسے ہوتے ہیں بھلا چاہنے والے محسن

یاد کے دشت میں پھرتا ہوں میں ننگے پاؤں ...

دیکھ تو آ کے کبھی پاؤں کے چھالے مُحسن

...

کھو گئی صبح کی امید اور اب لگتا ہے

ہم نہیں ہوں گے کہ جب ہوں گے اُجالے مُحسن

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حاکم وقت کہاں، میں کہاں، عدل کہاں

کیوں نہ خُلق کی زبان پر لگائیں تالے مُحسن

وہ جو اک شخص متاعِ دل و جان تھا، نہ رہا ...

Posted on Kitab Nagri

اب بھلا کون میرے درد سنبھالے محسن

محسن نقوی کی یہ غزل جانے کیوں آجکل اکثر اسکی زبان پہ رہتی آنکھیں بھی گلابی گلابی اور سو جیس رہتیں جیسے
کتنی راتوں سے سوئی نہ ہوں

اس وقت بھی ٹی وی کے سامنے بیٹھی بظاہر وہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی مگر سوچوں کا تسلسل کہیں اور ہی تھا

اچانک سے وہ چونکی جب دھپ سے چھوٹی بہن آکر اسکے ساتھ صوفے پہ بیٹھی اور ریموٹ سے چینل بدلتے
ہوئے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا آپی ہر وقت دکھی ڈرامے دیکھتی رہتی ہو کبھی کوئی یار دھاڑوالی پاکستانی مووی بھی دیکھ لیا کرو"

پھر ایک پاکستانی فلموں والا چینل لگا کر اسکی طرف رخ کر کے سنجیدگی سے بولی

"آپی آج مجھے صاف صاف بتاؤ کیا مسئلہ ہے جو تمہیں کھائے جا رہا ہے"

"کوئی مسلہ نہیں" وہ سٹپٹائی (تو کیا میرے دل کا حال چہرے پہ بھی عیاں ہونے لگا ہے)

"نہیں کوئی تو مسلہ ہے جو یوں ہر وقت سوچوں میں گم رہتی ہوں نہ کھانے پینے کا ہوش ہے نہ کپڑے بدلنے کا حلیہ دیکھو ذرا"

عانیہ کے اس طرح کہنے پر وہ جو اپنے حلیے کو دیکھنے لگی تھی اسکے اگلے جملے پہ ساکت رہ گئی

"کہیں تمہیں محبت و جہت تو نہیں ہوگئی" عانیہ شرارت سے گویا ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پتا نہیں کیا بکواس کر رہی ہو تم" وہ کافی دیر بعد بولنے کے قابل ہوئی

عانیہ بغور اسکے تاثرات جانچ رہی تھی

اس نے بات بدلنے کی خاطر جلدی سے کہا

""تم ایسا کرو مجھے چائے بنا دو سر میں بہت درد ہو رہا ہے""

عانیہ تابعداری سے اٹھ کے کچن میں چلی گئی تو اس نے سکون کا سانس لیا اور سوچنے لگی

مجھے جلد کوئی فیصلہ کر لینا چاہیے اس سے پہلے کے کچھ برا ہو اللہ پاک آپ ہی کوئی راہ دکھائیں مجھے

سوچتے ہوئے اٹھ کر کمرے میں جانے لگی تو ٹی وی سے آتی آواز نے نہ صرف سوچوں کا تسلسل توڑ دیا بلکہ
قدموں کو بھی گویا جکڑ دیا اسے گویا اپنے تمام مسلوں کا حل مل گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹی وی پہ اشتہار چل رہا تھا۔

""محبوب آپ کے قدموں میں

پسند کی شادی ہو یا گھریلو رنجشیں

طلاق کا مسئلہ ہو یا ساس کی دشمنی

لاٹری کا ٹکٹ نکلوانا ہو یا بد لنی ہو قسمت

پڑھائی میں اگر لانی ہے پوزیشن یا کوئی توڑنی ہے بندش

کاروبار کی رکاوٹ اور جادو ٹونہ



اولاد کا مسئلہ

اگر آپ کو کسی بھی سلسلے میں پریشانی کا سامنا ہے تو ابھی فون اٹھائیں اور رابطہ کریں #الحاج_پیر_جلال_اکبر سے۔ ابھی تک بہت سی بہنیں اور بیٹیاں اپنی محبت پاچکی ہیں آپ بھی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کے مسئلے پیر صاحب خود حل کرتے ہیں تو دیر نہ کریں دیے گئے نمبرز پہ ابھی رابطہ کریں"

اس نے چور نظروں سے کچن کی سمت دیکھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ نمبر نوٹ کیا اور کمرے میں آگئی

دروازہ بند کر کے نمبر ڈائی ل کیا اور رابطہ ہونے پر دھیمی آواز میں بولی

"اسلام علیکم مجھے پیر جلال اکبر صاحب سے بات کرنی ہے"

*** **

پی پی نیوز کے دفتر میں فون کی بیل بجی تو سر عظیم نے فائل کے صفحے پلٹتے ہوئے مصروف سے انداز میں فون اٹھاتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

جی بولیں بیٹا کیا ایڈیٹس ہیں؟ کوئی خاص بات معلوم ہوئی کی یا اس نیوز کے بارے میں؟

دوسری جانب سے کچھ دیر تک وہ سنتے رہے پھر پر جوش ہو کر بولے۔

"اگر سب کچھ ویسا ہی ہو جیسا ہم چاہتے ہیں تو کمال ہو جائے گا بس تم احتیاط سے کام لینا وہ لوگ کافی خطرناک ہیں۔"

تھوڑی دیر تک وہ بات کرتے رہے پھر ہنستے ہوئے بولے

"بیسٹ آف لک ٹو آور سینئر نیوز رپورٹر"

اور فون رکھ دیا

انکے چہرے پہ آنے والے وقت کی خوشی رقم تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس اب یہ نیوز ایک دفعہ بریک ہو جائے ہمارے چینل سے۔ ریٹنگ کارڈ ڈٹوٹ جائے گا"

سر عظیم خوشی سے بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ اس فائل کا مطالعہ کرنے لگے جس کو وہ کال آنے سے پہلے دیکھ رہے تھے.....

Posted on Kitab Nagri

کمرے کی دیواریں جیسے دھیمے سُروں میں گنگنا نے لگیں

جانے کس کے راز سے اب پردہ اٹھایا جائے گا

جانے کس کا افسانہ سر عام سنایا جائے گا

(از خود)

دوپہر دو بجے کا وقت تھا سڑکوں پہ انتہا کارش برپا تھا سکول اور کالجز کے سٹوڈنٹس واپس اپنے گھروں کے راستے پہ
گامزن تھے



ایسے میں شہر کے کمرشل ایریا میں اس پانچ منزلہ عمارت کے ایک دفتر میں موجود وہ پانچ نفوس ایک انتہائی
حساس مسئلے پہ خفیہ میٹنگ کر رہے تھے۔۔۔۔

ان پانچ لوگوں میں دو لڑکیاں ایک بڑی عمر کا آدمی اور دو لڑکے شامل تھے۔۔۔۔۔

وہ عمر رسیدہ شخص اپنے رعب و دبدبے کے باعث ان سب کا باس لگ رہا تھا

"اتنے دن ہو گئے اور آپ ابھی تک مکمل معلومات حاصل نہیں کر سکے اور اس پر مزید اس شخص کا سراغ بھی کھو دیا"

باس کی اونچی آواز پر ان سب کے سر نیچے ہو گئے
"سوری سر"

ان میں سے ایک لڑکی نے شرمندہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔



تو باس کو اور غصہ آگیا اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

"ماہین آپ سے مجھے بہت امید تھی اسی لیے آپ کو اس مشن کا لیڈر بنایا لیکن آپ نے مجھے بہت مایوس کیا ہے"

Posted on Kitab Nagri

انکی اس بات پہ ماہین کا سر مزید جھک گیا آنکھوں میں نمی تیرنے لگی پہلی دفعہ سر سے ڈانٹ پڑ رہی تھی وہ بھی اتنی سخت کے بے اختیار آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔

باس کی زیرک نگاہوں نے اسکو نمی صاف کرتے دیکھ لیا تبھی اپنے آپ کو کمپوزڈ کرتے ہوئے بولے

"او کے اب یہ اپنے اپنے جھکے ہوئے سر اوپر اٹھائی ہیں اور یہ بتائی ہیں اب آگے کیا کرنا ہے کیوں کے زیادہ دیر ہوئی تو یہ مشن کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے مجھے مضبوط ٹیم چاہیے کمزور نہیں دیٹس او کے ماہین
"۔۔۔۔؟"

اپنی بات کے آخر میں ماہین کو بطور خاص مخاطب کرتے ہوئے کہا تو اس نے سر اٹھاتے ہوئے مضبوط لہجے میں
کہا۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"یس سراب کی بار آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا اب تو اسکو پاتال سے بھی ڈھونڈنا پڑا تو میں ڈھونڈ نکالوں گی وہ بچ نہیں پائے گا"

Posted on Kitab Nagri

اس لمحے ماہین کی آنکھوں میں اس شخص کے لیے اس قدر نفرت تھی کہ اگر وہ سامنے ہوتا تو اسکو قتل کر دیتی

شباباش اب تم لگ رہی ہونا) Felis Margarita ایک جنگلی بلی کا سائنسی نام اسکو یہ خطاب باس کی طرف سے ہی ملا ہوا تھا کیوں کہ وہ کبھی اپنے دشمن پہ رحم نہیں کھاتی تھی)

باس نے ماہین کے عزم کو سراہتے ہوئے کہا.....

پھر وہ سب پلان بنانے لگے کہ کیسے اور کب کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

پی پی نیوز کے دفتر میں ہلچل مچی ہوئی تھی کیوں کہ 12 بجے کی نشریات سے آج وہ نیوز بریک ہونی تھی جس کا سبھی کو انتظار تھا

www.kitabnagri.com

سر عظیم بہت خوش تھے آخر کو انکی سینئ رنیوز رپورٹرنے انکے چینل کو آج جو خبر دی تھی وہ تھی ہی ایسی کے سارے ملک میں پی پی نیوز چینل کی واہ واہ ہو جانی تھی

""ارے مس ملک آپ نے تو کمال کر دیا ایسی کانفیڈنشل معلومات کہاں سے اور کیسے ملیں وہ بھی ناقابلِ تردید ثبوتوں کے ساتھ""

سر عظیم نے بہت حیرانی سے پوچھا تھا اور وہ مسکرا دی انکا طرزِ مخاطب انکے موڈ کے مطابق بدلتا رہتا تھا کبھی بیٹا کبھی مس ملک اور کبھی صرف مس کہہ کے مخاطب کرتے بہت کم وہ اسکو اسکے نام سے بلاتے

"سر ڈھونڈنے والے تو خدا بھی ڈھونڈ لیتے ہیں یہ تو صرف کچھ راز تھے جو میں نے ڈھونڈ لیے"

اس نے گول مول سے انداز میں ٹالا

سر عظیم نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا کیوں کے وقت کم تھا ابھی بہت سے کام کرنے والے تھے وہ پھر کبھی پوچھ لیں گے یہی سوچ کر وہ سارے انتظامات کا جائی زہ لینے کے لیے آگے بڑھ گئے

باقی سارے قصے رد "قل هو الله احد"

بھول جاہر مد و شد "قل هو الله احد"

ہے قریب شہ رگ سے جو، قلبِ انساں جس کا گھر

جس کی کوئی جانہ حدّ "قُلْ هُوَ اللّٰہ احد"

حمدِ باری کے لیے کیا تخیل کیا حروف

بیچ ہیں سارے عدد "قُلْ هُوَ اللّٰہ احد"

وہ ہے یکتا وہ صمد اُس کا ثانی بھی نہیں

"لَمْ یَلِدْ اور وَلَمْ یُولَدْ" قُلْ هُوَ اللّٰہ احد

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چاہتا ہے گر سکوں تو بنا اے بے خبر

یہ وظیفہ ہی رِصد "قُلْ هُوَ اللّٰہ احد"

گمراہی میں زین پھر پا "صراطِ مستقیم"

Posted on Kitab Nagri

کر طلب اُس سے مدد، "قُلْ هُوَ اللہ احد"۔

کالج یونیفارم اور کالی چادر میں ملبوس وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آستانے میں داخل ہوئی تو حمد ہر طرف گونج رہی تھی

یہ دراصل ایک مزار تھا جس میں پیر جلال اکبر کے کوئی ی پیر دفن تھے
مزار پہ فاتحہ پڑھنے والے کم تھے اور ماتھا ٹکینے والے اور منٹیں مانگنے والے زیادہ تھے

وہ مزار کی پچھلی جانب چلی گئی جہاں بڑا سا برآمدہ تھا اور آخر پہ ایک کمرہ تھا جہاں پیر صاحب بیٹھے ہوئے
لوگوں کے مسئلے حل کر رہے تھے۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بھی جا کے عورتوں کے ساتھ بیٹھ گئی اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگی
اتنے میں فون کی بیل بجی تو اس نے بیگ سے موبائی ل نکال کر دیکھا امی کی کال تھی۔۔۔۔

"جی امی بولیں"

دوسری طرف سے امی بولیں

"کہاں ہو تم گھر کب آؤ گی"

"امی بس ذرا آج سرنے لیٹ گھر جانے کا کہا ہے ایک اسائی نممنٹ پوری کرنی ہے پھر آجاتی ہوں گھر"

اس نے جھوٹ بولا دل میں شرمندگی ہوئی مگر سچ بھی تو نہیں بتا سکتی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com ہو نہی بیٹھے بیٹھے احساس ہوا کوئی ی اسے گھور کر دیکھ رہا ہے

اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تیسری قطار میں اس نے جس کو بیٹھے دیکھا اس نے اسکے سانس روک دیے۔۔۔

جیسے ہی گھڑی نے بارہ بجنے کا اعلان کیا تو پی پی نیوز چینل نے بھی اپنی ہیڈ لائی نشر کر دیں

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کے ہماری سینئر نیوز رپورٹرز نے ایک انتہائی ہی اور خفیہ حساس معلومات کے راز سے پردہ اٹھایا ہے"

ایک لمحے کو نیوز کاسٹر نے توقف کیا پھر دوبارہ اسی جوش و خروش سے شروع ہو گئی

"جی ناظرین خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور سیاستدان ملک و ہاج احمد کے اثاثے آمدنی سے زیادہ ہیں یہی نہیں ان کی ہانگ کانگ اور پانامہ میں آف شور کمپنیاں بھی ہیں ثبوت آپ لوگ اپنی ٹیلی وژن سکرین پہ دیکھ سکتے ہیں"



پھر ٹیلی وژن سکرین پہ وہ ڈاکو منٹس دکھائے جانے لگے جو چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ سچ ہے۔۔۔۔

نیوز کاسٹر اب دوبارہ بول رہی تھی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ناظرین سب سے پہلے آپ تک یہ خبر پی پی نیوز نے پہنچائی ہے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی پی پی نیوز نے اپنی روایت برقرار رکھی ہے ایک دفعہ پھر آپ کو بتاتے چلیں کہ مشہور سیاستدان ملک وہاج احمد کے اثاثے

وہ ایک دفعہ پھر کسی روبوٹ کی طرح ساری خبر کو دوبارہ سنارہی تھی

اور کانفرنس روم میں سارا اسٹاف بشمول سر عظیم بیٹھے ریٹنگ کا جائزہ لے رہے تھے

"ارے واہ اس خبر نے ریکارڈ توڑ دیا ہے سب خبروں کا ریٹنگ بہت بڑھ چکی ہے مس ملک آپ نے تو کمال کر دیا ہے"

www.kitabnagri.com

سر عظیم خوشی سے کپکپاتے لہجے میں بولے نظریں ابھی بھی بدستور لیپ ٹاپ پہ جمی تھیں

تبھی جونئی رپورٹر فلک بولی

"سروہ تو جا چکیں ہیں"

واٹ؟؟ سر عظیم بہت حیرانگی سے بولے

"اسکے کیرئیر کی یہ سب سے پہلی اور بڑی کامیابی ہے اسکو اس وقت یہاں ہونا چاہیے تھا"

انہیں شک لگا تھا یہ سن کے کہ وہ یوں اتنے اہم موقع پر یہاں موجود نہیں تھی

Kitab Nagri

"سروہ کہہ رہیں تھیں کہ انکو کوئی ضروری کام ہے وہ دو تین گھنٹوں تک آجائیں گی"

فلک نے فیس بک پر لائیونیوز اب ڈیٹ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

نیوز کاسٹر کی آواز پر دوبارہ سب دیوار پر لگی ایل سی ڈی پر دیکھنے لگے

"ناظرین چونکہ معاملہ انتہائی حساس نوعیت کا ہے

"اسی لیے ہم اپنی نیوز رپورٹر کا نام صیغہ راز میں

رکھنے پہ مجبور ہیں ہمارے ساتھ رہیے لیتے ہیں

ایک چھوٹی سی بریک اور بریک کے بعد فون کال پہ



لیں گے حکومتی پارٹی کے ایم این اے فیضان باجوہ www.kitabnagri.com/

صاحب کو تب تک پی پی نیوز کے ساتھ رہیے"

Posted on Kitab Nagri

ایک مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جیسے ہی نیوز کاسٹر نے بریک لی سب لوگ دوبارہ سے اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے

کوئی ای انسٹاگرام پی پی پی نیوز کے بڑھنے والے فالورز کو نوٹ کر رہا تھا تو کوئی ای فیسبک پی بنے چینل کے آفیشیل پیج اور گروپس میں آج کی نشریات پوسٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اور سر عظیم چینل کے اخبار میں یہ خبر لگانے کے لیے ایڈیٹر سے رابطہ کرنے لگے.....



وہ تقریباً چار بجے گھر واپس آئی آئی آتے ہی پہلا سامنا امی اور عانیہ سے ہوا جو صحن میں ہی بیٹھیں مٹر چھیل رہیں تھیں

www.kitabnagri.com

"اتنی کیوں دیر لگادی تم نے آنے میں؟"

امی نے تفسیسی انداز میں پوچھا

"آپ کو بتایا تو تھا کہ لیٹ ہو جاؤں گی پھر بھی پوچھے جارہی ہیں"

اس نے روکھے لہجے میں کہا اور اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی

"اسے کیا ہو گیا"

امی نے خاصی حیرت سے کہا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا"

"چھوڑیں امی آپ یہ ان دنوں کام کا بوجھ بہت زیادہ ہے کافی دنوں سی ٹینشن میں لگ رہیں ہیں مسئلہ حل ہو

جائے گا تو انکو چین ملے گا پتا تو ہے آپ کو"

Posted on Kitab Nagri

عانیہ نے انکو مطمئن کرتے ہوئے کہا اور دوبارہ توجہ مٹروں پہ کر لی

"کیسا مسئلہ کیا ہوا ہے؟"

امی کو تفکرات نے آگھیرا۔

"اب یہ تو پتا نہیں کے آپ کی کو مسئلہ کیا ہے مگر وہ خود بتا دیں گی نہ آپ ٹینشن نہ لیں"

عانیہ اتنا کہہ کر تین چار کپے مٹر منہ میں ڈال کر کھانے لگی پھر دوبارہ کھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو امی نے زور سے اس کے اٹے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور خفگی سے بولیں

www.kitabnagri.com

"ہزار دفعہ کہا ہے کچے مٹر نہ کھایا کرو مگر اثر ہی نہیں کوئی می بھلا کچے مٹر کون کھاتا ہے"

"میں کھاتی ہوں اماں جی"

عانیہ نے مزے سے جواب دیتے ہوئے پھر ٹوکری کی طرف ہاتھ بڑھایا تو امی ٹوکری ہی اٹھا کے کچن کی طرف چلتی بنیں اور پیچھے عانیہ منہ بنا کے رہ گئی

اور اندر وہ کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھی اگر اس مجھے آستانے پہ دیکھ لیا ہے تو میری خیر نہیں اور اگر نہیں دیکھا تو آئی نہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے



یہ شہر کا پوش علاقہ تھا جہاں عام آدمی تو گھر بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

یہاں امر ۶۱ بیورو کریٹس اور سیاستدانوں کے گھر بلکہ کوٹھیاں تھیں

www.kitabnagri.com

انہیں میں سے ایک کو ٹھی میں اس وقت ہنگامہ برپا تھا

ملک وہاں زخمی شیر بنا اپنے مینیجرز پہ چیخ رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کیسے وہ ثبوت میڈیا کے ہاتھ لگ سکتے ہیں کیسے؟"

"بتاؤ مینیجر"

اس نے غصے سے ایک مینیجر کا گریبان پکڑ کے اسکو جھوڑ ڈالا

"سر ہم خود حیران ہیں ہیکرز نے کیسے سارے ڈاکو منٹس چرا لیے"

مینیجر نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے اسکی مزید شامت آتی آنے والی آواز نے اسکو بچالیا

"چھوڑیں دیں ان کو ڈیڈ اب یہ سوچیں اب کرنا کیا ہے میڈیا والے کالز پہ کالز کر رہے انکو کیا جواب دینا ہے"

Posted on Kitab Nagri

یہ ملک ابہتاج احمد تھا ملک وہاج احمد کا اکلوتا جانشین جو نہ صرف طاقت بلکہ خوبصورتی میں بھی اپنی مثال آپ تھا

چھ فٹ قد چوڑے شانے سرمئی آنکھیں تیکھی اونچی ناک اور گہرے کٹاؤ والے عنابی لب
وہ حسن کا مکمل شاہکار تھا مگر وہ کہتے ہیں نا اکثر حسین لوگ ظالم بھی ہوتے ہیں وہ بات جیسے اسکے لیے ہی بنی تھی
چلتا تو یوں لگتا جیسے دنیا کو اپنی نوک پہ رکھ رہا ہو

ابہتاج کے کہنے پہ ملک وہاج نے مینیجرز کو دفع ہونے کا اشارہ کیا تو وہ یوں سرپٹ بھاگے جیسے اگر ایک منٹ بھی
اور رکے تو کہیں واقع جان ہی نہ چلی جائے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

""ڈیڈ اس نیوز چینل کی تو میں اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا""

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



ابہتاج کا چہرہ غصے سے دھکنے لگا

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ابھی وہ وقت نہیں آیا اگر ابھی ایسا کیا تو سب کاشک ہماری طرف ہی آئے گا"

ملک وہاج نے اسکو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"ابھی ہمارے لیے اہم اس وقت ہماری عزت اور سلامتی ہے ابہتاج ابھی تم کچھ نہیں کرو گے اوکے؟"

"ٹھیک ہے ڈیڈ جب کچھ کرنا ہو تو بتا دینا ابھی آپ ہی کرو یہ سوچنے والا کام مجھ سے نہیں سوچا دو چا جاتا"



ابہتاج نے بگڑے موڈ سے کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

اف جانے کب یہ لڑکا دل کے بجائے دماغ سے سوچنا شروع کرے گا

ملک وہاج احمد سر پکڑ کے بیٹھ گیا اور سوچنے لگا پارٹی والے بھی پیچھے پڑے ہوئے ہیں پہلے ان کو رام کرتا ہوں پھر میڈیا کا بھی کچھ سوچتا ہوں

اور آنے والا وقت بھی اپنی جگہ کچھ کرنے کا سوچنے لگا۔۔۔۔۔

موحد ابھی ابھی گھر آیا تھا مگر آتے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ ماحول کشیدہ ہے اور وجہ سے وہ اچھی طرح واقف تھا

” آگئے تم بیٹا کیسار ہاتھ ہارا انٹرویو ”

موحد کی امی اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر پیار سے پوچھنے لگیں

"امی انٹرویو تو اچھا تھا آپ یہ بتائیں پھر بھابیوں

نے کوئی بات کی ہے جو یہ طوفان کے بعد والی خاموشی چھائی ہوئی ہے۔"

وہ بات کرتے کرتے آخر میں شوخ ہوا تو امی نے ایک دھپ رسید کی اسکے کاندھے پہ اور خفگی سے بولیں

"بُری بات بڑی بھابیوں کے بارے میں غلط نہ سوچا کرو"

Posted on Kitab Nagri

موحد نے بے زاری سے سر جھٹکا اور اندر کی جانب بڑھ گیا

اسکو معلوم تھا جب تک اسے کوئی نوکری نہیں ملنی گھر میں یونہی لڑائی یاں بقول اسکے دھنگے فساد ہوتے رہتے

اسی لیے وہ شد و مد سے نوکری کی تلاش میں تھا بہت سی جگہ اپلائی بھی کیا ہوا تھا بس اب قسمت کھلنے کا انتظار

تھا۔۔۔۔

عمران صاحب کے تین بیٹے تھے بڑے دونوں بھائی سیحان اور فرقان اور ایک بڑی بہن سدرہ کی شادی ہو چکی تھی جبکہ موحد اور اس سے چھوٹی بہن نمرہ ابھی پڑھ رہے تھے



چونکہ گھر کا سارا نظام سیحان اور فرقان بھائی نے سنبھال رکھا تھا تو اسی لیے دونوں بھائیوں کا پارہ اکثر بھائی

رہتا۔۔۔۔۔۔

اور شگفتہ بیگم موحد کی امی بس گھر کا ماحول اچھا رکھنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی رہتیں

اور ماحول تبھی اچھا ہونا تھا جب موحد کمانے لگتا

کالی چادر اوڑھے کالج یونیفارم میں ملبوس تیز تیز قدم اٹھاتی وہ پیر صاحب کے آستانے کی جانب رواں دواں تھی
عانیہ کو اس نے بتا دیا تھا کہ اسکو اپنی کسی سہیلی کے گھر جانا ہے اسی لیے وہ لیٹ ہو جائے گی

دیے گئے پتے پر جب وہ پہنچی تو آستانے کو دیکھ کر حیران رہ گئی

یہ کوئی روایتی قسم کا آستانہ نہیں تھا بلکہ اچھا خاصہ خوبصورت سائنگلہ تھا

اسنے بیل بجائی

آنے والے دروازہ کھولا اور پوچھا

"جی فرمائی یں"

"وہ۔۔۔ وہ دراصل مم۔ مجھے پیر صاحب سے ملنا ہے"

اسنے ہکلاتے ہوئے کہا اسے پہلے ہی لگ رہا تھا وہ کسی غلط پتے پہ آگئی ہے

"آئی بی بی اندر آجائی یں"

ملازم نے ایک سائی ڈپہ ہوتے ہوئے اسکو اندر آنے کا راستہ دیا

وہ گھبراتے ہوئے اندر چلی گئی



"آپ بیٹھیں میں پیر صاحب کو بلاتا ہوں" www.kitabnagri.com

ملازم اسکو ڈرائی نگ روم میں رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اور ڈرائی نگ روم کا جائی زہ لینے لگی

وہ وقت گزارنے کی خاطر بک شیف کی طرف آگئی اور دوسرے ریک سے ایک کتاب کھول کر اسکی ورق گردانی کرنے لگی

قدموں کی آہٹ پہ مڑ کے دیکھا تو پیر صاحب اندر آچکے تھے

پیر صاحب کی عمر تقریباً 35 سے 38 سال کے درمیان تھی۔۔۔۔۔ مگر اپنی عمر سے چار پانچ سال چھوٹے نظر آتے۔۔۔۔۔ سر پہ سفید ٹوپی تھی جس نے سارے بالوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔۔۔ اور مٹھی بھر داڑھی جس میں آدھے بال سفید اور آدھے کالے رنگ کے تھے۔۔۔۔۔ ہاں مگر چہرے پہ نور پھیلا ہوا تھا (بقول اسکے)

وہ عام پیروں کی طرح رعب و دبدبے سے نہیں بلکہ۔۔۔ بہت پیار اور تحمل سے بات سنتے تھے اور بالکل دوستوں کی طرح مریدوں سے مات کرتے۔۔۔۔

"اسلام علیکم پیر جی"

اسنے عقیدت سے سلام کیا

"وعلیکم سلام"

پیر جی نے ایک بھرپور نظر اسکے سر اُپے پہ ڈالتے ہوئے سلام کا جواب دیا



"بیٹھو"

اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئے۔

"پیر جی آپ نے تو کہا تھا کہ دوسرے آستانے پہ پہ آ جانا لیکن یہ آستانہ تو نہیں یہ تو آپکا گھر ہے"

Posted on Kitab Nagri

ڈرائی نگ روم میں چائے لے کے آتے ملازم نے اسکی بات سن لی اور سمجھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ یہ پہلی ملاقات نہیں خیر مجھے کیا۔۔ یہی سوچ کے خاموشی سے چائے رکھ کے چلا گیا۔

"تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں آج یہاں کیوں بلایا ہے آستانے یہ کیوں نہیں بلایا؟"

پیر صاحب نے چائے کا سپ لیتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا

اس نے بھی چائے پیتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا

"نہیں پیر صاحب مجھے نہیں پتا آپ نے مجھے آج آستانے کے بجائے یہاں کیوں بلایا"

اس نے بھولپن سے جواب دیا

تو پیر صاحب اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولے

"کیوں کے مجھے میرے مریدوں نے خبر دی ہے کہ آج پھر تمہاری ہمسائی ی آستانے پہ آئے گی" "

"کیا تریا آنٹی آج پھر آئی سی گیس؟"

اسنے جلدی سے پیر صاحب کی بات کاٹ کے پوچھا

اسکے ساتھ ہی اسکے ذہن میں اس دن آستانے کا منظر ابھرنے لگا

اس دن وہ اپنی باری کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ جب اسے محسوس ہوا کوئی ایسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسنے ڈرتے ڈرتے گردن گھما کے دیکھا۔۔۔۔۔ تو آخری قطار میں اسے ثریا آنٹی بیٹھیں نظر آئی ہیں جو بغور اسے ہی دیکھ رہیں تھیں

وہ بہت ڈر گئی اگرچہ وہ نقاب میں تھی مگر پھر بھی اگر وہ پہچان لی جاتی تو بہت برا ہوتا۔۔۔۔۔

اور پھر پیر جی سے ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا آج کوئی ی پانچویں ملاقات تھی وہ بھی پیر صاحب کے گھر

اسکی سوچوں کا تسلسل پیر صاحب کی آواز سے ٹوٹا

"ہاں وہی تمہاری ہمسائی آج پھر آئے گی آستانے پہ"

www.kitabnagri.com

پیر صاحب اتنا کہہ کر دوبارہ چائے پینے لگے

تو اس نے یو چھا

"پیر جی آپ سے پچھلی بار بھی میں نے پوچھا تھا

اس دن جب میں پہلی بار آپ کے پاس آئی تھی اس

دن میرے جانے کے بعد ثریا آئی سے آپ کی کیا بات

ہوئی تھی؟"

"وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔ کہہ رہی تھی اسے شک ہے کہ نقاب میں کوئی اسکی جاننے والی ہے۔۔۔۔۔ مگر میں نے اسے تمہارا نام نہیں بتایا بلکہ ڈانٹ دیا"

پھر کچھ لمحوں بعد دوبارہ گویا ہوئی

پیر صاحب نے تفصیل سے جواب دیا

[illegible]

پیر صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور اسکے قریب آ کے بیٹھتے ہوئے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے

پھر اسکے ہاتھ میں جیب سے اک پڑیا نکال کر رکھتے ہوئے بولے

"یہ سفوف تم نے خود دپینا ہے اور اسکے بعد دعا مانگ کر سو جانا ہے اور پرسوں دوبارہ آنا آستانے پہ نہیں سیدھا یہاں ٹھپک ہے"

اس نے تابعداری سے آنسو صاف کرتے ہوئے سر ہلایا اور وہ یڑپا بیگ میں رکھتے ہوئے رندھے لہجے میں بولی۔

"پیر جی اگر آپ برا نہ مانیں تو آپ کے کمرے کا واشروم استعمال کر لوں۔۔۔۔ تھوڑا فریش ہو جاؤں گی۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

نہیں تو گھر میں سب رونے اور آنکھوں کے لال ہونے کا سبب پوچھیں گے "

پیر صاحب کچھ لمحے سوچتے رہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پھر باہر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولے

"ڈرائی نگ روم سے باہر دئی یں ہاتھ پہ سیڑھیاں ہیں اوپر دوسرے نمبر والا کمرہ ہے تم فریش ہو کے آ جاؤ میں تب تک یہیں بیٹھا ہوں"

وہ سر ہلاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی

10 منٹ کے بعد وہ فریش ہو کے واپس آئی ی آتے ہی معذرت کرتے ہوئے بولی

"سوری پیر جی مجھے زیادہ دیر ہو گئی اصل میں مجھے دوبارہ رونا آ گیا تھا اسی لیے فریش ہونے میں تھوڑی لیٹ ہو گئی۔"

پیر صاحب نے بغور اسکی جانب دیکھا

Posted on Kitab Nagri

روئی روئی کی آنکھیں۔۔۔۔۔ چہرے پہ چھائی کی معصومیت اور بھولپن اسکی صورتی میں چار چاند لگا رہے تھے

وہ پیر صاحب کے اس طرح دیکھنے پر کنفیوزڈ ہو گئی اور جلدی سے خدا حافظ کہہ کر باہر کی طرف بڑھ گئی

ملازم باہر لان میں پودوں کو پانی دے رہا تھا وہ پاس سے گزری تو کچھ سوچتے ہوئے رکی۔۔۔۔۔۔۔

اور ملازم کو مخاطب کرتے ہوئے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سنیے انکل جی"

ملازم بھی ادھیڑ عمر کا شخص تھا

"جی بی بی بولیں"

Posted on Kitab Nagri

وہ ذرا حیران ہوتے ہوئے بولا کہ اس حسین لڑکی کو بھلا مجھ سے کیا کام

"انگل جی پیر جی کیا ہر ایک کو اپنے گھر بلا لیتے ہیں یا صرف آج مجھے ہی بلایا ہے"

وہ الجھن سے بولی

وہ جتنی مرضی بیوقوف سہی مگر پیر صاحب کا یوں اسے گھر پہ بلانا عجیب لگ رہا تھا



ملازم ہنسا تھا اسکی بات سن کے پھر معنی خیز انداز میں بولا

"بی بی آپ پریشان نہ ہو پیر جی صرف خاص لوگوں کو ہی گھر بلاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور آپ خوش ہو

جاؤ بی بی کہ آپ پیر صاحب کی خاص مریدنی بن گئی ہو"

"خاص مریدنی مطلب"

وہ اور الجھ کے رہ گئی

"مطلب یہ ہے بی بی کہ پیر صاب اپنے خاص مریدوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔ اور ان کا مسئلہ بہت جلدی اور سب سے پہلے حل کرتے ہیں"

اور وہ پگلی بے طرح خوش ہو گئی کہ میں خاص مریدنی بن گئی ہوں اب میرا کام آسانی سے ہو جائے گا

"تھینک یو انکل جی آپ نے بہت بڑی الجھن دور کر دی میری"



اور ملازم کو یو نہی حیران کھڑا چھوڑ کے گیٹ سے باہر نکل گئی

لیکن وہ بے خبر سی خاص مریدنی یہ نہیں جانتی تھی کہ یہی خاص پن اسکو لے ڈوبے گا

Posted on Kitab Nagri

وہ تینوں اس وقت کام کے سلسلے میں باہر ایک کیفے ٹیریا میں بیٹھے لپچ کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ خبروں پہ بھی تبصرے کر رہے تھے

"عمر تمہارا کیا خیال ہے کیا ماہین میڈم نے ٹھیک کیا میڈیا کو ملک وہاج احمد کے خلاف ثبوت دے کر؟"

ان میں سے ارتج نامی لڑکی سینڈویچ سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے سامنے بیٹھے لڑکے کو مخاطب کرتے ہوئے بولی...



عمر شانے اچکا کے بولا

www.kitabnagri.com

"پتا نہیں مجھے خود سمجھ نہیں آ رہا کہ میڈم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔ ہم اس وقت ملک وہاج احمد کو اور محتاط کر رہے ہیں۔۔۔۔ بجائے اسکو پکڑنے کے جتنے ثبوت اب تک اکٹھے کیے تھے وہ بھی میڈیا کو دے دیے"

اتنا کہہ کر وہ دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا تو ہادی جو خاموشی سے دونوں کی بات سن رہا تھا سوچتے ہوئے کہنے

لگا

"جہاں تک میرا خیال ہے ماہین میڈم کوئی ی بھی کام بے وجہ نہیں کرتیں ابھی بھی انکا کوئی ی نہ کوئی ی مقصد ضرور ہوگا"

"کیسا مقصد؟"

ارتج نے کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے پوچھا

"آئی ی تھنک وہ چاہتی ہیں کہ وہاج احمد بوکھلا کر کوئی ی غلطی کرے۔۔۔ اور اس پر اس وقت میڈیا اور اسکی پارٹی کا اتنا زیادہ پریشر ہے۔۔۔۔۔ کہ اپنی کرسی اور عزت بچانے کی خاطر اپنے بڑوں سے رابطہ ضرور کرے گا۔۔"

www.kitabnagri.com

ہادی کی بات ختم ہوئی ی تو اس نے دھیان دیا ان دونوں کی شکلوں پہ وہ دونوں اسے مشکوک انداز میں گھور رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو تم دونوں کیا کھانا کھا کے پیٹ نہیں بھرا جواب مجھے کھانے کا ارادہ ہے؟"

ہادی نا سمجھی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا

"تم ماہین میڈم سے کب ملے"

عمر نے غصے سے پوچھا تو ہادی جان گیا کہ وہ سمجھ گئے ہیں



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پرسوں بات ہوئی ی تھی"

ہادی نے مرے مرے انداز میں بتایا اب وہ جان ہی گئے ہیں تو چھپانے کا فائدہ

"توبہ تم کتنے میسنے ہو"

عمر نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

"سارا پلان ماہین میڈم کا تھا اور..... کتنے مزے سے تم کہہ رہے ہو میرا خیال ہے ماہین میڈم ایسا چاہتی ہیں ویسا چاہتی ہیں۔۔۔"

عمر نے ہو بہو ہادی کی نقل اتار کے کہا تو ارتج ہنسنے لگی

اور ہادی منہ بنا کر بولا

"یار تم لوگ تو بھرم بھی نہیں رکھتے کسی معصوم کا۔۔۔۔۔ کیسے پتا چلا تم لوگوں کو؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹا اگر ہم اتنے انٹیلیجنٹ نہ ہوتے نہ۔۔۔۔۔ تو آج انٹیلیجنس بیورو (Intelligence buro) میں نہ ہوتے۔۔۔"

عمر نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کیوں کہ اس وقت اس نے گول گلے والی شرٹ پہنی ہوئی تھی

"ششش خاموش"

ارتج نے فوراً عمر کو ٹوکا

"ہم اس وقت پبلک پلیس پہ ہیں اس لیے احتیاط کرو بولنے میں سرعام اپنا پروفیشن بتانے کی ہمیں پرمیشن نہیں۔۔۔"



پھر اٹھتے ہوئے بولی

"چلو اب نکلیں اپنے اپنے کاموں پہ ذرا بھی دیر ہوگئی نہ رپورٹ دینے میں تو ڈانٹ پڑ جائے گی"

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں"

ٹھنڈی ہوائیں اور ہلکی پھلکی رم جھم موسم کو دلکشی بخش رہی تھی۔۔ قوسِ قزح کے رنگ بھی اپنے جلوے دکھا رہے تھے۔۔۔۔۔

ایسے موسم میں اکثر دل بے ایمان ہو جاتے ہیں مگر اس پہ تو جیسے کوئی ی موسم اثر ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

اب بھی گھر کے صحن میں وہ سیڑھیوں پہ بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی جب عانیہ پاس آ کے خاموشی سے بیٹھ گئی

وہ اپنے خیالوں سے چونکی اور عانیہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ یقیناً اس کے پاس سنانے کے لیے کوئی نئی کہانی تھی۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

"آپی تمہیں اس دن بتایا تھا نہ ہمارے انگلش کے نیو ٹیچر آئی یں گے کیوں کہ پرانے ٹیچر چھوڑ کے جا چکے ہیں تو آج نیو ٹیچر آئے تھے"

"تو اس میں کیان ہی بات ہے ظاہر ہے جب ایک ٹیچر چھوڑ کے جائے تو نیا ٹیچر تو آتا ہے"

عانیہ اسکی بیزاری کو نظر انداز کرتی دوبارہ شروع ہو گئی

وہ عانیہ کی طرف سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔۔۔ اور اسکو سمجھانے والے انداز میں بولی

www.kitabnagri.com

اس نے اچھا خاصہ ڈانٹ کے رکھ دیا عانیہ کو۔۔۔ کیوں کے وہ بہت جلد دوسروں یہ بھروسہ کر لیتی تھی

عانیہ کامنہ بن گیا اس نے خفگی سے کہا

"آپ خود ہی کہتی ہو کہ گھر سے باہر کی اچھی یا بری ہر بات بتایا کرو اور اب جب میں نے آپ کو بتایا ہے تو الٹا ڈانٹ رہی ہو"



اس نے پیار سے عانیہ کو دیکھا اور سوالیہ انداز میں پوچھا

"تمہیں پتا ہے میں تمہیں کیوں کہتی ہوں ہر بات شئی رکرنے کو"

www.kitabnagri.com

عانیہ نے منہ بسورتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

اس نے ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے ساری توجہ عانیہ کی طرف مبذول کر لی

یہ سب کہتے ہوئے اسکے لہجے میں زمانے بھر کی تھکن تھی

Page 59

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

اسکے لہجے میں ماضی کا کرب بول رہا تھا عانیہ چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر ادا اسی سے مسکرا کے بولی

"ٹھیک ہے آپی میں آج کے بعد تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی مگر تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے تم بھی تو اتنا کچھ چھپا رہی ہو آجکل"

"کیا مطلب تمہارا میں کیا چھپاؤں گی؟"

اس نے چونک کر پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو عانیہ ڈرتے ڈرتے بولی

"مجھے لگتا ہے آپ کو کسی سے محبت۔۔۔"

ابھی اگلے الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے جب اس نے عانیہ کو بُری طرح جھڑک دیا

"شٹ اپ عانیہ فضول نہ بولا کرو اور اب جاؤ یہاں سے اور جا کے کچھ پڑھ لو کل ٹیسٹ ہے تمہارا"

عانیہ پھر سے منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی اور بڑبڑاتی ہوئی اندر بڑھ گئی

[illegible]

اور یہ توازل سے حقیقت رہی ہے انسان اسی کام کی نصیحت دوسرے کو کرتا ہے جو وہ عموماً خود نہیں کرتا

کرنل شاہزیب اعوان کے بنگلے پہ اس وقت تاریکی چھائی ہوئی تھی رات بارہ بجے کا وقت تھا۔۔۔۔۔۔
جب ایک تاریک سایہ گھر کے سامنے نمودار ہوا اس نے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔۔۔ پھر

دھپ کی آواز گونجی تو کمرے میں سوئے نفوس میں ذرا سی جنبش ہوئی۔۔۔۔۔ وہ آہستہ سے دبے قدموں چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا۔۔۔۔۔ اور ایک دم ساری لائی ٹس جلا دیں اور دھیمی آواز میں گنگنا نے لگا

happy birthday to you

Happy birthday dear mama happy birthday to you

بیڈپہ سوئیں عالیہ بیگم فوراً آنکھیں ملتی ہوئی ہیں اٹھیں اور مقابلہ نظر پڑتے ہی خوشی سے چلا اٹھیں

www.kitabnagri.com

"عزیر میری جان تم"

اور اٹھتے ہوئے فوراً اسے گلے لگالیا

Posted on Kitab Nagri

"میرا فوجی بیٹا اتنے مہینے ہوگئے تمہیں دیکھے ہوئے ماں کی یاد نہیں آتی کیا"

وہ بیڈ پہ دراز ہوتے ہوئے بولا

"اما آپکی یاد ہی تو کھینچ لائی مجھے ورنہ رات کے اس وقت یوں آپ سے ملنے نہیں آتا بلکہ وش نہیں کرنے آتا"

"میری جان سو سوئیٹ آف یو"



وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں پھر پوچھنے لگیں

"کتنے دن کی چھٹی پہ آئے ہو اس بار؟"

"صرف دو دن کی"

Posted on Kitab Nagri

عزیر انکی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا

"بابا کہاں ہیں؟"

وہ بھی اپنی ڈیوٹی پہ ہیں ایک میٹنگ کے سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہیں

"اور وہ چھپکلی وہ تو سوئی ہو گی نہ"

اسنے چھوٹی بہن کے بارے میں پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فوراً سے سر پہ تھپڑ پڑا

"گند اچھ کیپٹن بن گئے ہو مگر حرکتیں ابھی بھی نہیں سدھریں تمہاری"

Posted on Kitab Nagri

"اچھانہ ناراض تو نہ ہوں پہلے ہی ڈھیر سارے دنوں بعد آپ سے ملاقات ہوئی ہے"

وہ انکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

کچھ دیر ایسے ہی گزر گئی وہ سکون سے آنکھیں موندے لیٹا رہا۔۔۔۔۔ پھر اچانک سے آنکھوں میں شرارت ابھری تو فوراً اٹھ کے کھڑکی کی طرف بڑھا

"اب کیا ہوا تمہیں؟"



عالیہ الجھن سے بولیں

"چھپکلی کو ڈرانے جا رہا ہوں"

Posted on Kitab Nagri

وہ کہتے ہوئے کھڑکی سے کود گیا اور تھوڑی دیر میں عروہ کے کمرے سے چیخنے والے اور پھر عزیر کے ساتھ لڑنے کی آوازیں آنے لگیں

وہ گھر جو تھوڑی دیر پہلے سنائے میں ڈوبا ہوا تھا اب زندگی کے ہنگامے سے گونجنے لگا۔۔۔

ماہین اپنے ساتھیوں کے ساتھ انٹیلیجنس بیورو کے دفتر میں بیٹھی ہوئی یاس کو ساری رپورٹ دے رہی تھی

"سرسارے کیمرے وغیرہ اور آڈیو ڈیوائی سزکب کے پلانٹ ہو چکے۔۔۔۔ اور اب تک بہت سی خاطر خواہ معلومات بھی حاصل ہو چکی ہیں۔۔۔ اب بس لاسٹ سین کا انتظار ہے پھر سب کچھ ہمارے انڈر کنٹرول

www.kitabnagri.com

ہوگا"

"ویری گڈ ماہین"

Posted on Kitab Nagri

باس نے تو صیفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"اور ہادی ملک وہاں کے بارے میں کیا اپڈیٹ ہے؟" باس نے اب ہادی سے پوچھا

"سر اس کی ساری فون کالز ٹیپ کی جا رہی ہیں اب تک اس نے رابطہ نہیں کیا مگر اب بہت جلد کرے گا کیوں کے پارٹی والے اب اس سے استعفیٰ مانگ رہے ہیں"

"ہمم ٹھیک ہے اس پہ نظر رکھو ممکن ہے کوئی ی اور خبر بھی مل جائے۔"

باس تھوڑی دیر تک مزید ہدایات دیتے رہے اور پھر میٹنگ ختم کر کے سب کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ

سب دفتر سے باہر نکل آئے۔۔۔

"ماہین میڈم آپ سے اک بات پوچھوں"

ارتج نے چلتے چلتے سوال کیا

"ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے"

ماہین نے

وہ اب ماہین کے آفس کے سامنے آگئے تھے ہادی اور عمر تو سیدھا وہیں سے آگے باہر جانے کے لیے گزر گئے جبکہ ارتج ماہین کے ساتھ آفس کے اندر ہی چلی آئی

"وہ آپ نے مک وہاج کے خلاف وہ سارے ثبوت پی پی نیوز چینل کو کیوں دیے کسی اور چینل کو کیوں نہیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارتج نے ماہین کے اشارے پہ کرسی پہ بیٹھتے ہوئے سوال کیا

"وہ حکومتی چینل ہے حکمران پارٹی سپورٹ کر رہی ہے اسکو اسی لیے منتخب کیا کیوں کہ ملک وہاج اپوزیشن سے ہے وہ نہ تو چینل بند کر کر سکتا ہے نہ ہی اپنی خبر کو پبلش ہونے سے روک سکتا ہے"

ماہین نے تفصیل سے اسے سمجھجاتے ہوئے کہا

"واہ کیا دماغ لگایا آپ نے"

ارتج نے بے اختیار تعریف کی تو وہ محض مسکرا دی۔۔۔۔۔

سارے کھیل دماغ کے ہی تو تھے ایسے ہی تو انٹیلیجنس بیورو میں سب انسپکٹر کے عہدے پہ فائز نہیں ہوئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملک وہاج احمد کے سامنے اس وقت اس کے خاص کارندے بیٹھے ہوئے تھے

بشیر کچھ پتا چلا کہ چینل والے جس رپورٹر کا نام راز میں رکھ رہے ہیں وہ کون ہے؟

ملک وہاج نے رعب دار آواز میں پوچھا

کارندے شرمندہ ہو گئے بشیر ہی ڈرتے ڈرتے بولا

"سائیں ہم نے چینل والوں سے پوچھا تھا مگر انہوں نے جواب دینے سے منع کر دیا"

ملک وہاج غصے میں انکو گالیاں بک کے بولا

"ابے الو کے پٹھوں تم جا کے پوچھو گے اور وہ تمہیں بتا دیں گے جیسے۔۔۔۔۔ بے غیر تو کوئی اپنا جیسا بکاؤ اور
بے ایمان ڈھونڈو۔۔۔۔۔ چار پیسے ڈالو اسکے آگے
www.kitabnagri.com

اس رپورٹر کا نام کیا اسکا اگلا پچھلا سارا ریکارڈ پتا چل جائے گا"

کارندوں نے تابعداری سے سر اثبات میں ہلایا

Posted on Kitab Nagri

"جو حکم سائی میں جیسا آپ نے کہا ہے بالکل ویسا ہی ہو گا"

"چلو اب دفع ہو جاؤ شکل گم کرو سب اپنی اور جلدی مجھے خبر دو ورنہ زمین میں گاڑ دوں گا سب کو"

ملک وہاں کے کہنے پہ سب جلدی سے باہر نکل گئے

اور وہ پلان بنانے لگا کے جب وہ رپورٹر اسکے ہاتھ لگے گا تو وہ اس سے کیا سلوک کرے گا

یہ کالج گراؤنڈ کا منظر تھا ہر طرف یونیفارم میں ملبوس طالبات۔۔۔۔۔۔ گراؤنڈ سے تھوڑا آگے کینیٹین تھی جہاں عانیہ اس وقت اپنی دو دوستوں کے ساتھ بیٹھی کھانے کے ساتھ ساتھ گپ شپ سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھی

"یار یہ ہمارا کینیٹین والا کچھ زیادہ ہی مہنگا نہیں ہو گیا پورے دس روپے مہنگا برگر دیا ہے"

عانیہ نے برگر کی ایک بڑی سی بائیٹ لیتے ہوئے غصے سے کہا

"یار تمہیں دس روپے سے کیا مسئلہ ہے تمہاری امی کا تو اپنا سکول ہے اتنی پاکٹ منی تو دیتی ہیں تمہیں"

نمرہ نے سینڈ وچ کھاتے ہوئے کہا

"مسئلہ تو مجھے ہوتا ہے بھابیاں پاکٹ منی ایسے دیتی ہیں جیسے خیرات دے رہیں ہوں۔۔۔۔ قسم سے یار تنگ آگی ہوں میں۔۔۔۔۔ موحد بھائی کو بھی پتا نہیں کب حاب ملے گی"

اس سے پہلے نمرہ مزید افسردہ ہوتی عانیہ جلدی سے بولی

تو ٹینشن نہ لے میری بہن تمہارے بھائی کی کو جلد نوکری مل جائے گی۔۔۔۔۔۔ اور اس کینیٹین والے کی تو میں میڈیا میں رپورٹ کروں گی

پھر ذرا فخر سے بولی

"بڑے بڑے نیوز رپورٹرز سے میرے تعلقات ہیں۔۔۔۔۔ ایک منٹ میں اسکے ہوش ٹھکانے آجانے ہیں
۔۔۔۔۔۔۔ جب کیمرہ مین اسکے منحوس شیو زدہ منہ پہ کیمرہ مارے گا۔۔۔۔۔۔۔ اور پوری دنیا کے سامنے
دکھائے گا تب پتا چلے گا کہ عانیہ کس بلا کا نام ہے"

عانیہ ایسے منظر کشی کر کے بولی کہ نمرہ اور سونیا ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئیں

اوائے عانی جلدی ٹھونس لے تیرے ہیر و سر کا لیکچر شروع ہو چکا ہے

سونیا نے گھڑی دیکھتے ہوئے سکون سے برگر کھاتی عانیہ کو کہنی مار کے کہا

www.kitabnagri.com

تو وہ جلدی سے باقی آدھا برگر ادھر ٹیبل پہ رکھتی ہوئی چلائی

"موٹی عورت تم مجھے پانچ منٹ پہلے نہیں بتا سکتی تھی کہ سرولی کا لیکچر شروع ہو چکا ہے"

جبکہ سونیا کا موٹی عورت کہنے پہ منہ بن گیا دل جلے انداز میں بولی

"بہت اچھا ہوا تم لیٹ ہو گئی اب تمہارے فیورٹ سرولی جب تمہیں ڈانٹے گے نہ تو میرے کلیجے میں ٹھنڈ پڑے گی"



عانیہ جاتے جاتے پلٹی اور ان دونوں کی طرف دیکھا

سونیا اور نمرہ سکون سے اس کے چھوڑے برگر سے انصاف کر رہیں تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جنجھلاتی ہوئی ی بولی

"تم دونوں ابھی تک اٹھیں کیوں نہیں چلو جلدی"

Posted on Kitab Nagri

"ہم آج لیکچر نہیں لے رہے اس ہٹلر سر کا کیوں کے دس منٹ لیٹ ہو چکے ہیں"

عانیہ نمرہ کی بات پہ غصے سے بولی

"بھاڑ میں جاؤ تم دونوں"

اور خود بھاگتے ہوئے کلاس کی جانب جانے لگی

وہ کسی صورت سرولی کا لیکچر مِس کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی اسی لیے خود کو متوقع ڈانٹ کے لیے تیار کرتی
اور معصوم منہ بناتی کلاس میں داخل ہوئی
www.kitabnagri.com

وقت گزاری کے لیے موحد فحال ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچنگ شروع کر چکا تھا کچھ گورنمنٹ اداروں میں
بھی اپلائی کیا ہوا تھا مگر

آج وہ بہت خوش تھا اس نے انٹیلیجنس بیورو (G_D جنرل ڈیوٹی) کی پوسٹ کے لیے اپلائی کیا ہوا تھا خوش قسمتی سے آج میج کے ذریعے اسے فزیکل ٹیسٹ کے لیے بلا یا گیا تھا

"لگتا ہے اللہ نے سن لی میری"

اس نے خوشگواریت سے سوچا اب امید تھی کہ سب اچھا ہوگا

گھر جا کے امی کو بتایا تو وہ بھی خوش ہوئی۔ اور فوراً شکرانے کے نفل پڑھنے کے لیے وضو کرنے چل دیں
بھابیوں کو البتہ نہیں بتایا تھا ابھی تو صرف پہلے مرحلے کے لیے بلایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ جب مل جائے گی تبھی
بتائیں گا ابھی اس نے یہی سوچا تھا پھر اندر کمرے میں نمبرہ کو بتانے چل دیا

www.kitabnagri.com

وہ پورے ہفتے بعد آج نک سک سے تیار ہو کے آفس آئی تھی۔۔۔۔۔ بلیو کلر کی جینز پر ریڈ کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنی تھی اور بلیو کلر کے ڈوپٹے کو ہی مفلر کی طرح گلے میں ڈال رکھا تھا۔ بالوں کی اونچی ٹیل کر کے اور چشمہ لگا کہ وہ ایک پرفیکٹ نیوز رپورٹر کے روپ میں تھی

Posted on Kitab Nagri

تین چٹھیاں تو خود کیں تھی پھر جب جانے لگی تو سر عظیم نے خود کہا ابھی دو تین دن اور ریست کر لو پھر آ جانا

آج آتے ہی سر عظیم کے آفس گئی وہ کچھ پریشان لگ رہے تھے

سر آپ نے بلایا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا؟؟

اس نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

تو سر عظیم جی ریسے تھوڑا آگے ہوتے ہوئے بولے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں بات تو پریشانی کی ہے ملک وہاں آجکل اس نیوز رپورٹر کا نام ڈھونڈنے میں لگا ہے جس نے اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈے

پھر ذرا توقف سے بولے

تم سے میں نے پہلے بھی پوچھا تھا اب پھر پوچھ رہا ہوں وہ ثبوت کہاں سے ملے تمہیں

وہ بھی پریشان نظر آئی

سر وہ ثبوت میں نے اسی کے ایک منیجر سے لیے تھے اس منیجر کے اپنے مالک کے خلاف سازش کے کچھ ثبوت تھے میرے پاس۔۔۔۔۔ اسی بنا پہ اسکو دھمکا کے میں نے اس سے ملک و ہاج کے خلاف ثبوت مانگے تھے جو اس نے دے دیے

چینل والوں کو بھی کچھ دنوں سے دھمکیاں مل رہی تھیں مگر سر عظیم کو زیادہ فکر اسکی تھی وہ لڑکی تھی اور اس نے سیاست دانوں سے پنگا لیا تھا

وہ سر کو تسلی دیتے ہوئی بولی

Posted on Kitab Nagri

سر کچھ نہیں ہو گا میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں ویسے بھی اگر اسنے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو سب کا شک اسی پہ جائے گا

سر عظیم جو اباً نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے

تم ایسا کرو دو چار دن اور آفس نہ آؤ معاملات تھوڑا سیٹ ہو جائیں تو آ جانا

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے سر جیسا آپ کہیں میں پھر ابھی گھر جاتی ہوں امید ہے سب اچھا ہو جائے

سر عظیم اب کی بار شفقت سے اسے دیکھتے ہوئے بولے

Posted on Kitab Nagri

دیکھو بیٹا وہ چینل کو تو کچھ کر نہیں سکتا کیوں کہ حکمران پارٹی کی سپورٹ ہے چینل کو مگر تمہیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے بہت۔۔۔۔۔۔ بس اک دو دن کی بات ہے وہ استعفیٰ دے دے تو ساری کس بل نکل جائی گی اس کے۔۔۔۔۔۔ تب تک تم دفتر نہ آؤ۔

وہ خاموشی سے بات سنتی رہی اسے معلوم تھا وہ درست کہہ رہے ہیں جیسی "" اوکے سر خدا حافظ ""

کہتی وہ جانے کے لیے پلٹ گئی

ملک ابہتاج اس وقت اپنے چھوٹے سے چڑیا گھر میں موجود تھا۔۔۔۔۔ اس نے بلی سے لیکر شیر تک پالے ہوئے تھے۔ یہ چڑیا گھر اس نے اپنے ڈیرے پہ بنایا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ڈیرے کے ایک جانب اصطبل اور دوسری جانب رہائی شئی کمرے بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ درمیان میں بڑا سمیدان تھا

اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے اور اس وقت وہ اپنے پالتو کتوں کو کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔۔۔

جب بشیر بھاگتا ہوا آیا اس نے خاصی ناگواری سے اسے دیکھا اور سخت لہجے میں پوچھا

"کیا بات ہے بشیرے کیا کتے پڑ گئے تیرے پیچھے جو یوں بھاگتے ہوئے آرہا ہے"

ملازموں کے ساتھ ایسا رویہ رکھنا اس نے اپنے باپ سے سیکھا تھا

بشیر پھولی ہوئی می سانسوں کے ساتھ بولا

"سائیں خبر ہی ایسی ہے کہ مجھ سے رہا نہ گیا تو بس بتانے کے لیے بھاگتے ہوئے آنا پڑا"

ابہتاج کی توجہ اب کتوں سے ہٹ کے اپنے پالتو گھوڑے کی جانب ہو چکی تھی

گھوڑے کی پیٹھ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسی کیا خبر مل گئی تھی جو جلے پیر کی بلی بنا گھوم رہا ہے اب بک بھی دے جلدی"

بشیر لہجے میں سنسنی پیدا کرتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"سائیں اس رپورٹر کا پتا چل گیا ہے جس نے وڈے ملک جی کے خلاف ٹی وی پہ خبر دی تھی۔ وہ لڑکی آج دفتر گئی تھی تو میں نے اسکی فوٹو بھی اتار لی تھی۔"

گھوڑے کو پیار کرتا ابھتاج ایک دم رکاوٹ کا یہ خبر سن کے

"واہ بشیرے کمال خبر سنائی ہے تو نے دل خوش کر دیا میرا یہ پکڑ اپنا انعام"

ابھتاج نے سنگدلی سے مسکراتے ہوئے اس کی جانب اپنا بٹوہ اچھالا جسے بشیر نے بخوبی کیچ کیا

"اچھا بشیر سن اپنے وڈے ملک جی کو ابھی نہ بتانا میں خود بتا دوں گا مناسب وقت پہ"

ابھتاج نے تحکم سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو بشیر نے تابعداری سے گردن ہلاتے ہوئے کہا

"چھوٹے سائیں آپ فکر نہ کرو میں وڈے ملک کو کچھ نہیں بتاؤں گا جی اس بارے میں"

"سائیں اب اس رپورٹر لڑکی کا کیا کرنا ہے؟ کہو تو اٹھالائی میں کیا اسکو ڈیرے پہ"

بشیر اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے پوچھنے لگا وہ ابہتاج کی عیاش فطرت سے واقف جو تھا

ابہتاج اُچک کر گھوڑے پہ بیٹھا تو فوراً لگا میں بشیر نے تھام لیں اور آہستہ آہستہ گھوڑے کو آگے بڑھانے لگا۔
ابھی دن چڑھنا شروع ہوا تھا سورج کی کرنیں براہِ راست ابہتاج کے چہرے پہ پڑنے لگیں۔ گھوڑے پہ بیٹھا وہ
کسی ریاست کے مغرور شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

"نہیں ابھی نہیں تم فلحال اسکی تصویر مجھے سینڈ کرو اگر تو وہ میرے معیار کے مطابق ہوئی تو میں سوچوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہی تود ڈیڈ کے حوالے کر دوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

ابھی تم اس پہ نظر رکھو اسکے گھر کا پتا بھی معلوم کر کے دو مجھے۔"

ابہتاج نخوت سے بولا تھا

"جو حکم سائیں آپ کا"

بشیر بدستور گھوڑے کی لگامیں پکڑے ہوئے اس کو آگے بڑھاتا رہا

اور سورج کی کرنیں جیسے اسکی مغروریت اور ادائے بے نیازی پہ کڑھیں تھیں جیسی زیادہ شدت سے زمین کو گرمانے لگیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ آج پھر پیر صاحب کی طرف جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ آج آستانے پہ جانا تھا۔ تیار ہو کے جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب ثریا آنٹی چلی آئی

Posted on Kitab Nagri

"اسلام علیکم آئی کیسی ہیں آپ؟"

اس نے مرے مرے انداز میں مروت نبھائی

"وعلیکم سلام امی کدھر ہیں تمہاری؟"

انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے سوال کیا

"آئی آپ کو پتا تو ہے وہ اس وقت سکول ہوتی ہیں"

اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے ہلکے ہلکے انداز میں کہا

"اے لومیرے ذہن سے نکل ہی گیا کہ تمہاری ماں اس وقت ہیڈ ماسٹر فی بنی بچوں کو پڑھا رہی ہوتی ہے"

ثریا آئی بھونڈے انداز میں ہنستے ہوئے بولیں تو اس نے بمشکل اپنی کوفت چھپائی

"پر تم اس وقت گھر پہ کیا کر رہی ہو اس وقت تو تم تینوں ماں بیٹیاں اپنے اپنے سکول کالجوں میں ہوتی ہو نہ وہ تو میں نے دیکھا آج تالہ نہیں لگا تو سوچا پوچھ لوں"

ثریا آنٹی ٹوہ لینے والے انداز میں بولیں تو اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

"جی آج میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو گھر پہ ہوں کوئی کام تھا آپکو امی سے"

اسنے حد درجہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا تو ثریا آنٹی بے چارگی سے بولیں

"ہاں میں نے پیر صاحب کے پاس جانا تھا تو کھلے پیسے نہیں تھے میرے پاس تو سوچا اگر تمہاری ماں گھر پہ ہوئی تو اس سے لے لوں گی"

وہ پیر صاحب کے نام پر چونکی۔

Posted on Kitab Nagri

کون سے پیر کے پاس جارہی ہیں آپ اور کیوں؟

لہجے کو بظاہر سرسری سا بنا کے پوچھا لیکن اندر سے جستجو تھی جاننے کی

جواباً ثریا آنٹی اک لمبی آہ بڑھ کے بولیں

"کیا بتاؤں پتا نہیں کون میرے گھر پہ تعویذ اور خون پھینک دیتا ہے جادو کر دیا ہے کسی نے۔۔۔۔۔ ابھی کل رات پھر کسی



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

whatsapp No : 0316-7070977



نے تعویذ پھینکے تھے گھر پہ۔۔۔۔۔ اسی مسئلے کے حل کے لیے پیر جلال اکبر کے پاس جا رہی ہوں
آجکل۔۔۔۔۔ بڑے پہنچے ہوئے پیر ہیں کوئی می معاوضہ نہیں لیتے۔۔۔۔۔ اپنی مرضی سے کچھ دینا ہو تو باہر
ڈبے میں ڈال دو ورنہ خود کچھ نہیں مانگتے"

Posted on Kitab Nagri

ثریا آنٹی اپنی بات کر کے خاموش ہوئی یں تو وہ بے اختیار تائی ید میں سر ہلاتے ہوئے بولی

"ہاں یہ تو ہے بڑے اچھے انسان ہیں پیر جی واقعی بڑے پہنچے ہوئے ہیں"

اسکی بات سن کے ثریا آنٹی چونک گئی یں

"تمہیں کیسے پتا کہ وہ بڑے اچھے انسان ہیں"

بڑے مشکوک انداز میں وہ پوچھنے لگیں تو وہ ہوش میں آئی

مم میں نے سنا تھا اک دو اور لوگوں سے پیر جی کے بارے میں اور اور ٹی وی پہ بھی ان کے بارے میں سنا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تو ثریا آنٹی اسے مشکوک انداز

سے دیکھنے لگیں اسکی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے ان کو شک ہو رہا تھا جیسے اس دن نقاب میں بھی وہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"اچھا چلو میں چلتی ہوں کسی اور سے کھلے پیسے پوچھ لوں گی تم دروازہ اچھے سے بند کر لو"

وہ اسکے حلیے کو پھر غور سے دیکھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھیں تو اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔

"اف یہ کالی چادر مروائے گی مجھے کسی دن"

دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے سر د آہ بھری

دوسری جانب ثریا آٹنی سوچ رہیں تھیں آج تو ہر صورت پتہ کر کے رہوں گی کہ اس دن نقاب میں کون تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موسم آج گو شگوار تھا ہلکی ہلکی ہوائیں گرمی کی شدت کو کم کر رہیں تھی بادل بھی وقفے وقفے بعد اپنی جھلک دکھا رہے تھے موسم کی خوشگواریت لوگوں کے لبوں میں بھی خوشگواریت لے آئی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن ماہین اور اسکی ٹیم کو موسم سے کوئی ی سروکار نہیں تھا کیوں کہ معاملہ ایسا تھا کہ خود کی ہوش نہیں تھی
موسم کو کیا دیکھتے

پانچ منٹ بعد کے بعد وہ باس کے آفس میں تھے

ماہین نے اپڈیٹ کرنا شروع کیا

سرپالان کامیابی سے جاری ہے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آج کچھ اور خاص مہمان بھی آئی ہیں گے جو پڑوسی
ملک کے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کافی عرصے سے میزبان بنے ہوئے ہیں

ماہین نے کورڈورڈز میں بات جاری رکھتے ہوئے کہا جبکہ لفظ مہمان پہ باقی سب کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ
گئی۔

"سروہ نہ صرف ملک دشمن دہشتگرد ہے بلکہ عوام سے لوٹا ہوا پیسہ بھی اپنے بڑوں کو بھیج رہا ہے جو ہتھیاروں کی
خرید و فروخت میں استعمال ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ اور کئی دوسری سرگرمیوں میں بھی اس کے
ملوث ہونے کا خطرہ ہے جو کہ قومی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہے"

وہ خاموش ہوئی تو باس نے تو صیفی نظروں سے ماہین کی کارکردگی کو سراہا اور پوچھا

"ویل اب تک آپ کس حد تک اپنا کام کر چکے ہیں اور آگے کا پلان کیا ہے"

ماہین نے ہادی کی طرف دیکھا تو اس نے جلدی سے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی

ماہین نے وہ فائل سر کی ٹیبل پہ رکھتے ہوئے مزید کہا

Kitab Nagri

"سر پچھلے بیس دنوں میں جو جو شخص اس سے ملتا رہا ہے ان سب کا ریکارڈ اس میں موجود ہے اسکے علاوہ اسکے بیڈروم سے بھی کچھ اہم ڈاکو منٹس بھی ہماری ٹیم کے ہاتھ لگے ہیں کچھ فائلز ہم لوگ اوپن کر چکے ہیں اور باقی پہ ابھی کوشش جاری ہے"

"ویری گڈ ماہین آپ نے میری توقع سے زیادہ اچھا کام کیا ہے"

ماہین عاجزی سے مسکرائی

"سراسر میں میری اکیلی کا کوئی ہاتھ نہیں ارتج، عمر اور ہادی نے بہت زیادہ محنت کی ہے میرے ساتھ انفیکٹ مجھ سے زیادہ کام میری ٹیم نے کیا ہے"

ماہین کے اس عاجزی بھرے انداز پہ سب کے چہروں پہ مسکراہٹ پھیل گئی

"اوکے دین میٹنگ از اوور یو کین گوناو"

سر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے میٹنگ ختم ہونے کا اشارہ کیا تو وہ سب آفس سے باہر جانے لگے اب چونکہ لنچ ٹائم تھا تو سب کا نزدیکی کیفے پہ جا کے لنچ کرنے کا ارادہ تھا

شاہزیب اعوان ایک ریٹائرڈ کرنل کے عہدے پہ فائز ہونے کے باوجود ابھی بھی فوج سے ہی منسلک تھے وجہ تھے انکے تین بیٹے اور تینوں ہی فوج میں تھے

سب سے بڑا بیٹا عمیر میجر کے عہدے پہ تھا جبکہ عزیز دوسرے نمبر پہ تھا اور حال ہی میں کیپٹن بنا تھا پھر سب سے چھوٹا نمیر تھا جو ابھی ٹریننگ کر رہا تھا

جبکہ عروہ سب سے چھوٹی تھی اور پڑھ رہی تھی حال ہی میں سیکنڈ ایئر کارزلٹ آیا تھا اب وہ تھرڈ ایئر کے لیے کسی اچھے کالج کی تلاش میں تھی

آج عزیز کی چھٹی ختم ہونے والی تھی تو وہ عروہ کو لے کر باہر لے جانے کے لیے آیا تھا

"بھائی آپ کو آج بھی وہ نہیں دکھے گی جس کے لیے آپ صبح سے سڑکوں پہ خوار ہو رہے ہیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عروہ نے مزے سے پزاکا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تو عزیز کا منہ بن گیا

"اللہ تم جیسی بہن کسی دشمن کو ضرور دے بجائے ہمدردی کے تم میرا مذاق اڑا رہی ہو"

Posted on Kitab Nagri

عزیر کے انداز پہ وہ ہنسنے لگی تو اسے اور غصہ آگیا

"عروہ میری توبہ جو تمہیں اپنا کوئی راز بتاؤں آئی نہ ہے۔ تم تو کسی رقیب سے کم نہیں ہر وقت میرے زخموں پہ نمک چھڑکتی رہتی ہو"

عروہ مزے سے کولڈرنک پیتی ہوئی اپنے پیارے بھائی کو دیکھنے لگی جس کو ایک سال سے کوئی مل نہیں رہا تھا

"اچھا بھائی ناراض نہ ہو میں دعا کرتی ہوں آج وہ حسینہ آپ کو مل جائے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عروہ نے کھانا چھوڑ کے دعا کی طرح ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا تو عزیر بے اختیار آمین بھول اٹھا

ہو نہی ہنسی مذاق کرتے وہ کھانا کھا رہے تھے جب اچانک وہ چونک گیا

Posted on Kitab Nagri

کوئی ی لڑکی اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر دروازے کی جانب بڑھی تھی عزیز کوگماں ہوا جیسے وہ وہی تھی وہ فوراً
کھانا چھوڑ کے ان کے پیچھے گیا

بھائی ی----- عروہ بیچاری بس حیرانی سے پکار کے رہ گئی مگر وہ بس ابھی آیا کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ باہر آیا تو کوئی ی بھی نہ تھا مایوس ہو کے واپس کیفے میں پلٹ آیا عروہ ابھی تک پریشان تھی

"کیا ہوا تھا بھائی ی اچانک سے کیوں اٹھ کے چلے گئے تھے آپ؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا

"کچھ نہیں مجھے لگا جیسے وہ ابھی باہر گئی تھی تو بس کنفرم کرنے گیا تھا کہ وہ وہی تھی یا نہیں"

"تو پھر وہ ملی کیا؟"

عروہ نے اشتیاق سے آگے ہوتے ہوئے پوچھا

عزیر نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں جب تک میں باہر پہنچا وہاں کوئی ی نہیں تھا"

"سوسیڈ"

عروہ چہ چہ کرتے ہوئے بولی

"میرے کیپٹن بھائی کو مجنوں بنا دیا ہے اس لڑکی نے آج تیسری دفعہ تھا جب وہ آپکو نظر آئی مگر افسوس ہر بار کی طرح آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی ی"

www.kitabnagri.com

عروہ پھر سے اسکا ریکارڈ لگانے کے موڈ میں تھی وہ اسکی بات ان سنی کر کے خاموشی سے کھانا کھانے لگا

Posted on Kitab Nagri

کالی چادر اوڑھے وہ پیر صاحب کے گھر کی طرف روانہ تھی آج وہ یونیفارم میں نہیں گھر والے کپڑوں میں ملبوس تھی ہلکے آسمانی رنگ کے لباس میں اسکی رنگت خوب دمک رہی تھی کالی چادر سے حسبِ معمول نقاب کیا ہوا تھا آج وہ بغیر اطلاع کے جارہی تھی۔ اتنے دنوں سے اتنی واقفیت تو ہو گئی تھی کہ آج اس نے فون کرنا ضروری نہیں سمجھا

مطلوبہ مقام پر پہنچ کے نقاب اتارا اور گیٹ کے ساتھ لگی بیل بجائی تو دروازہ حسبِ معمول ملازم نے کھولا

اسے دیکھ کے کچھ پریشان ہوا ہاتھ ملتے ہوئے بولا

"بی بی جی مالک تو اس وقت آستانے پہ ہیں آپ گھر پہ کیا کرنے آئی ہو آستانے جاؤ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میری پیر جی سے صبح بات ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا بارہ بجے تم گھر پہ آ جانا کیوں کہ وہ بھی بارہ بجے آستانے سے اٹھ جاتے ہیں نہ"

اس نے معصومیت سے جھوٹ بولا اب اتنی دور وہ واپس جانے کے لیے تو نہیں آئی تھی

ملازم ابھی ابھی اسے اندر لے کے جانے سے ہچکچا رہا تھا

"بی بی جی صاحب نے صبح سختی سے منع کیا تھا کہ آج کوئی بھی گھر کے اندر نہ آئے تو میں کیسے آپ کو اندر جانے دے سکتا ہوں"

وہ غصے سے آگے بڑھی مگر یہ سوچ کہ اپنے آپ پہ قابو کیا کہ جب اپنا کام ہو تب نرمی سے بات کرنی چاہیے تو کافی نرمی سے وہ گویا ہوئی

"انکل اگر آپ کو میرے اندر جانے سے کوئی مسئلہ ہے تو آپ پیر جی کو کال کر کے پوچھ لیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملازم نے اسکی بات سن کے جیب سے موبائی ل نکالا اور اپنے مالک کو کال ملائی ی بیل جاتی رہی مگر کال ریسپونڈ نہیں کی گئی۔ اس نے پھر ٹرائے کیا مگر اب بھی کال اٹینڈ نہیں کی گئی

آخر تھک ہار کے بولا

"بی بی اصل بات یہ ہے کہ آج بارہ بجے مالک کے کچھ خاص دوستوں نے آنا ہے ان سے ملنے تو وہ ویسے بھی آپ کو وقت نہیں دے پائی گے تو بہتر یہی ہے آپ گھر چلی جاؤ۔۔"

اس نے کلائی پی پندھی گھڑی پہ وقت دیکھا ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے

رونے والے انداز میں بولی

"دیکھیں انکل جی میں گھر سے جھوٹ بول کے آئی ہوں کہ اپنی دوست کے گھر جا رہی ہوں اب اگر فوراً ہی گھر جاؤں گی تو امی کو مجھ پہ شک ہو جائے گا

www.kitabnagri.com

آپ ایسا کریں مجھے آدھا گھنٹا اندر بیٹھنے دیں مہمان تو بارہ بجے کے کہتے ایک دو بجے ہی آئی گے میں بارہ بجے چلی جاؤں گی"

ملازم نے تذبذب سے اسکو دیکھا وہ جانتا تھا آجکل وہ پیر جی کی چہیتی مریدنی ہے اگر نہ اندر جانے دیا تو یہ نہ ہو کہ

ڈانٹ پڑ جائے

ایک گہری سانس بھر کے اسکو اندر آنے کا اشارہ کیا اور بے دلی سے بولا

اچھا بی بی آپ اندر آجائی ہیں لیکن ڈرائی نگ میں نہیں بلکہ دوسرے کمرے میں جا کے بیٹھ جائی ہیں میں آپ کے لیے چائے لے کے آتا ہوں

وہ بھی سر جھکا کہ ملازم کی معیت میں آگے بڑھ گئی

ثریا آنٹی آج تہیہ کر کے آئی ہیں تھیں کہ ہر صورت پتہ کرنا ہے کہ وہ نقاب پوش لڑکی کون تھی کیوں کہ انکا شک بار بار اسی پہ جارہا تھا۔ آستانے پہ پہنچ کے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا پھر ان کی نظریں اس مطلوبہ شخص پہ جا کے ٹھہر گئی ہیں۔

وہ شخص خاص مرید تھا جو باری باری سب عورتوں کو اندر پیر صاحب کے پاس بھیج رہا تھا۔ ثریا آنٹی کی جب باری آئی تو اندر جانے کے بجائے وہ اس کے پاس رک گئی ہیں۔

مرید نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو جلدی سے بولیں

"بیٹا مجھے تم سے بات کرنی ہے ذرا سائیڈ پہ آ کے میری بات سن لو"

وہ بیس سے بائییس سال کے درمیان کا اک دبلا پتلا سا لڑکا تھا شکل سے اتنا ہوشیار نظر نہیں آتا تھا۔

ثریا آنٹی کو پوری امید تھی وہ اس سے کچھ نہ کچھ اگلوالیں گی

وہ لڑکا مصروف انداز میں بولا

"خالہ جی آپ کو جو بھی بات کرنی ہے بعد میں کر لینا ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے رش بھی بڑا زیادہ ہے اگر

ایک منٹ بھی اپنی جگہ سے ہلانہ تو پیر صاب غصہ ہوں گے مجھ پہ"

www.kitabnagri.com

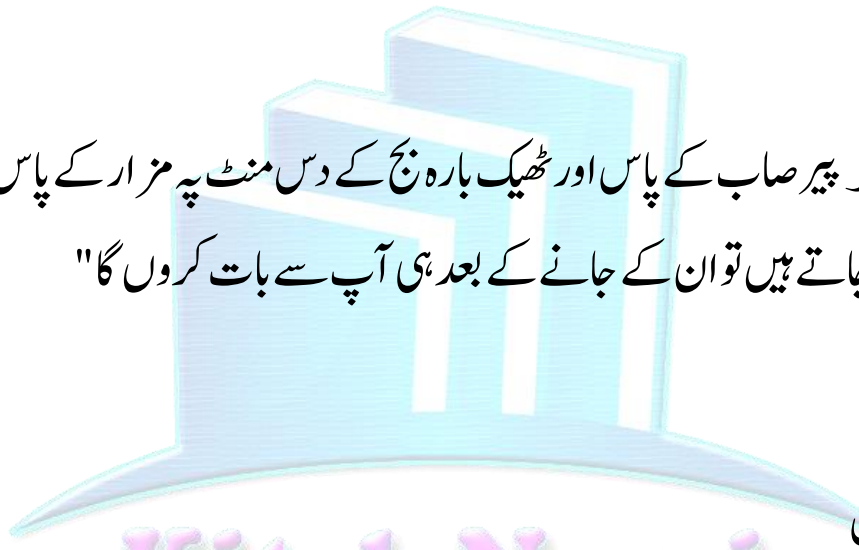
ثریا آنٹی کا خیال غلط ثابت ہوا وہ اتنا بھی معصوم نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہیں تھیں وہ تاؤ کھا کے رہ گئی

اندر سے کلستے ہوئے بظاہر مگر پیار سے پوچھا

"اچھا بیٹا اتنا بتا دو کب فارغ ہو گے میں انتظار کر لیتی ہوں"

اتنی دیر میں وہ انکی جگہ ایک اور عورت کو اندر بھیج چکا تھا کیوں وہ ابھی تک اسکے پاس ہی کھڑی تھیں

"خالہ آپ ابھی اندر جاؤ پیر صاب کے پاس اور ٹھیک بارہ بج کے دس منٹ پہ مزار کے پاس آ جانا کیوں کہ پیر صاب بارہ بجے گھر چلے جاتے ہیں تو ان کے جانے کے بعد ہی آپ سے بات کروں گا"



ثریا آنٹی سر ہلا کے بولیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم کہو مگر یاد سے میری بات سن لینا یہ نہ ہو تم بھول جاؤ"

جو ابا وہ لڑکا دانتوں کی نمائی ش کرتا ہوا بولا

"خالہ شوکت نام ہے میرا اور میری یادداشت بڑی تیز ہے۔ بھولتا وولتا نہیں میں آپ فکر نہیں کرو۔۔۔ ابھی اندر جاؤ کب سے آپ کی جگہ اوروں کو بھیجے جا رہا ہوں"

شوکت نے ہاتھ سے اندر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ثریا آنٹی پیر صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ گئی ہیں

انہوں نے پچھلی دفعہ پیر جلال سے بھی پوچھنے کی کوشش کی مگر انہوں نے الٹا ڈانٹ دیا تھا یہ کہہ کر کہ بی بی اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی لیے آج گھی ٹیڑھی انگلی سے نکالنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثریا آنتی کمرے میں داخل ہوئی یں اور حسبِ معمول میز کے سامنے رکھی کر سی پہ بیٹھ گئی یں جبکہ میز کے دوسری جانب رکھی کر سی یر پیر صاحب تشریف فرما تھے

یہ ایک سادہ سا کمرہ تھا کوئی روایتی منظر نہیں تھا۔۔۔۔۔ نہ ہی اگر بتیاں جل رہیں تھیں نہ ہی پیر صاحب گلے اور ہاتھ میں تسبیح لیے خوفناک شکل کے لگ رہے تھے اس کے برعکس۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

انرجی سیور کی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اور آخری کونے میں ایک الماری بنی ہوئی تھی جن میں انکے مریدوں کی مکمل معلومات (بشمول نام پتے اور مسئلے کے) فائلیں لڑکی صورت میں موجود تھیں

دیواروں پہ کریم کلر کا پینٹ ہوا تھا اور کچھ قرآنی آیات بھی دیوارں پہ چسپاں تھیں۔۔۔۔۔ہاں جہاں ثریا آنٹی بیٹھیں تھیں اسکے بالکل سامنے والی دیوار پہ ایک شیلف بنی ہوئی تھی جس پر موجود ایوارڈز اور علم نجوم کی ڈگریاں پیر صاحب کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت تھیں۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی امیر، غریب، پڑھے لکھے اور ان پڑھ ہر قسم کا طبقہ انکے پاس آتا تھا اپنے مسلوں کے حل کے لیے۔۔۔۔ اور روز بروز مریدوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا

ثریا آنٹی کے بیٹھنے پہ پیر جلال اکبر نے کاغذ اور قلم سنبھالا اور جلدی سے پوچھا

www.kitabnagri.com

"بی بی نام بتائیں اپنا"

حالانکہ وہ اچھی طرح پہنچاتے تھے ثریا آنٹی کو آخر کو وہ انکی چہیتی مریدنی کی ہمسائی ی جو تھیں

وہ بھی جو اباجلدی سے بولیں

"ثریا بیگم"

پیر صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور الماری کی طرف بڑھے عورتوں والے خانے سے ایلفا بیٹ "ایس" کو تلاش کیا اور ثریا آنٹی کی فائل نکالی

کرسی پہ بیٹھے بیٹھے وہ فائل پہ لکھا مسئلہ پڑھ چکے تھے

بغور فائل کی طرف دیکھتے وہ بولے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

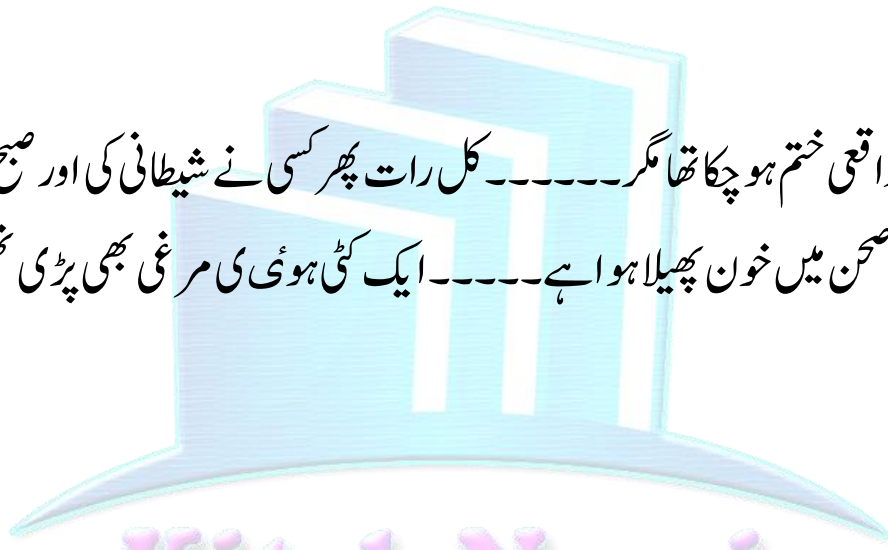
آپ پچھلے ہفتے آخری بار آئی ہیں تھیں اور آپ کا کہنا تھا کہ آپ کا مسئلہ حل ہو چکا ہے تو اب کیا کوئی اور مسئلہ درپیش ہے؟

ثریا آنٹی یکدم چونکیں وہ کب سے بس فائل کو ہی دیکھے جارہیں تھیں گڑبڑاتے ہوئے بولی

"جی۔جی پیر صاحب"

پھر سنبھلتے ہوئے بولیں

پیر جی پچھلے ہفتے مسئلہ واقعی ختم ہو چکا تھا مگر۔۔۔۔۔ کل رات پھر کسی نے شیطانی کی اور صبح جب میں اٹھی تو دیکھا کہ۔۔۔ پورے صحن میں خون پھیلا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ایک کٹی ہوئی مرغی بھی پڑی تھی اور تو اور کچھ تعویذ بھی تھے"



www.kitabnagri.com

"ہممم تو یہ بات ہے۔" وہ ہنکارا بھرتے ہوئے بولے

پھر دراز سے پانی کی بوتل نکالی اس پہ دم کیا اور ثریا آنٹی کی طرف بڑھادی اور کہا

Posted on Kitab Nagri

"یہ دم کیا ہو اپنی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکادیں اور سورۃ فاتحہ اور معوذتین کا ورد کرتی رہیں ہر نماز کے بعد اور میں خود چلہ کاٹوں گا آپ کے مسئلے کے حل کے لیے۔۔۔ ان شاء اللہ پھر دوبارہ ایسا نہیں ہوگا"

"بہت شکریہ پیر جی اللہ آپ کو سلامت رکھے"

ثریا آنٹی پانی والی بوتل تھامتے ہوئے بولیں

پیر صاحب کی نظریں گھڑی کی جانب اٹھیں پونے بارہ ہو چکے تھے وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور فائل واپس الماری میں رکھتے ہوئے بولے

"ٹھیک ہے بی بی آپ اب جاؤ اور جاتے ہوئے باہر کھڑے لڑکے کو کہیے گا اب کسی کو اندر نہ بھیجے"

www.kitabnagri.com

کیوں کہ بارہ بجے انکو گھر پہ موجود ہونا تھا کچھ خاص مہمان جو آرہے تھے

"جی ٹھیک ہے خدا حافظ جی"

Posted on Kitab Nagri

ثریا آئی گہری نظروں سے فائی لزوالی الماری کو دیکھتے ہوئے باہر کی جانب بڑھیں لیکن جانے سے پہلے
دروازے کے پاس رکھے ڈبے میں نذرانہ ڈالنا نہ بھولیں۔۔۔

آج کی صبح موحد کے لیے صحیح معنوں میں روشن ثابت ہوئی تھی آج بھابیوں کا موڈ بھی خوشگوار تھا وجہ موحد
کا آج فزیکل ٹیسٹ تھا نیٹیلجنس بیورو میں جاب کے لیے
آج تو ناشتہ بھی موحد کی پسند کا بنا تھا۔ وہ ان سب عنایات کی وجہ کو اچھے سے سمجھ رہا تھا مگر فی الوقت وہ کوئی ی
بھی امید دینے سے گریز کر رہا تھا ابھی وہ پہلے مرحلے کے لیے جا رہا تھا پتا نہیں سیلیکٹ بھی ہونا تھا کہ
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

رو نمبر سلپ، ڈاکو منٹس والی فائی ل اور بائی ک کی چابی اٹھا کر وہ باہر کی جانب بڑھ گیا

www.kitabnagri.com

سینٹر کے گیٹ پہ پہنچ کے بائی ک پارک کی اور نظر اٹھا کے سینٹر کو دیکھا

یہ شہر کا سب سے بڑا گورنمنٹ بوائز کالج تھا گیٹ پہ کھڑے چوکیدار نے اسکی رو نمبر سلپ چیک کی آئی ی
ڈی کارڈ دیکھا پھر تلاشی لے کے اندر جانے دیا وہ گیٹ سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ ہزاروں کی تعداد میں
سٹوڈنٹس تھے سینکڑوں آرہے تھے تو اتنی ہی تعداد میں جا رہے تھے

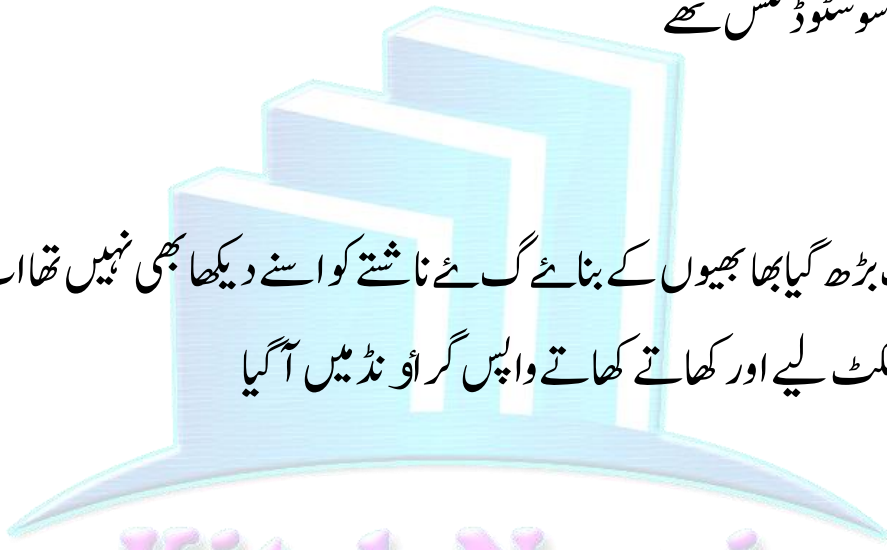
Posted on Kitab Nagri

موحد کاسیکنڈ نیچ تھا جسکی ٹائی منگ دس بجے کی تھی جبکہ فرسٹ نیچ والے ٹیسٹ دے کے واپس جارہے تھے
جانے والوں کے لیے دوسرا گیٹ کھولا گیا تھا۔۔۔۔۔

ابھی نو بج کے پچیس منٹ ہوئے تھے وہ گراؤنڈ کی جانب بڑھ گیا وہاں پہلے سے ہی کافی طلبہ جمع تھے
اور یہ آمدورفت کا سلسلہ مسلسل جاری تھا

ایک نیچ میں تقریباً چھ سو سٹوڈنٹس تھے

موحد کینیٹین کی جانب بڑھ گیا بھائیوں کے بنائے گئے ناشتے کو اسنے دیکھا بھی نہیں تھا اب بھوک ستارہی
تھی۔۔ کینیٹین سے بسکٹ لیے اور کھاتے کھاتے واپس گراؤنڈ میں آگیا



نو پچاس ہو چکے تھے اور سییکنڈ نیچ کے سب سٹوڈنٹس گراؤنڈ میں آچکے تھے

www.kitabnagri.com

یہ فزیکل ٹیسٹ این ٹی ایس (NTS) کے ذریعے لیا جا رہا تھا nts کے نگران (invigilators) بھی صبح
بجے سے مصروف عمل تھے

موحد کا خیال تھا nts کے اسٹاف کے لوگ بوڑھے اور کھڑوس سے ہوں گے مگر سب ینگ اور خوش اخلاق
تھے یہ جان کر اسے بہت خوشی ہوئی

سب سے پہلے رول نمبر وائی ز پچاس پچاس سٹوڈنٹس کے بارہ گروپ بنائے گئے اور ۱۵ کے تین تین افراد
ایک ایک گروپ کو ڈیل کرنے لگے

پھر ہائیٹ ماپنے والے پیمانے میں باری باری سب کی ہائیٹ ماپ لی گئی تقریباً پانچ فٹ سات انچ ہائیٹ ہونی
چاہیے تھی

موحد والے گروپ میں موحد کا بیسواں نمبر تھا اور اب تک چھ سٹوڈنٹس صرف آدھا انچ کم ہونے کی وجہ سے
ڈس کو الیفائی ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ باقی دوسرے گروپس میں کم و بیش ایسا ہی کچھ حال تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موحد کو افسوس ہوا ان سب کے لیے۔۔۔۔۔ جواب سر جھکائے آنکھوں میں مایوسی لیے واپسی کے لیے پلٹ
رہے تھے شاید ابھی قسمت ان پر مہربان نہیں تھی۔۔۔۔۔

موحد کو اپنی ٹینشن نہیں تھی اس کی ہائیٹ پانچ فٹ نو انچ تھی اس لیے بخوبی یہ مرحلہ پار کر لیا

بہت سے امیدوار اس راؤنڈ سے بھی ڈس کو الیفائی کرارپائے گئے جبکہ موحد اس ٹیسٹ میں بھی پاس ہو گیا

اب تیسرا اور سب سے مشکل مرحلہ اب دوڑ کا تھا جس کے لیے وہ پچھلے کئی دنوں سے تیاری کر رہا تھا ایک میل آٹھ منٹ میں طے کرنا تھا بے شک یہ ایک مشکل ٹاسک تھا

رہ جانے امیدواروں کا دوبارہ پچاس پچاس کا گروپ بنایا گیا

[illegible]

موحد اور باقی لڑکے اپنی باری یہ جھک گئے اور "گو" کی آواز یہ سب نے دوڑ لگادی

Posted on Kitab Nagri

سب امیدوار اپنے ساتھ ڈھیڑوں امیدیں لے کے آئے تھے سب کی کوشش تھی کہ دونگ لائی ن کو سب سے پہلے وہ کراس کرے

موحد اپنی پوری قوت سے بھاگ رہا تھا ذہن پہ بس یہی جنون سوار تھا مجھے جیتنا ہے اور بس سب سے پہلے ریس جیتی ہے

بعض دفعہ جب ہم ہمت ہار جاتے ہیں تو لوگوں کی منفی باتیں بھی آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کرتی ہیں

یہی موحد کے ساتھ ہوا وہ بھاگتے بھاگتے تھکنے لگا تو ذہن میں بھابیوں کی آوازیں انکے طعنے گونجنے لگے تو اسکے قدموں کی رفتار تیز ہو گئی تیز اور تیز یہاں تک کہ وہ دونگ لائی ن کے بہت پاس پہنچ گیا

www.kitabnagri.com

موحد سے آگے ابھی کچھ لڑ کے تھے وہ ہمت جمع کرتے ہوئے اور شدت سے بھاگا یہاں تک کہ انکے برابر پہنچ گیا

آخر وہ لمحہ آ گیا جب اس نے مطلوبہ حذف حاصل کر لیا وہ ان چند امیدواروں میں سے تھا جنہوں نے آٹھ منٹ کے بجائے سات منٹ میں ایک میل کا فاصلہ طے کر لیا تھا

Page 115

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ تین سال کی رفاقت کا آپ نے یہ صلہ دیا ہے مجھے"

ملک وہاج نے غصے سے ٹیبل پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو چئی یرمین کو بھی غصہ آگیا بھڑکتے ہوئے بولا

ہاں تو کس نے کہا تھا کہ آف شور کمپنیاں بناؤ ملک سے باہر کیا ہم نے کہا تھا؟۔

ماحول پہ تلخی چھانے لگی تو سب ممبرز ملک وہاج کو ناگواری سے دیکھنے لگے

www.kitabnagri.com

ملک وہاج تلخی سے بولا

"آپ تو کم از کم مجھے آف شور کمپنیاں بنانے کا طعنہ نہ دیں۔ جیسے میں جانتا نہیں کہ آپ نے کون کون سے ملکوں میں کتنی جائیدادیں اور کتنی آف شور کمپنیاں بنائی ہیں"

پھر باقی سب کی طرف دیکھتے ہوئے تیکھے لہجے میں بولا

"کیا یہاں موجود اس وقت کوئی ی ایک بھی ایسا سیاستدان ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے کوئی ی آف شور کمپنی نہیں بنائی ی اور اسکا پانامہ ہانگ کانگ اور سوئی س بنکوں میں کوئی ی اکاؤنٹ نہیں"

اس بات پہ سب ایک دوسرے سے نظریں چرانے لگے واقعی وہاں کوئی ی بھی ایسا نہ تھا جو یہ دعویٰ کر سکتا

"ٹھیک ہے ہم مان لیتے ہیں ہم بھی کرپٹ ہیں لیکن ہمارے ثبوت نہیں آئے میڈیا پر۔۔ تمہاری کرپشن کے ثبوت آئے میڈیا پر مسٹر وہاج۔ تو فکر تمہیں کرنی ہے اپنے فیوچر کی ہمیں نہیں"

www.kitabnagri.com

چئی یرمین اب کی بار ساری اخلاقیات کو پرے رکھتے ہوئے انتہائی بد تمیزی سے بولا

"سراب آپ زیادتی کر رہے ہیں میرے ساتھ اور میں استغفی نہیں دوں گا کان کھول کر سن لیں سب"

ملک وہاں غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تو سب اور ناراض ہو گئے اور آپس میں اس مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات کرنے لگے

بارہ بج کے پندرہ منٹ ہو چکے تھے ابھی تک نہ تو پیر صاحب آئے تھے نہ ہی ان کے مہمان۔۔

وہ ڈرائی نگ روم میں جا کے ایک دفعہ دیکھ چکی تھی کوئی ی نہیں آیا تھا خاموشی سے آ کے دوبارہ کمرے میں بیٹھ گئی اور انتظار کرنے لگی

پانچ منٹ بعد گاڑی کا ہارن سنائی دیا اس نے ذرا سا کھڑکی کا پردہ سرکا کے دیکھا تو پیر صاحب اندر آرہے تھے



ہاں بھئی مہمان آگئے کے نہیں؟ ملازم سے چلتے چلتے دریافت کیا

www.kitabnagri.com

جواباً وہ تابعداری سے بولا

"مالک آپ کے مہمانوں کا لینڈ لائن پہ فون آیا تھا اور وہ کہہ رہے تھے ہم ایک بجے آئی یں گے۔ آپ کا فون نہیں لگ رہا تھا تو انہوں نے گھر پہ کال کر لی میں نے آپ کو فون کیا تھا دو تین بار مگر آپ کال اٹھا ہی نہیں رہے تھے۔"

"کیا؟ مگر مجھے تو کوئی ی کال نہیں آئی ی اگر آئی ی ہوتی کال تو میں ضرور اٹھاتا"

پیر صاحب حیرت سے بولے پھر جیب سے موبائی ل نکال کر دیکھا کچھ دیر کال لاگ چیک کی پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے

"میرے موبائی ل پہ تو کوئی ی کال نہیں انکی۔۔۔۔۔ لگتا ہے پھر نیٹ ورک کا کوئی ی مسئلہ ہو گیا ہو گا"

"جی ہو سکتا ہے ایسا ہی ہوا ہو"



ملازم نے ہاں میں ہاں ملائی ی تو پیر صاحب کو چلتے چلتے اچانک یاد آیا

"تم مجھے کیوں کال کر رہے تھے کیا بات ہو گئی تھی"

وہ اب ڈرائی نگ روم تک پہنچ چکے تھے وہ انکی آوازیں بخوبی سن سکتی تھی

ملازم ہچکچا کے بولا

"صاحب وہ بی بی جی آئی ہیں ہوئی ہیں اندر کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں"

پھر جلدی سے بولا

"میں نے انکو کہا تھا کہ آج آپ نے کسی کو بھی اندر آنے سے منع کیا ہے۔۔۔ تو آپ آستانے چلی جائیں مگر انہوں نے کہا کہ وہ آپ کے کہنے پہ ہی گھر آئی ہیں

اسی لیے میں آپکو فون کر رہا تھا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملازم کی بات سن کے پیر صاحب کو بہت غصہ آیا دل کیا ایک دو جڑ دیں اسے۔۔۔۔۔ کیوں کہ کہا بھی تھا کہ کسی صورت آج کوئی گھر نہ آئیے مگر اسے بعد میں اچھے سے پوچھنے کا ارادہ کیا۔۔۔۔۔

کدھر ہے وہ بے وقوف لڑکی؟

اپنے آپ کو بمشکل نارمل رکھتے ہوئے سوال کیا

ملازم نے ڈرائی نگ روم کے ساتھ والے کمرے کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ بیٹھی ساری باتیں سن رہی تھی

پیر صاحب کمرے میں آتے ہی غصے سے بولے

"کس نے کہا تمہیں آج گھر آنے کو میں نے تو آج نہیں بلایا تھا تمہیں۔۔۔ اور تم نے ملازم سے کیوں جھوٹ بولا کہ میں نے تمہیں گھر آنے کا کہا تھا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کچھ دیر انکے غصے بھرے لہجے اور چہرے کو دیکھتی رہی پھر اچانک اس نے رونا شروع کر دیا

"اف گڑیا اب تم کیوں رو رہی ہو میں نے ایسا کیا کہہ دیا"

پیر صاحب اسکے آنسوؤں کو دیکھ پگھل گئے تبھی نرمی سے بولتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئے

وہ سن کے اور شدت سے رونے لگی اور سسکیاں لیتے ہوئے بولی

"میں اتنی مشکلوں سے۔۔۔۔۔ آج آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور آپ مجھے
ڈانٹے جارہے ہیں۔۔۔ میں آستانے پہ آنے لگی تھی مگر وہاں پہ ثریا آنٹی تھیں تو مجبوراً مجھے آپ کے گھر آنا پڑا"

پیر جلال کو یاد آیا واقعی آج ثریانامی وہ عورت آستانے پہ آئی تو تھی یعنی وہ سچ کہہ رہی تھی
جبھی اور نرمی سے بولے

"تو گڑیا آپ کو پہلے مجھے کال کرنی چاہیے تھی نا اور یہ بتاؤ کہ ایسی کیا بات ہوگئی کہ اتنی ایمر جنسی میں آنا پڑا"
وہ اب اپنے آنسو خشک کر رہی تھی

"آپ کے دیے گئے تعویذوں سے کوئی خاص فائی دہ نہیں ہوا۔۔ بس مجھے سلائے رکھتے ہیں آپ کے
تعویذ۔ موحہ پہ تو کوئی اثر نہیں ہوا۔۔ موحہ نے بس دوبار ہی مجھ سے بات کی ہے۔ اور آج تو حد ہی ہو

Posted on Kitab Nagri

گئی میں اس سے صبح کال پہ بات کر رہی تھی تو اس نے مجھے بتایا کہ میری منگنی ہونے والی ہے۔ اسی وقت امی آ گئی میں مجھے بات کرتے سن لیا۔ اور اتنا مارا اور موبائی ل بھی چھین لیا اور آج کالج بھی نہیں جانے دیا۔

اتنا بتا کر دوبارہ سسکیاں بھرنے لگی تو پیر صاحب کو افسوس ہوا۔۔۔۔۔ وہ بیچاری پہلے ہی اتنی دکھی تھی اور میں نے بھی ڈانٹ دیا اس وقت وہ بالکل بھول چکے تھے کہ انکے بہت ضروری مہمانوں کو آنا ہے

وہ اب دوبارہ شروع ہو چکی تھی

مجھے کوئی شوق نہیں آپکے گھر آنے کا مگر میں اب موحد سے کوئی تعلق قائم نہیں رکھنا چاہتی بہت غصہ ہے مجھے اس پہ۔۔ اسی لیے آپ سے مشورہ کرنا چاہتی تھی

www.kitabnagri.com

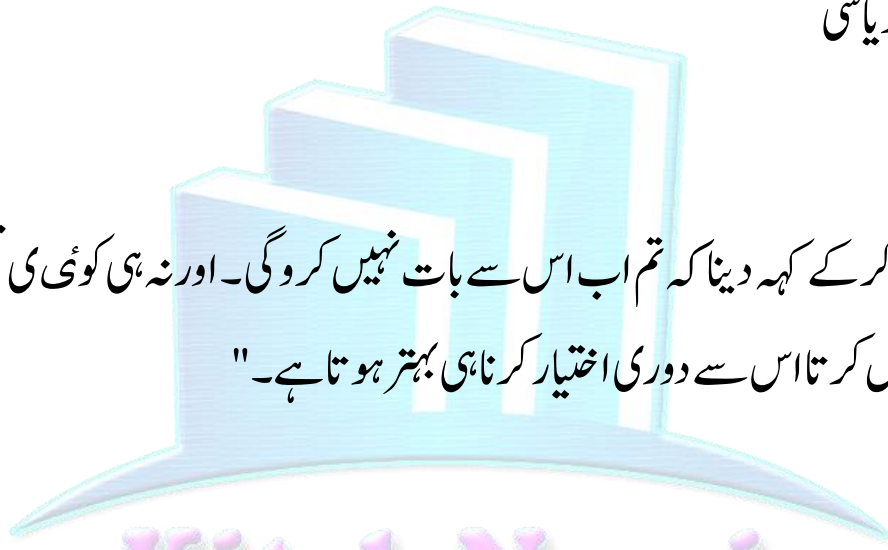
پیر صاحب بہت خوش ہوئے اس کے فیصلے سے

"بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے گڑیا"

"آپ ہمیں گڑیانہ کہا کریں ہم بچے نہیں ہیں۔ ہمارا نام لیا کریں"

وہ قدرے ناراضی سے بولی تھی تو پیر صاحب مسکرا دیے وہ واقعی کچھ الگ تھی اوروں سے۔ معصوم سی۔
بے وقوف سی۔ اور گڑیاسی

"تم آج ہی اسے فون کر کے کہہ دینا کہ تم اب اس سے بات نہیں کرو گی۔ اور نہ ہی کوئی ی تعلق رکھو گی جو
شخص آپ کی قدر نہیں کرتا اس سے دوری اختیار کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیر جلال نے دانشمندانہ انداز میں مشورہ دیا تو وہ

یکدم پُر جوش انداز میں بولی

بلکل ٹھیک کہا آپ نے۔۔ دیں اپنا موبائل میں ابھی اس سے سارے رابطے ختم کرتی ہوں"

اس نے ہاتھ پھیلا یا

"میں کیوں دوں اپنا موبائی ل۔۔ اپنے موبائی ل سے کال کرو نہ۔ ویسے بھی کچھ نیٹ ورک ایشو ہے میرے موبائی ل میں"

وہ بوکھلاہٹ سے بولے تو اسکا منہ بن گیا

آنکھوں میں نمی بھرتے ہوئے بولی

"یعنی آپ کو مجھ پہ اعتبار نہیں میں نے کونسا آپکا موبائی ل کھول کے آپکا ڈیٹا چیک کرنا ہے جو آپ منع کر رہے ہیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

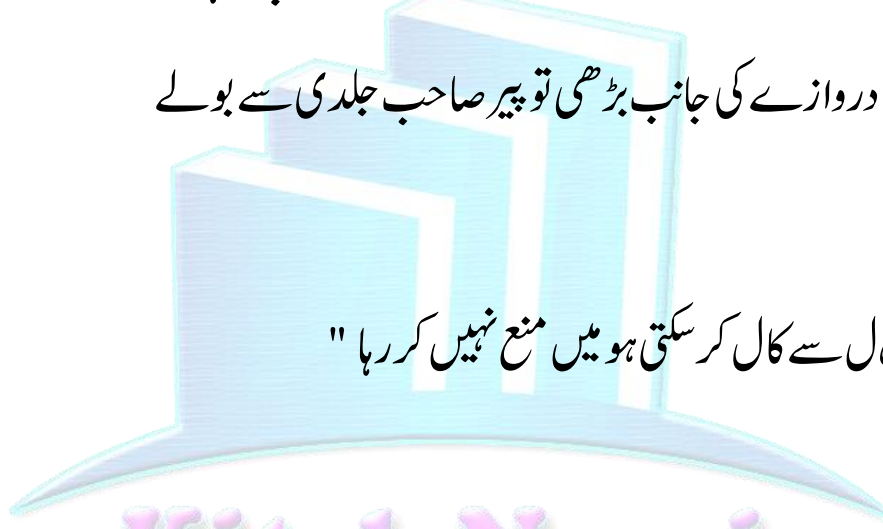
پیر صاحب کچھ تذبذب کا شکار نظر آئے تو وہ غصے سے جانے کے لیے اٹھی اور بڑبڑاتے ہوئے چادر سیدھی کرنے لگی جواب سر سے سرک چکی تھی

Posted on Kitab Nagri

"واقعی میں ہی پاگل ہوں جو آپ پہ بھروسہ کر کے اکیلی آپ کے گھر تک آجاتی ہوں مگر آپ کو مجھ پہ اتنا بھی یقین نہیں کہ ایک کال کروادیں اپنے موبائی ل سے۔۔۔ بتایا بھی ہے امی نے موبائی ل چھین لیا ہے مگر پھر بھی۔۔۔۔"

وہ اب نقاب کرنے کی کوشش کر رہی تھی روتے ہوئے ہاتھ بار بار کپکپا رہے تھے
الٹاسیدھا نقاب کر کے دروازے کی جانب بڑھی تو پیر صاحب جلدی سے بولے

"رکو تم میرے موبائی ل سے کال کر سکتی ہو میں منع نہیں کر رہا"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جاتے جاتے پلٹی اور ناراضی سے بولی

"اب ضرورت نہیں اسکی مجھے کوئی کال نہیں کرنی کسی کو بھی"

تو پیر مسکراتے ہوئے بولے

"اچھا اب ناراض نہ ہو لو پکڑو اور کر لو کال"

اور اپنے موبائی ل کا پاسورڈ کھول کے ڈائی لرن کال کے اس کے حوالے کیا

"میں ابھی آپ کے سامنے اسے کال کرتی ہوں اور اسکے ہوش ٹھکانے لگاتی ہوں کہ بھاڑ میں جاؤ مجھے اب تمہاری ضرورت نہیں"

وہ جلدی نمبر ڈائی ل کرتے ہوئے بولی۔۔۔ تبھی گیٹ پہ ہارن بجا تو ملازم بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"صاحب میرا خیال ہے آپ کے مہمان آگئے ہیں"

"اف خدایا میں تو بھول ہی گیا چلو تم جلدی سے جا کہ گیٹ کھولو۔ انکو ڈرائی نگ روم میں جا کے بٹھاؤ میں آرہا ہوں بس"

پیر صاحب جلدی سے کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھے پھر جاتے جاتے پلٹے اور اسکی طرف دیکھتے ہوئے جلدی جلدی بولے جو ابھی تک موبائی ل ہاتھ میں پکڑے دونوں کی گفتگو سن رہی تھی

"اور تم ذرا جلدی کال کر لو اور موبائی ل ادھر رکھ کے چلی جانا میں اپنے مہمانوں کے پاس جا رہا ہوں بہت خاص مہمان ہیں میرے انتظار نہیں کروا سکتا انکو"

"جی ٹھیک ہے میں بس دو منٹ میں کال کر کے چلی جاتی ہوں جی"

وہ تابعداری سے سر ہلاتے ہوئے کال کرنے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو پیر جی جلدی سے باہر کی جانب بڑھ گئے کیوں کہ مہمان اب گاڑی سے اتر چکے تھے اور اندر کی جانب آ رہے تھے۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پی پی نیوز چینل میں ہر طرف افرا تفری مچی ہوئی تھی ہر کوئی شام میں ہونے والی پارٹی کے انتظامات میں مصروف تھا

آج سر عظیم کا ارادہ اپنی فیورٹ اور سینئر نیوز پوٹر کو سرپرائز پارٹی دینے کا تھا کیوں کی اسی وجہ سے انکا چینل ریٹنگ میں سب سے آگے جا رہا تھا اور دوسری وجہ اسکی کامیابی تھی جو ابھی بھی بریکنگ نیوز کی صورت نشر ہو رہی تھی

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں اپوزیشن جماعت کے سینئر سیاستدان ملک وہاج احمد کو پارٹی سے نکال دیا گیا ہے اطلاعات اور ذرائع کے مطابق ان سے استعفیٰ مانگا گیا تھا جو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ جبکہ نیب احکام کا کہنا ہے وہ ملک وہاج احمد کی آمدنی اور اثاثوں کو دیکھنے کے لیے کل انکے دفتر جائیں گے"

www.kitabnagri.com

اتنا کہنے کے بعد نیوز کاسٹر ذرا سانس لینے کو تھمی اور پھر دوبارہ پھر سے ساری خبر کو دہرانے لگی (روایت کے مطابق)۔۔۔۔۔

سر عظیم نے ایل سی ڈی سکرین سے نظریں ہٹائی اور دوبارہ انتظامات میں مصروف ہو گئے

Posted on Kitab Nagri

ابھی کچھ دوسرے نیوز چینل والوں کو بھی دعوت دینی تھی اور کچھ حکمران پارٹی کے سیاستدانوں کو بھی وہ چاہتے تھے آج باضابطہ طور پہ اپنی نیوز رپورٹر کا نام انوائس کریں سب کے سامنے ابھی اس سلسلے میں بھی کچھ سوچنا تھا

واقعی ابھی بہت سے کام سر عظیم کے منتظر تھے

نمرہ اور سونیا کب سے عانیہ کو ڈھونڈ رہیں تھی ہر کلاس میں جا کے دیکھ لیا تھا مگر وہ کہیں نظر ہی نہیں آئی
پھر اچانک خیال آیا تو دونوں لائی بریری کی جانب بھاگیں اور حسب توقع عانیہ وہیں تھی
بلکل آخری کونے میں بیٹھی وہ کوئی انگلش ناول پڑھ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم یہاں بیٹھی ہو اور تمہارے محترم استاد سر افتخار بھٹی صاحب تمہیں یاد کر رہے ہیں"

سونیا پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ عانیہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی

Posted on Kitab Nagri

چونکہ یہ ایک پرائیویٹ ادارہ تھا تو کوئی ی لائی بریرین تو تھی نہیں جو انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کرتی۔
ویسے بھی اس وقت ان تینوں کے سوا وہاں اور کوئی سٹوڈنٹ نہیں تھا

نمرہ بھی بات میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے بولی

"سرافتخار تمہارا پوچھ رہے تھے کہ ہماری سی آر کہاں ہے۔۔۔ جائیں اسے بلا کے لائی۔۔۔ تو ہم دونوں
تمہیں بلانے بلکہ لے جانے آئے ہیں"

"اونویار"



عانیہ نے سر ٹیبل پے رکھ لیا اور بے زاری سے بولی

"میں نہیں جا رہی آج کلاس لینے آج پھر ملٹی میڈیا سے لیکچر دینا ہے "سرافتخار" نے۔۔ نری بوریت ہونی ہے اس
سے اچھا ہے نہ میں کوئی انگلش رومینٹک ناول پڑھ لوں"

اسکے سرافتخار کو سرافتاد کہنے پہ وہ دونوں ہنسنے لگیں

"بائی می داوے تمہیں انگلش ناول پڑھنے کا شوق کب سے ہو گیا اور مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں سمجھ کیا آئی می اب تک جتنا یہ ناول تم نے پڑھا ہے"

نمرہ نے عانیہ کے ہاتھ سے ناول چھینتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو سونیا نے بھی تائی میڈ میں سر ہلایا



عانیہ ہچکچاتے ہوئے بتانے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ دراصل سرولی اتنے انگلش ناولز کی باتیں کرتے ہیں تو میں نے سوچا کہ۔۔۔"

نمرہ اسکی بات اچک کے بولی

Posted on Kitab Nagri

"کہ ایک دونوں پڑھ کے میں بھی سرولی کو امپریس کر دوں ہیں نا؟"

"ہاں"

عانیہ نے کھسپاتے ہوئے کہا

"چلو پھر ہمیں بھی بتاؤ کیا پڑھا ہے ناول میں کیسی سٹوری ہے"

نمرہ پر اشتیاق لہجے میں بولی تو عانیہ رونے والی شکل بنا کے بولی

Kitab Nagri

"قسمے یار پچھلے پندرہ منٹ میں پانچ صفحے پڑھ لیے ہیں مگر سوائے لڑکی کے نام کے اور کچھ سمجھ نہیں آیا اتنی اوجھی انگلش لکھی ہوئی ہے"

عانیہ ایسے انداز میں بولی کہ وہ دونوں کھکھلا کے ہنسنے لگیں

"چلو لڑکی کا نام ہی بتادو". نمرہ ہنستے ہوئے بولی

"میں نہیں بتا رہی۔۔۔ تم لوگ ہنس لو مجھ پر۔۔۔ میں سرولی کا ٹیسٹ ریوائی ز کرنے لان میں جا رہی ہوں اور
خبردار اب میرے پیچھے آئی کی کوئی ی"

عانیہ غصے سے بولتی ہوئی ی اپنا بیگ اٹھاتی لائی بریری سے باہر نکل گئی
تو وہ دونوں بھی ہنستے ہوئے اسکے پیچھے جانے کے لیے اٹھ گئی ی کیوں کے سرولی کا ٹیسٹ تو انکو بھی ریوائی ز
کرنا تھا

شمالی وزیرستان میں حالات بدترین ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت زیادہ گینگ بن چکے ہیں اور سب سے بڑی بات
دہشت گردوں کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے ہمیں کل سے ہی آپریشن شروع کرنا ہو گا۔ مزید دیر اب ہم
لوگ نہیں کر سکتے کیا آپ لوگ تیار ہیں؟

میجر عمیر کے کہنے پہ سب سپاہی یک زبان ہو کر بلند آواز میں بولے

"یس سر"

"کوئی سوال کسی کے ذہن میں ہے تو پوچھ لیں"

میجر عمیر کے کہنے پہ کیپٹن عزیز نے ہاتھ کھڑا کیا

"سر میرا خیال ہے ہمیں ایک دفعہ پھر پلان ڈسکس کر لینا چاہیے کیوں کہ مجھے کچھ پوائنٹس پہ کنفیوژن ہے میں وہ کلٹی کرنا چاہتا ہوں"

"ٹھیک ہے ہم دوبارہ ڈسکس کر لیتے ہیں کیپٹن"

میجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سب سے پہلے ہم چار گروپ بنائیں گے ایک گروپ کو کیپٹن ارسل دوسرے گروپ کو کیپٹن باسط اوڈ تیسرے گروپ کو کیپٹن عزیز لیڈ کریں گے اور چوتھے گروپ کے لوگ میری سربراہی میں ہوں گے اس کے

بعد-----"

وہ دھیرے دھیرے سارا پلان دوبارہ دہرانے لگے

"اوکے جنٹلمین اب آپ لوگ جا کے مشن کی تیاری کریں اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو"

میجر کے کہنے پہ سب لوگ سلیوٹ کرتے ہوئے باہر جانے لگے سوائے عزیز کے

سب چلے گئے تو وہ میجر عمیر کے پاس آیا اور گلے لگتا ہوا بولا

Kitab Nagri

"بھائی کیسے ہیں آپ؟ اتنے ہفتوں بعد آپ کی شکل دیکھی ہے میں نے۔ ماما بھی اتنا مس کر رہیں تھیں آپ کو

"

عمیر نے جواباً عزیز کو زور سے بھینچا اور کان میں بولا

Posted on Kitab Nagri

"میرے" یو ایس اے کی چٹھیاں کیسی گزریں اور میرے پاس اپنے "یو ایس اے" کے لیے ایک بہت اچھی خبر ہے"

دودن کی چھٹی تھی بس بھائی ی۔۔۔۔ کیا خاک مزہ کرنا تھا دودنوں میں

عزیر نے علیحدہ ہوتے ہوئے منہ بسور کر کہا تو عمیر ہنسنے لگا

ویل آپ کے پاس کونسی گڈ نیوز تھی میرے لیے جلدی سے بتائیں مجھے

عزیر نے تجسس سے پوچھا تو عمیر سنجیدگی سے عزیر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دیکھو عزیر ہم لوگ کل بہت اہم مشن پہ جا رہے ہیں زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر وہاں حالات کیسے ہوتے ہیں ہمارے جانے کے بعد کچھ کہا نہیں جاسکتا اس لیے میں چاہتا ہوں فلحال تم مشن پہ فوکس کرو اگر ہم غازی بن کے لوٹے تو ان شاء اللہ تمہیں وہ خبر ضرور سنائوں گا"

"او کے بھائی جی جیسا آپ کہیں"

عزیر بھی فوراً سنجیدہ ہو گیا کیوں کے بحث کا کوئی ی فائی دہ نہیں تھا عمیر ہمیشہ اسے پیار سے یو ایس اے کہتا تھا مگر جب بھی وہ عزیر کو اس کے نام سے بلاتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ اب بات ختم اور عزیر کو وہی کرنا ہے جو عمیر کہے گا

ملک وہاج کے گھر پہ اس وقت قیامت سا سماں تھا وہ غصے میں گیٹ سے ڈرائی نگ روم تک آتے آتے ہر چیز تہس نہس کر چکا تھا

اور ڈرائی نگ روم کا منظر بھی کچھ ایسا ہی تھا دیوار گیر ایل ای ڈی کمرے کے وسط میں رکھا شیشے کا ٹیبل اور کونے میں رکھا گلدان سب کچھ چکنا چور ہو چکا تھا

www.kitabnagri.com

ذہن میں بار بار آج پارٹی چئی یرمین کی باتیں گونج رہیں تھیں

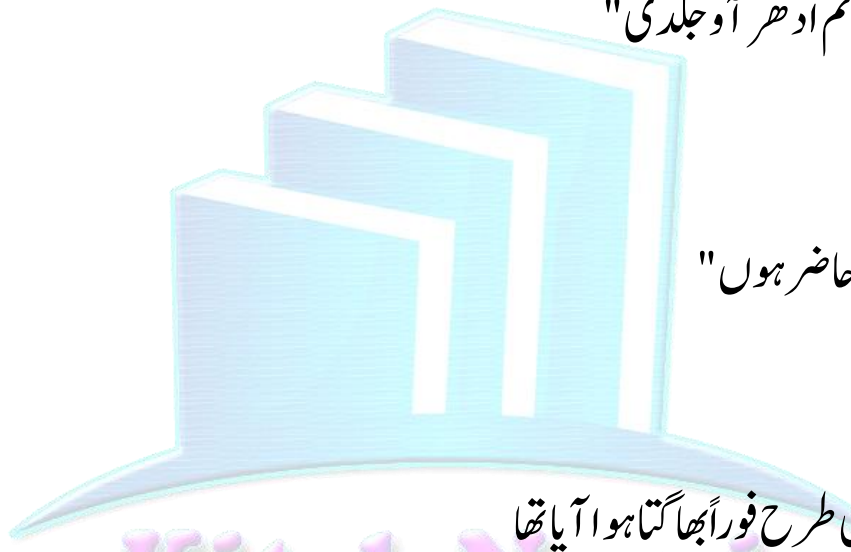
[illegible]

Posted on Kitab Nagri

ہماری پارٹی میڈیا پہ بھی اعلان کر دے گی کہ ہمارا اب آپ سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔۔ اب آپ اپنی
آف شور کمپنیوں اور آمدنی کے معاملے کو خود جانیں"
سوچتے سوچتے وہ یکدم ایک نتیجے پہ پہنچ کے چلایا

"بشیر کہاں مر گئے ہو تم ادھر آؤ جلدی"

"جی جی وڈے مالک میں حاضر ہوں"



بشیر کسی بوتل کے جن کی طرح فوراً بھاگتا ہوا آیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملک وہاں نے اسے گریبان سے پکڑ کے جھنجھوڑ ڈالا

"وڈے مالک کے بچے تو ابھی تک اس نیوز رپورٹر کا پتا کیوں نہیں ڈھونڈ سکا وہ کیا خلا ۶ میں رہتی ہے جو ابھی تک
وہ مل نہیں پائی"

بشیر ہاتھ جوڑ کے کڑ گڑایا

"مالک معاف کر دیں بس ایک موقع اور دے دیں اب کی بار آپ کو شکایت نہیں ہوگی"

وہ اسکا گریبان چھوڑ کے پھر سے ٹہلتے ہوئے بولا

"دودن صرف دودن ہیں تیرے پاس بشیرے مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیے زندہ یا مردہ سمجھ گئے کے نہیں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی مالک اچھے سے سمجھ گیا ہوں"

بشیر گھکیاتے ہوئے بولا

"چلو اب دفع ہو جاؤ شکل گم کرو اپنی"

ملک وہاں نے اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو بشیر ہاتھ جوڑتے ہوئے سر پٹ بھاگا

تجھی ملک وہاج کے فون کی بیل بجی

اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو اسکے حمایتی نیوز چینل کے مالک کا فون تھا

اس نے کال اٹینڈ کی تو وہ بولا

ملک جی آپ کے لیے بڑی اچھی خبر ہے۔۔۔۔۔

خبر ہے
Kitab Nagma

www.kitabnagri.com

انسٹیبلجنس بیورو کے ہونہار ایجنٹس اس وقت ایک ٹیم کی صورت بیٹھے اب تک حاصل کی گئی معلومات کا جائزہ لے رہے تھے

اس ٹیم میں اے ایس آئی

(Assistant sub inspector)

انٹیلیجنس بیورو کو عرف عام میں آئی بی (IB) کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ یہ پاکستان کی سب سے پرانی سولین ایجنسی ہے اسے اگست 1947 میں قائم کیا گیا۔۔ IB کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں ہے

اس ایجنسی میں ہر سال یو سٹس آتی رہتی ہیں

ماہین نے G.D_11 کی پوسٹ پہ جوئی ننگ کی تھی G.D کا مطلب ہوتا ہے جنرل ڈیوٹی یعنی آپ کو سیلکشن کے بعد کوئی ی بھی ڈیوٹی دی جاسکتی ہے

www.kitabnagri.com

(یا تو کسی سیاست دان کی ایکیٹیویٹیز پر نظر رکھنے کی ڈیوٹی یا کسی منسٹر کا سیکورٹی انچارج بنادیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ اداروں کے حوالے سے خصوصی تحقیقات کا ٹارگٹ بھی دیا جاسکتا ہے اور سب سے اہم ڈیوٹی آپ کو اسپائی ی بنانے کے لیے بھی ٹریننگ دی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔۔

تاہم زیادہ تر جنرل ڈیوٹی آپ کی تعلیم پہ منحصر ہوتی ہے تعلیم کو دیکھتے ہوئے کو کوئی ی بھی ڈیوٹی دی جاسکتی ہے)

Posted on Kitab Nagri

اور اس پوسٹ پہ رینک (Rank) اے ایس آئی ی (ASI) ہوتا ہے پھر اسکے بعد سب انسپٹر کا رینک آتا ہے پھر انسپٹر کے رینک کی باری آتی ہے

آئی ی بی میں پروموشن بہت جلدی ہو جاتی ہے اور رینک بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن بڑے رینکس تک بہت کم لوگ پہنچ پاتے ہیں



آئی ی بی کے رینکس کے نام پولیس کے رینکس کے ناموں پہ ہی ہیں
جیسے

اسسٹنٹ سب انسپٹر

پھر

سب انسپٹر

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



پھر

انسپکٹر

پھر

-- ڈی ایس پی

Depty super itendent of police

ایس پی

Super itendent of police

ایس ایس پی



www.kitabnagri.co

Senior super itendent of police

اس کے بعد رینک آتا ہے ڈی آئی جی DIG

Deputy inspector general

اسکے بعد اے آئی ی جی AIG

Additional inspector general

اور آخر میں سب سے بڑا رینک ہوتا ہے

ڈی جی Director General

جو کے IB کے سربراہ کا ہوتا ہے ڈائی ریکٹر جنرل کو وزیراعظم اور آرمی چیف کی طرف سے دیے گئے آرڈرز کو فالو کرنا ہوتا ہے

اس وقت ماہین کے گروپ کے باس ڈی ایس پی صاحب تھے جن کو سب ایم فراز کہتے تھے وہ چالیس سے زیادہ کی عمر کے ہونے کے باوجود انتہائی ڈیشننگ پرسنالٹی کے مالک تھے جو انوں سے زیادہ چستی پھرتی اور ہمت تھی ان میں

اس وقت سب بیٹھے ملک وہاج کے کیس کو ڈسکس کر رہے تھے پی ایم کے آرڈرز کے مطابق ہی اس کی تحقیقات کی گئی تھیں

"ہادی کچھ نئی معلومات بھی حاصل ہوئی ی ملک وہاج کے خلاف یا نہیں"

باس نے میز پر رکھے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے براہ راست ہادی کو مخاطب کر کے پوچھا

ہادی آجکل ملک وہاج کا سیکورٹی گارڈ بنا ہوا تھا اور آف شور کمپنیوں کی ساری انفارمیشن اسی نے خفیہ طریقے سے ہیک کی تھی

ہادی باس کا سوال سن کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور بریف کرنے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سر بہت کچھ معلوم ہوا ہے جو کہ ہر گز بھی تسلی بخش نہیں ہے۔۔ ملک وہاج ایک کرپٹ سیاستدان تو ہے ہی مگر اس کا تعلق دہشتگردوں کی پشت پناہی سے بھی ہے

شمالی وزیرستان میں آرمی آپریشن کے نتیجے میں بھاگ کر آنے والے مفروردہشتگردوں کو ٹھکانہ سرمایہ اور ہتھیار فراہم کرنے میں بھی اسی کا ہاتھ ہے"

"ایس ماہین"

باس نے ماہین کو اجازت دیتے اور ہادی کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"سر میرے پاس بہت اچھی خبر ہے۔۔ جیسا کہ ہادی نے بتایا کہ معاملہ اب کرپشن سے بڑھ کے دہشت گردوں کی پشت پناہی تک چلا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ تو اس حوالے سے ملک و ہاج کے ساتھ اور کون کون شامل ہے۔۔۔۔۔۔ اس بارے میں ساری ڈیٹیل حاصل ہو چکی ہے۔۔ اور سر سب سے اچھی بات یہ ہے کہ #جے_اے کے موبائی ل کا سارا ڈیٹاہیک ہو چکا ہے اور آڈیو لنسنگ ڈی یو ایس کے ذریعے اسکی اور اسکے پارٹنرز کی ساری گفتگو بھی ریکارڈ ہو چکی ہے"

"ارے واہ یہ تو کمال کی خبر سنائی ہے ماہین بہت خوب لیکن میں اک بات سوچ رہا ہوں"

باس نے ماہین کو سراجتے ہوئے کہا تو سب سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگے

Posted on Kitab Nagri

ڈی ایس پی نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا

"بچو بات یہ ہے کہ کیس اب کرپشن سے بڑھ کے ملکی سلامتی پہ آچکا ہے اب ہمیں ڈی آئی جی کو بھی شامل کرنا پڑے گا کیوں کہ اب وہ جو آرڈرز کریں گے ہمیں وہی فالو کرنا ہوں گے"

ماہین نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے تائیید کی

"یس سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ بس ان دہشتگردوں کی لوکیشن ٹریس کرنا باقی رہ گئی ہے پھر سارے پزل کھل جائیں گے۔۔۔ ایک آخری پلان کی ضرورت ہے اب پھر گیمنے اور"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے پلان بنانے کی ضرورت نہیں رہے گی وہ نہیں جانتی تھی کہ قدرت آل ریڈی پلان بنا چکی ہے اور بے شک اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

حسب معمول آستانے پہ خوب رونق تھی شوکت دروازے پہ کھڑا باری باری سب کو اندر بھیج رہا تھا
پیر صاحب بارہ بجے گھر چلے جاتے تھے اور دوبارہ چار بجے آتے تھے کیوں کہ وہ ٹائی م مردوں اور صبح رہ جانے
والے مریدوں کے لیے مخصوص تھا

شوکت آج اک گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ وجہ ثریا آنٹی سے کل والی ملاقات تھی
وہ سوچ رہا تھا کہ اسکو ثریا آنٹی کا کام کرنا چاہیے کہ نہیں
اگر انکا کام کر دیا تو پیر جی سے غداری ہوگی اور اگر نہ کیا تو اتنی اچھی آفر سے محروم ہونا پڑے گا



بارہ بجے پیر جلال نے جانے سے پہلے حسب معمول اسے بلایا

"ہاں بھئی شوکت کتنے لوگ باقی رہ گئے ہیں۔"

پیر جلال نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو الماری میں رکھتے ہوئے اس سے سوال کیا
شوکت نے چورنگا ہوں سے بغور فائل اور الماری کو دیکھا ساتھ ہی ثریا آنٹی کی آواز کانوں میں گونجنے لگی

Posted on Kitab Nagri

"پیر صاحب نے سب مریدوں کا نام اور ان کے مسلوں کی فائیل بنائی ہوئی ہے اور۔۔۔۔۔"

جس لڑکی کا نام میں نے تمہیں بتایا ہے اس لڑکی کی فائیل تمہیں مجھے لا کے دینی ہوگی اور بدلے میں میں تمہاری کسی اچھی جگہ نوکری لگوا سکتی ہوں جہاں تمہیں اس سے دو گنا زیادہ تنخواہ ملے گی جتنی تمہیں یہاں سے ملتی ہے یا پھر پیسے ملیں گے سوچ لو۔۔۔۔۔"

دو دن ہیں تمہارے پاس کیوں کے مجھے اس لڑکی کا ہر حال میں پتا چلانا ہے کہ وہ یہاں کس مقصد کے تحت آتی ہے۔۔۔۔۔"

"شوکت کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے اور تم جانے کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہو"

پیر جلال نے اسے کندھے سے پکڑ کے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو وہ ہوش میں آیا اور ہکلاتے ہوئے بولا

www.kitabnagri.com

"کک کچھ نہیں پیر جی میں بس ویسے ہی گھر کے بارے میں سوچ رہا تھا بڑی بہن کی شادی ہے ناجی کچھ دنوں میں تو۔۔۔۔۔"

اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی پیر صاحب اسکی بات کاٹ کے بولے

Posted on Kitab Nagri

"گھر کے مسلوں کو گھر میں جا کر سوچا کروادھر جو تمہارا کام ہے نہ وہ کروا بھی میں گھر جانے لگا ہوں تم مزار کی اچھی سی صفائی کروانا شروع کروادو آج سے ہی کیوں کہ ایک ہفتے بعد عرس ہونا ہے تو سارے انتظامات تمہیں ہی کرنے ہیں"

"جی پیر صاب جو حکم آپکا۔"

شوکت بجھے دل سے بولا اسے امید تھی کہ جب وہ گھر کے مسلوں کا بتائے گا تو پیر جی اسکا احساس ضرور کریں گے مگر انہوں نے الٹا اسے جھڑک دیا

پیر جلال نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی باہر آتے ہوئے کمرے کو تالہ لگایا پھر اسے مزید کچھ ہدایات دیتے ہوئے چلے گئے۔۔ جبکہ شوکت وہیں کھڑا سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔ اگر ان کو میرا احساس نہیں تو مجھے بھی پھر اپنا فائی دہ سوچنا چاہیے

اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ثریا آنٹی کا کام ضرور کرے گا

موحد کو IB کا فزیکل ٹیسٹ کل ئی یر کیے آج ایک ماہ ہو چلا تھا اور ابھی NTS کی جانب سے رٹن ٹیسٹ کے لیے مسیج نہیں آیا تھا

سکول ٹیچنگ جاری تھی مگر ٹیسٹ کی تیاری کے لیے وہ شام کو لائی بریری بھی جاتا تھا اور انٹرنیٹ سے بھی کافی ہیلپ ہو جاتی تھی

آج سکول میں کافی بڑی دن گزر رہا تھا لاسٹ پیریڈ لینے وہ کلاس دہم میں جا رہا تھا جب سامنے سے سکول کی کوآرڈینیٹر مس نتاشہ گزری اور ایک رسمی سی مسکراہٹ اچھال کے آگے بڑھ گئی تو وہ بھی کلاس لینے کے ارادے سے آگے بڑھنے ہی لگا جب مس نتاشہ کی آواز پہ رک گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سر موحد بات سنیں"

وہ اب پوری طرح گھوم کے اس سے مخاطب تھی

"جی میم"

Posted on Kitab Nagri

موحد بھی پیچھے مڑ کے دو قدم آگے بڑھتے ہو ابولا

"سر آپ نے تیاری کر لی جنرل نانج کے پیریڈ کی؟"

نتاشہ نے اپنے چشمے کو ناک پہ ٹکاتے ہوئے دوبارہ سوال کیا؟

موحد الجھ کے رہ گیا

"کیا مطلب میم کیسا جنرل نانج کا پیریڈ میرا لاسٹ پیریڈ تو ٹین کلاس میں ہے اور میں وہی لینے جا رہا ہوں"

Kitab Nagri

"نوسر آج لاسٹ پیریڈ جنرل نانج کا ہو گا کلاس سکس سے کلاس ٹین تک آپ کو شاید یاد نہیں ہر مہینے کے آخر میں لاسٹ پیریڈ جنرل نانج کا ہوتا ہے اور ہر ٹیچر کو ٹرن وائی زیہ لیکچر لینا ہوتا ہے لاسٹ ٹائی م میم شبانہ نے لیا تھا اور آج آپ کی ٹرن ہے"

Posted on Kitab Nagri

مس نشہ جلدی جلدی موحد کو کہہ کر آگے بڑھ گئی کیوں کہ اسے رائے نڈپہ جانا تھا اور موحد سے بات کرنے کے چکر میں وہ لیٹ ہو رہی تھی

"اف شٹ یار میں کیسے بھول گیا آج میری ٹرن ہے دوڑھائی می مہینے ہوئے مجھے آئے ہوئے مجھے بھلا کیسے یاد ہو گا۔۔۔۔۔۔ اور کیا لیکچر دوں گا میں جنرل نانج کا۔۔۔۔۔۔ میرا تو اپنا نانج اتنا ویک ہے بچوں کو کیا بتاؤں گا"

موحد بڑبڑاتے ہوئے کلاس میں داخل ہوا

جہاں پہلے سے ہی سیکس سے ٹین تک کے طلباء بیٹھے ہوئے تھے یعنی بچوں کو خوب یاد تھا اور ٹیچر جی بھولے بیٹھے ہوئے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویکم سر اسلام و علیکم سر گڈ آفٹرنون سر"

بچوں نے کھڑے ہو کر ویکم اور سلام کیا تو وہ اور کوفت میں مبتلا ہو گیا

Posted on Kitab Nagri

"بیٹھیں بوئی ز اور بس سلام کیا کریں اتنا لمبا چوڑا ویکم کرنے کی ضرورت نہیں"

بچے بیٹھ گئے تو وہ سوچنے لگا کہ کیسا جنرل نانج دے بچوں کو

پھر اچانک ایک خیال آیا تو بورڈ پہ لکھتے ہوئے بولا

"بوئی ز آج ہم پڑھیں گے کچھ کامن ورڈز کی ابریویشنز جن کو ہم روزمرہ کی روٹین میں استعمال کرتے ہیں"

ٹائی م کو ایکسپریس کرنے کے لیے ہم دو ورڈز یوز کرتے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Am and Pm

"Pm stands for Post Meridiem"

"Am stands for Ante Meridiem"

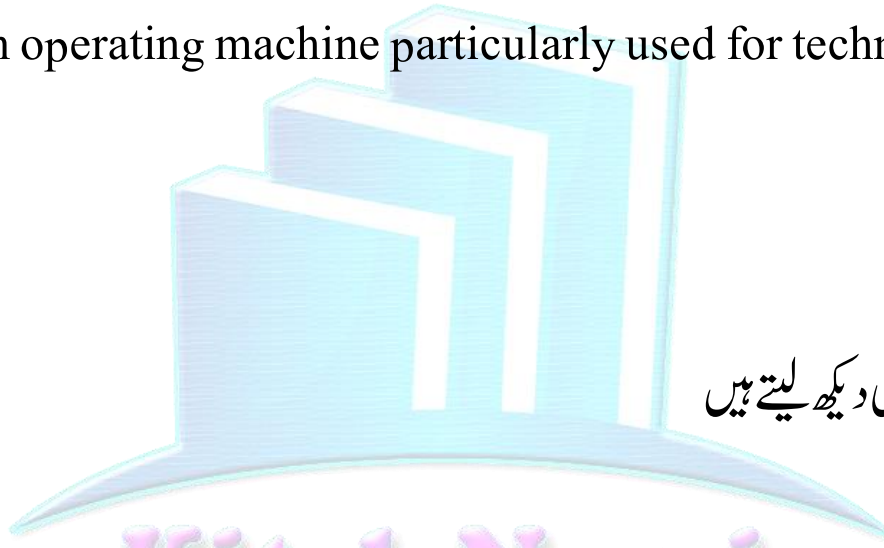
اچھا کمپیوٹر کا تو سب کو پتا ہے کیا کسی کو ابریویشن پتا ہے؟؟

Posted on Kitab Nagri

سب کے سر نفی میں ہل گئے تو موحد بورڈ پہ لکھتے ہوئے کہنے لگا
او کے کوئی بات نہیں ہم پڑھ لیتے ہیں اور آپ سب میرے ساتھ ساتھ بولیں گے

Computer stands for:

" Common operating machine particularly used for technical education
and research"



اب کچھ اور ورڈز کو بھی دیکھ لیتے ہیں

CCTV:

"Closed circuit television"

CV:

"Curriculum Vitae"

Posted on Kitab Nagri

SIM:

"Subscriber Identity Module"

PEN:

"Power Enriched in Nib"

ATM:

"Automated Teller Machine"



Ok:

"Objection killed"

Wi fi:

"Wireless Fidelity"

"Portable document format"

"میرا خیال ہے آج کے لیے اتنا جزل نا لچ کافی ہے"



موحد نے کہتے ہو ا لیکچر ختم کیا تو سب تالیاں بجانے لگے وہ حیران ہوا

"کلیپنگ کس لیے کی"

ایک نئی ن کلاس کا بچہ کھڑا ہو کہ ساری کلاس کی نمائی ندگی کرتے ہوئے بولا

"سر آپ نے ہمیں بہت کام کا لیکچر دیا ہمیں ان سارے الفاظ کے بارے میں پتا تو تھا مگر کبھی انکی ابریویشن پہ غور ہی نہیں کیا بہت شکریہ سر آپ کا"

Posted on Kitab Nagri

بچے ایک بار پھر تالیاں بجانے لگے تو موحد شکر ادا کرنے لگا اس نے بھی تو ابھی کل ہی لائی بریری میں بیٹھ کے بہت ساری ابریویشنز یاد کیں تھیں جو آج کام آگئی ہیں

"ٹھیک ہے بچو چھٹی کا ٹائی م ہو چکا ہے اس لیسن کو گھر جا کے لازمی یاد کیجیے گا ٹیک کی ٹی رائنڈ کیپ سمائل"

موحد اتنا کہہ کر کلاس سے باہر نکلنے لگا تو ایک شرارتی بچے کی آواز آئی

"سر smile کی ابریویشن بھی بتادیں"



وہ مڑا اور مسکراتے ہوئے بولا

SMILE stands for

"Sweet memories in lips expression"

Posted on Kitab Nagri

بچے ایک بار پھر سر موحد سے متاثر ہو گئے اور وہ کلاس سے آفس کی طرف جاتے ہوئے سوچنے لگا کہ کل کا یاد کیا ہوا کام آج میرے کام آگیا واقعی محنت کبھی رائی یگاں نہیں جاتی

کالج کینیٹین میں حسب معمول خوب چہل پہل تھی

عانیہ، نمرہ اور سونیا بھی عادت کے مطابق کھانے کے ساتھ ساتھ کینیٹین والے کو برا بھلا بھی کہہ رہیں تھیں جو ہر چیز مہنگے داموں فروخت کرتا تھا

تبھی سامنے سے سرولی گزرے جن ان کو اور ٹیبل پہ پڑے لوازمات کو کافی حیرانی سے دکھ کر گزرے تھے

یہ دیکھ کر عانیہ کو شرمندگی ہوئی کہ نہ جانے سرولی کیا سوچیں کہ کتنا کھاتی ہیں یہ لڑکیاں

غصے سے وہ سونیا کو کہنی مارتی ہوئی بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"موٹی خدا کا واسطہ ہے بس کر دو کھانا کتنا کھاؤ گی تم"

سونیا جو برگر اور سمو سے کھانے کے بعد اب سینڈوچ کی جانب ہاتھ بڑھا رہی تھی عانیہ کے اس طرح موٹی کہنے پہ تو اسکو آگ لگ گئی وہ موٹی نہیں تھی بس ذرا سی صحت مند تھی بقول اسکے

سونیا مصنوعی غصے سے بولتی ایکدم خاموش ہوئی کیوں کہ عانیہ کا چہرہ اپنے باپ کے ذکر پہ تاریک ہوا تھا

سونیا بے اختیار شرمندہ ہو گئی نمرہ نے بھی سرزنش کرتی گھوری سے سونیا کو نوازا کیوں کہ عانیہ کبھی اپنے باپ کا ذکر نہیں کرتی تھی

"ایم سو سوری یار میں نے تپتا نہیں کیا کیا بکواس کر دی معاف کر دو پلیز"

سونیا نے عانیہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے شرمندہ لہجے میں کہا

عانیہ کچھ دیر خالی نگاہوں سے انکو دیکھتی رہی پھر اچانک قہقہہ لگا کے ہنس پڑی۔ اور جب سرد لہجے میں بولی تو بہت تپش تھی اسکے لفظوں میں

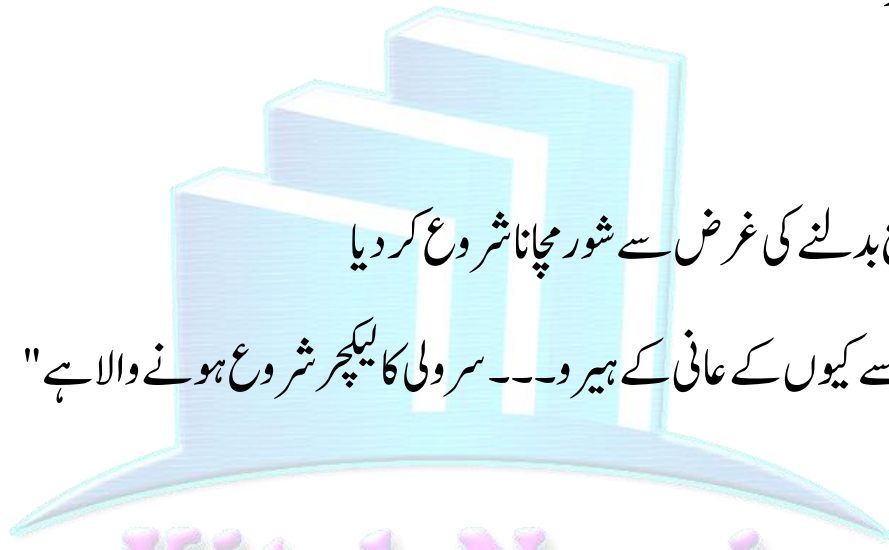
"کیا ہو گیا ہے تم دونوں تو ایسے سینٹی ہو رہی ہو جیسے میرا باپ مر گیا ہو اور تم لوگ افسوس کرنے آئی ہو
 --- جسٹ چل پارٹیک اٹ ایزی مجھے اس باپ نامی لفظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اور میرے باپ کا میں نہیں کھاتی تم کیا کھاؤ گی سونیا ڈار لنگ "

بات کے آخر میں وہ استہزائی یہ انداز میں سونیا کو مخاطب کرتے ہوئے بولی تو سونیا کو افسوس ہوا وہ انجانے میں عانیہ کو ہرٹ کر چکی تھی

آج سے پہلے کبھی عانیہ نے اس طرح ری ایکٹ نہیں کیا تھا مگر ابھی وہ دونوں دنگ رہ گئی یں تھیں اسکے لب و لہجے اور سنگین الفاظ پر



تبھی نمرہ نے موضوع بدلنے کی غرض سے شور مچانا شروع کر دیا
"چلو چلو اٹھو جلدی سے کیوں کے عانی کے ہیرو۔۔۔ سرولی کا لیکچر شروع ہونے والا ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عانیہ بھی کھڑے ہوتے ہوئے لاپرواہی سے بولی جیسے ابھی کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو

Posted on Kitab Nagri

سونیا ابھی تک شرمندہ سی بیٹھی ہوئی تھی عانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے زور لگایا تو وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

"موٹی شرافت سے کھڑی ہو جائیں تو کرین منگوانی پڑے گی تجھے اٹھوانے کے لیے غضب خدا کا نمرہ یہ تو بھینس کی طرح دن بدن پھیلتی جا رہی ہے مجھے تو اسکے رشتے کی فکر ہونے لگ گئی ہے"

عانیہ بڑی بوڑھیوں کی طرح اسکو ڈانٹتے ہوئے بولی تو نمرہ نے بھی تائی یدی انداز میں سر ہلایا جبکہ سونیانے سکون کا سانس لیا کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہوئی

"اٹھ رہی ہوں مجھے پتا ہے تمہیں بڑی جلدی ہے اپنے ولایتی سر کی کلاس لینے کی عانی"

www.kitabnagri.com

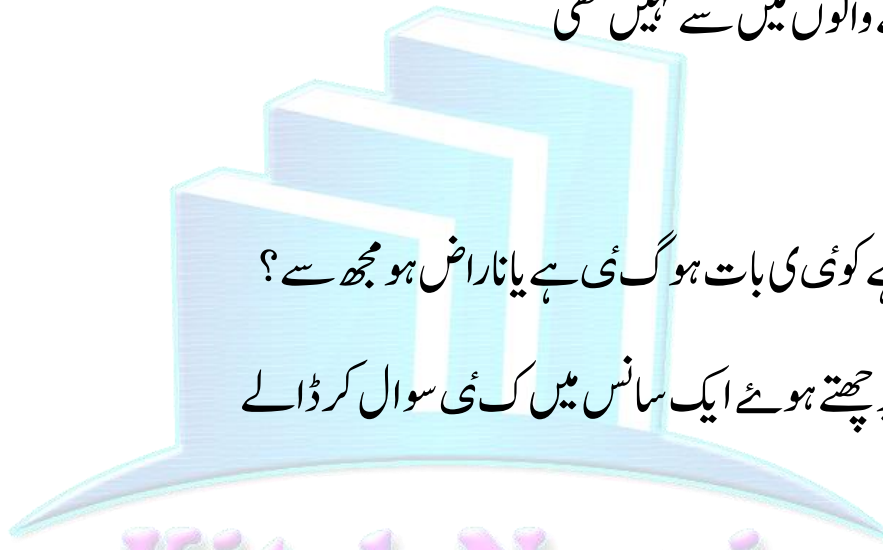
سونیا اٹھتے ہوئے بولی تو وہ تینوں ہنستے ہوئے سرولی کی کلاس لینے آگے بڑھ گئیں

وہ تین بچے گھر آئی تو عانیہ ٹی وی دیکھ رہی تھی جبکہ اسکی امی کچن میں تھیں تاکہ اس کے لیے کھانا گرم کر سکیں وہ ہمیشہ گھر آنے سے پہلے امی کو کال کر دیتی تھی اسی لیے امی پہلے سے ہی کھانا تیار رکھتیں تھیں

عانیہ تم کیا ہر وقت ٹی وی کے آگے چپکی رہتی ہو کبھی پڑھ بھی لیا کرو

اس نے ڈانٹتے ہوئے کہا تھا مگر عانیہ نے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے ٹی وی دیکھتی رہی وہ کافی حیران ہوئی عانیہ بات سہنے والوں میں سے نہیں تھی

عانیہ کیا کوئی مسئلہ ہے کوئی بات ہو گئی ہے یا ناراض ہو مجھ سے؟
اس نے تشویش سے پوچھتے ہوئے ایک سانس میں کئی سوال کر ڈالے



کچھ نہیں آپ میں ٹھیک ہوں اور ناراض میں آپ سے نہیں خود سے ہوں شاید

عانیہ بدستور ٹی وی دیکھتے ہوئے بولی ہاں البتہ آنکھوں میں نمی ضرور چمکی تھی جو اسکی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی
تبھی اسکے پاس بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں بولی

Posted on Kitab Nagri

عانی سچ سچ بتاؤ آج اس طرح اول فول کیوں بول رہی ہو کیا بات ہے جلدی بتاؤ مجھے

جو ابا عانیہ تھوڑی دیر خاموش رہی پھر ہاتھوں کو مسلتے ہوئے بولی

آپی تمہیں کبھی اس بات پہ افسوس نہیں ہوا کہ ہمارے بابا ہمارے پاس کیوں نہیں ہم ہی کیوں ایسے رہ رہے ہیں اپنے بابا کے بغیر۔۔۔ اللہ نے ہمارے ساتھ ہی کیوں ایسا کیا کہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی ہم یتیمی کی زندگی گزار رہے ہیں

وہ چند لمحے عانیہ کی طرف دیکھتی رہی پھر ہولے سے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عانی تمہیں اک سٹوری سناؤں

لوجی فاتح بن رامنزل کے جانشین ادھر بھی پہنچ گئے جو سیدھی طرح کسی بات کا جواب نہیں دے سکتے

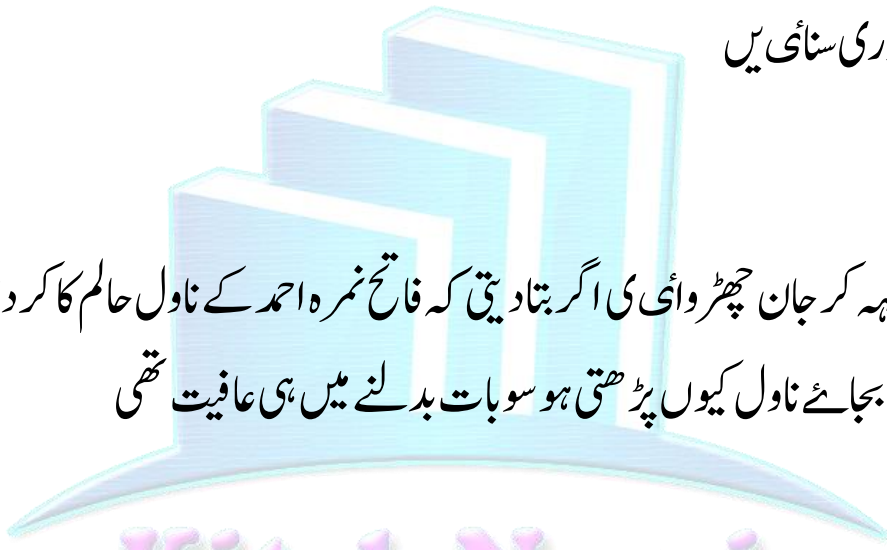
Posted on Kitab Nagri

عانیہ اچھا خاصہ تپ کی تبھی بڑبڑانے لگی

کون فاتح بن رامنزل؟ وہ حیران ہوئی

کوئی نہیں آپ سٹوری سنائی

عانیہ نے جلدی سے کہہ کر جان چھڑوائی اگر بتا دیتی کہ فاتح نمرہ احمد کے ناول عالم کا کردار ہے تو ڈانٹ یقینی تھی کہ پڑھائی کے بجائے ناول کیوں پڑھتی ہو سو بات بدلنے میں ہی عافیت تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی

یہ سٹوری شاید فیسبک پہ پڑھی تھی یا کسی سے سنی تھی ابھی یہ یاد نہیں مگر جو یاد ہے وہ سنو

Posted on Kitab Nagri

آر تھر آشفے امریکہ کانمبرون ٹینس پلیئر تھا۔ یہ عوام میں بے حد مقبول تھا اس کی ایک ہی وجہ تھی کہ یہ ایک بہترین کھلاڑی تھا۔ جب آپ متعلقہ فیلڈ میں عروج کی حد تک ماہر ہو جاتے ہیں تو آپ ہر دلعزیز بن جاتے ہیں۔ آر تھر کو ایک حادثے کے بعد انتہائی غفلت کے ساتھ ایڈز کے مریض کا خون لگا دیا گیا اور آر تھر کو بھی ایڈز ہو گیا جب وہ بستر مرگ پر تھا اسے دنیا بھر سے اس کے فینز کے خطوط آتے تھے۔ ایک فین نے خط بھیجا جس میں لکھا ہوا تھا ”خدا نے اس خوفناک بیماری کے لیے تمہیں ہی کیوں چنا؟“ آر تھر نے صرف اس ایک خط کا جواب دیا جو پتہ ہے کیا تھا؟“

عانیہ نے نفی میں سر ہلایا تو وہ پھر گویا ہوئی

آر تھر نے خط کا جواب کچھ یوں دیا

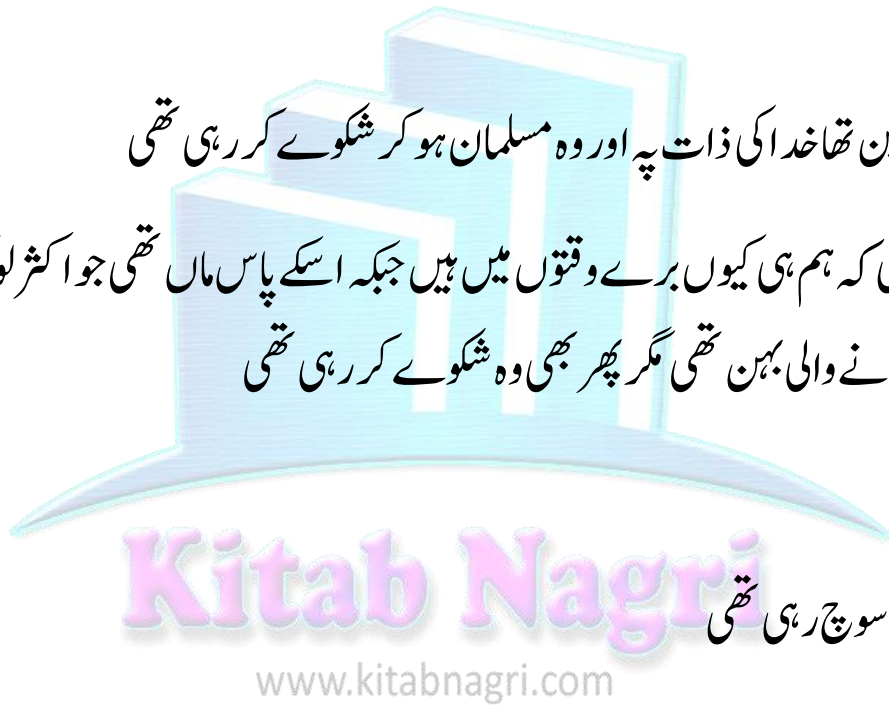
دنیا بھر میں پانچ کروڑ سے زائد بچے ٹینس کھیلنا شروع کرتے ہیں اور ان میں سے پچاس لاکھ ہی ٹینس کھیلنا سیکھ پاتے ہیں۔ ان پچاس لاکھ میں سے پچاس ہزار ہی ٹینس کے سرکل میں داخل ہوتے ہیں جہاں ڈومیسٹک سے انٹرنیشنل لیول تک کھیل پاتے ہیں۔ ان پچاس ہزار میں سے پانچ ہزار ہیں جو گرینڈ سلام تک پہنچ پاتے ہیں۔ ان پچاس ہزار میں سے پچاس ہی ہیں جو مبلڈن تک پہنچتے ہیں اور ان پچاس میں سے محض چار ہوتے ہیں جو مبلڈن کے سیمی فائنل تک پہنچ پاتے ہیں ان چار میں سے صرف دو ہی فائنل تک جاتے ہیں اور ان دو میں سے محض ایک ہی ٹرافی اٹھاتا ہے اور وہ ٹرافی اٹھانے والا پانچ کروڑ میں سے چنا جاتا ہے۔ وہ ٹرافی اٹھانے میں نے کبھی خدا سے نہیں پوچھا کہ ”میں ہی کیوں؟“ لہذا آج اگر درد مل رہا ہے تو میں خدا سے شکوے شروع کر دوں

Posted on Kitab Nagri

کہ میں ہی کیوں؟ جب ہم نے اپنے اچھے وقتوں میں خدا کو نہیں پوچھا کہ ”وائے می (میں ہی کیوں)؟ تو ہم برے وقتوں میں کیوں پوچھیں وائے می (میں ہی کیوں)۔“

عانہ سن رہ گئی اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی

اس غیر مسلم کا ایسا یقین تھا خدا کی ذات پہ اور وہ مسلمان ہو کر شکوے کر رہی تھی
کتنی غلط سوچ تھی اسکی کہ ہم ہی کیوں برے وقتوں میں ہیں جبکہ اسکے پاس ماں تھی جو اکثر لوگوں کی نہیں ہوتی
ایک مخلص اور پیار کرنے والی بہن تھی مگر پھر بھی وہ شکوے کر رہی تھی



جبکہ دوسری جانب وہ سوچ رہی تھی

بختیت مسلمان ہمارا ایمان مضبوط ہونا چاہیے نہ کہ شکایتیں اور شکوے ہوں اللہ سے بلکہ جو نعمتیں اس نے عطا
کیں ہیں انکا شکرا ادا کیا جائے

Posted on Kitab Nagri

اسے لگا اب اسے عانیہ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں وہ اب خود سمجھ لے گی

پی پی نیوز کے رپورٹرز صحافی کالم نگار تجزیہ کار غرض پورا سٹاف آج کی تقریب میں مدعو تھا مخالف نیوز چینل کے نمائندے بھی تھے اور کچھ سیاستدان بھی آئے ہوئے تھے

اس پارٹی کی تیاریاں پچھلے دو دن سے جاری تھیں
وجہ؟ دراصل سب آج کی مہمانِ خصوصی سے ملنے کا اشتیاق رکھتے تھے

تقریب سرعظیم کے گھر پہ تھی پانچ بجے کا وقت دیا گیا تھا اور وہ آدھا گھنٹہ لیٹ تھی

وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو بہت سی نظروں کو اپنے اوپر پا کے تھوڑی کنفیوزڈ ہو گئی

وہ عام دنوں کی نسبت آج تھوڑے مختلف حلیے میں تھی

Posted on Kitab Nagri

بلیک کلر کی پیروں تک آتی فراک کے ساتھ ملٹی شیڈ کام والا ڈوپٹہ جو ایک سائیڈ پہ تھا جبکہ دوسری سائیڈ پہ سارے بال آگے کیے ہوئے تھے ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ وہ یقیناً بہت پیاری لگ رہی تھی

سر عظیم نے اسکو آتے ہوئے دیکھ لیا تبھی اسے ریسو کرنے اسکی جانب بڑھے

"اسلام و علیکم سر اور سالگرہ بہت بہت مبارک ہو"

اس نے ہاتھ میں پکڑا ابو کے ان کی طرف بڑھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"و علیکم سلام شکر یہ"

بو کے لیتے ہوئے وہ رسمی انداز میں مسکرائے اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھے

"ویسے سریہ کوئی برتھ ڈے پارٹی تو لگ نہیں رہی ایسا لگتا ہے جیسے کوئی آفیشل گیٹ ٹو گیدر ہو"

اس نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے کہا جہاں ہر طرف صرف میڈیا سے متعلق لوگ نظر آرہے تھے

اور اسی لیے وہ الجھن کا شکار تھی سرعظیم چلتے چلتے رکے کیوں کہ اب وہ سیٹج کے قریب پہنچ چکے تھے

وہ اس ماحول سے فرار چاہنے کا کوئی ہی بہانا سوچنے لگی

سرعظیم اسکے ارادے کو بھانپ گئے جبھی اسے چیئی رہے بیٹھنے کا کہہ کے خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گئے
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"دیکھو بیٹا میرا خیال ہے تمہیں سچ بتا دیا جائے

بات اصل میں یہ ہے کہ آج میری برتھ ڈے نہیں ہے نہ ہی آج کوئی برتھ ڈے پارٹی ہے تمہارا خیال بالکل صحیح ہے یہ آفیشل گیٹ ٹو گیدڑ ہی ہے۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اتنا کہہ کر اس کے وہ تاثرات دیکھنے کے لیے ر کے جوتنے نقوش کے ساتھ انکو دیکھ رہی تھی

وہ پھر سے نظریں چراتے ہوئے بولے

"تم آج تک کسی ایسی پارٹی میں نہیں آئی پتا نہیں تم اس فیلڈ میں ہوتے ہوئے بھی میڈیا کے لوگوں سے ملنے سے کتراتی کیوں ہو بس اسی لیے تمہارا ڈر دور کرنے کے لیے تمہیں بلایا اور آج اک سرپرائز بھی ہے تمہارے لیے"



سٹیج پہ باقائے وہ تقریب شروع ہو چکی تھی

وہ غصے سے بولتے ہوئے اٹھی

"سر آپ نے یہ کیا کیا۔۔ جب آپ کو پتا بھی ہے کہ میں ان سب جھمیلوں سے دور رہتی ہوں تو پھر آپ نے کیوں جھوٹ بول کر مجھے بلوایا اور مجھے کوئی سرپرائز اور پرائز نہیں چاہیے میں گھر جا رہی ہوں ابھی اور اسی وقت"

تبھی سٹیج پہ ملک و ہاج کے کیس کی بات چلنے لگی تو اسکے بدترین خدشات کی تصدیق ہو گئی

"آپ سب یقیناً اس صحافی کو دیکھنا چاہیں گے جس نے ملک و ہاج کے کیس کی حقیقت کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا تو ہم دعوت دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ تقریباً بھاگتے ہوئے سیڑج سے دور جانے لگی سرعظیم بھی بوکھلاتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگے

اچانک ہی اسکے نام سٹیج پہ اناؤنس ہوا تو وہ رک گئی ساکت رہ گئی

آج کا دن لگتا تھا انکشافات کا دن تھا

شوکت نے صبح پیر صاحب کے جانے کے بعد کمرے کو کھول کہ الماری سے ثریا آنٹی کی مطلوبہ فائل نکال لی تھی اب وہ شام کو مزار کے برآمدے میں بیٹھا ثریا آنٹی کو فون کر رہا تھا

"آنٹی جی کام ہو گیا ہے آپ کو فائل کی تصویر لے کے بھیج رہا ہوں۔۔۔۔۔"

میرے پیسے تیار رکھیں اور دس منٹ تک آ کے اپنی فائل لے لیں اور آج کے بعد نہ میں آپ کو جانتا ہوں نہ آپ مجھے "

دوسری جانب سے تھوڑی دیر تک بات سنتا رہا پھر فون بند کر دیا اور سوچنے لگا

"آخر اتنے معمولی کام کے لیے اس آنٹی نے بیس ہزار کیوں دینے ہیں ضرور کوئی بڑا مسئلہ ہو گا خیر مجھے کیا۔۔۔ آنٹی جانے اور وہ لڑکی جانے مجھے تو پیسوں سے مطلب ہے"

وہ شانے اچکا کے کھڑا ہوا اور موبائل جیب میں ڈالتے ہوئے اندر احاطے کی جانب بڑھ گیا
عرس کی تیاریاں مکمل تھیں بس آج تھوڑا سا لائی ٹنگ کا کام رہ گیا تھا وہ آج کروا کے ہی شوکت نے گھر جانا تھا

ثریا آنٹی نے فون بند کر کے رکھا تو انکے شوہر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"کس کا فون تھا اور کدھر جانا ہے تم نے اس وقت۔ شام ہونے والی ہے کل چلی جانا"

وہ جلدی جلدی پرس اٹھاتے اور چادر لیتے ہوئے بولیں

"وہ دراصل شمیم کی طبیعت نہیں ٹھیک تو اس کی خبر لینے جانا ہے ایک گھنٹے تک آ جاتی ہوں"

تبھی دروازے سے انکا بیٹا اختر اندر داخل ہوا

"سلام اماں جان"

"وعلیکم سلام بیٹا میں ابھی اک ضروری کام سے جارہی ہوں کھانا رکھا ہے تم کھا لینا"

وہ جلدی جلدی بولتے ہوئے باہر کی جانب بڑھنے لگیں تو اختر حیرانی سے بول اٹھا

Kitab Nagri

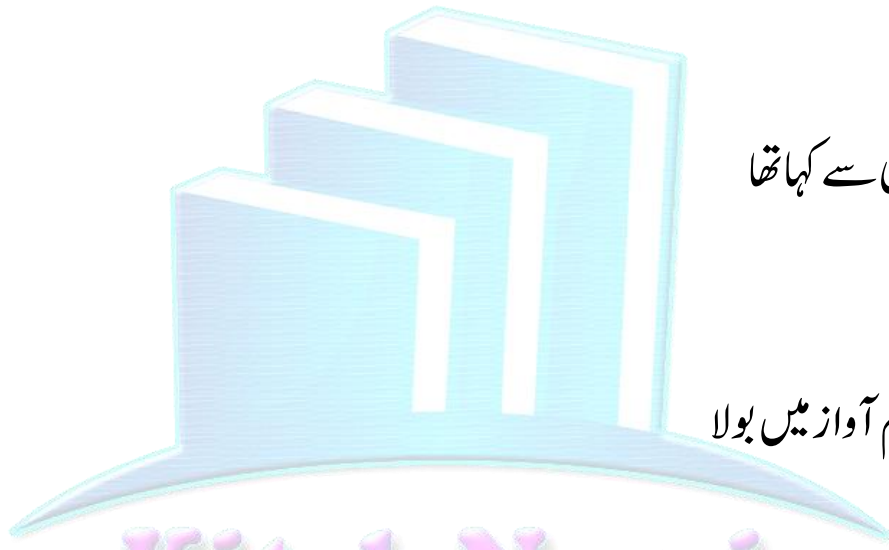
"اماں کہاں جارہیں ہیں آپ مجھے بات کرنی ہے آپ سے"

مگر ثریا آنٹی سنی ان سنی کرتے ہوئے بیرونی دروازے سے باہر جا چکیں تھیں

وہ وہیں باپ کے پاس بیٹھ گیا

"ابو جی اک بات بتائی یں"

"ہاں بیٹا پوچھو"



زمان صاحب نے نرمی سے کہا تھا

وہ ذرا جھجھک کے مدہم آوازیں بولا

Kitab Nagri

"وہ آپ لوگ ابھی تک میرا رشتہ کیوں نہیں لے کر گئے فاطمہ آنٹی کے گھر؟"

زمان عباسی قدرے حیران کر اسکو دیکھنے لگے

مگر اب کی بات اور تھی وہ پریشانی سے کہنے لگے

اختر کو بھی پریشانی نے آگھیرا وہ اپنی ماں کو اچھے سے جانتا تھا اگر ایک دفعہ انہوں نے رشتے سے انکار کر دیا تو وہ چاہ کر بھی انکو منا نہیں سکتا تھا

www.kitabnagri.com

"ابو جی اماں سے بات کریں نہ میں بس اسی سے شادی کروں گا ورنہ نہیں"

"بیٹا تم فکر نہیں کرو واللہ سب بہتر کرے گا"

انہوں نے اختر کو تسلی دیتے ہوئے کہا

اب سارا دار و مدار ثریا آنٹی پہ تھا اور ان کے ارادے کچھ نیک نہیں تھے

عزیر اور کافی زیادہ آرمی والے اب واپس آچکے تھے کیوں کہ شمالی وزیرستان میں گھسمان کی لڑائی کے بعد حالات اب کچھ کنٹرول میں تھے

عمیر البتہ وہیں تھا اور کچھ سپاہی بھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج عزیر کو آخر کار وہ خوش خبری مل گئی تھی جس کے بارے میں عمیر نے آپریشن پہ جانے سے پہلے بتایا تھا

عزیر نے آئی ایس آئی میں شمولیت کے لیے ہیڈ آفس درخواست دی تھی جو کہ اپروو ہو چکی تھی اب وہ باقائدہ اپلائی کرنے بعد آئی ایس آئی کی جوائن کر سکتا تھا

وہ اپنا نام سن کے ساکت رہ گئی اسے معلوم ہو گیا کہ آج ساری حقیقت کھل کے سامنے آ جائے گی

اسکے نام، پہچان اور شناخت پہ پڑا پردہ اب ہٹنے والا تھا

سب کا دھیان سٹیج پہ بولتی ملیحہ کی جانب تھا

"آپ سب آج جس ہستی کو دیکھنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں تو ان کو سٹیج پہ بلاتے ہیں آپ سب کی پرزور تالیوں میں پلیز ویلکم

آر سین ئی ر جرنلسٹ مس #دعا_فاطمہ_ملک"

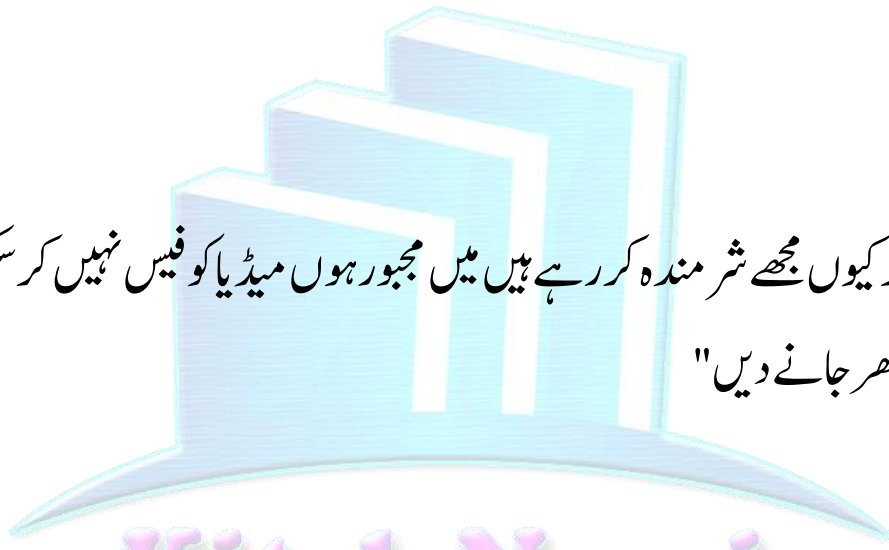
سب تالیاں بجانے لگے اور سبکی متلاشی نظریں دعا کو ڈھونڈ رہیں تھیں جو اس وقت لان کے آخری سرے پہ موجود سر عظیم سے بحث میں مشغول تھی

"دیکھو دعا بیٹا تمہیں اسٹیج پہ جانا ہو گا سب کو فیس کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ دوسرے نیوز چینل کے لوگ بھی آئے ہوئے ہیں یہ بہترین موقع ہے اپنے کیریئر کو بنانے کا تم میری بات کو سمجھو"

وہ زچ ہو گئی وہ بار بار اسے فورس کیوں کر رہے تھے جبکہ وہ کہہ چکی کہ وہ سب کے سامنے نہیں آنا چاہتی

ملیہ معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے سب کو دعا کے بارے میں مزید بریف کرنے لگی تاکہ تب تک وہ بھی آ جائے

"سر آپ بار بار کہہ کر کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں میں مجبور ہوں میڈیا کو فیس نہیں کر سکتی آپ پلیز میری بات سمجھیں اور مجھے گھر جانے دیں"



www.kitabnagri.com

وہ روہانسی ہو کے بولی لیکن سر عظیم پھر بھی اپنی بات پہ ڈٹے رہے

"دعا میں صرف تمہارا باس نہیں بلکہ استاد بھی رہ چکا ہوں اور تم اپنے ٹیچرز کی بہت عزت کرتی ہو نہ تو کیا گوارہ کر لو گی کہ تمہاری وجہ سے لوگ تمہارے استاد پہ انگلیاں اٹھائیں۔۔۔۔ کیوں کہ اگر تم ابھی سب کے سامنے نہیں آؤ گی تو انسلٹ تمہاری نہیں میری ہو گی کیوں کہ آج کی پارٹی تمہارے لیے ہی رکھی گئی ہے"

Posted on Kitab Nagri

سر عظیم نے دعا کو ہر طریقے سے مناکہ دیکھ لیا تھا مگر جب وہ کسی طور راضی نہیں ہوئی تو انہوں نے آخری جذباتی حربہ استعمال کیا

وہ واقعی دعا کے ٹیچر رہ چکے تھے بی ایس سی میں انگلش انہوں نے ہی پڑھائی تھی پھر اپنا بزنس کرنے کا سوچا تو نیوز چینل بنا لیا۔ دعا کو انکے ساتھ کام کرتے تقریباً ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا مگر وہ ابھی تک کسی بڑے کیس کو رپورٹ نہیں کر پائی اور اب جب موقع مل رہا تھا تو سر عظیم چاہتے تھے وہ فائی دہ اٹھائے اور اپنا نام بنائے

اسی لیے اب وہ جذباتی انداز میں اسکو راضی کر رہے تھے

"سر اب آپ مجھے ایمو شنل بلیک میل کر رہے ہیں"

www.kitabnagri.com

وہ تپ کے بولی

"ہاں کر رہا ہوں کیوں کہ اب میری کریڈیٹیلیٹی کا انحصار تم پہ ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں تم اپنے استاد کی بات کو کتنی فوقیت دیتی ہو"

وہ بھی اب کی بار غصے سے بولے

"فائن میں سمجھ گئی آپ اپنے احسان کا بدلہ چاہتے ہیں جو آپ نے مجھے جاب دے کر کیا اور مجھے اس مقام تک لا کے کیا"

وہ غصے سے بولتی ہوئی اب بات کو غلط رنگ دے رہی تھی

"ٹھیک ہے سر میں آپ کے کہنے پہ سب کے سامنے ایکسپوز ہونے کے لیے تیار ہوں لیکن پھر بعد میں جو ہو گا اسکے ذمہ دار آپ ہوں گے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ہار ماننے والے انداز میں سیٹج کی جانب بڑھ گئی

تو سر عظیم نے شکر ادا کیا اور سوچنے لگے اس ضدی لڑکی کو منانا واقع بہت مشکل تھا مگر میں نے جو بھی کیا اسکی بہتری کے لیے کیا اگر آج وہ اپنے ڈر کو فیس کر لے گی تو اسکا مستقبل یقیناً بہت روشن ہو گا

مگر آگے کیا ہونے جارہا تھا سرعظیم اس بات سے بے خبر تھے

ثریا آنٹی جب مزار پہ پہنچیں تو شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے شوکت نے کم و بیش
سارا کام نبٹا لیا تھا سال کا پہلا بڑا عرس ہونے جارہا تھا تو انتظامات بھی بہت اچھے اور بڑے پیمانے پہ ہو رہے تھے

وہ ان کو اندر داخل ہوتے ہی سامنے کھڑا نظر آیا وہ اسی جانب بڑھ گئی

قریب جا کے بیگ سے پانچ ہزار کے چار نوٹ نکالے اور اسکی جانب بڑھا دیے

www.kitabnagri.com

شوکت نے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پیسے اپنی جیب میں ڈال لیے اور ہاتھ میں پکڑی فائل ثریا آنٹی کو
تھما دی

"ویسے آنٹی جی آپ کو اس لڑکی کی فائل کیوں چاہیے تھی"

شوکت کے اس سوال پر ثریا آٹنی نے اسکو گھوری سے نوازا اور غصے سے بولیں

"یہی سوال اگر میں تم سے پوچھو کہ تم نے مجھ سے پیسے کیوں لیے تو کیا تم جواب دو گے؟"

شوکت ایک پل کو چپ ہو گیا پھر اداسی سے بولا

"میری بہن کا اگلے ہفتے نکاح ہے اور سسرال والے موٹر سائی یکل جہیز میں مانگ رہے تھے۔۔۔ بچس ہزار میرے پاس پڑے تھے مگر باقی پیسوں کا انتظام نہیں ہو رہا تھا اب بیس ہزار آپ نے دے دیے ہیں تو اک نئی موٹر سائی یکل آسانی سے آجائے گی اور میری بہن کا نکاح بھی ہو جائے گا"

"ہممم بہت افسوس ہوا تمہاری کہانی سن کے کتنی تنخواہ دیتے ہیں تمہیں پیر صاحب؟"

ثریا آنٹی نے تاسف سے پوچھا

"سترہ ہزار"

شوکت نے مختصر جواب دیا پھر دوبارہ تجسس سے پوچھنے لگا

"خالہ اب تو بتا دو آپ کو اس لڑکی کی فائل کیوں چاہیے"

وہ بے چارگی سے بولیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا بتاؤں تمہیں یہ لڑکی میری ہمسائی فاطمہ کی بیٹی ہے میرا اکلوتا بیٹا اس سے شادی کرنا چاہتا ہے میں اصل میں یہ جاننا چاہتی تھی کہ یہ مزار پہ کیوں آتی ہے"

پھر وہ فائل کھولتے ہوئے افسردگی سے بولیں۔

"اور دیکھو اس فائل پہ لکھا ہے کہ یہ کسی لڑکے کے چکر میں یہاں آتی ہے میں نے اسے کیا سمجھا تھا اور یہ کیا نکلی"

شوکت دلا سادیتے ہوئے بولا

"ارے خالہ ہر دوسری لڑکی کا آجکل یہی مسئلہ ہے لڑکیاں جان بوجھ کر لڑکوں کے چنگل میں پھنستی ہیں اور جب لڑکوں کا دل بھر جاتا ہے تو وہ ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ پھر لڑکیاں یو نہی مزاروں پہ منتیں مانگنے اور پیروں فقیروں سے دعا کروانے کے لیے چکر کاٹتی ہیں۔۔۔۔۔"

حالانکہ خالہ بڑی سیدھی سی بات ہے وہ نامحرم کی آرزو کرتے ہوئے بھول جاتی ہیں کہ ناجائز اور غلط دعا تو کسی پیر فقیر کی بھی قبول نہیں ہوتی"

www.kitabnagri.com

ان پڑھ شوکت نے بڑی گہری بات کر دی تھی

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بیٹا تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ اچھا میں چلتی ہوں چھ بجنے والے ہیں دیر ہو رہی ہے اور ابھی تو مجھے فاطمہ کے گھر بھی جانا ہے اسکی بیٹی کی حرکت تو جا کے بتاؤں اسے"

وہ چادر ٹھیک کرتے ہوئے جانے کے لیے پلٹیں تو شوکت بھی گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا

اس کا خیال تھا اسکو ثریا آنٹی سے پیسے لیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا مگر وہ غلط تھا اور شوکت کی یہی غلط فہمی اسے لے ڈوبنے والی تھی

موحد کو فزیکل ٹیسٹ پاس کیے تقریباً پینتالیس دن ہو چکے تھے اور ابھی تک NTS کی جانب سے کوئی میسج نہیں ملا تھا

اسی لیے فلحال ٹینک جاری تھی

www.kitabnagri.com

ابھی بھی وہ سیون کلاس میں سائی نس پڑھا رہا تھا

آج کا موضوع تھا

Do you Know? کیا آپ جانتے ہیں؟

Posted on Kitab Nagri

آج موحد نے کچھ انٹر سٹنگ انفارمیشن اکھٹی کی تھی سٹوڈنٹس کو بتانے کے لیے اور کچھ بک پہ بھی تھی (سائیڈ پہ بلاک کی صورت میں)

بچوں آج ہم کچھ حیرت انگیز معلومات پڑھیں گے جو کہ جنرل نالج بھی ہو گا آپ کے لیے کیا آپ جانتے ہیں؟



انسانی جسم دو سو سے زیادہ مختلف اقسام کے سیلز سے بنا ہوتا ہے

انگلیوں کے سروں پر جلد سب سے زیادہ حساس ہوتی ہے اور جسم کا سب سے کم حساس حصہ ہمارے پاؤں کی ایڑھی ہے

3

ہماری ناک 10,000 مختلف قسم کی خوشبو اور بدبو کو سونگھ سکتی ہے

4

کہا جاتا ہے کہ رات کو پودوں اور درختوں کے نیچے نہیں سونا چاہیے کیونکہ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ اور آکسیجن کی مقدار کم ہوتی ہے

5

خشک برف (Dry ice) کو پیس کر سفوف بنایا جاتا ہے اس سفوف کو طیارے کے ذریعے بادلوں کے اوپر لے جا کر چھڑکنے سے بارش برستی ہے۔ یہ عمل آسٹریلیا کے ایک صحرا میں کیا جاتا ہے

www.kitabnagri.com

6

لونز (Loons) اپنی آواز کے لحاظ سے دلچسپ پرندے ہیں جب وہ آواز پیدا کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہنس رہے ہوں

تبھی موحد کے موبائی ل پہ میسج پبجی اتنے میں بریک بھی ہوگئی تو وہ موبائی ل ہاتھ میں پکڑے سٹاف روم کی جانب بڑھ گیا

میج پڑھتے ہی بے اختیار ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی میج این ٹی ایس کی طرف سے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے پنتالیس دن بعد آخر این ٹی ایس والوں کو اس پہ رحم آگیا NTS کی جانب سے ریٹن ٹیسٹ کی ڈیٹ
انٹو وئس کر دی گئی تھی ٹیسٹ ایک ہفتے بعد تھا

www.kitabnagri.com

اس نے بے اختیار خدا کا شکر ادا کیا وہ بہت خوش لگ رہا تھا

"کیا بات ہے موحد سر آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں

Posted on Kitab Nagri

اکیلے اکیلے ہی مسکرائے جارہے ہیں؟"

مس نتاشہ سٹاف روم میں داخل ہوتے ہوئے موحد کو دیکھ کر کافی لگاؤٹ سے بولی

موحد نے موبائی ل سے نظریں ہٹا کر نتاشہ کی جانب دیکھا

ریڈ کلر کی جینز پر آف وائیٹ چست سی قمیض پہنے اور ڈھیر سارا میک اپ کیے وہ کوئی ٹی وی ماڈل لگ رہی تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے فوراً نظریں جھکا لیں اور اٹھتے ہوئے بولا

"ایسی کوئی بات نہیں بس ویسے ہی"

ابھی ان دونوں کے سوا سٹاف روم میں کوئی نہیں تھا اسی لیے موحد نے جانا مناسب سمجھا

نتاشہ راستے میں حائل ہوتے ہوئے بولی

کبھی میری طرف بھی دیکھ لیا کریں موحّد سر-----

میرا مطلب ہے سب میری تعریف کرتے ہیں مگر آپ نے کبھی میری خوبصورتی پہ کوئی تبصرہ نہیں کیا

موحّد کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو گیا

نتاشہ کافی بولڈ تھی ہر کسی کے ساتھ بہت جلدی فری ہو جاتی تھی آجکل اسکا جھکاؤ موحّد کی جانب تھا

مگر موحّد نے کبھی اسکی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی

ابھی بھی تحمل سے ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"کیا آپ جانتی ہیں مس نتاشہ کہ ہماری جلد ہمارے جسم کا سب سے بڑا آرگن ہے اور اس کا بیرونی حصہ (Outer layer of skin) مردہ سیلز سے بنا ہوتا ہے"

نتاشہ نے کوفت سے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے جیسے پوچھ رہی ہو اپنی سائی نس مجھ پہ کیوں جھاڑ رہے ہو

موحد بات جاری رکھتے ہوئے بولا

"میں یہ سوچ رہا ہوں کتنی عجیب بات ہے نا کہ ہماری زیادہ محنت اس بات پہ ہوتی ہے کہ ہمارے مردہ سیلز خوبصورت دکھائی دیں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موحد یہ کہہ کر سٹاف روم سے باہر نکل گیا جبکہ نتاشہ کو جب اسکی بات کی سمجھ آئی تو وہ بل کھا کے رہ گئی

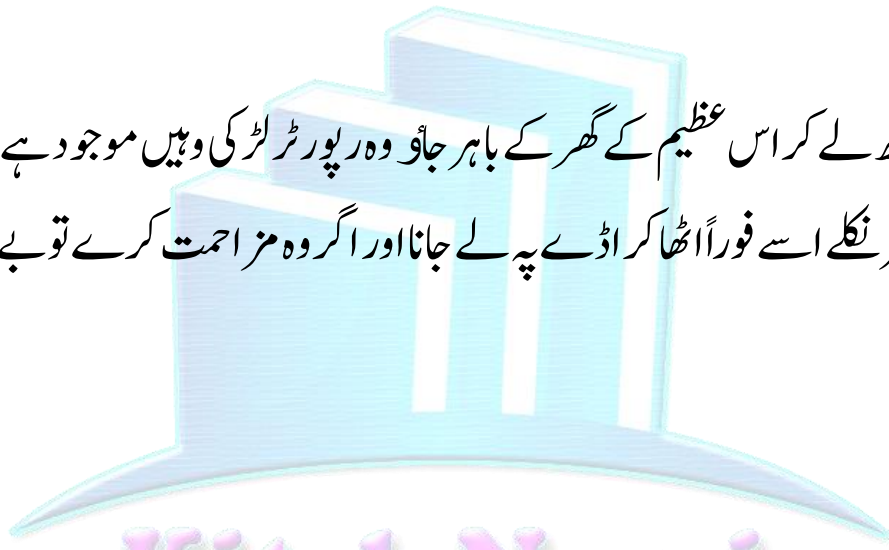
موحد نے صاف صاف اسکے میک اپ پہ طنز کیا تھا اور یہ بات نتاشہ کو برداشت نہیں ہوئی تھی

Posted on Kitab Nagri

ہادی اس وقت ملک وہاج کے گھر میں ملک وہاج اور ابہتاج کے سامنے دوسرے باڈی گارڈز کے ساتھ موجود تھا جبکہ بشیر بھی ایک طرف ہاتھ باندھے کھڑا تھا وہ سب ملک وہاج کے بولنے کے منتظر تھے

آخر اس نے خاموشی توڑی اور بشیر کی طرف دیکھتے ہوئے حکمیہ لہجے میں بولا

"بشیر ان سب کو ساتھ لے کر اس عظیم کے گھر کے باہر جاؤ وہ رپورٹ لڑکی وہیں موجود ہے۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ لڑکی اسکے گھر سے باہر نکلے اسے فوراً اٹھا کر اڈے پہ لے جانا اور اگر وہ مزاحمت کرے تو بے شک گولی مار دینا سالی کو"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بشیر نے تائیید میں سر ہلایا

"جو حکم سرکار جیسا آپ بولو گے ویسا ہی ہو گا"

پھر ان سب کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

" اوئے چلو سب یہاں سے اور جا کے اپنی بندوقیں وغیرہ نکالو ان پہ کوئی ی کپڑا ٹاکی پھیرو جا کے آدھے گھٹے بعد جانا ہے ہم نے "

ہادی اور دوسرے گارڈز خاموشی سے باہر چلے گئے

وہ سب ان کاموں کے عادی تھے مگر ہادی کو آج پہلی مرتبہ حصہ دار بنایا جا رہا تھا آخر کو اس نے بڑی محنت سے سب کا بھروسہ اور اعتبار جیتا تھا

Kitab Nagri

"بشیرے کوئی ی گڑبڑ ہوئی ی نہ تو تیری موت پکی ہے میرے ہاتھوں سنا تو نے"

www.kitabnagri.com

ملک وہاں نے ایک دفعہ پھر اسے دھمکاتے ہوئے کہا تو بشیر خوشامدی انداز میں بولا

"سائیں آپ فکر ہی نہ کرو میں جان دے دوں گا مگر آپ کا کام تو آج کر کے ہی آؤں گا"

وہاج اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

"چل جا اب جا کے سارے انتظام دیکھ اور اپنے بندوں کو بھی جا کے اچھے سے سمجھا دے"



بشیر سلام کرتا دروازے سے باہر نکل گیا

"ڈیڈ آپ کو کس نے بتایا کہ وہ لڑکی وہیں موجود ہے؟"

ابہتاج اس ساری کاروائی میں پہلی دفعہ بولا تھا

ملک وہاج نے فون نکالتے ہوئے کہا

"نظامی نے فون کیا تھا دو دن پہلے اور اسی نے بتایا تھا"

Posted on Kitab Nagri

احمد نظام عرف نظامی پی پی نیوز چینل کے مخالف نیوز چینل کا ہیڈ تھا

ملک وہاج نے اپنے موبائی ل سے ایک ریکارڈنگ پلے کی

نظامی کی آواز پورے کمرے میں گونجی

"ملک جی آپ کے لیے بڑی اچھی خبر ہے"

"کیسی خبر ہے نظامی"



ملک وہاج نے سوال کیا تھا

دوبارہ سے نظامی کی آواز ابھری

"ملک جی جس لڑکی نے عظیم کے چینل پہ آپ کے خلاف ثبوت دیے تھے نا اس لڑکی کے اعزاز میں عظیم نے سب چینل والوں کو دعوت دی ہے پرسوں

تاکہ اس کو متعارف کروا سکے سب کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب ظاہر ہے وہ لڑکی وہاں ضرور آئے گی
میر اکام تھا آپ کو بتانا اب آپ جانو اور آپ کا کام جانے"

ملک وہاں نے سراپتے ہوئے کہا

"بہت اچھی خبر سنائی تو نے نظامی تیرا انعام تجھ تک پہنچ جائے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کال کی ریکارڈنگ ختم ہوئی تو ابہتاج الجھن سے بولا

"ڈیڈ آپ نے کال ریکارڈ کیوں کی ہے"

ملک وہاج مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بولا

"پتر تو نہیں سمجھے گا یہ ثبوت ہوتے ہیں جو وقت پڑنے پر کام آتے ہیں"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



ابہتاج سر ہلا کے رہ گیا

ملک وہاج کے موبائی ل میں ایسے بہت سے ثبوت تھے جو وقت پڑنے پر اسکو ڈبو بھی سکتے تھے اور بچا بھی سکتے تھے

www.kitabnagri.com

عانیہ مزے سے بیٹھی ٹی وی پہ ٹاک شو دیکھ رہی تھی جب ثریا آنٹی اندر لاؤنج میں داخل ہوئی یں

اور صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولیں

"عانیہ تمہاری بہن اور ماں کہاں پر ہیں بڑا ضروری کام ہے مجھے ان دونوں سے"

عانیہ اسی طرح ٹی وی پہ نظریں جمائے بولی

"آپی گھر پہ نہیں اور امی اندر کمرے میں ہیں"

فاطمہ ثریا آنٹی کی آواز سن کے باہر نکل آئیں اور سلام لیتے ہوئے انکے ساتھ ہی بیٹھ گئیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"خیریت ثریا بڑے دنوں بعد چکر لگایا تم نے"

ثریا بیگ سے فائل نکالتے ہوئے بولیں

"ہاں دراصل کچھ مصروف تھی تم یہ فائل دیکھو کھول کے"

Posted on Kitab Nagri

میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں جس پیر صاحب کے پاس جاتی ہوں وہیں میں نے ایک دو دفعہ دعا کو بھی دیکھا تھا مگر تم نے میری بات نہیں سنی اب دیکھو یہ "

وہ فائیل زبردستی فاطمہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولیں اب دیکھو اسے کھول کے

فاطمہ نے فائیل کھولی اس پر دعا لکھا ہوا تھا اور آگے اسکے مسئلے مسائیل وغیرہ لکھے ہوئے تھے

فاطمہ نے بس ایک نظر سارے صفحے پہ دوڑائی اور ٹھنڈے لہجے میں بولیں

"اس سے کہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ میری بیٹی ہے دنیا میں کیا صرف دعا نامی صرف ایک ہی لڑکی ہے کیا کوئی اور لڑکی نہیں ہو سکتی"

عانیہ نے ماں کے ہاتھ سے فائیل لے کر دیکھی پھر غصے سے ثریا آنٹی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

Posted on Kitab Nagri

"آنٹی کچھ خدا کا خوف کریں آپ کی دو بیٹیاں بھی بیاہی ہوئی ہیں دوسروں کی بیٹی پر الزام لگائیں گیں تو مکافات عمل آپ کی بیٹیوں کو بھی بھگتنا پڑے گا"

ثریا آنٹی کا تو منہ کھلا رہ گیا اس بد تمیزی پہ

"عانیہ چپ ہو جاؤ میں بات کر رہی ہوں نہ بڑوں کے بیچ کچھ نہیں بولتے"

فاطمہ نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے گھر کا



وہ غصے سے کمرے میں جاتے ہوئے بولی

"پھر آپ ہی اچھے سے بات کر لیں کیوں میں آپ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی"

ثریا آنٹی کو اسکی بد تمیزی ایک آنکھ نہ بھائی۔ حد درجہ ناگواری سے بولیں

فاطمہ ایک سلجھی ہوئی اور پڑھی لکھی خاتون تھیں اگرچہ انکو شریکا لہجہ اور باتیں بہت بُری لگیں تھیں مگر پھر بھی انہوں نے بہت تحمل سے جواب دیا

"دیکھو ثریا میں جانتی ہوں کہ میں نے اپنی بیٹیوں کی تربیت کیسے کی ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں اور دوسری بات تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری دعا ایسی نہیں ہے اسے اپنی حدود کا بہت اچھے سے اندازہ ہے"

فاطمہ کے لہجے میں مان بول رہا تھا وہ نرمی سے ثریا کو دیکھتے ہوئے مزید بولیں

"میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ اس غلط فہمی کو یہیں ختم کر دو۔۔۔۔۔۔ کیوں کہ بیٹیوں کی عزت کے معاملے بڑے نازک ہوتے ہیں ذرا سا شبہ بھی عمر بھر کی پاکدامنی پہ سوالیہ نشان لگا دیتا ہے۔۔ تم بھی دو بیٹیوں کی ماں ہو امید ہے میری بات سمجھو گی"

انکی سوچوں کا تسلسل فاطمہ کی آواز سے ٹوٹا جواب فائی ل یہ ایک جگہ انگلی رکھے کہہ رہیں تھیں

"یہ دیکھو ثریا یہاں ایڈریس والے خانے میں لکھا ہوا ایڈریس ہمارے گھر کا نہیں ہے یقیناً وہ کوئی می اور دعا ہو گی"

ثریا آنٹی کے کہنے کے لیے اب کچھ بھی نہ تھا وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو دوسروں کی باتوں میں بہت جلدی آ جاتے ہیں وہ وہی سوچنے لگ جاتے ہیں جو دوسرے چاہتے ہیں

وہ اٹھتے ہوئے بولیں

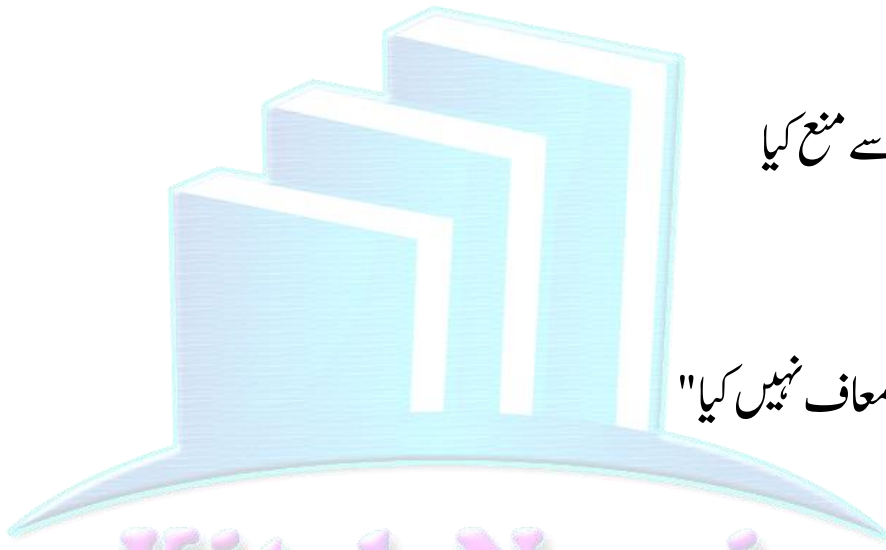
Posted on Kitab Nagri

"فاطمہ مجھے معاف کر دو میں نے بہت غلط سوچا دعا کے بارے میں میں چلتی ہوں اب باقائى ده رشتہ لے کے
آؤں گی اپنے بیٹے کا دعا کے لیے"

"نہیں ثریا اب اسکی ضرورت نہیں"

فاطمہ نے ملائی مت سے منع کیا

"کیوں کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا"



نہیں بات دراصل یہ ہے دعا کے کافی رشتے آتے رہے ہیں انہیں میں سے ایک رشتے کے ساتھ بات چیت چل
رہی ہے تو-----

"اچھا اللہ اسکا نصیب اچھا کرے"

Posted on Kitab Nagri

ثریا آئی د لگرفتی سے کہتی دروازے کی جانب بڑھ گئی

فاطمہ انکے جانے کے بعد عانیہ کے کمرے میں چلی آئی

"عانیہ دعا کو فون کرو اور کہو جلدی گھر آئے ساڑھے چھ ہو رہے ہیں اب تک سا لگرہ کی تقریب ہو چکی ہوگی"

عانیہ فون پکڑتے ہوئے سست روی سے بولی



"امی ایک بات بتاؤں آپ کو"

"ہاں بولو". انہوں نے ازلی نرمی سے کہا

وہ جھجکتے ہوئے بولی

فاطمہ ہولے سے مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب پلٹتے ہوئے بولیں

"میں سب جانتی ہوں عانیہ کہ وہ کب کب کیوں کیوں اور کدھر جاتی رہی ہے ابھی تم اسے جلدی سے کال کرو
بس۔۔۔"

فاطمہ تو اپنے کمرے میں چلی گئی مگر عانیہ چکراہ کے رہ گئی

www.kitabnagri.com

"یہ آپنی کیا گیم کھیل رہی ہے آخر اور امی کو بھی سب پتا ہے۔۔۔۔۔ صرف میں ہی اس گھر میں بے خبر ہوں"

اور وہ ایک لمبے عرصے تک یوں ہی بے خبر رہنے والی تھی

دماغ سے سیج پہ آئی تھی

سب کا دھیان دعا کی جانب تھا جس نے ایک رسمی مسکراہٹ چہرے پہ سجالی تھی اور اب بولنے کو تیار نظر آرہی تھی

"اسلام علیکم اینڈ گڈ ایوننگ ٹو آل۔۔ امید ہے سب کے مزاج اچھے ہوں گے آج کی یہ پارٹی ایک سرپرائز ہے میرے لیے۔۔۔ لیکن پلیز پہلے میں ریکوئی سیٹ کروں گی کہ میری پک یا ویڈیو نہ بنائیں کیونکہ فرسٹ ٹائیم اس طرح سب کو فیس کر رہی ہوں تو تھوڑی نروس ہو رہی ہوں"

وہ ذرا چپ ہوئی می اور سب کی طرف دیکھا جو ایسے خاموش اور متوجہ بیٹھے تھے جیسے کسی موٹیو نیشنل اسپیکر کا لیکچر لے رہے ہوں۔

ہاں البتہ موبائی ل سب نے اسکے کہنے پہ ٹیبلز پہ رکھ دیے تھے

وہ دوبارہ گویا ہوئی

"آپ سب کو مجھے دیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ میں بس خود کو وزیراعظم محسوس کرنے ہی لگی تھی کہ مجھے یاد آیا کہ میں تو اک صحافی ہوں"



اس بات پہ سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا

"اب چونکہ میں وزیراعظم تو ہوں نہیں کہ آپ لوگ میرے بارے میں جانتے ہوں تو مجھے ہی بتانا پڑے گا اپنے بارے میں آپ کو"

وہ جس طرح طنز کر رہی تھی سرعظیم بخوبی سمجھ رہے تھے جبکہ باقی سب اسکی باتوں کو انجوائے کر رہے تھے

دعا اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی گویا تعارف بس یہیں تک تھا

حاضرین سے ایک تیز طرار سی رپورٹ اٹھی

www.kitabnagri.com

"مس دعا ملک وہاج کے خلاف ثبوت کہاں سے لیے آپ نے"

دعا اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی اس سوال پہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی

Posted on Kitab Nagri

"مس یہ آپ بھی اچھے سے جانتی ہیں اور میں بھی کہ صحافی کبھی اپنا سانس نہیں بتاتے تو میرا خیال ہے اس سوال کو رہنے دیتے ہیں"

وہ بیچاری کھیلتے ہوئے واپس اپنی نشست پہ بیٹھ گئی

تبھی ایک نوجوان سیاستدان جو کہ آجکل سیاست میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا، دعا سے پوچھنے لگا

"کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ ملک وہاں کے خلاف کرپشن کے علاوہ اب اور کون کون سے مقدمے دائی کرنے والی ہیں آپ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ چند لمحے خاموش رہی سب بے تاب تھے اسکا جواب سننے کو

وہ زیر لب مسکرائی

اس حد درجہ حاضر جوابی پہ تالیاں بجنے لگیں

سر عظیم نے سکون کا سانس بھرا ان کی توقع کے خلاف وہ بہت اچھے سے سب سنبھال رہی تھی

اچانک ایک سایہ دبے قدموں سے لان کے دوسری طرف گیا وہ احمد نظام عرف نظامی تھا۔۔۔۔۔۔ جس نے نہ صرف چپکے سے دعا کی ویڈیو بنالی تھی بلکہ ملک و ہاج اور کچھ دوسرے خاص دوستوں کے ساتھ بنائے گئے واٹس ایپ گروپ میں بھی شیئر کر دی تھی

www.kitabnagri.com

جبکہ دعا آنے والے خطرے سے بے خبر ابھی بھی بھرپور اعتماد سے سب کے سوالات کا جوابات دے رہی تھی

بعض اوقات لاعلمی واقعی بہت بڑی نعمت ہوتی ہے

"خدا خیر کرے ماہین میڈم ٹھیک ہوں".

ہادی نے بے اختیار دعا کی

وہ لوگ ایسی فیلڈ اور مشن سے وابستہ تھے جہاں ذرا سی کوتاہی اور لاپرواہی جان بھی لے سکتی تھی

"ابے تو یہاں پہ کیا کر رہا ہے؟ چل نکل اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ لڑکی اٹھانے کا ٹائی م ہو گیا ہے"

ہادی کے پاس سے گزرتے بلکہ بھاگتے ہوئے اک گارڈ نے رکتے ہوئے پوچھا تو وہ جلدی سے بولا

"تم جاؤ میں بس ابھی ذرا واشتروم سے ہو کر آیا"

"لڑکے جلدی سے آجا اگر تیرے آنے سے پہلے بشیر بھائی آگیا نا تو تیری خیر نہیں ہونی"

ہادی نے تابعداری سے سر ہلایا

"ہاں ہاں بس دو منٹ میں آرہا ہوں تم تو جاؤ"

وہ چلا گیا تو ہادی ایک جانب ہو کر پھر سے ماہین کو کال ملانے لگا۔۔۔۔۔ اب اگر وہ کال نہ اٹھاتی تو ہادی کا ارادہ تھا کہ وہ ڈی ایس پی کو کال کر کے ان سے ہدایات لے لے گا کہ کیا کرنا ہے

عانیہ کمرے میں ٹہلتی ہوئی دعا کو کال پہ کال کر رہی تھی مگر ہر بار کال آپریٹر نمبر بزی ہونے کا سنا دیتی۔ اس نے جنھن بھلاہٹ سے موبائل بیڈ پہ پٹخا

پہلے ہی دماغ سوچ سوچ کے پاگل ہوئے جارہا تھا کہ دعا اور امی آخر کیا کھچھڑی پکار ہی ہیں آپس میں اور اس پر دعا کا فون نہ اٹھانا اور غصہ دلارہا تھا

کچھ دیر وہ یونہی سوچتی رہی پھر دوبارہ موبائل پکڑ کر دعا کو کال کرنے لگی
اس بار پہلی بیل پہ ہی دعا نے کال اٹھالی

"ہاں بولو عانیہ کیوں بار بار کال کیے جارہی ہو"



عانیہ تو تپ گئی اس انداز پہ

"میں بہت بور ہو رہی تھی تو سوچا آپ کو کال کر لوں تھوڑا دل بہل جائے گا اور ٹائی م بھی پاس ہو جائے گا۔"

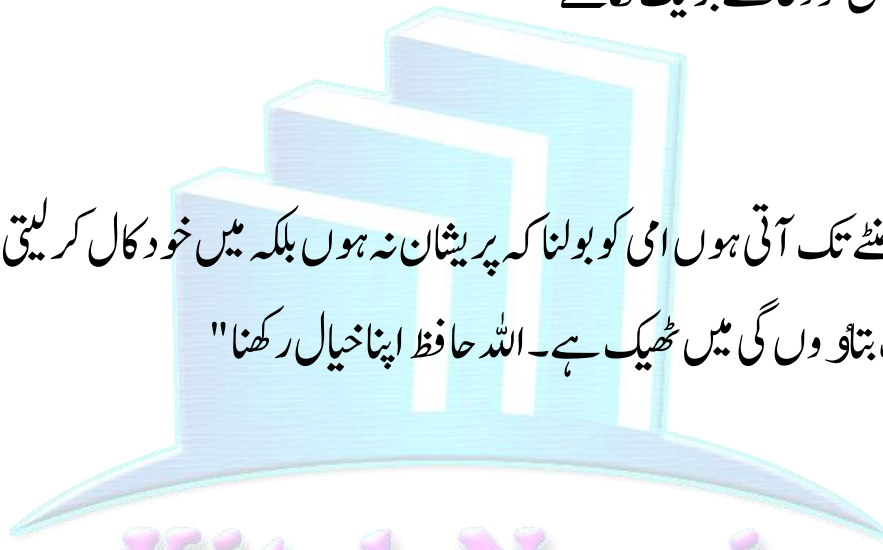
عانیہ واضح طنز کر رہی تھی پھر غصے سے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

Posted on Kitab Nagri

"یعنی حد ہے آپ! اگر میں بار بار کال کر رہی ہوں تو یقیناً کوئی ضروری بات ہی ہو گی نہ۔ امی کہہ رہی ہیں جلدی گھر آئیں اور ہاں ذرا مجھے اک بات تو بتائیں یہ مزار والا کیا چکر ہے۔ آپ کو پتا ہے ثریا آئی آج اتنا ہنگامہ کر کے گئی ہیں کہہ رہیں تھیں دعا کسی لڑکے کے چکر میں پیروں کے پاس جاتی ہے"

عانیہ کی پٹر پٹر کرتی زبان کو دعا نے بریک لگائے

"اچھا میں آدھ پون گھنٹے تک آتی ہوں امی کو بولنا کہ پریشان نہ ہوں بلکہ میں خود کال کر لیتی ہوں ابھی امی کو اور تمہیں آکر ساری بات بتاؤں گی میں ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا"



دعا نے جلدی جلدی کہتے ہوئے فون بند کر دیا تو عانیہ فون کو گھورتی رہ گئی

www.kitabnagri.com

"ایک دفعہ گھر تو آؤ تم آپ! اچھے سے خبر لوں گی میں تمہاری"

یہ کہتے ہوئے اس نے کب سوچا تھا کہ دعا آج گھر ہی نہیں آئے گی

برسوں پرانا خواب آج حقیقت کا روپ دھارے اسکے سامنے مجسم کھڑا تھا۔ آج سے وہ بھی ان لوگوں میں شمار ہونے جا رہا تھا جنہیں دنیا #گمنام کے نام سے جانتی تھی ...



یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم انکی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ انکی ہیبت سے رائی

عزیر نے آئی نے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے خود کو ابھی سے مشن پہ تصور کر لیا تھا حالانکہ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی تو ISI کی ٹریننگ مکمل ہوئی تھی مگر وہ ابھی سے خود کو ایجنٹ کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیسا انوکھا جذبہ ہوتا ہے وطن کے محافظوں کے پاس کہ جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔۔ ساری عمر دیارِ غیر میں گمنام بن کر گزار دینے والے اپنے گھر والوں کو یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔۔۔ دشمنوں کی پل پل کی خبر رکھنے والے اپنے گھروں سے پھریوں بے خبر ہو جاتے ہیں کہ اک دن اپنے رشتوں کے لیے بھی وہ گمنام بن جاتے ہیں۔۔۔۔



ہاں ایسے ہی ہوتے ہیں ISI کے محافظ

عزیر نے پیار سے سوچتے ہوئے کمرے میں لگی مارخور کی تصویر کی طرف دیکھا

اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اس نے سائیڈ پر رکھا موبائل اٹھایا اور بڑے ہشاش لہجے میں بولا

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم میرے نقلی مارخور بھائی"

دوسری جانب افراتھا۔۔ ISI کی ٹریننگ کے دوران ہی ان دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔

"ہاں میں نقلی مارخور ہوں تو تم بھی تو نقلی یو ایس اے ہو یاد ہے سکول میں کتنا مذاق بنا تھا تمہارا اپنے آپ کو یو ایس اے کہلوانے پہ"

افرا نے بھی حساب برابر رکھتے ہوئے اسکو یاد دلایا عزیز کا پورا نام عزیز شاہزیب اعوان تھا اسی لیے وہ مختصر اپنے آپ کو یو ایس اے کہلواتا تھا اور افرا نے واقعی بڑا ریکارڈ لگایا تھا اسکا

اسکے چہرے پہ ان دنوں کو یاد کرتے ہوئے ادا سی پھیل گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"انی کتنے اچھے دن تھے نہ ٹریننگ کے مجھے سکول بہت یاد آرہا ہے"

افرا ز بھی سینیٹی ہو کر بولا

Posted on Kitab Nagri

"بس کرپگلے رولائے گا کیا اتنے دنوں بعد آج میں اپنے گھر میں سکون سے دس بجے سو کر اٹھا ہوں اور تجھ سے میرا چین برداشت نہیں ہو رہا جو تو ٹرینگ سکول کو یاد کرا کے میرا حلق خشک کر رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی سر ظلمی اپنی رعب دار آواز میں کہیں گے

"افراز اگر آپ سے صبح جلدی نہیں اٹھا جاتا تو اپنا سامان پیک کیجیے اور گھر جائیے۔۔"

افراز نے کچھ اس طرح سے سر کی نقل اتاری کہ عزیز بے ساختہ ہنس دیا

"ہنس لو ہنس لو ادھر بھی تم مجھ پہ ہنسا کرتے تھے جناب خود تو کیپٹن تھے اس لیے بڑے مزے سے ٹرینگ کرتے رہے جبکہ میں ٹھہرا ایک عام شہری اتنے کڑے وقت سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

افراز نے کیلے لہجے میں اسکو خوب سنائی تو عزیز اور ہنسنے لگ گیا جس پر افراز نے اسے خوب صلواتیں سنا کر فون بند کر دیا

"نقلی مارخور نہ ہو تو پتا نہیں ISI میں کیسے آگیا اسے تو کسی سرکس میں جو کر ہونا چاہیے تھا"

عزیر نے ہنستے ہوئے خود کلامی کی اور ایک دفعہ پھر پیار سے گنگنایا

میں ہوں ISI

میں ہوں گمنام

آئی ی ایس آئی (ISI) کو انٹرسروسز انٹیلیجنس کہا جاتا ہے (inter services intelligence) اس ادارے کا قیام جنوری 1948 میں کیا گیا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں ہے۔

آئی ی ایس آئی کا کام ملکی معلومات کو اکٹھا کرنا اور دشمنوں سے ملکی حساس معلومات اور رازوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ISI اور IB میں بنیادی فرق یہی ہے کہ IB کو ملک کے اندر رہ کر ڈیفینڈ کرنا ہوتا ہے جبکہ ISI ملک سے باہر بھی پاکستان کے دشمنوں کو ڈھونڈتی اور ان کا صفایا کرتی ہے۔

غیر ملکی ایجنٹس پہ نظر رکھنا دہشتگردوں کے رازوں کا پتہ چلانا اور حساس اداروں کی حساس معلومات کو محفوظ رکھنا آئی ی ایس آئی کے اولین فرائض میں سے ہے

Posted on Kitab Nagri

ویسے تو ISI اور IB کے ایجنٹس الگ الگ اپنی ڈیوٹیز پر فارم کرتے ہیں مگر کچھ ایسے کیسز بھی ہوتے ہیں جن کو ISI اور IB کے ایجنٹس کو مل کے حل کرنا ہوتا ہے

آئی ی ایس آئی کے ہیڈ ڈائی ریکٹر جنرل کوبراہ راست ساری رپورٹ وزیراعظم اور آرمی چیف کو کرنا پڑتی ہے۔

نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنے ملک کا تحفظ کرتی ISI دنیا کی نمبر ون سیکرٹ ایجنسی ہے۔۔۔ ISI کا لوگوں کو مار خور ہے جو کہ پاکستان کا قومی جانور بھی ہے



www.kitabnagri.com

آئی ی ایس آئی میں شمولیت کے دو طریقے ہیں

1: ڈائی ریکٹ وے (Direct way)

2: ان ڈائی ریکٹ وے (In Direct way)

سب سے پہلے بات کر لیتے ہیں ان ڈائی ریکٹ وے کی

اس طریقے سے ISI وہی لوگ جو ائی ان کر سکتے ہیں جو آرمی میں ہوں۔ اس کے لیے انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں درخواست دینی پڑتی ہے اسکے بعد مختلف ٹیسٹس دینے پڑتے ہیں جن میں ریٹن ٹیسٹ سکل ٹیسٹ اور آئی کیو ٹیسٹ شامل ہوتے ہیں

جو امیدوار یہ ٹیسٹس کل ئی یر کر لیتے ہیں ان کو انٹر سروسز انٹیلیجنس سکول بھیجا جاتا ہے جہاں انٹیلیجنس کورس اور ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد امیدوار فیلڈ انٹیلیجنس یونٹ (FIU) میں اپلائی کر سکتے ہیں

اگر امیدواروں کی کارکردگی ٹریننگ اور کورس کے دوران اچھی اور حوصلہ افزا ہے تو پھر انکی سیکشن ہو جاتی ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

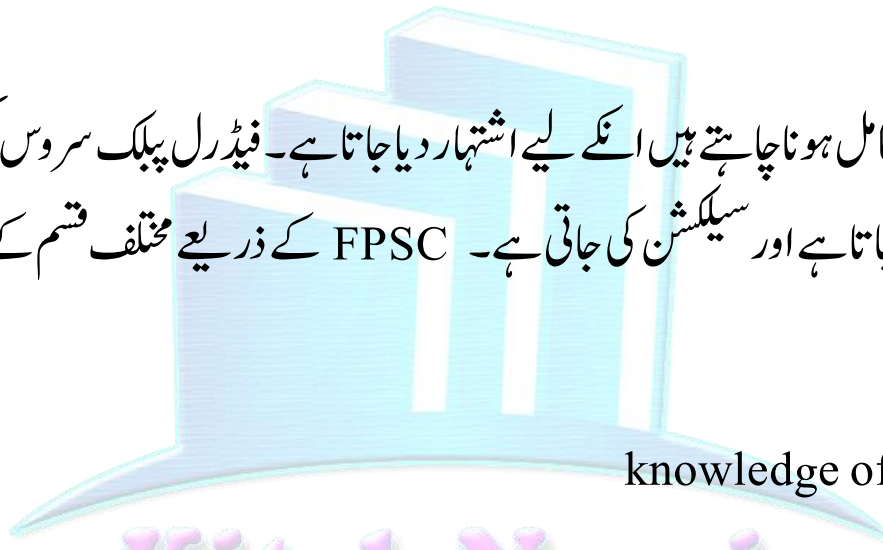
سین ئی رملٹری آفیسرز کی ڈیوٹیز حساس جگہوں پہ بدلتی رہتی ہیں کبھی ایک جگہ تو کبھی دوسری جگہ۔ دوران مشن بہت کم ایجنٹس آپس میں رابطہ رکھتے ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر تا کہ بُرے وقت میں صرف وہ ہی پھنسیں لیکن دنیا کی کوئی بھی طاقت آج تک ISI کے محافظوں کی زبان نہیں کھلوا سکی

Posted on Kitab Nagri

آئی ی ایس آئی میں جن آفیسرز کی پرفارمنس بہت زیادہ اچھی ہوتی ہے ان کی مدت ملازمت (توسیع کر کے) ساٹھ سال عمر تک بڑھادی جاتی ہے

اب بات کر لیتے ہیں ڈائی ریکٹ وے کی:

جو سولین ISI میں شامل ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے اشتہار دیا جاتا ہے۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن (FPSc) کے ذریعے ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور سیکشن کی جاتی ہے۔ FPSc کے ذریعے مختلف قسم کے ٹیسٹ لیے جاتے ہیں مثلاً



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

knowledge of current affairs

English test

Various analytical abilities

IQ test

Skill Test

Posted on Kitab Nagri

ٹیسٹس کے رزلٹ کے بعد امیدواروں کو shortlist

کیا جاتا ہے اور سیلیکٹڈ امیدواروں کی لسٹ ISI کو بھیج دی جاتی ہے۔ انکا بیک گراؤنڈ چیک کیا جاتا ہے اور اسکے بعد انکو انٹرویو کے لیے بلایا جاتا ہے۔۔

یہ انٹرویو ایک جوائنٹ کمیٹی کرتی ہے جس میں ISI اور FPSC کے آفیشلز ممبران ہوتے ہیں

جو امیدوار انٹرویو پاس کر لیتے ہیں انکی فٹنس، میڈیکل اور physical avaloations چیک کی جاتیں ہیں۔ ISI کو باقائے دہ جوائنٹ کرنے سے پہلے امیدوار کا فیملی بیک گراؤنڈ بہت بہت دھیان سے چیک کیا جاتا ہے

اگلے مرحلے میں انکو interservices intelligence school میں بھیجا جاتا ہے جہاں کم

www.kitabnagri.com

از کم انکو ایک سال کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔۔

سولین ایجنٹس زیادہ تر میجر کے رینک تک ہی رہتے ہیں۔ ISI میں شمولیت کے بعد کچھ ایجنٹس کو جوائنٹ انٹیلیجنس ایکس (JIX) اور کچھ کو جوائنٹ انٹیلیجنس بیورو (JIB) ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دیا جاتا ہے

اسی لیے وہ پھولی سانسوں کے ساتھ بس بھاگی جا رہی تھی

اتنے میں وہ نقاب پوش بھی اسکے سر پہ پہنچ گئے

www.kitabnagri.com

Page 231

Posted on Kitab Nagri

اسنے مدد طلب نظروں سے ادھر ادھر دیکھا مگر جو دو چار راگبیر گزر رہے تھے وہ بھی یہ سارا ماجرا دیکھ کر پلٹ گئے

اسکو گاڑی میں دھکیل دیا گیا اور آس پاس سارے گارڈز بیٹھ گئے۔

"بڑی آئی سی سینئر صحافی دعا ملک ہنسہ"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



بشیر نے بربر اتے ہوئے ڈرائی یونگ سیٹ سنبھال لی اور گاڑی فرائے بھرتی آگے بڑھ گئی

دعا سوچ رہی تھی اگر میں سر عظیم کی بات مان لیتی تو ابھی یوں نہ ہوتا

#کچھ_دیر_پہلے

شام اب پوری طرح رات میں ڈھل رہی تھی لان میں لگائی گئی یں مصنوعی روشنیوں کے ساتھ اب ستاروں کی روشنی بھی ماحول کو منور کر رہی تھی

کھانے کا دور شروع ہو چکا تھا دعا کا اب گھر جانے کا ارادہ تھا۔۔۔ سر عظیم کا خیال درست تھا دعا کو ہاتھوں ہاتھ لیا جا رہا تھا اسی لیے وہ جلد از جلد یہاں سے فرار چاہتی تھی

"دعا کو کہاں جا رہی ہو بیٹا"



اسے بیرونی گیٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کر سر عظیم بھاگے چلے آئے

www.kitabnagri.com

"گھر"۔۔۔ اس نے مختصر یک لفظی جواب پہ اکتفا کیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس سے کوئی بد تمیزی ہو اسی لیے تب سے وہ ان کو انور کر رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"بیٹارات کے اس وقت کیسے جاؤ گی۔ میرا ڈرائیور چھوڑ آتا ہے تمہیں"

وہ فکر مندی سے ٹائی م دیکھتے ہوئے ڈرائیور کو اشارہ کرنے لگے

"بہت شکریہ سر آپکا۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں نے کال کر کے ٹیکسی منگوا لی ہے۔ ابھی آتی ہی ہو گی۔۔۔ بلکہ میرا خیال ہے آگئی۔۔۔ میں چلتی ہوں خدا حافظ"

وہ سرد مہری سے کہتی گیٹ کی جانب بڑھی اور باہر نکل گئی

غصے میں سر کو کہہ تو دیا تھا کہ ٹیکسی منگوا لی ہے جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اتنا وقت ہی نہیں ملا تھا کہ کال کر لیتی روڈ کے کنارے سست روی سے چلتی وہ کال کرنے کا سوچ ہی رہی تھی جب اچانک ایک گاڑی عین اسکے پاس آ کر رکا۔ اور کچھ پستول بردار نقاب پوش باہر نکلے جنہوں نے دعا کو چاروں طرف سے گھیر لیا

"کون ہو تم لوگ مجھے کیوں ہراساں کر رہے ہو"

Posted on Kitab Nagri

دعا اس اچانک صورتحال سے ڈر گئی مگر سخت لہجے میں بولی

ان میں سے بشیر آگے بڑھا اور اسکے ہاتھ سے موبائی ل چھینتے ہوئے کمینگی سے بولا

"ہم کون ہیں یہ تو ہم بتا ہی دیں گے لڑکی تو ابھی ہمارے ساتھ چل بس"

بشیر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو کھینچنے لگا تو دعا نے اسکو زور سے دھکا دیا اور ہاتھ چھڑا کے ایک جانب بھاگ گئی



"اوئے پکڑو اسے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو کمینو بھاگو اسکے پیچھے"

www.kitabnagri.com

بشیر کے چلانے پر باقی سب گارڈ بھاگتے ہوئے دعا کا پیچھا کرنے لگے بشمول ہادی کے

#اور اب

دعا ملک وہاج کے غنڈوں کے قبضے میں تھی۔۔ اسکے ساتھ اب آگے کیا ہونے والا تھا یہ تو وقت ہی جانتا تھا

سب کو ایک حادثہ ضروری ہے

رات کے آٹھ بجے انٹیلیجنس بیورو کی میٹینگ ہنگامی بنیادوں پہ بلائی گئی تھی

سب موجود تھے سوائے ماہین اور ہادی کے مگر کال یہ وہ دونوں بھی میٹینگ اٹینڈ کرنے والے تھے

عمر اور ارتج دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ارتج نے قدرے جھک کے سرگوشی کی

www.kitabnagri.com

"مسٹر شوکت سنا ہے بڑی رشوتیں لی جا رہیں ہیں آجکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معصوم بھولی بھالی عورتوں سے کچھ

لوگ بہن کے جہیز کی موٹر سائیکل کے نام پر بیس بیس ہزار اینٹھ رہے ہیں۔۔۔ توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔"

ارتج افسوس سے کانوں کو ہاتھ لگایا

شوکت عرف عمر نے گھور کر ارتج کو دیکھا ابھی وہ کوئی ی جوانی حملہ کرنے ہی والا تھا کہ ڈی ایس پی صاحب تشریف لے آئے تو سب احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اور سلام کیا

سلام کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے سربراہی سنبھالی اور سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

"عمر آپ بتائیں اب تک آپ نے کیا معلومات حاصل کی ہیں اور مشن کس حد تک پہنچا ہے"



سر نے عمر کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا

"سر میں نے شوکت کے روپ میں پیر جلال کے خلاف بہت سی معلومات حاصل کی ہیں۔"

جلال اکبر دراصل دہشتگرد ہے۔ اور اسکا شمار ان دہشتگردوں میں ہوتا ہے جو شمالی وزیرستان میں آرمی آپریشن کی وجہ سے فرار ہو کر ادھر ادھر پناہ گزین ہو جاتے ہیں۔۔۔ سر ملک وہاج اور جلال کا آپس میں بہت گہرا کنکشن ہے۔۔۔ ملک وہاج نے جلال اکبر کے علاوہ اور بھی بہت سارے دہشتگردوں کو یہاں پہ پناہ دی ہوئی ہے"

"ہمم۔۔۔۔۔ عمر سوال یہ ہے کہ جلال اکبر کو پیر بنانے کی کیا ضرورت آن پڑی"

ڈی ایس پی صاحب نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے پرسوج لہجے میں سوال کیا تو عمر مسکراتے ہوئے بولا

"سر میں اسی طرف آرہا تھا۔ جلال اکبر کو پیر بنانے کے دو مقاصد ہیں

"نمبر ایک وہ دراصل اپنے بجٹ کو بڑھانا چاہتے ہیں یعنی عوام سے نذرانے کے نام پہ جو پیسے لوٹا جاتا ہے اسکو ہتھیار خریدنے اور کم عمر جوانوں کو دہشتگردی کی ٹریننگ دینے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور دوسرا مقصد تو انتہائی خطرناک ہے۔۔۔ دو دن بعد مزار پہ جو عرس ہونے والا ہے، اس موقع پہ ایک خود کش حملے کا پلان بنایا گیا ہے جو کافی بڑے پیمانے پہ کیا جائے گا"

عمر اتنا کہہ کر خاموش ہوا تو سب اسکی کارکردگی پہ تالیاں بجانے لگے

"سر اگر ہمیں اتنا کچھ پتا چل ہی گیا ہے اور ہمارے پاس انکے خلاف ثبوت بھی ہیں تو ہم ملک و ہاج اور اس نقلی پیر کو گرفتار کیوں نہیں کر لیتے"

ارتج کے ساتھ بیٹھی ایک اسٹنٹ سب انسپکٹر ماہانے الجھن سے سوال کیا۔ اسے کچھ دنوں پہلے ہی مشن میں شامل کیا گیا تھا

"نومس ماہا ہم فلحال انکو گرفتار نہیں کر سکتے کیوں کہ ابھی ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ خود کش بمبار کون ہیں جن کے ذریعے مزار پر حملہ کیا جائے گا اور دوسری بات انکے ٹھکانوں کا پتا بھی تو کرنا ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور یہ سب کون معلوم کرے گا؟۔"

ماہانے پھر سے سوال کیا

Posted on Kitab Nagri

"یہ سب میں معلوم کر لوں گی آپ مجھ پہ چھوڑ دیں"

ٹیبل پہ رکھے موبائل فون کے اسپیکر سے ماہین کی آواز گونجی تو سب چونک گئے

"ماہین آپ ٹھیک تو ہونا بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے بیٹا آپ نے جس مشن پہ آپ ہو ذرا سی کوتاہی جان اور عزت دونوں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے سو بی کئی رفل"

سر نے شفقت سے ماہین کو وارن کیا تو وہ مضبوط لہجے میں بولی

"آپ فکر نہیں کریں سر مجھے اپنی عزت اور جان کی حفاظت کرنی خوب آتی ہے۔ ان شاء اللہ سب کچھ پلان کے مطابق ہو گا۔ آپ دعا کیجیے گا۔ اچھا سر میں زیادہ دیر بات نہیں کر سکتی۔ خدا حافظ"

ماہین نے کال ختم کی تو سر کچھ دیر تک ہادی سے بات کرتے رہے

Posted on Kitab Nagri

تقریباً ایک گھنٹہ یہ میٹنگ جاری رہی پھر کہیں جا کے سب کو گھر جانے کی اجازت ملی

"ہاں تو مس ارتج آپ کیا کہہ رہیں تھیں کہ میں عورتوں سے پیسے لیتا ہوں رشوت لیتا ہوں"

عمر نے باہر نکلتے ہی ارتج کو جالیا جو اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی رک کے عمر کو دیکھتے ہوئے بولی

"ویل میں نے تو شوکت کے لیے یہ سب کہا تھا انسپکٹر عمر۔ آپ اپنے اوپر کیوں لے رہے ہیں"

"جیسے آپ جانتی نہیں کہ میں ہی شوکت کا رول پلے کر رہا ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے طنزیہ کہا تو ارتج کی ہنسی چھوٹ گئی

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی

Posted on Kitab Nagri

"چلو اب کافی رات ہوگئی ہے باقی کی لڑائی ان شاء اللہ صبح کرتے ہیں۔ خدا حافظ"

عمر زیر لب مسکراتے ہوئے بولا

"فی امان اللہ"

آسمان پہ چمکتا چاند بھی انکی نوک جھوک اور محبت پہ مسکرا دیا

موحد حسب معمول چھٹی کے بعد سب ٹیچرز کے ساتھ سٹاف روم میں بیٹھا بچوں کے ٹیسٹ چیک کر رہا تھا۔ باقی ٹیچرز بھی اپنا اپنا کام چیک کر رہے تھے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"موحد آپ کل لیو پر تھے خیریت تھی؟"

مس شبانہ نے کام پہ نظر دوڑاتے موحد سے سرسری انداز میں پوچھا

Posted on Kitab Nagri

وہ سب سے سین ئی ریچر تھیں اور موحد کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتی تھیں۔ موحد بھی انکی بہت عزت کرتا تھا

ابھی بھی شائی سنگی سے مسکراتے ہوئے بولا

"جی سب خیریت تھی اصل میں کل میرا ریٹن ٹیسٹ تھا تو وہی دینے گیا تھا"

"کس جاب کے لیے ٹیسٹ دینے گئے تھے آپ؟"

اب کی بار سر علی نے تجسس سے پوچھا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"انٹیلیجنس بیورو میں جاب کے لیے اپلائی کیا تھا"

اور NTS کے ذریعے ریٹن ٹیسٹ تھا کل.. دعا کیجیے گا اچھا رزلٹ آئے"

سب نے زیر لب آمین کہا

"اچھا موحد کون کون سے سبجیکٹس شامل ہوتے ہیں ٹیسٹ میں اور کتنے مارکس کا ٹیسٹ آیا تھا اور کہاں سینٹر بنا اور کیا منظر تھا وہاں کا"

سر علی نے اب کی بار سارے کام چھوڑ کے تفصیل جانی چاہی

موحد نے بھی اپنے ٹیسٹس کو ایک جانب رکھا اور کل کے بارے میں تفصیل بتانے کے لیے کل کے منظر میں پہنچ گیا

وہ گھر سے آٹھ بجے کے قریب نکلا تھا کیوں کے ٹیسٹ نو بجے سٹارٹ ہونا تھا اور سینٹر بھی اتنی دور نہیں تھا۔
www.kitabnagri.com
پندرہ منٹ میں وہ سینٹر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک ڈگری کالج برائے خواتین تھا اور آج بھی ہزاروں کی تعداد میں طلباء اور طالبات ٹیسٹ دینے آئے ہوئے تھے

امیدوار رولنبروائی ز اپنی اپنی نشستوں پہ بیٹھ گئے تو ٹیسٹ شروع کر دیا گیا

آج لڑکے بھی تھے اور لڑکیاں بھی جبکہ NTS کا سٹاف آج بدلا ہوا تھا

"توبہ آج کتنے کھڑوس نگران ہیں اللہ جی آج بچالینا بس آئی ندہ تیاری کر کے آؤں گا پلینز پیپر آسان آجائے جو جو میں نے پڑھا ہے بس وہی آئے پلینز اللہ میاں جی دعا قبول فرمائیں"

یہ موحد کی پچھلی نشست پہ بیٹھا لڑکا تھا جو ہاتھ جوڑ کے اور آنکھیں بند کر کے دعا مانگ رہا تھا

موحد بے اختیار مسکرا اٹھا اور اسکی طرف جھک کے دھیرے سے بولا

"بھائی اللہ آپ کی دعا ضرور قبول فرمائے گا ابھی سیدھے ہو کے بیٹھ جاؤ کیوں کے ہماری قطار کو پیپر ملنے لگا ہے"

www.kitabnagri.com

وہ بیچارہ اثر مندہ سا ہو کے مسکرا دیا

Posted on Kitab Nagri

سب سے پہلے English کا پیپر دیا گیا جو ٹوٹل پچپن (55) مارکس کا تھا۔۔۔۔۔ objective type میں

synonyms اور prepositions , antonyms شامل تھے

Subjective میں مندرجہ ذیل سوالات تھے

Essay writing

Comprehension

Translation



اسکے بعد MATHS اور IQ کے دس دس سوالات کا پرچہ حل کرنے کے لیے دیا گیا

اسکے بعد جنرل نانج مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے دس دس MCQs دیے گئے

www.kitabnagri.com

تقریباً دو گھنٹے تک ٹیسٹ جاری رہا اور موحد کو ہر پیپر کے اینڈ پتہ فون فون کی آوازیں آتی رہیں

Posted on Kitab Nagri

پھر جب ایگزامنر سب سے پیپر لینے کے بعد انکی قطار کے سٹوڈنٹس سے بھی پیپر لینے لگا تو فوں فوں کی آوازیں اور زور و شور سے آنے لگیں اس نے نگران کی نظروں سے بچتے ہوئے پیچھے مڑ کے دیکھا تو بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی

موحد بتاتے ہوئے پھر سے وہ فوں فوں والا منظر یاد کر کے ہنس دیا

"مطلب آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا وہ لڑکا دعائیٰ یں پڑھ پڑھ کے اپنے پیپر پہ پھونکیں مار رہا تھا "

سر علی نے بھی ہنستے ہوئے کہا تو موحد سر ہلاتے ہوئے پھر سے ہنستے ہوئے بتانے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بڑا من موچی لڑکا تھا بتا رہا تھا کہ میں بچپن سے ہر پیپر پہ پھونکیں مارتا آیا ہوں "

سب ایک بار پھر سے ہنسنے لگے

Posted on Kitab Nagri

"اچھا یہ تو بتاؤ کہ ٹیسٹ کی تیاری کہاں سے کی مطلب کیا کوئی خاص بک ہوتی ہے یا بس جو بک ملے اسے پڑھتے جاؤ"

سر علی نے کام کی بات پوچھی

موحد کے پیپر زچیک ہو گئے تھے انکو سمیٹتے ہوئے بتانے لگا

"سر دراصل NTS کے ٹیسٹس کے لیے سپیشل NTS کی ایک بک ہوتی ہے اسی سے بھی تیاری کی تھی --- اسکے علاوہ مختلف ویب سائٹس سے بھی کافی تیاری کی --- گوگل سے بھی بہت مدد ملی اور باقی اللہ کا شکر ہے کہ جنرل نانچ اچھا ہے میرا تو پیپر آسانی سے ہو گیا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تو اچھی بات ہے اللہ آپکو کامیاب کرے میرے بھائی کی"

موحد نے مسکراتے ہوئے سر علی کا شکریہ ادا کیا

"جو بھی ہے پھونکوں والی بات بہت مزے کی بتائی آپ نے موحد"

Posted on Kitab Nagri

مس شبانہ نے بھی بات میں اپنا حصہ ڈالا تو سب پھر سے مسکرا نے لگے

تبھی مس نتاشہ اندر داخل ہوئی ی حسبِ معمول چست لباس میں اس نے مس شبانہ کی بات سن لی تھی اسی لیے بڑی ادا سے موحد کو مخاطب کر کے بولی

"کیا موحد سر سب کو ہنسائے جا رہے ہیں مجھے بھی وہ بات بتائی یں جس پہ سب ہنس رہے ہیں"

موحد اور باقی سب کی مسکراہٹ فوراً سمٹی تھی

وہ کام مکمل کر چکا تھا۔ کھڑا ہوتا ہوا سنجیدگی سے بولا

"سوری مس نتاشہ میں تو ابھی گھر جا رہا ہوں ورنہ ضرور بتاتا آپ مس شبانہ سے پوچھ لیں وہ بتادیں گیں آپ کو۔ میں چلتا ہوں اللہ حافظ سب کو"

موحد نتاشہ کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گیا

نتاشہ کا سبکی کے احساس سے بُرا حال ہو گیا۔ وہ تلملاتے ہوئے سوچنے لگی

"مسٹر موحد بہت عزت دار اور حیا والے بنے پھرتے ہو نہ تم سب کے سامنے تمہارا وہ روپ لاؤں گی جو تم نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا"

اک اور زلیخا آج کے یوسف کو آزمانے والی تھی۔۔۔۔۔

جلال اکبر آستانے سے واپس آکر حسبِ معمول کچھ دیر اپنے ضروری کاموں میں مصروف رہا۔ سات بجے کے قریب فری ہو اتو عرس کے انتظامات کا پوچھنے کے لیے اس نے شوکت کو فون ملایا مگر اس کا فون بزی تھا پھر اس نے رشید کو فون کیا۔ وہ رات آستانے میں ہی رکتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"سلام پیر جی۔ بڑی لمبی عمر ہے جی آپ کی۔ میں ابھی آپ کو فون کرنے ہی والا تھا کہ آپ نے کر لیا"

رشید نے فون اٹھاتے ہی خوش آمدانہ انداز میں کہا یہ الگ بات کہ اسکے فون میں بیلنس نہیں تھا

"یہ شوکت کہاں ہے میرا فون نہیں اٹھا رہا وہ"

پیر جلال نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

"پیر جی شوکت کے بارے میں ہی تو بتانا تھا آپ کو میں نے۔۔ آپ کو پتا ہے آج شام کو ایک عورت ملنے آئی تھی جی اس سے"

رشید فل ڈرامائی انداز اختیار کرتے ہوئے بولا تو پیر جلال نے کوفت سے پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا پھر کیا ہوا"

اسے پتا تھا جب تک رشید نے پوری بات بتا نہیں دینی اسے سکون نہیں ملنا

Posted on Kitab Nagri

"پھر کیا جی شوکت نے اسے کوئی می فائی ل دی اور اس عورت نے شوکت کو کڑکتے نوٹ دیے اور وہ فائی ل لے کر چلی گئی۔۔ ایک گھنٹے بعد شوکت بھی چلا گیا کہیں۔۔ پیر جی مجھے تو دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے"

جلال اکبر جو بے تہی سے اسکی بات سن رہا تھا ایک دم چونک پڑا

"تم سچ کہہ رہے ہو کون عورت تھی وہ پہچانتے ہو اسکو"

"اللہ قسم پیر جی اک اک لفظ سچ کہا ہے میں نے اور وہ عورت دیکھی بھالی لگ رہی تھی جیسے اسے پہلے بھی آستانے پہ آتے جاتے دیکھا ہو۔۔ پیر جی اس شوکت کو تو چیک کرنا پڑے گا بڑی مشکوک حرکات ہیں اسکی آجکل"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا اچھا تم یہ بتاؤ عرس کے انتظامات مکمل ہو گئے کہ نہیں"

اسنے رشید کی بات کو کاٹتے ہوئے پوچھا

ابھی رشید کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ پیر جلال نے "اچھا ٹھیک ہے" کہہ کر کال کاٹ دی

رشید کے منہ پہ فون بند ہو گیا تو وہ کھسیاتے ہوئے اپنے بستر پہ لیٹ گیا

"لوجی پیرجی نے تو کوئی تعریف ہی نہیں کی میری۔۔۔۔۔ الثامنہ پہ فون بند کر دیا جیسے شوکت کی جگہ میں نے کوئی گڑبڑ کی ہو"

www.kitabnagri.com

آستانے کی دیواروں نے اسکی برابر اہٹ واضح طور پر سنی تھی

Posted on Kitab Nagri

ادھر جلال اکبر کا غصے سے بُرا حال تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی کے ابھی شوکت سے اگلو الے کہ سارا معاملہ کیا ہے

کچھ دیر اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتا رہا پھر دھیان بٹانے کے لیے انٹرنیٹ آن کیا واٹس ایپ کھولی تو گروپ میں ایک ویڈیو شئی رہوئی تھی اور کافی سارے تبصرے بھی تھے

یہ گروپ ملک وہاج اور اسکے کچھ دوستوں کا تھا جلال اکبر کو بھی ملک وہاج نے ہی ایڈ کیا تھا۔۔۔ زیادہ تر سب سیاستدانوں کی ہی خبریں اور باتیں ہوتی تھیں

ابھی بھی اسکا ویڈیو دیکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اپنا دھیان بٹانے کے لیے یوٹیوب نہی بلا ارادہ اس نے ویڈیو پہ ٹچ کر دیا

ویڈیو پلے ہوئی تو اسکو حیرت کا جھٹکا لگا وہ جو اپنے اعصاب کو پرسکون کرنا چاہتا تھا برے طریقے سے بے سکون ہو کر رہ گیا اسکے اعصاب چٹخ کے رہ گئے

سکرین پہ دعا کی ویڈیو تھی جو سرعظیم کی پارٹی کی تھی

Posted on Kitab Nagri

وہ سٹیج پہ اعتماد سے بولتی ہوئی ی کوئی ی اور دعا لگ رہی تھی
یہ اس ڈری سہمی اور معصوم دعا سے بہت مختلف لگ رہی تھی جو پیر جلال سے ملتی رہی تھی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

پورے دس منٹ کی ویڈیو تھی جس میں وہ عنقریب بڑے انکشافات کرنے کا اعلان کر رہی تھی

"دھوکا جلال اکبر کو دھوکا"

Kitab Nagri

اس نے موبائی ل زور سے قالین پر پٹخا اور زور سے چلایا
www.kitabnagri.com

"میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیا تم نے دعا ملک کیوں

اففف وہ چھٹانک بھر کی لڑکی مجھے پاگل بناتی رہی میرے گھر پہ آتی رہی اور میں گدھا احمق کچھ سمجھ ہی نہیں

پایا"

وہ اب نہایت طیش میں خود کو کوسنے اور-----

اپنے بال پکڑ کر نوچنے لگا

پھر ایک دم کسی خیال کے پیش نظر جلدی سے اٹھا اور اپنے کمرے کی دیواروں کو دیوانہ وار ٹھوک بجا کے چیک کرنے لگا

دیواروں پہ لگی پینٹنگس بھی اتار کے دیکھیں۔۔۔ درازوں کو الٹ پلٹ کے رکھ دیا
اونچی آواز سے بولتا وہ کمرے کا حشر نشر کر رہا تھا

"وہ یقیناً کوئی ایجنٹ ہے جاسوس ہے ضرور اس نے کیمرے لگائے ہوں گے کہیں نہ کہیں"

کمرے سے کچھ نہ ملتا تو بھاگتا ہو اڈرائی نگ روم میں گیا اور ہر دیوار کو باریک بینی سے چیک کرنے لگا
آخر ایک پینٹنگ پہ لگانھا سا کیمرہ اسکی نگاہوں میں آگیا

Posted on Kitab Nagri

"ہم تو میرا شک صحیح نکلا اب تم بچ کے دکھاؤ ذرا دے مالک مجھ سے تم نے جلال اکبر سے ٹکر لے کر اچھا نہیں کیا اسکا خمیازہ تو تمہیں بھگتنا پڑے گا تمہاری جان تو اب میں خود لوں گا"

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ سے اپنے کمرے میں بیٹھا ملک و ہاج کو فون کر رہا تھا

نونج چکے تھے عانیہ دعا کو فون کر کر کے تھک چکی تھی مگر نمبر مسلسل بند جا رہا تھا اب تو اسے پریشانی لاحق ہونے لگی تھی رات بتدریج گہری ہوتی جا رہی تھی اور دعا کا کوئی اتا پتا نہیں تھا

"امی آپی کا فون نہیں لگ رہا کب سے کوشش کر رہی ہوں وہ اٹھا نہیں رہا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ عشا کی نماز پڑھ کر اب دعا مانگ رہیں تھیں۔۔ پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی یں

"یا اللہ خیر چھ بجے کی نکلے ہوئی ہے گھر سے اب تو نونج گئے ہیں دو گھنٹے کا کہہ کر نکلے تھی ابھی تک پہنچی کیوں نہیں"

"پتا نہیں امی۔ وہ فون بھی تو نہیں اٹھا رہیں۔ آپ نے انکو جانے کیوں دیا تھا"

عانیہ غصے سے اب ماں کو مورد الزام ٹھہرا رہی تھی

"تم ایسا کرو دعا کو دوبارہ فون کرنے کی کوشش کرو۔۔ میں تب تک اسکے سر عظیم کو فون کرتی ہوں۔۔ کہہ تو رہی تھی کہ واپسی پہ سر عظیم ہی گھر چھوڑیں گے اب پتا نہیں کیا مسئلہ ہو گیا ہے"

فاطمہ بربر اتے ہوئے اب جائے نماز تہہ کر کے فون مل رہیں تھیں
عانیہ بھی کمرے میں آکر دوبارہ دعا کو فون ملانے لگی مگر اب بھی نمبر بند جا رہا تھا
www.kitabnagri.com

فاطمہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر آئیں

Posted on Kitab Nagri

"عانیہ میں نے کال کی ہے اسکے سر کو۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا آدھے گھنٹے پہلے وہ نکل گئی تھی وہاں سے۔۔۔ بس پہنچنے والی ہی ہو گی تم فکر نہ کرو"

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"لگتا ہے آپ آگئی میں دیکھتی ہوں جا کے"

عانیہ بے تابی سے کہتی دروازے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ملک وہاج بے چینی سے ٹہل رہا تھا اسے فکر ہو رہی تھی کہ کام اب تک ہوا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ آخر انتظار ختم ہوا اور بشیر کا فون آیا

www.kitabnagri.com

"ملک جی آپ کا کام ہو گیا ہے۔۔۔ اس چڑیا کے پنکھ کاٹ کے پنجرے میں قید کر دیا ہے اسکو"

Posted on Kitab Nagri

"ہاہاہاہارے واہ بشیرے دل خوش کر دیا تو نے میرا۔ تو ادھر ہی رک اور باقی سب کو واپس بھیج دے۔۔ میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک"

ملک وہاج کے چہرے پہ خوشی دیکھ کر ابہتاج سمجھ گیا کہ کام ہو گیا ہے باپ کو آنکھ مارتا ہوا بولا

"ڈیڈ اپنا مطلب نکال کے اسکو میرے حوالے کر دینا"

اس سے پہلے وہ کوئی ی جواب دیتا جلال اکبر کی کال آنے لگی

ملک وہاج نے بڑے خوشگوار موڈ کے ساتھ کال اٹینڈ کی۔۔

مگر جوں جوں وہ اسکی بات سنتا گیا توں توں اسکے چہرے کا رنگ بدلتا گیا

"تم فوراً ادھر میرے پاس پہنچو ابھی کے ابھی"

غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا

"یہ جلال ایک نمبر کا الو کا پٹھا ہے ابھی فون کر کے کہہ رہا ہے کہ وہ صحافی لڑکی دعا اسکے آستانے پہ بھی آتی رہی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ تو بھلا ہو نظامی کا اس نے اس لڑکی کی ویڈیو بنا کے بھیج دی ورنہ یہ بے وقوف تو بے خبری میں خود بھی مارا جاتا اور ہم سب کو بھی لے ڈوبتا۔۔۔"

ملک وہاں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جلال اکبر کو پکڑ کے جنجھوڑ ڈالے اور پوچھے

"ابے کاٹھ کے الو تو دہشت گرد پتا نہیں کیسے بن گیا عقل نام کی تو کوئی چیز ہے تم میں۔ اک لڑکی کے ہاتھوں بے وقوف بن گیا"

www.kitabnagri.com

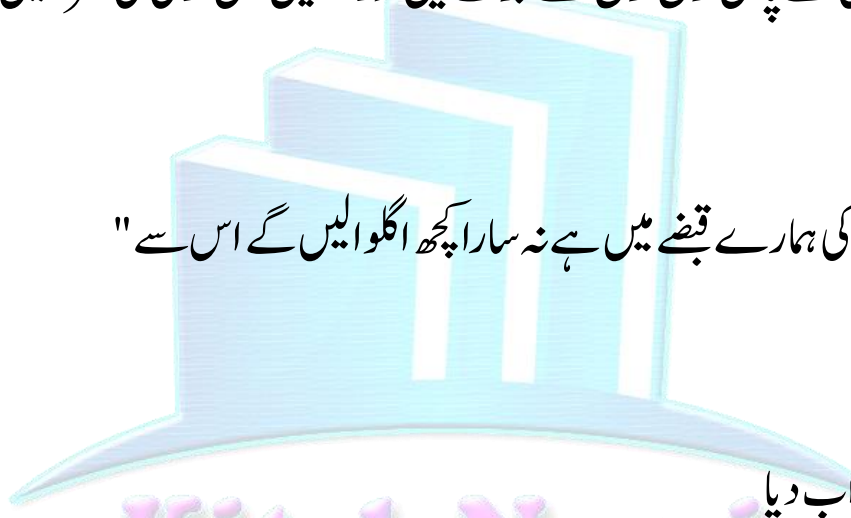
ابہتاج نے سیٹی بجائی

"واو امیزنگ لڑکی تو بڑے کمال کی ہے وڈ"

ملک وہاج نے غصے سے بیٹے کی جانب دیکھا

"شٹ اپ ابہتاج میں بہت پریشان ہوں اپنی فکر کیا کم تھی کہ اب اس جلال کا بھی مسئلہ سر پہ پڑ گیا ہے
---- پتا نہیں اس لڑکی کے پاس کون کون سے ثبوت ہیں اور تمہیں اس لڑکی کی تعریفیں سوچ رہیں ہیں"

"ریلیکس ڈیڈ اب تو وہ لڑکی ہمارے قبضے میں ہے نہ سارا کچھ اگلو الیں گے اس سے"



ابہتاج نے سکون سے جواب دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہمم صحیح کہہ رہے ہو تم اس لڑکی کی تو زبان کھلو ا کے رہو گامیں بس وہ صرف صحافی ہی ہو کوئی ایجنسی کی
لڑکی نہ ہو ورنہ ہم بڑی مصیبت میں پڑ جائیں گے"

اب کی بار اک نئی فکر نے ملک وہاج کو آن گھیرا۔۔۔

بلاشبہ اس چھوٹی سی لڑکی نے ان بڑے بڑے مردوں کی نیندیں حرام کر دیں تھیں

دعا سارے راستے روتی رہی مگر وہ سب ایسے خاموش تھے جیسے بہرے ہوں اور دعا کو کو تو لگ رہا تھا جیسے وہ گونگے بھی ہوں۔۔۔ مجال ہے جو تب سے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ہو ان غنڈوں نے۔ دعا کو صرف ایک چہرہ اپنا ہمدرد لگ رہا تھا جسکی آنکھوں میں اسے رحم کے ساتھ ساتھ بے بسی بھی نظر آرہی تھی جیسے وہ اسکی مدد کرنا چاہتا ہو مگر کرنے سکتا ہو۔۔۔۔۔

وہ چہرہ ہادی کا تھا۔ وہ مجبور تھا اکیلا اور بغیر کسی ہدایت یا آرڈر کے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

سوائے آنکھوں ہی آنکھوں میں دلا سادینے کے

www.kitabnagri.com

گاڑی آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد اب شہر سے باہر ایک گودام نما جگہ کے سامنے آکر رک گئی تھی۔ سب ایک ایک کر کے باہر نکلے اور دعا کو بھی کھینچتے ہوئے باہر نکالا اسکے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور منہ پہ بھی کپڑا لپیٹا گیا تھا۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

باہر آکر اسنے ناک کے راستے سانس اندر کھینچی اور زور لگا کر اپنے آپ کو چھڑانے لگی مگر مقابل اور زیادہ سختی سے اسکا بازو دبوچے گودام کی طرف بڑھ گیا

جس کمرے میں دعا کو لا کے پھینکا گیا تھا وہ تہہ خانے میں تھا تہہ خانہ کافی بڑا تھا۔ ایک ساتھ پانچ کمرے الگ الگ دروازوں کے ساتھ جڑے ہوئے تھے جبکہ سامنے والی سائیڈ پہ بھی دو کمرے تھے جن میں سے ایک میں دعا کو بند کیا گیا تھا

دس منٹ کے بعد سارے گارڈز کو بشمول ہادی کے واپس بھیج دیا گیا۔ صرف بشیر اور اسکا ایک وفادار ساتھی رہ گئے۔ ملک وہاں کو فون کرنے کے بعد وہ دونوں دعا کے کمرے میں آئے



"لڑکی اب تک تمہیں پتا چل ہی گیا ہو گا کہ تمہیں کس کے بندوں نے اغوا کیا ہے"

بشیر نے دعا سے مخاطب ہوتے ہوئے آگے بڑھ کے اسکے منہ سے کپڑا نکالا

کپڑا نکلتے ہی اسکے منہ سے گہری سانس خارج ہوئی ی۔ کھانستے ہوئے بولی

"نہیں مجھے نہیں پتا کہ تم لوگ کون ہو اور مجھے کیوں اٹھا کے لائے ہو دیکھو مجھے جانے دو"

بشیر کے ساتھ کھڑا سا تھی ہنستے ہوئے بولا

"جانے دیں گے اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی تو تم سے بڑے حساب کتاب کرنے ہیں"

دعا نے الجھن سے پوچھا

"کیسے حساب کتاب دیکھو مجھے لگتا ہے تم لوگ غلطی سے مجھے اٹھا لائے ہو میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا"

"دعا ملک ہمیں اک اک بات پتا ہے کہ تم کون ہو اور آجکل کیا کرتی پھر رہی ہو۔ بڑے شوق سے تم نے ملک و ہاج کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے تھے نہ اب تجھے ملک صاحب اچھے سے پوچھیں گے۔ ابھی آتے ہی ہوں گے

وہ۔"

دعا انکی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے رونے لگی مگر وہ بے حس بنے کھڑے رہے

کچھ دیر ہی گزری ہوگی جب ملک وہاں کسی کے ساتھ اندر داخل ہوا

آنے والی شخصیت کو دیکھ کر دعا کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ اسے معلوم ہو گیا کہ اسکا سارا ڈرامہ کھلنے والا ہے اور اب تو وہ کسی صورت نہیں بچ سکتی تھی

اندر آنے والا شخص پیر جلال اکبر تھا مگر دعا کے برعکس اسکے چہرے پہ کوئی حیرانی کا تاثر نہیں تھا

دعا نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے اور انکی تفسیش کے جواب میں کیا کہنا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ پیر جلال کو دیکھ کر کھڑی ہو گئی اور بھرپور حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی

"پیر جی۔۔۔ آپ۔۔۔۔ آپ یہاں اور۔۔۔ اور وہ بھی انکے ساتھ"

Posted on Kitab Nagri

اسنے انگلی سے ملک وہاج کی طرف اشارہ کیا جو اسکو دیکھ کر طیش سے آگے بڑھا اور ایک زوردار تھپڑ اسکے
چہرے پہ مارا

دعا کا ہونٹ پھٹ گیا اور خون رسنے لگا مگر اب ملک وہاج نے اسکی گردن دبوچ لی اور غراتے ہوئے بولا

"بتا تیرے پاس میرے خلاف اور کون کون سے ثبوت ہیں؟ اور تو نے میرے خلاف ثبوت کہاں سے لیے۔۔۔
بتا جلدی ورنہ تیری جان لے لوں گا میں"

دعا کی آنکھیں باہر کو آگئی یں وہ زور لگا کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی
ملک وہاج نے اسے چھوڑتے ہوئے ایک زوردار دھکا دیا وہ دیوار سے جا ٹکرائی۔ ماتھے سے خون نکلنے لگا۔۔

www.kitabnagri.com

اسکی حالت دیکھ کر جلال اکبر کے دل کو کچھ ہوا اسکو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ دعا ایسی نکلے گی

Posted on Kitab Nagri

"وہاں کیا کر رہے ہو اس طرح تو یہ مر جائے گی اتنی آسان موت اسکا مقدر نہیں ہے اور ابھی تو اس سے بہت سے راز بھی اگلوانے ہیں"

جلال اکبر نے ملک وہاں کو کندھوں سے تھامتے ہوئے سمجھانے والے انداز کہا تو وہ دعا کو غصے سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہوا

"چلو لڑکی شروع ہو جاؤ سب بتانا ورنہ اب کی بار تمہاری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں میرے پاس"



جلال اکبر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر دلچے میں بولا

دعا نے ڈوٹے سے ماتھے سے بہتے خون کو صاف کیا جواب بہتے ہوئے سارے چہرے پہ پھیل رہا تھا

"میں آپکو سب سچ بتا دوں گی مگر آپ لوگ وعدہ کریں مجھے گھر جانے دیں گے۔"

دعا نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا

وہ عجیب سی لگ رہی تھی خون اور آنسوؤں نے مل کے اس کے خوبصورت چہرے کا نقشہ بگاڑ کے رکھ دیا تھا

عانیہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ بے تابی سے دروازہ کھولا تھا مگر۔۔۔ سامنے دعا کی بجائے
اختر کھڑا تھا اثر یا آنٹی کا بیٹا ہاتھ میں اک پلیٹ تھا مے

اس نے وہ پلیٹ دعا کی جانب بڑھا دی

"امی نے گاجر کا حلوہ بنایا تھا کہہ رہی تھیں ابھی گرم گرم دے آؤ ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔"

www.kitabnagri.com

عانیہ نے پلیٹ تھامی اور زبردستی مسکراتے ہوئے بولی

"اپنی امی کو شکریہ بولے گا اور یہ بھی کہیے گا اس تکلف کی بلکل بھی ضرورت نہیں تھی"

Posted on Kitab Nagri

وہ سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر چلا گیا تو عانیہ نے زور سے دروازہ بند کیا

"ادھر ہماری جان اٹکی ہوئی ی ہے اور لوگوں کو حلوے کھانے اور بھیجنے کی پڑی ہے حد ہے"

بربر اتے ہوئے اندر کمرے کی جانب بڑھی تھی

کون تھا؟ فاطمہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

عانیہ نے پلیٹ آگے بڑھائی ی اور غصے سے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کی چہیتی دوست ثریا آنٹی نے گاجر کا حلوہ بھیجا ہے آپ کے لیے ہنہہ سمجھتی ہیں اک پلیٹ حلوے سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ تب تو بڑی باتیں سنار ہیں تمہیں کہ دعا یہ ہے دعا وہ ہے۔۔۔ اب کیوں پھر حلوے بھیج رہیں ہیں"

Posted on Kitab Nagri

"عانیہ"۔۔۔۔ فاطمہ نے تنبہہ کرتی نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ جانتی تھیں کہ وہ دعا کی وجہ سے بہت پریشان ہے اسی لیے ساری فرسٹیشن تریا آئی ہے یہ نکال رہی ہے

"امی دعا آپنی کہاں ہیں۔۔۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہیں کسی مشکل میں تو نہیں وہ"

اب کے وہ رونے لگی تھی۔۔۔ فاطمہ اسے چپ کرواتے ہوئے ساتھ لگا کر بولیں

"اللہ نے چاہا تو میری بیٹی بالکل ٹھیک ہوگی تم فکر نہیں کرو بس دعا کرو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اچانک فاطمہ کے موبائل کی گھنٹی بجی۔۔۔۔ وہ دونوں چونک کر علیحدہ ہوئی ہیں۔۔۔۔ "دعا" وہ بیک وقت بولیں تھیں

فاطمہ نے فون اٹھایا کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا نام دعا ہے۔۔ سر پہ نہ باپ کا سایہ ہے نہ کوئی بھائی ہے میرا۔ اپنی امی اور ایک چھوٹی بہن کے ساتھ رہتی ہوں۔۔ ہم لوگ بہت غریب ہیں کھانا پینا بہت مشکل سے پورا ہوتا ہے۔۔ اسی لیے میں کالج کے ساتھ ساتھ نوکری بھی کرتی ہوں۔۔۔"

سر عظیم کے چینل میں بڑی مشکلوں سے نوکری ملی تھی۔۔ میں اپنا کام بہت محنت اور لگن سے کرتی تھی مگر پھر بھی تنخواہ بہت کم تھی

پھر ایک دن سر عظیم نے مجھے آفس میں بلایا انکے ساتھ ایک آدمی اور بھی تھا"

یہاں تک کہانی سنا کے دعا نے ملک وہاج کی طرف اشارہ کیا۔۔ وہ اور جلال اکبر خاموشی سے اسکی باتیں سن رہے تھے

Kitab Nagri

"اس آدمی کے پاس آپ کے خلاف ثبوت تھے اور وہ ثبوت سر عظیم کو بیچنے آیا تھا۔۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر وہ ثبوت میڈیا میں میرے نام سے دیے جائیں گے تو وہ پورے دولاکھ روپے دیں گے مجھے

میری ماں بہت بیمار ہے جی اس لیے اسکا آپریشن کروانے کے لیے مجھے انکی بات ماننا پڑی اور آج بھی میں مجبوراً ان کے کہنے پہ سب کے سامنے آئی تھی"

اتنا کہہ وہ رونے لگی تو ملک وہاج نے کوفت سے اسے دیکھا اور غصے سے پوچھنے لگا

"وہ آدمی کون ہے کیا نام ہے اسکا؟ جلدی بتاؤ"

دعا نے روتے ہوئے سر اٹھا کے دیکھا پھر ضدی لہجے میں بولی

"اسکا نام ایک شرط پہ بتاؤں گی میں"

Kitab Nagri

ملک وہاج کو اسکی بات سن کر غصہ آگیا۔۔ دعا کو بالوں سے کھینچ کر اٹھایا اور اسکا منہ دبوچتے ہوئے بولا

"لڑکی تو ہمارے قبضے میں ہے اپنی شرطیں اپنے پاس رکھ اور نام بتا ورنہ تیرا وہ حال کروں گا کہ تو یاد رکھے گی"

دعا روتے ہوئے پھنسی پھنسی آواز میں بولی

"تم مجھے مار دو چاہو لیکن جب تک میرے اک سوال کا جواب نہیں دو گے میں اور کچھ نہیں بتاؤں گی"

"تیری تو۔۔۔" ملک وہاج اسکو مارنے لگا تھا کہ پیچھے سے جلال اکبر نے اسے روک دیا اور اسکا بازو تھام کر ذرا فاصلے پہ لے گیا

"یار میری بات تحمل سے سن وہ لڑکی بڑی جذباتی ہے اگر اس نے تمہارے غصے کی وجہ سے کوئی جھوٹ بول دیا تو ہم لوگ کیسے پتا چلائیں گے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔ اسکو آرام سے ہینڈل کرو گے تو سب فر فر بتائے گی"

جلال اکبر کی بات پر وہ تھوڑی دیر اپنے غصے پہ قابو پاتا رہا پھر ٹھیک ہے کہتا ہوا دعا کی جانب مڑا اور کڑے تیوروں سے پوچھنے لگا

"ہاں بتاؤ لڑکی کیا شرط ہے تمہاری کیا پوچھنا ہے تمہیں"

Posted on Kitab Nagri

دعا نے ان دونوں کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے صرف ایک سوال کیا

"میں وہاں اس پارٹی میں تھی تم لوگوں کو کس نے بتایا؟"

ملک وہاں کا قہقہہ بلند ہوا تھا اسکے سوال پہ

"تمہیں کیا لگا اس پارٹی میں سارے بندے تمہارے اس سر عظیم کے وفادار ہیں ایسا نہیں ہے بی بی۔۔۔ اور تمہارے بارے میں مخبری احمد نظام عرف نظامی نے کی تھی وہی جو کے سی این نیوز چینل کا مالک ہے بلکہ اس نے تو تمہاری بڑی پیاری سی ویڈیو بھی ہمیں بھیجی تھی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر جیب سے موبائل نکال کر دعا کی پارٹی والی ویڈیو اوپن کی اور اسکے سامنے موبائل کی سکرین کر دی

دعا چند لمحے موبائل کی طرف دیکھتی رہی پھر اچانک زور زور سے رونے لگی اور چلانے لگی

Posted on Kitab Nagri

"نظامی سر نے ویڈیو بنائی اور میرے بارے میں خبر بھی انہوں نے دی کتنے برے ہیں وہ اللہ پوچھے انکو"

وہ کیوں نظامی کا نام سن کے رونے لگ گئی تھی ان دونوں کی سمجھ سے بالاتر تھا

"لڑکی تمہارا دماغ چل گیا ہے کیا؟ پاگلوں کی طرح کیوں رو رہی ہو؟"



ملک وہاں غصے سے دھاڑا تو وہ سہم گئی

"اوکے اوکے اب نہیں روتی میں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دعا نے آنسو روکتے ہوئے کہا

"آپ کو اس شخص کا نام سننا تھا نہ ملک وہاں جس نے آپ کے خلاف ثبوت مجھے دیے تو سنیں اس کا نام ہے احمد

نظام عرف نظامی۔۔۔ اس نے آپ کو بھی دھوکہ دیا ہے اور مجھے بھی۔۔ ابھی کل ہی تو میں نے پیسے مانگے تھے

اس سے اور آج اس نے میرا بھی پتہ صاف کر دیا"

ذرا دیروہ سانس لینے کو رک کی پھر معصوم منہ بناتے ہوئے بولی

"ملک جی آپ کے خلاف اور بھی کافی زیادہ ثبوت ہیں مگر وہ سارے اس نظامی کے پاس ہیں اب وہ کسی اور نیوز چینل کو وہ ثبوت بیچ دے گا کیوں کہ مجھے تو پکڑوا چکا ہے"

ملک وہاج اور جلال نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا "نظامی" انکو یقین نہیں آرہا تھا



"تم سچ کہہ رہی ہونا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب کی بار پیر جلال نے سخت لہجے میں پوچھا تھا تو وہ رونے والا منہ بنا کے بولی

"سب کچھ آپ لوگوں کے سامنے ہے اس نے میرے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ بھی گیم کھیلی ہے ورنہ میرے پاس غیب سے تھوڑی نہ آنے تھے ثبوت"

ملک وہاج غصے سے بشیر کو پکارتا باہر کی جانب بڑھا

دعا اب جلال اکبر کی طرف گھومی اور زخمی انداز میں بولی

"مجھے نہیں پتا کہ اب آپ کو پیر جی کہنا چاہیے یا نہیں مگر سچ یہی ہے کہ میں آپ کے پاس واقعی اپنے کام سے آتی تھی۔۔۔ آپ کے پاس آکر سکون ملتا تھا اور تو اور آپ مجھے اچھے بھی لگنے لگے تھے مگر آپ بھی غلط آدمی نکلے۔۔"

آنسو جیسے بے تاب تھے آنکھوں سے باہر آنے کو مگر اس نے بے دردی سے انہیں صاف کر دیا

www.kitabnagri.com

اسی پل ملک وہاج دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ وہ اسکی بات سن چکا تھا

Posted on Kitab Nagri

"یعنی لڑکی تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہارا جلال کے پاس جانا محض اتفاق ہے اتنا بے وقوف سمجھ رکھا ہے ہمیں
سیدھے طریقے سے سب سچ بتاؤ۔۔"

دعا نے بھرائی کی آواز میں کہا تھا

"میں نے سب سچ بولا ہے کوئی کی جھوٹ نہیں بولا اب مجھے گھر جانے دیں میری اماں پریشان ہو رہیں ہوں گی"
پھر ذرا پینٹر ابدل کے بولی

"اگر میں گھر نہیں گئی تو اماں سر عظیم کو فون کریں گی پھر سیدھا شک آپ پہ جائے گا اسی لیے مجھے گھر جانے
دیں"

www.kitabnagri.com

وہ دونوں چونک کر اسکی جانب دیکھنے لگے جس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی جیسے اب اپنی بات وہ منوا کے رہے
گی

Posted on Kitab Nagri

"میرا خیال ہے یہ صحیح کہہ رہی ہے اگر اسکے غائب ہونے کی اطلاع میڈیا تک پہنچ گئی تو سب کا شک تمہاری طرف جائے گا"

جلال نے پریشانی سے ملک وہاں کی طرف دیکھا جو اسکی بات سن کے سوچ میں ڈوب گیا

"ہممم اسکا بھی حل ہے میرے پاس فلحال یہ تو تم بھول جاؤ لڑکی کہ ہم تمہیں گھر جانے دیں گے جب تک یہ پتا نہیں چلے گا کہ تم سچ کہہ رہی ہو یا جھوٹ تم ادھر ہی رہو گی"

اسکی بات پہ دعا کا چہرہ تاریک ہوا تھا جبکہ اب وہ بشیر کو آواز دے رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی ملک جی۔ بشیر فوراً حاضر ہوا تھا

"اپنے بندے بھیج دیے اس نظامی کو پکڑنے کے لیے یا ابھی تک ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہو"

Posted on Kitab Nagri

ملک وہاج کے پوچھنے پر وہ ہاتھ باندھ کے بولا

"جی ملک جی میں نے فون کر دیا ہے وہ نکل گئے ہیں اڈے سے ایک گھنٹے تک وہ بھی یہاں پہ قید ہوگا"

"اچھا ابھی ایسا کر فون دے اپنا"

اسکے ہاتھ بڑھانے پر بشیر نے جلدی سے جیب سے فون نکال کر تھما دیا جو ملک وہاج نے دعا کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا



"یہ فون پکڑ لڑکی اور جیسا میں بولوں ویسا ہی بول اپنی ماں کو فون کر کے ورنہ تیری اس ماں اور بہن کو بھی اٹھوانا میرے لیے مشکل نہیں"

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

دعانے کانپتے ہاتھوں سے فون پکڑا جانے اب وہ کیا کہلوانے جارہا تھا اس سے-----

اسلام آباد میں ائی رپورٹ پہ معمول کے مطابق رش تھا۔ ایسی بھاگ دوڑ اور فرا تفری تھی ہر طرف جیسے ہر کسی کو جلدی ہو

ائی رپورٹ بھی عجیب جگہ ہے یہاں بیک وقت دو قسم کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں ایک طرف لوگ پچھڑنے والوں سے مل کے آنسو بہا رہے ہوتے ہیں تو دوسری جانب لوٹ آنے والوں کو گلے سے لگا کر خوش ہو رہے ہوتے ہیں

www.kitabnagri.com

اس رش میں دونو جوان باڈی گارڈ کی وردی میں ملبوس ہاتھوں میں پلے کارڈ تھا مے جلدی جلدی اس طرف بڑھ رہے تھے جہاں سے انہوں نے کسی کو ریسو کرنا تھا

Posted on Kitab Nagri

یہ عزیز اور افراز تھے۔۔۔ آج انہیں پہلا مشن ملا تھا وہ بھی چھوٹا سا مگر وہ اپنی ہمت اور عزم سے اس مشن کو بڑا کرنا چاہتے تھے

ابھی دو دن پہلے کی ہی تو بات تھی جب وہ دونوں میجر و سیم کے سامنے ادب سے کھڑے تھے اور وہ انکو ایک تصویر دکھا کر سمجھا رہے تھے

"بوائے آج آپکو پہلی ڈیوٹی دی جا رہی ہے امید ہے آپ لوگ اچھا پر فارم کرو گے۔۔۔ آپ دونوں نے اس تصویر میں موجود شخص کو پرسوں ایئر پورٹ سے ریسو کرنا ہے اور اپنے فلیٹ میں ٹھہرانا ہے۔۔۔ جب تک کہ آپ کو مزید آرڈرز نہیں مل جاتے انڈرسٹینڈ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یس سر"

میجر و سیم کے رعب دار انداز پہ وہ دونوں بیک وقت بولے تھے

"اوکے اب آپ جاسکتے ہیں اور آپ اچھے طریقے سے انکو ریسو کریں گے اوکے"

اب کی بار دونوں نے فقط سر ہلادیا تھا اور سلام کرتے ہوئے باہر نکل آئے تھے

اور ابھی وہ ائی رپورٹ پہ تھے اسی شخص کو ریسو کرنے میجر و سیم کے آرڈرز کے عین مطابق

"ویسے یار واقعی ہم ISI کے ڈیپارٹمنٹ میں ہی گئے ہیں نہ مجھے تو شک ہو رہا ہے اتنا چھوٹا سا کام دیا گیا ہے ہمیں"

ابھی فلائیٹ لینڈ ہونے میں بیس منٹ تھے افراز سے چپ نہ رہا گیا تو عزیر سے تشویش سے پوچھنے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم کل سے کوئی سو بار یہ سوال مجھ سے پوچھ چکے ہو اور میں تمہیں سو بار ہی جواب دے چکا ہوں کہ میرے باپ ہم سو فیصد ISI کے خوبرو جوان ہیں بلکہ سوری خوبرو جوان تو صرف میں ہوں تم میں تو صرف جان ہے جو تھوڑی سی بچی ہوئی ہے"

Posted on Kitab Nagri

عزیر نے اسکے بے تکے سوال پہ اسے سر تا پاؤں تک گھورتے ہوئے اچھی خاصی باتوں سے نوازا جبکہ افراز تو اسکی غلط بیانی پہ تڑپ اٹھا

"توبہ کتنے جھوٹے ہو تم میں نے تم سے سو بار نہیں پچا نوے بار پوچھا ہے اور تم نے بھی ہر بار جواب نہیں دیا مجھے۔۔۔۔۔ پچاس بار تو تم نے صرف سر ہی ہلا دیا تھا"

پھر کچھ یاد آنے پر قدرے خفگی سے بولا

"اور ہاں یہ تم کس خوشی میں خود کی جھوٹی تعریفیں کیے جا رہے ہو۔۔۔۔۔ بڑے بنتے ہونہ تم

"یو ایس اے"۔۔۔۔۔ اگر امریکہ کو پتا چلے نہ کہ تم نے اسکے نام کی ابریویشن کو اپنے نام کی ابریویشن بنالیا ہے تو یقیناً ٹرمپ اپنے ملک کا نام بدل دے گا۔۔۔ کہے گا اتنی انسلٹ میں اپنے ملک کے نام کی برداشت نہیں کر

www.kitabnagri.com

سکتا"

عزیر شاہزیب اعوان تفاخر سے مسکرایا

Posted on Kitab Nagri

"تم سے اسی جیسی کی امید تھی مجھے بہر حال ایک بات تو طے ہے میں تمہیں زیادہ ذلیل کرتا ہوں اور تم مجھے بس کرنے کی کوشش کرتے ہو جو کے میں ہوتا نہیں"

بڑی شان سے فرضی کالر جھاڑے گئے۔۔ جو مقابل کو زچ کرنے کا اک اور ہتھیار تھا۔۔۔۔۔ افراز جذباتی انداز میں بولا تھا

"تم ہوتے کون ہو مجھے بے عزت کرنے والے تم دیکھنا میرے نصیب میں بہت عزت ہے"

"فلحال تیرے نصیب میں صرف عزت افزائی ہی ہے میرے بھائی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزیر گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے اسے بولنے کا موقع دیے بغیر آگے بڑھتے ہوئے بولا

"فلائی ٹ لینڈ ہوگئی ہے چلو اس طرف وہ آنے والا ہے"

Posted on Kitab Nagri

افراز بھی کسی اور موقعے پہ بدلہ لینے کا سوچتا ہوا اسکے پیچھے لپکا

سب سے پہلے مشن پھر کچھ اور-----

وہ دونوں پلے کارڈز تھامے ہوئے کھڑے تھے جن پر بڑا سا کر کے "مسٹر خان" لکھا ہوا تھا

"وہ دیکھو وہ ادھر ہماری طرف ہی آرہا ہے"

مسٹر خان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر افراز نے سرگوشی کی

"مسٹر خان ویکم ٹوپاکستان پلیز آئیے ہمارے ساتھ

گاڑی آپکا انتظار کر رہی ہے"

www.kitabnagri.com

مسٹر خان کے قریب آنے پر عزیر نے مصافحہ کرتے ہوئے شائیستگی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالے جبکہ افراز انکا معافی نہ کرنے میں مصروف تھا

Posted on Kitab Nagri

وہ یقیناً پچاس کے آس پاس کی عمر کے تھے مگر چالیس سے اوپر نہ لگتے تھے۔۔۔ اس ادھیڑ عمری میں بھی سرخ و سفید رنگت بھوری آنکھیں ڈائی کیے ہوئے بال اور انکاسٹائل انکو ممتاز بنا رہا تھا۔۔۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت شخصیت کے مالک تھے

"لیکن یہ ہیں کون؟؟" بزنس مین، دہشتگرد، ملک دشمن ایجنٹ یا پھر پاک اسپائی

افراز کو بس یہی تجسس کھائے جا رہا تھا



موحد کو این ٹی ایس کارپنٹ ٹیسٹ دیے آج تقریباً دو ماہ ہو گئے تھے اور آج صد شکر کہ زلٹ آہی گیا تھا اتنے انتظار کے بعد۔۔۔

ٹوٹل 100 نمبروں میں سے اس نے 75 نمبر حاصل کیے تھے اور وہ اس بات پہ بھی اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ میرٹ پہ تھا اور بھی اسکو تقریباً زلٹ آنے کے ایک مہینے بعد معلوم ہوا تھا

اب اگلے مرحلے کے لیے پھر سے ایک لمبا انتظار تھا

ایک جانب اسے ٹیسٹ کلی ٹی رہونے اور میرٹ پہ آنے کی خوشی تھی تو دوسری جانب سے وہ سکول کے حوالے سے پریشان تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ جلد ہی یہ نوکری بھی اسکے ہاتھ سے جائے گی وہ بھی صرف نتاشہ کی وجہ سے۔۔۔ پہلے ہی وہ صبح کے ساتھ ساتھ شام کو بھی اکیڈمی پڑھا رہا تھا تاکہ گھر کا ماحول خراب نہ ہو ایسے میں وہ سکول کی جاب نہیں چھوڑنا چاہتا تھا مگر۔۔۔

پھر اسکے بدترین خدشات کی تصدیق ہو گئی نتاشہ نے آہستہ آہستہ اسکے خلاف جال بننا شروع کر دیا تھا

عزیر اور افراز مسٹر خان کو لے کر گھر آچکے تھے۔۔ گھر شہر کے مین میں واقع ایک کمرشل ایریا میں تھا۔ یہ گھر عزیر کے والد کا تھا جب کبھی اسلام آباد آنا ہوتا تو وہ اسی گھر میں ٹہرتے تھے۔۔۔ آجکل یہ گھر افراز اور عزیر کا مسکن بنا ہوا تھا اور اب اک نئی نئی فرد کا اضافہ اس گھر میں نہ جانے کیا تبدیلی لانے جا رہا تھا

"مسٹر خان آپ بیٹھیں میں آپ کے لیے کافی بنا کر لاتا ہوں"

Posted on Kitab Nagri

پور راستے مسٹر خان اپنے موبائی لپہ لگے رہے تھے تو ان دونوں نے بھی مخاطب کرنا مناسب نہ سمجھا اب گھر آنے کے بعد عزیر نے انکو ڈرائی نگ روم میں بٹھاتے ہوئے کافی لانے کا کہا تو وہ شایستگی سے مسکراتے ہوئے بولے

"کافی کے بجائے اگر چائے مل جائے تو۔۔۔۔۔۔۔"

"شیوروائے ناٹ۔۔۔" عزیر سر کو خم دیتے ہوئے کچن میں چلا گیا جبکہ افراز وہیں انکے سامنے رکھے صوفے پہ بیٹھ کر دوبارہ سے انکا جائی زہ لینے میں مصروف ہو گیا جو ایک دفعہ پھر موبائی لپہ نظریں جمائے جانے کیا کھوج رہے تھے



"اگر یہ دہشتگرد ہونا پھر اسکی خیر نہیں افراز کے ہاتھوں۔۔۔۔۔" وہ ابھی بھی مسٹر خان کو دیکھتے ہوئے مسلسل سوچوں کے تانے بانے بن رہا تھا۔

"لیکن اگر یہ نہ ہوا تو" ایک دوسری سوچ در آئی

Posted on Kitab Nagri

"ینگ مین اگر مجھے دیکھنے کا شوق پورا ہو گیا ہو تو مجھے بتاؤ واشروم کہاں ہے؟ تاکہ میں فریش ہو سکوں"

مسٹر خان نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تو افراز شرمندہ ہو گیا البتہ ایک بات وہ نوٹس کیے بغیر نہ رہ سکا کہ انکا لہجہ بہت صاف تھا اور اردو وہ بہت روانی سے بول رہے تھے جبکہ شکل سے وہ امریکن لگ رہے تھے

"جی جی۔۔ جی آئی میں آپ کو بتاتا ہوں واشروم کہاں ہے اور میں آپ کو نہیں بلکہ آپ کے پیچھے دیوار پہ لگی اس پینٹنگ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ واہ آرٹ کا کیا شاندار نمونہ ہے پینٹر نے کس مہارت سے سب رنگوں کو ایک ساتھ پینٹ کیا ہے"

وہ افراز ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے کھڑے ہوتے ہوئے پینٹنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ پر اعتماد انداز میں

www.kitabnagri.com

بولا

مسٹر خان نے اس پینٹنگ کی جانب پیچھے مڑ کے دیکھا جسے افراز رنگوں کی مہارت کا نام دے رہا تھا وہ غروب آفتاب کا ایک شاندار منظر تھا

وہ مسکرا دیے اسکے جھوٹ اور آرٹ سے لاعلمی پہ پھر افراز کے ساتھ واشروم کی جانب بڑھ گئے

عزیر کے چائے لانے تک وہ دونوں دوبارہ ڈرائی نگ روم میں واپس آچکے تھے

عزیر نے سلیقے سے انکے سامنے چائے لا کر رکھی ساتھ میں کچھ اسنیکس بھی تھے

پھر اپنا اور افراز کا کپ لے کر افراز کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

"مسٹر خان اگر آپ اپنا تعارف کروادیں تو ہمیں بہت خوشی ہوگی"

چائے کا سپ لیتے ہوئے عزیر نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے تو نہیں خوشی ہوگی بلکل بھی ایویں جھوٹ نہ بولو تم"

افراز کی زبان میں کجھلی ہوئی تو عزیر کی جانب بڑھتے ہوئے سرگوشی بھرے انداز میں بولا۔۔۔ عزیر نے
جواباً اسے کہنی ماری تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جبکہ مسٹر خان نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اور چائے کے سپ لیتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہنا شروع کیا۔۔۔

"ویل مجھے لگتا ہے عاصم نے آپکو میرے بارے میں بتایا نہیں۔۔۔ میں ایک بزنس مین ہوں امریکہ میں رہتا ہوں پچھلے چودہ سالوں سے وہیں ہوں۔۔۔ پاکستان اپنے بزنس کے سلسلے میں آیا ہوں۔۔۔ عاصم میرے دوست کا بیٹا ہے اسی نے کہا تھا کہ اسکے آدمی مجھے لینے آئی ہیں گے مگر مجھے علم نہیں تھا کہ اسکے گارڈز اتنے فری ہوں گے کہ مہمان سے اسکا انٹر وڈکشن لیں گے۔۔۔ ویری سٹرینج"

مسٹر خان کے کہنے پر ان دونوں کی نظریں بے اختیار اپنے حلیے پہ گئی تھیں وہ بھول بیٹھے تھے کہ وہ گارڈز کی وردی میں ملبوس تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرا کمرہ دکھائیے گے آپ لوگ؟ ایکچوئی ملی میں بہت تھک چکا ہوں تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتا ہوں"

اب کی بار بہت نرم انداز میں پوچھا گیا تھا گویا پچھلی بات کا تاثر زائل کرنے کی کوشش کی گئی ہو

Posted on Kitab Nagri

"جی یہ ڈرائی نگ روم کے بالکل ساتھ ہی گیٹ روم ہے آپ ریٹ کر لیں"

عزیر ہی کھڑے ہوتے ہوئے بولا کیوں کے افراز کا تو انکو گارڈز کہنے پہ منہ بنا ہوا تھا

"تھینکیو جنٹلمین ٹی واز فٹاسٹک..."

وہ عزیر کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے ڈرائی نگ روم سے باہر نکل گئے

"یار یہ بزنس مین نہیں لگ رہے اور نہ ہی یہ کسی بزنس ٹورپہ پاکستان آئے ہیں مجھے تو کوئی ی اور چکر لگ رہا ہے۔۔"

Kitab Nagri

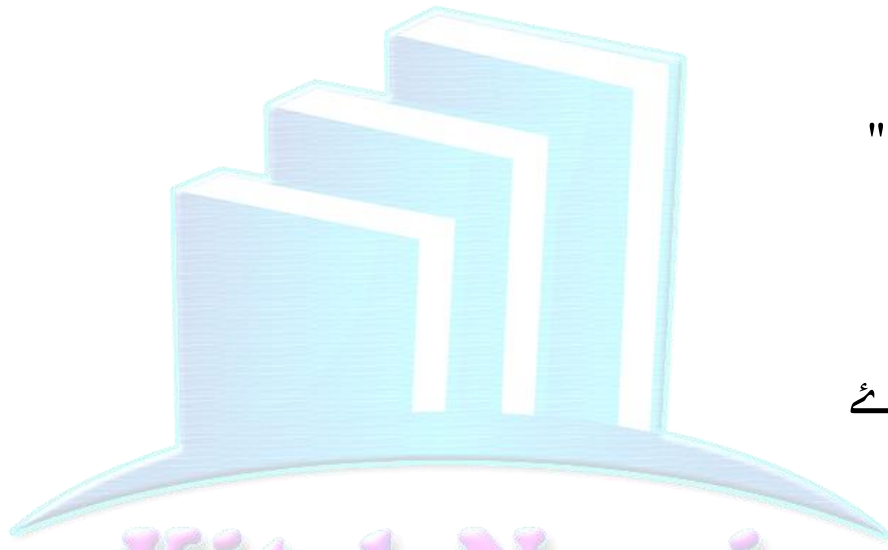
www.kitabnagri.com

افراز نے پرسوچ انداز میں کہا تو عزیر اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

"میں نے میجر عاصم کو کال کی تھی"

"کب؟؟" افراز سیدھا ہو کے بیٹھ گیا

ابھی جب میں کچن میں چائے بنا رہا تھا تب کال کر کے انفارم کیا تھا کہ انکا مطلوبہ شخص پاکستان میرے گھر میں پہنچ چکا ہے



"پھر کیا کہا انہوں نے"

عزیر نے کندھے اچکائے

"کچھ نہیں بس یہی کہا گڈ جاب انکا خیال رکھنا اچھے سے اور فون بند کر دیا"

"یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔" افراز جھجھلا گیا

"میں کیا کہہ سکتا ہوں یار میجر عاصم نے میری کوئی بات سنی ہی نہیں بس اپنی کہی اور فون بند کر دیا"

Posted on Kitab Nagri

عزیر بے چارگی سے کہتا ہوا وہیں صوفیہ لیٹ گیا وہ بھی تھک چکا تھا

"ایک منٹ ایک منٹ مجھے کچھ سمجھ آ رہا ہے کہ میجر عاصم نے کہا کیا دراصل"

افراز اچھلتے ہوئے کھڑا ہو گیا تو مجبوراً عزیر کو بھی اٹھ کے بیٹھنا پڑا اور پوچھنا پڑا

"ذرا مجھے بھی بتاؤ تمہیں کیا سمجھ آئی"

جواباً افرانے اسے میجر عاصم کا پیغام بتایا اور ساتھ ہی اپنا پلان بھی تو عزیر بے ساختہ اسے داد دینے پہ مجبور ہو گیا

بقول عزیر کے

Kitab Nagri

کبھی کبھی کھوٹے سکے بھی کام آجاتے ہیں اور اس بات پہ اسے دوچار تھپڑ بھی پڑے تھے افرانے سے۔۔۔

فاطمہ نے کال اٹھائی۔ ان کا خیال درست تھا دوسری جانب واقعی دعا تھی

"ہیلو امی میں دعا"

ابھی الفاظ اسکے منہ میں تھے کہ وہ بات کاٹ کر بولیں

"دعا کہاں ہو تم۔۔ کب سے کال کر رہے ہیں تمہیں۔۔ نمبر کیوں بند جا رہا ہے تمہارا۔۔ ابھی تک گھر کیوں نہیں آئی تم"



ایک ہی سانس میں انہوں نے کئی سوال پوچھ ڈالے

"امی میری بات سنیں دھیان سے ابھی کوئی سوال نہ کریں مجھ سے"

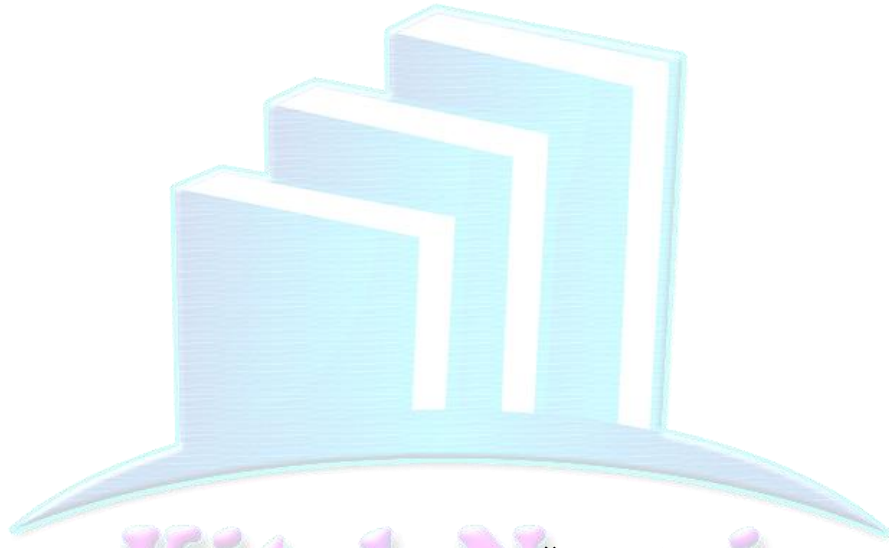
فون سپیکر پہ تھا عانیہ کو معاملہ سنگین لگا تو پریشانی سے بولی

www.kitabnagri.com

"آپی ہمیں کچھ نہیں سننا۔۔ تم فوراً گھر آؤ۔ بس"

دعا کی غصے بھری آواز ماؤ تھ پیس سے ٹکرائی

"شٹ اپ عانیہ میں امی سے بات کر رہی ہوں نہ تم بچ میں کیوں بول رہی ہو۔۔ امی سنیں میں آپکے گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی آئی ہوں۔۔ میں ایک لڑکے کو پسند کرتی ہوں اور اسی کے ساتھ گھر سے بھاگ آئی ہوں۔۔ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کیجیے گا۔ میں اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کے آئی ہوں اور اب میں اسی کے ساتھ شادی کر کے رہوں گی۔۔ خدا حافظ"



دعا۔۔۔۔

آپی ی ی ی ی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دونوں نے ایک ساتھ کہا مگر دعا فون بند کر چکی تھی

"امی یہ یہ آپنی کیا بکواس کر رہی تھی۔۔ وہ وہ یقیناً جھوٹ بول رہی تھی۔۔ ایسے کیسے وہ گھر چھوڑ کے جاسکتی ہے وہ بھی کسی لڑکے کے ساتھ۔۔ مطلب ثریا آنٹی ٹھیک کہہ رہیں تھیں۔۔ دعا آپنی واقعی کسی لڑکے کے چکر میں تھی"

Posted on Kitab Nagri

عانیہ غصے سے ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے بول رہی تھی پھر جھجھلاہٹ سے فاطمہ کے پاس رکی

"امی آپ خاموش کیوں ہیں؟ کچھ بولیں نہ آپ تو ایسی نہیں ہے پھر ابھی یہ۔۔۔۔"

اسنے بات ادھوری چھوڑ دی مگر فاطمہ نے کوئی جواب نہ دیا خاموشی سے اٹھ کے کمرے میں چلی گئی

عانیہ کا تو دماغ ہل کے رہ گیا تھا اسے لگ رہا تھا کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے سب کچھ ویسا نہیں تھا جیسا بظاہر نظر آرہا تھا
موحد چھٹی کے بعد آفس کی جانب چلا آیا تھا۔۔ اسکا کل انٹرویو تھا انٹیلیجنس بیورو میں تو اسی سلسلے میں اسے
چھٹی چاہیے تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکول آفس دو حصوں پر مشتمل تھا جیسے ہی دروازے سے اندر جاؤ وہاں وزیٹرز کے لیے صوفے اور وائی س
پر نسل اور کو آرڈینیٹر کے لیے ریسپشن ڈیسک بنائے گئے تھے۔۔۔ ریسپشن سے آگے پر نسل کا آفس تھا
۔۔ زیادہ تر معاملات کو ریسپشن پہ ہی نبٹالیا جاتا تھا اور بہت کم کسی کو آگے پر نسل کی جانب ریفر کیا جاتا تھا

Posted on Kitab Nagri

ابھی بھی موحد آفس میں داخل ہوا تو اس وقت ریسپشن پہ صرف نتاشہ تھی۔ وہ بغیر اسکی جانب دیکھے سر کے آفس کی جانب بڑھا جیسی نتاشہ کے کہنے پہ رک گیا

سر موحد کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟

وہ پلٹا اسکے ڈیسک تک آیا اور رسان سے بولا

"میرا خیال ہے اس طرف صرف پرنسپل سر کا آفس ہی ہے کوئی دوجار ملکوں کے بارڈر نہیں جو آپ کو کنفیوژن ہو رہی ہے کہ میں کس طرف اور کہاں جا رہا ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شرمندہ ہو کے رہ گئی لیکن بغیر ظاہر کیے ڈھیٹ پن سے بولی

"تو موحد _____ آئی ی مین سر موحد آپ پہلے مجھ سے بات کریں اگر میں آپکا مسئلہ حل نہ کر سکوں تو پھر آپ سر سے بات کیجیے گا"

او کے فائی ن موحد کہتا ہوا ہیں صوفی نے یہ بیٹھ گیا

"مس نناشہ مجھے کل آف چاہیے۔ مجھے کل اک جگہ انٹرویو کے لیے جانا ہے"

"سوری سر موحد آپ کو چھٹی نہیں مل سکتی۔۔ اور اگر آپ کو زیادہ چھٹی کا شوق ہے تو آپ پکی پکی چھٹی کر لیں"

نخوت سے کہتی وہ کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہو گئی گویا اشارہ تھا کہ موحد اب جاسکتا ہے

Kitab Nagri

جسکہ موحد کا تو دماغ گھوم گیا اتنی بد تمیزی پہ www.kitabnagri.com

دعا نے جیسے ہی خدا حافظ کہا ملک وہاں نے اس سے فوراً موبائی ل چھین لیا

وہ بے بسی سے چلائی

"یہ آپ لوگوں نے ٹھیک نہیں کیا میری ماں کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں"

"یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے"

ملک وہاں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی

دعا نے زخمی نظروں سے جلال اکبر کو دیکھا تھا گویا نظروں ہی نظروں میں ملامت کر رہی ہو

Kitab Nagri

اور جلال اکبر تو ویسے ہی الجھن میں تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے یا اسکی چھٹی حس جو اسے مسلسل خبردار کر رہی تھی

"چلو جلال اس لڑکی کا فیصلہ بعد میں کریں گے ابھی ہمیں اور بہت سے کام کرنے ہیں"

Posted on Kitab Nagri

ملک وہاج نے کہا تو جلال اکبر سر ہلاتے ہوئے بولا

"ہاں ٹھیک ہے چلو"

انکو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھ کر دعا وحشت سے چلائی تھی

"ملک وہاج تم نے مجھے گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی ثابت کیا ہے نہ اللہ کرے سچ میں تمہاری بیٹی گھر سے بھاگ جائے"

وہ یکدم جاتے جاتے پلٹا اور غصے سے دعا کی جانب بڑھا۔ ایک دفعہ پھر زناٹے دار تھپڑ اسکے چہرے پہ رسید کیا۔ دعا ایک دفعہ پھر لڑکھڑاکے گر گئی تھی

ملک وہاج نے اسکے پاس نیچے بیٹھ کر اسکی ٹھوڑی دبوچتے ہوئے سر دلہجے میں کہا

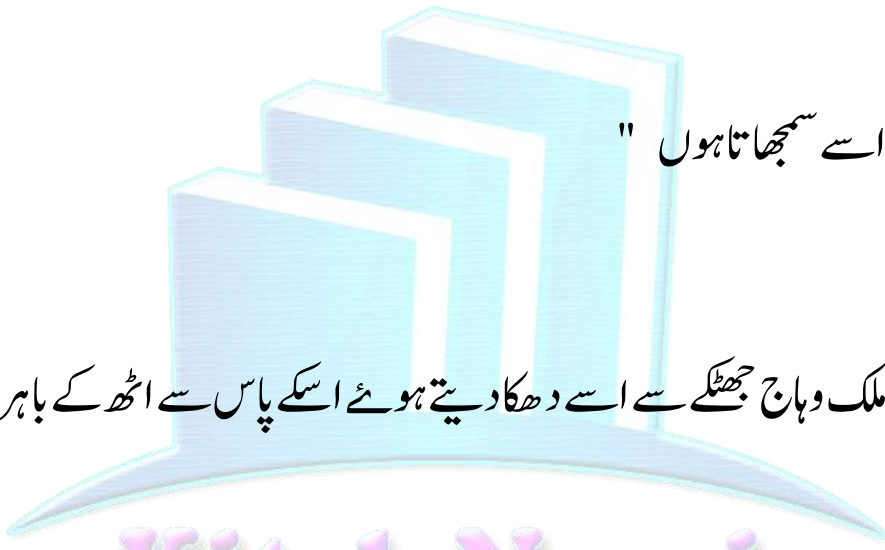
Posted on Kitab Nagri

"یہ تھپڑ اس لیے نہیں مارا کہ مجھے تمہاری بات سے کوئی ی دھچکا لگا ہے کیوں کہ میری کوئی ی بیٹی ہی نہیں ہے بلکہ یہ تھپڑ اس لیے مارا ہے کہ آئی ندہ میرے آگے زبان بند رکھا اور نظریں نیچی رکھنا سمجھ آئی ی تمہیں"

تکلیف کی شدت سے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے

"وہاں تم باہر جاؤ میں اسے سمجھاتا ہوں"

جلال کے سمجھانے پر ملک وہاں جھٹکے سے اسے دھکا دیتے ہوئے اسکے پاس سے اٹھ کے باہر چلا گیا



"دیکھو لڑکی ابھی تک تمہارے سچ جھوٹ کا پتا نہیں چلا اسی لیے سکون سے منہ بند کر کے رہو یہاں۔۔ اسی میں بہتری ہے تمہاری جان کی بھی اور آن کی بھی۔۔"

وہ سرد لہجے میں کہتا دروازے کی جانب بڑھا مگر دعا کے جملے پہ اسکے قدم ساکت ہو گئے

Posted on Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے ملک وہاں آپکو دھوکہ دے رہا ہے۔۔۔۔۔ اس سے بچ کے رہیے گا"

جلال نے اسکی بات اسنی کر دی اور دروازہ زور سے بند کر کے وہ باہر چلا آیا

"بشیر وہ سم توڑ دینا جس سے اس لڑکی نے اپنی ماں کو کال کی تھی اور ابھی جا کے اسکے ہاتھ باندھ کے منہ پہ ٹیپ لگا کر آؤ اور اس لڑکی پہ خاص نظر رکھنا"

بشیر کو ہدایات دیتے وہ باتیں کرتے ہوئے باہر نکل آئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہاں تمہارا کیا خیال ہے وہ لڑکی سچ کہہ رہی ہے کہ جھوٹ"

جلال اکبر کے پوچھنے پر مک وہاں گہری سانس لے کر بولا

Posted on Kitab Nagri

"سچ کہوں تو یار مجھے اس لڑکی کی سمجھ نہیں آئی۔۔ بیک وقت معصوم بھی لگ رہی تھی اور چالاک بھی۔۔ جس معصومیت سے وہ بات کر رہی تھی اور جس طرح ہمارے دھمکانے میں آکر اسنے سب بتایا۔۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت جلد دوسروں کی باتوں میں آجاتی ہے۔۔ کس طرح اسنے وہی کہا اپنی ماں سے جو ہم نے کہا تھا اسے کہنے کو۔۔ مطلب وہ ایک جذباتی اور بے وقوف سی لڑکی لگی ہے مجھے۔ مگر"

اس نے الجھن سے بات ادھوری چھوڑی

"مگر کیا وہاں۔۔ یہی مگر تو جلال اکبر کو بھی کھائے جارہی تھی

وہ اب چلتے چلتے گاڑی تک آچکے تھے۔ وہاں نے ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالی اور جلال اسکے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔ اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا

"مگر یہ کہ جلال کچھ الجھن بھی ہو رہی ہے جیسے وہ لڑکی ویسی نہیں جیسی دکھتی ہے مگر دکھتی تو وہ معصوم ہے پھر کیا ہے جو سمجھ نہیں آرہا"

Posted on Kitab Nagri

جلال نے ڈیش بورڈ کھول کے وہاں پڑی اک بوتل میں موجود حرام مشروب کو حلق سے اتارا۔۔ پھر بوتل وہاج کی جانب بڑھادی جس نے ڈرائی یونگ کے پیش نظر دو گھونٹ بھر کے اسے بوتل واپس تھمادی۔۔

دعائے صحیح معنوں میں ان سمجھدار اور چالاک مردوں کو گھن چکر بنا کے رکھ دیا تھا

ڈی ایس پی صاحب کے آفس میں اس وقت ان کے ساتھ ایس ایس پی اور اے آئی ی جی آف انٹیلیجنس بیورو موجود تھے اور میٹنگ جاری تھی۔۔۔

موضوع بہت حساس تھا ورنہ بعد مزار پہ ہونے والے حملے کے حوالے سے بحث چل رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کا کیا خیال ہے ماہین اس مشن کو مکمل کر پائے گی ڈی ایس پی صاحب۔۔ آئی ی مین وہ لڑکی ہے کہیں ہم نے غلطی تو نہیں کی اسے سیلیکٹ کر کے کیوں کہ مشن بہت حساس ہے۔ ہمارے پاس غلطی کی کوئی گنجائش نہیں"

اے آئی ی جی نے ماہین کے پاس کو دیکھتے ہوئے براہ راست سوال کیا تو وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگے

"سر آپ بلکل فکر نہ کریں ماہین کو مشن دے کر ہم نے کوئی می غلطی نہیں کی۔۔۔۔۔ اور اب تک جتنی بھی معلومات ملک وہاں، پیر جلال اور حملے کے متعلق ملی ہیں وہ ماہین اور اسکی ٹیم کی وجہ سے ہی ممکن ہوا ہے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ بس یہ مزار والے حملے سے نبٹ لیں تو ان کے پاس کو بھی پکڑ لیں گے"

"ان شاء اللہ"۔۔ ایس ایس پی صاحب نے سر ہلاتے ہوئے انکی تائی کی

اے آئی می جی صاحب نے میز پر مزارک نقشہ پھیلا یا اور ایک پوائنٹ پہ سمجھتے ہوئے بتایا

"یہ مرکزی گیٹ ہے اس پہ آرمی کے دو اہلکار سادہ لباس میں ہوں گے۔۔۔ پھر آئے گا برآمدہ یعنی مزار کا احاطہ یہاں پہ بھی آرمی کے جوان چاروں طرف مریدوں کے روپ میں ہوں گے۔۔۔۔۔"

وہ ذرا سانس لینے کو تھمے پھر اک اور پوائنٹ پہ انگلی رکھتے ہوئے بولے

Posted on Kitab Nagri

" پھر آگے آئے گا اس پیر کا مزار یعنی قبر والا کمرہ۔۔ وہاں زیادہ چانس ہو سکتا ہے حملے کا کیوں کہ وہ کمرہ کافی بڑا ہے۔۔ تقریباً ایک سو پچاس کے لگ بھگ لوگ ایک وقت میں وہاں پر موجود ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ اسی لیے اس کمرے میں بھی ہمارے جوان سادہ کپڑوں میں موجود ہوں گے

اسکے بعد باری آتی ہے پچھلے دروازے کی قوی امکان ہے کہ خود کش حملہ آور اسی دروازے سے آئیں گے اسی لیے اس دروازے پہ بظاہر کوئی نگہ رانی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔ مگر کل وہاں خفیہ نگہ رانی کی جائے گی۔۔ اور کل ایجنٹ عمر کو نہایت احتیاط سے پورے مزار پہ حساس خفیہ کیمرے لگانے ہوں گے تاکہ ان کی ہر موومنٹ پہ نظر رکھی جائے اور باقی کام ایجنٹ ماہین کے ذمے ہوگا"

"او کے سر سب کچھ پلان کے مطابق ہوگا۔" ایس ایس پی اور ڈی ایس پی دونوں نے اس پلان پہ رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

لیکن سارا پلان تبھی کامیاب ہو سکتا تھا جب ماہین اپنا کام کامیابی سے کر پاتی۔۔ سب کچھ اب ماہین اور اسکی ٹیم پہ منحصر تھا

Posted on Kitab Nagri

رات پوری طرح سے پر پھیلا چکی تھی۔۔۔ نونج رہے تھے اور موحد اپنی امی کی گود میں سر رکھ کے لیٹا ہوا سارے دن کی روداد سن رہا تھا۔۔۔۔

اسکا دماغ گھوم گیا تھا نتاشہ کی بد تمیزی پہ لیکن اسے کچھ کہنے کی بجائے وہ سر کے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ پرنسپل صاحب نے خوشدلی سے اسے اندر آنے کی اجازت دی اور سکون سے اسکا مسئلہ سنا لیکن نتاشہ اسی وقت آفس چلی آئی۔۔۔ تمام چالوں اور سازشوں سے لیس اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official



اسکی باتیں ذہن میں آتے ہی موحد اٹھ کے بیٹھ گیا۔ اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی اس حد تک بھی جاسکتا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سرمجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ موحد سر کے بہت سے ایشوز سامنے آرہے ہیں۔۔۔ آئے دن چھٹیاں اور کاپی مسٹیکس ہیں انکی۔۔ کلاس ڈسپلن بھی نہیں ٹھیک اور رررررر"

Posted on Kitab Nagri

یہاں تک الزامات قابل برداشت تھے مگر اور کے بعد جو بات اسنے کی تھی وہ موحد کی شخصیت کو مسخ کر گئی تھی وہ الفاظ ابھی بھی موحد کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

"اور یہ فیملی ٹیچرز کو درپردہ دوستی کی آفر بھی کرتے ہیں اور انکو ہراس کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

موحد تو سن کے اس حد تک شکاڈ ہو گیا کہ کچھ وقت تو صدمے سے منہ کھولے تردید ہی نہ کر سکا۔۔۔۔۔



"مس نتاشہ آپ جھوٹ کیوں بول رہیں ہیں؟

وہ حیرت سے بس اتنا ہی کہہ سکا۔

ذرا دیر پہلے جو دوستانہ اور خوشگوار ماحول بنا ہوا تھا اب مکمل طور پہ وہاں الزامات اور بے اعتباری کا رنگ چھا رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

پر نسل صاحب نے اسکی کوئی ی بھی بات سنے بغیر اسے جانے کو کہا تھا اور وہ اسی وقت غصے میں وہاں سے چلا آیا تھا

ساری بات سن کے شائی ستہ بیگم نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکرا کے کہا

"میرے بچے اللہ تمہیں بہت کامیاب کرے گا یہ در نہیں تو کیا ہوا اللہ اور در کھولے گا تم دیکھنا صبح انٹرویو میں تم ضرور سیلیکٹ ہو گے"



"سچ امی میں انٹرویو میں پاس ہو جاؤں گا نا"

موحد نے آس سے پوچھا تھا

"ان شاء اللہ میرے بچے اور ابھی سو جاؤ صبح جلدی اٹھنا ہے تم نے۔۔ میں بھی اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔ تمہارے ابو آنے والے ہیں بس۔"

انہوں نے موحد کی پیشانی چومی تھی۔۔۔ اسکو سونے کی تاکید کرتے وہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں ابھی انہوں نے موحد کے انٹرویو کے لیے نفل بھی پڑھنے تھے

مسٹر خان تیز تیز قدموں سے اسلام آباد کے راستوں پہ چلے جا رہے تھے۔۔ انکے انداز سے کسی صورت نہیں لگ رہا تھا کہ وہ یہاں کے رہائی شے نہیں۔۔

ایک دم وہ چلتے چلتے رکے۔۔ پیچھے مڑ کے دیکھا کوئی می نہیں تھا۔۔

ان کے اس طرح اچانک مڑنے سے دوسرے جوان کا پیچھا کر رہے تھے ایک دم دیوار کے ساتھ لگ گئے

منہ پہ ماسک آنکھوں پہ گلاسز اور سر پہ کیپ پہنے وہ افراتفری میں تھے جو اس وقت اپنے پلان پر عمل کر رہے تھے

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ مسٹر خان کا پیچھا کر رہے تھے لیکن خواری کے سوا ابھی تک کچھ حاصل نہ ہوا تھا

www.kitabnagri.com

مسٹر خان چلتے چلتے اب ایک گلی میں مڑ چکے تھے۔ مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے وہ دونوں بھی پیچھے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے سے وہ ایک گھر کے اندر تھے اور وہ دونوں باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے

"افراز تمہارا پلان کام تو کرے گا نہ"

عزیر نے قدرے تشویش سے پوچھا تھا

"ہاں بالکل میرے بھائی دیکھنا اس پر اسرار مسٹر خان کے بارے میں کوئی دھماکہ خیز بات پتا چلے گی"

افراز نے نہایت جوش سے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri

"مسٹر خان کا پورا نام کیا ہے ویسے سب پہلے تو یہ پتا چلانا ہو گا۔۔ اور اس کے بعد انکا فون ٹیپ کرنا ہے انکے آنے جانے اور ملنے ملانے پر خصوصی توجہ رکھنی ہو گی۔۔ میجر عاصم نے یہی تو کہا تھا کوڈز ورڈز میں کہ انکا خیال رکھنا تو ہم وہیں کریں گے جو ایکچیوٹی لی میجر عاصم چاہتے ہیں"

افراز نے ایک دفعہ پھر سارے پلان کو دہرایا تھا جبکہ عزیر کشمکش سے بولا

"پتا نہیں کیوں مگر دل نہیں مانتا کہ وہ کوئی ی کر منل یا گینگسٹر ہیں۔۔ غور سے دیکھنا انکو ایک الگ سی چمک ہے انکے چہرے پر"

"خبردار اب پارٹی بدلی۔۔ دیکھو اب وہ کس نوعیت کے انسان ہیں۔ اچھے ہیں یا برے ہیں۔۔ دشمن ہیں یا دوست۔۔ یہ تو تحقیق سے معلوم ہو گا نہ تو ہم اب وہی کریں گے اور سچ کا پتا چلا کے رہیں گے"

افراز اسے سمجھاتے ہوئے ہاتھ سے پکڑ کر ایک جانب لے گیا کیوں کہ مسٹر خان اس گھر سے باہر آچکے تھے اور اب دوبارہ ایک اور منزل کی جانب رواں تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور۔۔۔

ایک دفعہ پھر تعاقب کا تھکا دینے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

Posted on Kitab Nagri

عانیہ پریشانی سے بیڈ پہ لیٹی دعا کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ پتا ہی نہیں چلا کہ کب نیند آگئی۔۔ بارہ بجے کے قریب آنکھ کھلی تو رات کے اس پہر فاطمہ مصلہ بچھائے دعا میں مشغول تھیں

"امی کیا مانگ رہی ہیں؟"

عانیہ نے اٹھ کے بیٹھتے ہوئے سوال کیا

"اپنی بچی کی سلامتی کی دعا۔ اسکی زندگی اور عزت کی حفاظت کی دعا۔۔ اسکی بخیریت واپسی کی دعا۔ اسکی کامیابی کی دعا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ نے نہایت جذب سے کہا اور دوبارہ نفل پڑھنے کے لیے نیت باندھنے لگیں

عانیہ پھر سے سوچوں کے دھارے میں ڈوبنے لگی۔۔ اسکی سوچوں اور فاطمہ کی دعاؤں کا مرکز ایک ہی ذات تھی "دعا"

آج کی رات بہت کٹھن تھی سب کے لیے۔۔۔۔

دعالمک وہاج اور پیر جلال کے جانے کے بعد تقریباً دو گھنٹے ایسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔ سوچتی رہی پھر اٹھ کے دروازے کی جانب بڑھی جو باہر سے بند تھا کچھ دیر کان لگا کے سنتی رہی لیکن باہر مکمل خاموشی تھی۔۔۔ مطلب راستہ صاف تھا۔۔۔

وہ پلٹ کر کمرے کے وسط میں آئی اسکے ہاتھ پشت پہ بندھے تھے اور منہ پہ ٹیپ تھی۔۔۔۔ لیکن سوچیں مسلسل ذہن میں گردش کر رہیں تھیں چہرے پہ پراسرار مسکراہٹ تھی

Kitab Nagri

"ہنہ ملک وہاج کیا سمجھتا ہے سچ اگلو الے گا مجھ سے بے چارہ یہ نہیں جانتا کہ جب تک میں نہ چاہوں کوئی میری زبان نہیں کھلوا سکتا"

اس نے ایک خاص ٹیکنیک سے جسم کو بل دے کر ہاتھوں کو سر سے گزار کر اپنے چہرے کے آگے کیا

Posted on Kitab Nagri

"اور وہ نقلی جعلی ڈبہ پیر یہ سمجھتا ہے کہ میں واقعی معصوم ہوں ہا ہا ہا۔۔۔ لیکن ابھی اسکو میرا پتا نہیں لگنا چاہیے تھا۔۔۔ یہ سب اس نظامی کی وجہ سے ہوا ہے"

اس نے بندھے ہاتھوں کی انگلیوں سے منہ پہ چپکی ٹیپ کھینچ کے اتاری۔۔۔

اب جو باتیں وہ سوچ رہی تھی انکو زبان تک آنے کا راستہ مل گیا
دعا اب ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی

"ڈیئی ر نظامی ہیڈ اینڈ باس آف" کے سی این نیوز "تم تو گئے اور تمہارا نیوز چینل بھی گیا۔۔۔ بڑا طرم خان بنے تھے نہ تم میری ویڈیو بنا کر اپنے ان دوستوں اور میرے دشمنوں کو سینڈ کی تھی نہ۔۔۔ اب دیکھو کیسا بدلہ لیا ہے میں نے تم سے۔۔۔ اب تم بھی یہیں آس پاس قید میں آچکے ہو۔۔۔"

یکدم ایک خیال آنے پر وہ رکی۔ اور دانتوں سے ہاتھوں پہ بندھی گانٹھ کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ پانچ منٹ کی جدوجہد کے بعد آزاد تھے

Posted on Kitab Nagri

"یہ لوگ مجھے قید نہیں کر سکتے۔۔۔ نادان سمجھتے ہیں کہ مجھے اغوا کر کے لائے ہیں چیچ انکو کیا پتا مجھے لایا نہیں گیا بلکہ میں خود آئی ہوں ان سب کی تباہی بن کے"

وہ اب اپنے بال سمیٹ رہی تھی بالوں کو باندھ کر جوڑے کی شکل دی۔۔۔

"ملک وہاج اور جلال جتنے عیش کرنے تھے وہ تم لوگوں نے کر لیے اب حساب کی باری ہے"

بال باندھ کر ڈوپٹے کو رول کر کے گلے میں مفلر کی طرح ڈالا۔۔۔ اپنے خشک ہوئے خون پہ ہاتھ پھیرتے وہ بڑبڑانے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تھپڑ تو کچھ نہیں۔۔۔ یہ تھوڑا سا خون میرے عزم کو کمزور نہیں کر سکتا۔۔۔ اگر میرے مقصد کی راہ میں مجھے اپنے خون کا اک اک قطرہ بھی بہانا پڑا تو دریغ نہیں کروں گی میں۔۔۔۔۔ یہ قید یہ ظلم تو واقعی معمولی ہے۔۔۔ میں اس سے زیادہ مشکلیں برداشت کر سکتی ہوں"

Posted on Kitab Nagri

وہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔ بالوں سے ہٹی پر پن نکالی اور دروازے کے لاک میں گھومائی۔۔ کچھ سیکنڈز میں دروازہ کھل گیا

مگر یہ کیا۔۔۔ جیسے ہی وہ دروازے کھول کے باہر نکلی سامنے کوئی می کھڑا تھا بلکل سامنے۔۔۔ چہرے پہ نقاب پہنے وہ شخص دروازے کے سامنے بڑے سکون سے کھڑا تھا جیسے وہ اسی انتظار میں تھا کہ جیسے ہی دروازہ کھلے تو وہ اندر جائے

دعا حیرانی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔ وہ آگے بڑھنے لگا اور دعا پیچھے ہٹنے لگی آنکھوں میں حیرانی اور خوف لیے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کک کک کون ہو تم"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تو مقابل قہقہہ لگا کے ہنس پڑا۔

"اتنی معصوم تو نہیں ہیں آپ مس دعا فاطمہ ملک"

وہ بولتے بولتے رکا پھر تصحیح کی

"اوسوری مجھے کہنا چاہیے" مس ماہین "یا پھر مجھے آپ کو کچھ اور کہنا چاہیے جیسے کہ مس دعا فاطمہ ماہین عرف ایجنٹ ماہین۔۔۔ ہے نا؟ توبہ کتنے روپ ہیں آپ کے میڈم"

دعا فاطمہ ماہین نے یکدم ارد گرد دیکھا جیسے ڈر ہو کوئی ی اور یہ راز نہ جان لے کہ دعا ملک ہی ایجنٹ ماہین ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم ہو کون اور میرے بارے میں کیسے جانتے ہو یہ سب؟"

اس نے الجھن سے اس نقاب پوش کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

وہ جواباً زور سے ہنسا۔ نقاب سے صرف اسکی آنکھیں نظر آرہیں تھیں

مزرے سے بولتا آخر میں وہ سنگین لہجے میں دھمکی دے کر بولتا دعا کو سوچنے پہ مجبور کر گیا کہ وہ کون ہے

"دوست یا دشمن؟"

"اور اگر دوست یا دشمن ہے تو کس کا؟؟؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دعا کا یا ماہین کا؟؟؟"

دعا کچھ دیر اس نقاب پوش کو گھورتی رہی جو اپنے سوال کے جواب کا منتظر تھا

Posted on Kitab Nagri

"میڈم ماہین آپ بتائی گی یا میں ابھی کے ابھی ملک وہاں کو فون کر کے آپ کی اصلیت بتاؤں"

اب کی بار وہ غرا کے بولا

دعا اسکو دیکھ کر مسکرائی پلٹ کر دروازہ بند کیا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ اسکی جانب بڑھی پھر ایک دم اسکے ٹانگوں پہ کک لگائی۔۔ وہ نیچے گرا تو ایک لمحے کی دیر کیے بغیر اپنی پنڈلی سے بندھا چاقو نکال کر اسکی گردن پہ رکھ دیا

سر دلہے میں چاقو کی نوک کو دباتے وہ مسکرائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں تو مسٹر ہادی اپنا نقاب آپ خود اتاریں گے یا یہ زحمت بھی میں ہی کروں؟"

ہادی نے جھنجھلا کے نقاب اتار دیا۔۔ منہ پھلا کر بولا

Posted on Kitab Nagri

"مطلب ابھی بھی میں آپ سے اچھی ایکٹنگ نہیں کر سکتا اتنی اچھی ایکٹنگ تو کی تھی میں نے پھر بھی پکڑا گیا"

پھر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔ اپنی ایکٹنگ فیل ہونے پر وہ کافی رنجیدہ لگ رہا تھا

وہ بھی اس سے کچھ فاصلے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور تفاخر سے بولی

"ہاں بالکل تم مجھ سے زیادہ اچھے ایکٹر نہیں ہو میں ہر معاملے میں تم سے سینئری رہوں"

"اب ایسی بھی بات نہیں پچھلے دو ماہ سے میں ملک و ہاج کا گارڈ ایویں تو نہیں بنا ہوا۔ سارا میری ایکٹنگ کا ہی کمال ہے"

www.kitabnagri.com

ہادی کو اسکی تعریف ہضم نہ ہوئی تو جھٹ اپنے کارنامے کو سراہا پھر کچھ توقف سے بولا

"ویسے ماہین میڈم آپ سچ میں معصوم ہیں یا صرف نظر آتی ہیں"

دعا نے گھور کر دیکھا تو مدافعا نے لہجے میں بوکھلا کر کہنے لگا

"آئی ی مین۔۔۔۔سوری۔۔۔میرا مطلب ہے دیکھیں نہ کیسے ملک وہاج اور وہ نقلی پیر جلال اکبر آپ پر یقین کر بیٹھے ہیں"

دعا ہنس دی

"یہ بات تو ہے وہ سچ میں میری معصومیت کو لے کر بہت کنفیوزڈ ہیں"



پھر ایک دم کسی خیال سے وہ چونکی

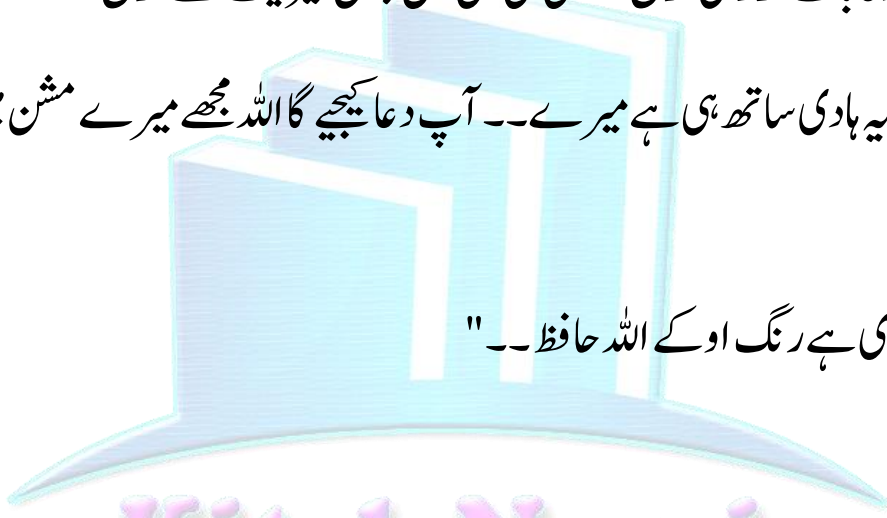
"سنو اپنا موبائل دو میں امی کو خیریت کی اطلاع کر دوں۔۔ کہیں سچ میں وہ مجھے بھاگی ہوئی نہ سمجھ لیں"

ہادی نے موبائی ل دیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے یہ بھاگنے والی بات سمجھ نہ آئی ہو

دعا نمبر ملاتے ہوئے بتانے لگی کہ کیسے ملک وہاں نے اسکے گھر فون کروایا تھا اور وہ سب کہنے کو کہا تھا۔۔۔ پہلی
بیل پہ ہی کال اٹھالی گئی تھی

"اسلام علیکم امی میں دعابات کر رہی ہوں۔۔۔ جی جی امی میں بالکل خیریت سے ہوں۔۔۔
نہیں اکیلی نہیں ہوں یہ ہادی ساتھ ہی ہے میرے۔۔۔ آپ دعا کیجیے گا اللہ مجھے میرے مشن میں کامیاب کرے

۔۔۔
جی میں نے پہنی ہوئی ہی ہے رنگ اوکے اللہ حافظ۔۔۔"



دعا نے انگلی میں پڑی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے فون بند کر دیا

www.kitabnagri.com

ہادی کو انگوٹھی والی بات سمجھ نہیں آئی مگر ابھی اسے پوچھنا مناسب نہ لگا تو خاموش رہا

فون اسکو پکڑتے ہوئے وہ اسکی طرف گھوم کے بولی

Posted on Kitab Nagri

"تم بتاؤ تمہیں سکون نہیں تھا جو تم آگے میرے پیچھے پیچھے"

جو اباؤہ مزے سے فخر یہ لہجے میں بولا

"آپ کو پتا ہے میں پچھلے تیس منٹ سے دروازے کے باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا کہ کب آپ دروازہ کھول کر باہر نکلیں گیں۔۔۔ مجھے پتا تھا آپ سے صبر نہیں ہو گا۔۔۔ بہت بے تاب ہوں گیں آپ راؤنڈ لگانے کو"

"ہاں ایسا ہی ہے۔ چلو باہر چلیں مجھے یقین ہے تم نے راستہ صاف کر دیا ہو گا"

دعا اٹھ کے دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے بشاشت سے بولتی ہوئی اب ماہین کے روپ میں آچکی تھی

"ایسا ہی ہے۔۔ میدان صاف ہے۔ میں آپ سے کم ہوں کیا؟"

وہ بھی ماہین کے ساتھ باہر کو بڑھتا ہوا ایک دفعہ پھر جتاتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

درازے سے باہر نکلے تو سامنے والے کمرے کے دروازے کے آگے دو گن مین بے ہوش پڑے تھے

ہادی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سامنے موجود پانچ کمروں کے بارے میں بریف کرنے لگا

"ماہین میڈم یہ گودام دراصل ملک وہاں کا خفیہ اڈا ہے۔۔۔ ان پانچ کمروں میں سے دو میں اسلحہ ہے۔۔۔ تیسرے کمرے میں ابھی کچھ دیر پہلے نظامی کولا کے رکھا گیا ہے۔۔۔ چوتھے کمرے میں وہ بشیر اپنے ساتھی کے ساتھ سو رہا ہے۔۔۔ جبکہ ایک کمرہ فلحال خالی ہے۔۔۔"

"ہممم گڈ اور کیا معلوم ہوا ہے؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہین نے تو صیفی نظروں سے ہادی کو دیکھا تو وہ خوش ہو گیا ایسے لگا جیسے ساری محنت وصول ہو گئی ہو

پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتانے لگا

Posted on Kitab Nagri

"جس کمرے میں آپ تھیں اسکے ساتھ والے کمرے کالا ک بہت مضبوط ہے وہ ماسٹر کی سے نہیں کھلا میرا خیال ہے وہاں بہت اہم راز چھپا ہوا ہے"

اب وہ چلتے چلتے تہہ خانے سے باہر نکل آئے تھے

اوپر والا حال واقعی کسی گودام کی ہی شکل پیش کر رہا تھا۔۔۔ ایسے لگتا تھا کسی فیکٹری کا مال یہاں رکھا جاتا ہو۔۔۔ جگہ جگہ سامان بکھرا پڑا تھا۔ تہہ خانے کا راستہ بھی کوئی ڈھونڈتا تو آسانی سے نہ ملتا۔

"ہادی مجھے کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے کچھ مسنگ لگ رہا ہے۔۔۔ جیسے کچھ نامکمل ہے"



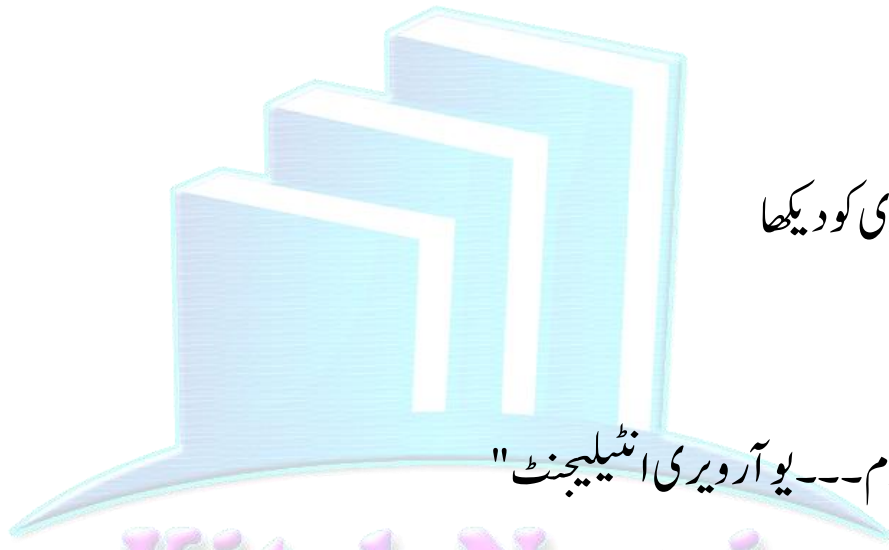
دعا نے الجھن سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہنے لگا

www.kitabnagri.com

"مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے ماہین میڈم مگر سمجھ نہیں آرہا کہ کیا چیز مسنگ لگ رہی ہے؟"

دعا اچانک جوش سے چلائی پھر اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

"مگر میں سمجھ چکی ہوں کہ ہمیں کیا پوائی نٹ الجھا رہا ہے۔ دیکھو پہلی بات تو ہمیں انکے اڈے کا پتا کرنا تھا جو ہم نے معلوم کر لیا۔ مطلب ایک مسئلہ حل ہوا یعنی اسلحہ یہاں سے دہشتگردوں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اب جو چیز ہمیں الجھا رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں امید تھی کہ اسی جگہ کو دہشتگرد پناہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں مگر ہمیں یہاں کوئی نظر نہیں آ رہا۔ ایم آئی کی رائی ٹ؟"



سوالیہ نظروں سے ہادی کو دیکھا

"آف کورس یس میڈم۔۔۔ یو آر ویری انٹیلیجنٹ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دھیمے سے مسکرائی

"تو ٹھیک ہے پھر ڈھونڈنا شروع کرتے ہیں ان دہشت گردوں کو جہاں وہ چھپ کر بیٹھے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے یہی سے انکا سراغ ملے گا"

"او کے میڈم"۔ ہادی نے تابعداری سے سر ہلایا

وطن کے محافظوں کے چہرے وطن کی حفاظت کے خیال سے چمک رہے تھے

میرے وطن میرے بس میں ہو تو تیری حفاظت کروں میں ایسے

یہ ایک جاں کیا ہزار ہوں تو ہزار تجھ پہ نثار کر دوں

رات گہری تھی۔۔ ہر سو خاموشی اور چپ کاراج تھا۔ سناٹے میں وہ دوسائے دبے قدموں سے ایک کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔ منہ پہ ماسک چڑھائے ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ انکو ایک دن اپنے گھر میں ہی چوروں کی طرح گھومنا پڑے گا

www.kitabnagri.com

مطلوبہ دروازے پہ پہنچ کے آہستہ سے لاک گھمایا۔۔ حسبِ توقع دروازہ بند تھا۔۔ عزیر نے افراز کو اشارہ کیا۔۔ اس نے سر ہلا کے جیب سے ایک باریک تار نکالی۔ اسے دروازے کے لاک میں گھمایا اور آہستگی سے دروازہ کھول کے وہ دونوں اندر داخل ہو گئے

Posted on Kitab Nagri

سامنے ہی مسٹر خان بیڈ پہ لیٹے خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔۔۔

"یہ اٹھیں گے تو نہیں نہ۔۔۔"

افرا نے دھیرے سے خدشہ ظاہر کیا

"اٹھنا تو نہیں چاہیے۔۔۔ بے ہوشی کی دوا کافی زیادہ ڈالی تھی میں نے انکی چائے میں۔۔۔"

عزیر نے تسلی دیتے ہوئے کہا وہ آہستگی سے بات کر رہے تھے تاکہ اگر وہ اٹھ بھی جائیں تو انکو ماسک میں دیکھ کر پہچان نہ سکیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہارے خیال سے انکا پاسپورٹ کہاں ہو سکتا ہے؟ آج جب دن میں انکے جانے کے بعد تلاشی لی تھی تو پاسپورٹ نہیں تھا کمرے میں۔۔۔ میرے خیال سے یہ ہر وقت اپنی جیب میں رکھتے ہیں اسے"

افرا نے مسٹر خان کی طرف دیکھتے ہوئے خیال ظاہر کیا تو عزیر بھی سر ہلانے لگا۔ اسکا بھی یہی خیال تھا

آج چوتھا دن تھا مسٹر خان کو انکے ہاں رہتے ہوئے۔ مگر وہ انکے نام تک سے واقف نہیں تھے۔ کل انکا پیچھا کرنے کا بھی کوئی ی فائی دہ نہیں ہوا تھا۔ اور آج جب وہ گھر سے کچھ دیر کے لیے باہر گئے تو وہ دونوں تلاشی کی غرض سے انکے کمرے میں آئے تھے۔۔ ہر جگہ دیکھ لیا مگر انکو کچھ بھی قابل ذکر چیز نہ ملی اور نہ ہی پاسپورٹ ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی لیے اب وہ رات کے اندھیرے میں مسٹر خان کی موجودگی میں کمرے میں آئے تھے تاکہ کچھ نہ کچھ ثبوت تو ملے انکو

اچانک مسٹر خان نے کروٹ بدلی تو وہ دونوں چونک کے بیڈ کے نیچے کی جانب جھکے مگر وہ جاگے نہیں تھے پھر بھی کچھ منٹ وہ احتیاط نیچے لیٹے رہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اٹھو یا رہم ایویں ڈر رہے ہیں یہ تو مدہوشی کی نیند سو رہے ہیں"

افراز اٹھتے ہوئے جنبھلا کے قدرے بلند آواز میں بولا تو عزیز نے بھی اسکی تقلید کی

Posted on Kitab Nagri

اب وہ دونوں سکون سے انکے سوٹ کیس کے پاس بیٹھے اس فائل کو غور سے دیکھ رہے تھے جو دوپہر کو انہوں نے مسٹر خان کے ہاتھ میں دیکھی تھی جب وہ باہر جا رہے تھے

افراز نے جلدی سے اس فائل کی تصویریں بنائیں پھر انکا پاسپورٹ بھی اسی فائل کے اندر سے ملا۔۔ وہ دونوں بے تابی سے نام پڑھنے لگے

"جیکسن موزلے؟؟؟ یہ مسٹر خان نہیں جیکسن موزلے ہے۔۔ ایک امریکن کر سچن"

افراز حیرت سے چلایا مگر عزیر اسکے برعکس ابھی تک شاکڈ تھا۔۔ اسے ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ غلط آدمی ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

افراز نے پاسپورٹ کی بھی تصویر کھینچ لی۔۔ پھر دونوں ساری چیزوں کو ویسے ہی اسکی جگہ پر رکھ کر کمرے سے باہر نکل گئے

انکے جاتے ہی مسٹر خان نے جھٹ آنکھیں کھولی تھیں۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئے مسکراتے ہوئے گلنہانے لگے

"کیوٹ بوائی زتم لوگوں نے وہی دیکھا ہے جو میں نے دکھایا ہے۔۔ کیوں کہ میری اجازت کے بغیر کوئی ی مجھے جان نہیں سکتا۔۔ کل اس ڈرامے کا بھی ڈراپ سین کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

Have a good night little boys .you people don't know what is going to happened with u .Be ready for next shocking surprise"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official



(شب بخیر چھوٹے لڑکو۔۔ تم لوگ نہیں جانتے کل تمہارے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔۔ اگلے حیران کن سرپرائز کے لیے تیار ہو جاؤ)

وہ پراسراریت سے مسکراتے ہوئے سرگوشی کے سے انداز میں بولے اور دوبارہ لیٹ کے کل کی پلاننگ کرنے لگے۔۔۔ نیند حسب معمول آنکھوں سے کوسوں دور تھی

موحد نے سوائے اپنی امی کے سوا کسی کو بھی جاب چھوڑنے کے متعلق نہیں بتایا تھا۔ امی کو بھی پوری بات نہیں بتائی تھی۔۔۔ نتاشہ والی بات گول کر کے باقی سب بتایا تھا۔ اسکی عزت نفس پر بہت برے طریقے سے حملہ کیا گیا تھا۔۔۔ وہ یہ بات کسی سے بھی شئی پر نہیں کر سکتا تھا۔

اسے پورا یقین تھا وہ آج انٹرویو کے لیے ضرور سیلیکٹ ہو جائے گا۔ انٹرویو ٹائی منگ دس بجے کی تھی۔۔۔ وہ صبح نو بجے ہی وہاں پر پہنچ گیا اس سے پہلے بھی کافی زیادہ امیدوار بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ آج صرف شارٹ لسٹ امیدواروں کا ہی انٹرویو تھا۔۔۔

Kitab Nagri

موحد کے دل میں طرح طرح کے خیال آرہے تھے۔ وسوسے، اندیشے، امید، یقین سب کچھ جیسے گڈمڈ ہو رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اور لوگ بھی آنا شروع ہو گئے۔۔۔

وہ سب ایک بڑے سے حال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ امیدواروں میں لڑکے بھی تھے اور لڑکیاں بھی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دس بج گئے مگر انٹرویو شروع نہ ہوا۔ امیدواروں میں بے چینی کی لہر دوڑی۔۔ آدھا گھنٹہ مزید گزر گیا۔۔۔ چہ مگوئیاں شروع ہو گئی ہیں

ساڑھے گیارہ ہو گئے۔ اب سب پریشان ہو گئے کہ ماجرا کیا ہے۔ انٹرویو شروع کیوں نہیں کیا جا رہا تھا مگر آس پاس عملے کا کوئی فرد بھی نظر نہیں آ رہا تھا جس سے معاملے کی نوعیت پوچھی جاتی۔۔۔

مزید آدھا گھنٹہ گزر گیا۔۔ نہ صرف گھڑی پہ بلکہ سب کے منہ پہ بھی بارہ بج گئے کچھ امیدوار تو ہائی پر ہو کر اب اونچی آواز سے شروع ہو چکے تھے

"ہمیں کیوں بٹھایا ہوا ہے اس طرح۔۔۔ انٹرویو شروع بھی نہیں کیا جا رہا۔۔ اور کوئی آ کے بتا بھی نہیں رہا کہ کیا ہو رہا ہے"

www.kitabnagri.com

جبکہ موحد اور بہت سارے امیدوار خاموشی سے بیٹھے تھے

موحد نے بغور پورے حال کو دیکھا تھا۔ وہاں دو جگہ اسے بہت چھوٹے چھوٹے کیمرے دکھائی دیے تھے۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ انہیں واپس کیا جا رہا ہے۔۔ اسی لیے وہ بس خاموشی سے بیٹھا حالات کا جائزہ لے رہا تھا

یہ بھی ایک طرح سے ٹیسٹ تھا ان سب کی قوت برداشت اور صبر کا امتحان لینے کے لیے۔۔ ان سب کا ردِ عمل دیکھنے کے لیے کہ کون کتنی جلدی ری ایکٹ کرتا ہے۔ کیوں کہ مشن میں بڑی دفعہ ایسا مقام آتا ہے جب صرف صبر سے انتظار کرنا ہوتا ہے اور چپ رہ کر حالات کا جائی زہ لینا ہوتا ہے۔۔۔ بعض اوقات تو پورا بنا بنایا کھیل چوپٹ ہو جاتا ہے۔۔ سارا مشن دوبارہ سے شروع کرنا پڑتا ہے۔۔ ایسے میں ضروری ہے کہ قوت برداشت بہت سے بھی زیادہ ہو۔۔

اس چھوٹے سے ابتدائی ٹیسٹ میں یقیناً بہت سے امیدوار فیل قرار دیے جا چکے تھے۔۔

آخر ایک بجے کے قریب ایک ملازم نما آدمی کافی کے تین کپ ایک ٹرے میں رکھے آفس کی جانب جاتا دکھائی دیا۔۔ اور واپسی پہ اسی نے سب کو مخاطب کر کے ایک صفحے پہ نظر دوڑاتے پوچھا تھا

"فراز علی کون ہے؟" ایک امیدوار نے ہاتھ کھڑا کیا تو وہ آفس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

"آپ اندر جاؤ آپکا انٹرویو ہے"

ایکدم سے سب الرٹ ہو گئے۔۔ اب ایک ایک کر کے امیدواروں کا انٹرویو شروع ہو چکا تھا۔۔ جب کوئی انٹرویو دے کر باہر آتا تو اسکا اتر ا اور ڈرا ہوا چہرہ باقی سب کو بھی ڈرا دیتا۔۔ اور وہ امیدوار بغیر کسی کی طرف دیکھے سیدھا باہر کی جانب بڑھ جاتا

"میرا خیال ہے انکو منع کیا گیا ہے کہ باہر جا کے کسی کو انٹرویو والے سوال نہ بتائیں"

موحد کے ساتھ بیٹھی اک لڑکی نے اپنے خیال ظاہر کیا تو وہ جواباً سر ہلا کے رہ گیا

سچ تو یہ تھا وہ ڈرا ہوا تھا۔۔ بظاہر پر اعتماد مگر اندر سے اسکا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھا جب اسکا نام بولا گیا۔۔ وہ منہ میں قرآنی آیات کا ورد کرتا آفس کی جانب بڑھا۔۔ دروازہ دھکیل کے اندر داخل ہوا

Posted on Kitab Nagri

"اسلام علیکم۔۔" اس نے سب سے پہلے سوال کیا اور بہت ادب سے بیٹھنے کی اجازت طلب کی

"کیا میں بیٹھ سکتا ہوں سر؟"

سامنے ادھیڑ عمر کے تین افسران بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی لیے۔۔۔ پہلے نمبر پہ جو بیٹھے تھے انہوں نے پی کیپ پہن رکھی تھی اور خوبصورت سا مفکر گلے میں لپیٹا ہوا تھا۔۔۔ دوسرے نمبر والے کو انکی نیلی آنکھیں ممتاز بنا رہیں تھیں جبکہ جو تیسرے نمبر پہ جو آفیسر تھے وہ جیسے کوئی یو رو بوٹ تھے بالکل سپاٹ چہرہ لیے وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھے۔۔۔

ان کے سر ہلانے والے پہ وہ چچی ٹی رہے بیٹھ گیا

www.kitabnagri.com

اس نے اپنے ڈاکو منٹس والی فائل آگے بڑھائی جو نیلی آنکھوں والے آفیسر نے پکڑ کر سائیڈ پہ رکھ دی۔ ایک نظر بھی دیکھنے کی زحمت کیے بغیر براہ راست اسکی متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا

"سوواٹ از پور نیم؟"

Ye Ghazi Ye Tere Purisar Banday Novel by Bisma Ijaz

Posted on Kitab Nagri

"موحد۔ موحد عمران"۔۔۔ اعتماد سے جواب دیا

"Tell about your qualification?"

(اپنی تعلیم کے بارے میں بتاؤ؟)

اب کی بار مفلر والے سر نے سوال کیا

وہ سب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ یہ ایک طرح سے کنفیوز کرنے کا طریقہ تھا۔ مگر وہ بھی مصمم ارادہ کر کے آیا تھا کہ وہ سیلیکٹ ہو جائے گا

www.kitabnagri.com

"I have recently done Bsc in pre engineering from punjab university"

(میں نے حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی سے بی ایس سی پری انجینئرنگ کی ہے)

"ہمم گڈ موحد یہ بتائیے کہیں کوئی می جاب کی ہے آپ نے؟" پھر سے نیلی آنکھوں والے نے ہی سوال کیا

تیسرے نمبر والے آفیسر نے ابھی تک کوئی می سوال نہیں پوچھا تھا بس وہ بغور اسے دیکھے جارہے تھے
۔۔ باقیوں کی نسبت وہ عمر کے زیادہ لگتے تھے۔۔ اور سخت بھی

"جی سر کل تک میں ایک سکول میں بطور ٹیچر جاب کر رہا تھا۔"

جس سوال سے وہ بچنا چاہ رہا تھا وہی سامنے آکھڑا ہوا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کل تک؟؟؟" درشتی سے پوچھا گیا

"جی سر"۔۔ ادب سے جواب دیا گیا

"واٹ ڈویو مین بائے کل تک؟؟؟"

اب کی بار وہ بلیک سوٹ والے آفیسر نے بہت ناگواری سے پوچھا تھا

وہ ایک لمحے کو رکا۔۔ وہ منظر ایک بار پھر سے آنکھوں میں لہرایا تھا

"مجھے کل وہاں سے نکال دیا گیا"۔۔ سپاٹ لہجے میں اسنے جواب دیا تھا

("Reason?? وجہ")

وہ جو اب کچھ پل خاموش رہا پھر عام سے انداز میں بتانے لگا۔۔

"انکا خیال تھا کہ میں بچوں کو صحیح سے پڑھا نہیں رہا۔۔ بقول ان کے میری بہت زیادہ مسٹیکس تھی اور میرا ڈسپلن بھی ٹھیک نہیں تھا"

www.kitabnagri.com

"اسکے علاوہ کوئی وجہ؟" اب بھی انہوں نے ہی تیکھے لہجے میں پوچھا

"نوسر۔۔۔۔" موحد نے مضبوط لہجے میں کہا تھا

باقی دواب خاموش تھے۔۔۔ صرف وہی اب موحد سے سوال جواب کر رہے تھے۔۔۔ یوں جیسے ان کے اور موحد کے درمیان مکالمہ ہو رہا تھا

Are you Sure ? "کیا تمہیں یقین ہے"

کیوں کہ جھوٹ ہمیں قطعی گوارا نہیں۔۔۔ تو سوچ کے بتاؤ کیوں کہ مجھے لگ رہا ہے اسکے علاوہ بھی کوئی وجہ ہے"

موحد کا دل چاہا کہ ان کو غائب کر دے یہاں سے۔۔۔ یقیناً وہ مقابل کو زچ کرنا جانتے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سراسر اسکے علاوہ کسی کو مجھ سے پرسنل ایشوز بھی تھے تو اسی کی وجہ سے مجھے چھوڑنا پڑا سکول"

بہت دقت سے بتاتے ہوئے اسکے سامنے بار بار منتاشہ کا چہرہ آ رہا تھا اسکے الفاظ بار بار کانوں میں گونج رہے تھے

۔۔۔ اسکے چہرے کا بدلتا رنگ بغور دیکھا گیا

>which type of personal issue ?"

(کس قسم کا ذاتی مسئلہ)

"I am sorry Sir .I can't tell"

(مجھے معاف کر دیں سر میں نہیں بتا سکتا۔۔)

"اور اگر آپ کو کہا جائے کہ آپ کو اسی شرط پہ سیلیکٹ کیا جائے گا کہ وہ پرسنل ایشو بتائیں پھر؟"

Kitab Nagri

کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اب کی بار فاتحانہ انداز میں پوچھا گیا۔۔۔ موحد نے گہری سانس لیتے خود کو پرسکون کیا پھر مسکراتے ہوئے اعتماد سے گویا ہوا

"سوری سر میری سیلف رسپکٹ ہرٹ ہوگی۔۔ اگر میری اس بات کا ایک فیصد تعلق بھی اس انٹرویو کے لیے ضروری ہے تو میں ضرور بتاتا۔۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہے تو پلیز میں معذرت چاہتا ہوں"

"Ok let close this topic "

(چلیں اس موضوع کو بند کرتے ہیں)

مفلر والے آفیسر نے مداخلت کی

"آپ یہ بتاؤ کے کتنے گھنٹے آپ نے انتظار کیا انٹرویو کے لیے؟"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چار گھنٹے۔۔۔ مختصر جواب دیا

"ہم تو یہ بتائیں کہ آپ کو غصہ نہیں آیا۔۔۔ بہت سے کینڈیڈٹس (امیدوار) تو ہائی پر ہو گئے

تھے۔۔۔ شاوٹ کر رہے تھے۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟"

وہ زیر لب مسکراتے ہوئے بتانے لگا

"سچ پوچھیں سر تو مجھے دو گھنٹے تک تو غصہ نہیں آیا۔۔۔ پھر باقیوں کو غصے میں دیکھ کر مجھے بھی تھوڑا فیل ہوا۔۔۔۔۔ مگر میں دوسروں کی طرح ری ایکٹ کرنے کے بجائے میں نے اپنا دھیان بٹانے کے لیے ادھر ادھر غور کرنا شروع کیا۔۔۔ تو مجھے دو چھوٹے سے کیمرے نظر آئے۔۔۔ تو میں سمجھ گیا کہ ہمیں واپس کیا جا رہا ہے۔ میں نے سوچا شاید یہ بھی ایک ٹیسٹ ہو۔۔۔ اسی لیے میں ریلیکس ہو کے بیٹھ گیا بے اختیار اسکے جواب پہ انکے چہروں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔"

موحد کو لگا کہ وہ سیلیکٹ ہو گیا ہے مگر ابھی کچھ اور امتحان باقی تھے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہی بلیک سوٹ والے موحد کو مخاطب کر کے بولے

"آپ یہ بتائیں کہ آپ انٹیلیجنس بیورو کیوں جوائن کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کو جاب کی ضرورت ہے اس لیے؟؟؟"

"جی سر۔ پہلے میرا بھی یہی۔۔۔۔"

اسکی بات کاٹ کے وہ پوری درشتی سے بولے

"آپ نے کہا جی یعنی آپ پاکستان کے لیے اس ادارے میں نہیں آئے صرف جاب کرنے کے لیے آئے ہیں
-- وہ تو آپ کو کہیں بھی مل سکتی ہے -- آپ کہیں اور جا کر ٹرائی کریں -- یو کین گوناؤ"

موحد تو شاک کے مارے کھڑا ہو گیا

"سر میری پوری بات سنیں -- جی پہلے میرا بھی یہی خیال تھا کہ میں نے جاب کے لیے اپلائی کی کیا ہے -- اور
مجھے جاب کی ہی ضرورت ہے مگر پھر آہستہ آہستہ میرے نظریات بدل گئے میرے خیال بدل گئے --"

www.kitabnagri.com

مجھے محسوس ہوا کہ یہ صرف جاب نہیں ڈیوٹی ہے -- بلکہ شاید اس سے بھی بڑھ کے ہے -- میں نے اب
تک اتنی دفعہ خود کو ایجنٹ کے روپ میں دیکھا ہے کہ یہ خواب میری محبت بن چکا ہے -- پاکستان کی محبت جیسے
اب رگ رگ میں بس چکی ہے -- سر مجھے پہلے جاب کی ضرورت تھی لیکن اب نہیں اب مجھے پاکستان کے لیے
کچھ کرنا ہے --"

Posted on Kitab Nagri

وہ یہ سب کہنا چاہتا تھا مگر لب پھڑپھڑا کے رہ گئے اور جو الفاظ منہ سے نکلے وہ یہ تھے

"سر دوسرے لفظوں میں آپ مجھے ریجیکٹ کر رہے ہیں؟؟؟"

اسکے لہجے میں خوف بول رہا تھا۔۔۔ باوجود اسکے کہ ان بلیک سوٹ والے آفیسر کے چہرے پہ صاف انکار لکھا تھا
۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا

اسکا رواں رواں دعا کر رہا تھا کہ کاش وہ اسے ریجیکٹ نہ کریں

آخر تھکا دینے رات ختم ہو کر دن کے اجالے میں ڈھل رہی تھی۔ فاطمہ اور عانیہ نے تقریباً ساری رات سوتے
جاگتے ہی گزاری تھی۔۔۔ عانیہ کو بہن کی فکر تھی تو فاطمہ کو بھی خدشے ستارہ تھے۔۔۔ وہ دعا گو تھیں کہ اللہ انکی
بیٹی کو اسکے مشن میں کامیاب کرے۔۔۔ دعا کو اس وقت انکی دوعاؤں کی شدید ضرورت تھی۔۔۔ عانیہ کو نہیں پتا
تھا کہ دعا انٹیلیجینس ایجنٹ ہے۔۔۔ یہ بات صرف دعا اور فاطمہ کے بیچ ہی تھی

عانیہ اٹھو بیٹا کالج نہیں جانا کیا تم نے؟ تھکے تھکے انداز میں وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولیں

Posted on Kitab Nagri

امی آپنی آگئی کیا؟ عانیہ کا ذہن تھوڑا بیدار ہوا تو دھیان فوراً دعا کی جانب چلا گیا

نہیں وہ ابھی نہیں آئی۔۔۔ مگر جلد آجائے گی تم اٹھو اور اپنے کالج جاؤ۔۔۔ اور خبردار جو اس بات کا تذکرہ کسی سے کیا ہو

اور محلے والوں کو کیا کہیں گی کہ آپنی کہاں ہے؟؟ عانیہ نے چھپتے ہوئے لہجے میں سوال کیا

اسکا حل بھی میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔ ہم دونوں ایک دودن تک۔۔۔ مطلب جب تک دعا واپس نہیں آ جاتی
نادیہ کے فیلڈ میں رہیں گے۔۔۔ تم کالج سے واپسی پہ وہیں آ جانا

کچن کی طرف جاتے انہوں نے مصروف سے انداز میں اپنی دوست کا نام لیا

www.kitabnagri.com

عانیہ کو حیرت ہوئی کہ امی کو کیسے یقین ہے کہ دعا آپنی واپس آجائے گی۔۔۔ حالانکہ اس نے فون پہ کہا تھا وہ
واپس نہیں آئے گی

سوچتے سوچتے وہ یکدم چونکی۔

امی ہم پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کرواتے ہیں۔۔ مجھے لگتا ہے اس لڑکے نے زبردستی آپنی سے فون کروایا ہو گا۔۔ تاکہ ہم اس سے کبھی نہ ملیں

فاطمہ نے ناشتہ بنا کر اسکے سامنے رکھا اور سختی سے اسے تنبیہ کرتے ہوئے بولیں

میں نے کہا نہ کہ یہ بات گھر سے باہر نہیں جائے گی تو بس نہیں جائے گی۔۔ تم ناشتہ کرو اور کالج جاؤ

عانیہ غصے سے اٹھی۔۔ پلیٹ کو ہاتھ مار کے پرے کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے نہیں کھانا ناشتہ واشتہ۔۔ ایسے ہی جارہی ہوں میں کالج

فاطمہ تاسف سے اسے جاتا دیکھتی رہیں

Posted on Kitab Nagri

دعا کس مشکل میں ڈال دیا تم نے مجھے۔۔۔ اب اللہ تمہیں ہر مشکل سے بچائے۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں اب اک اور رشتے کو کھونے کی۔۔۔

فاطمہ کی آنکھوں میں ماضی ہلکورے لے رہا تھا

افراز اور عزیز کی صبح گیارہ بجے ہوئی تھی۔۔۔ اسلام آباد کا ماحول کافی خوشگوار تھا۔۔۔ وہ دونوں ڈائی ننگ ہال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب عزیز نے ایک دم ناشتے سے ہاتھ روک کر کہا

سنو افراز۔ میرا خیال ہے ہم یہ تصویریں میجر عاصم کو سینڈ کر دیتے ہیں۔۔۔ وہ خود ہی پتا چلا لیں گے کہ یہ مسٹر خان اصل میں ہیں کون۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ایسا کرو ابھی کر دو۔ افراز کے کہنے پہ عزیز نے میجر عاصم کے پرائیویٹ نمبر پہ مسٹر خان کے پاسپورٹ اور فائل کی تصویریں سینڈ کر دیں۔

تبھی مسٹر خان سیڑھیوں سے نیچے آتے دکھائی دیے۔۔۔

انہوں نے دوسرے دن ہی اپنا سامان گیسٹ روم سے اوپر والے پورشن میں شفٹ کر والیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ نیچے گیسٹ روم میں کمر ٹیبل فیل نہیں کرتے

وہ دیکھو مسٹر خان لگتا ہے آج پھر کہیں جانے کے موڈ میں ہیں

افراز نے انکو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر کہا تو عزیز منہ بنا کر بولا

مسٹر خان نہیں جیکسن موزلے کہو ان کو۔ ہنہ۔۔ نقلی آدمی نہ ہو تو

تب تک وہ بھی ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔

ان دونوں نے اب نوٹ کیا کہ انکا سوٹ کیس بھی انکے ساتھ ہی تھا...

ہیلوینگ بوای زکیسے ہو تم دونوں

ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے خاصی بے تکلفی سے حال پوچھا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہم ٹھیک ہیں مگر آپ یہ بتائیں کہ کیا کہیں جارہے ہیں؟۔۔ مطلب یہ سوٹ کیس۔۔۔۔۔

افراز نے سوٹ کیس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تو وہ بے نیازی سے ناشتے کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہنے لگے

Posted on Kitab Nagri

بھئی بس بہت رہ لیا تم لوگوں کے ہاں۔ ویسے بھی تم لوگوں کا گھر سیکیور نہیں ہے۔ رات کو نیند میں مجھے ایسا لگا کہ۔۔۔

رک کے ذرا دیر ان کو دیکھا جن کے سانس رک چکے تھے اس بات پہ

مجھے ایسا لگا جیسے کمرے میں چور آئے ہوں۔۔ مگر اٹھا ہی نہیں گیا نیند ہی اتنی زبردست آرہی تھی جیسے میں نے کوئی بی بے ہوشی والی دوا پی رکھی ہو

عزیر کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر سادگی سے بات مکمل کی تو وہ گڑبڑا کر رہ گیا
آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے؟ عزیر نے نا سمجھی کا مصنوعی تاثر چہرے پہ سجاتے ہوئے پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کہیں اس نقلی آدمی کو شک تو نہیں ہو گیا ہم پر

افراز نے آنکھوں ہی آنکھوں میں عزیر سے سوال کیا

مجھے کیا پتا ہو۔۔ عزیر نے جواباً شانے اچکائے

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بس بہت رہ لیا آپ لوگوں کے ہاں۔۔ اب میں کہیں اور شفٹ ہو رہا ہوں

بریڈپہ جیم لگاتے وہ اطمینان سے دھماکہ کر گئے

عزیر کولب کھولتے ہوئے دیکھ کر وہ فوراً بولے تھے

سوری مگر میں نہیں بتاؤں گا کہ میں کدھر جا رہا ہوں

اوکے نوپرا بلیم ایزووش مسٹر خان۔ (نقلی آدمی) عزیر سپاٹ لہجے میں بولا تھا

www.kitabnagri.com

دل میں سوچا تھا

ہنہ میری کونسا رشتہ داری ہے آپ سے جو پوچھتا پھروں کہ کہاں جا رہے ہیں

عزیر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں افراز کو کوئی اشارہ کیا تو وہ خفیف سا سر ہلاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا

Posted on Kitab Nagri

او کے مسٹر خان۔ گڈ بائے مجھے ابھی ایک ضروری کام سے جانا ہے ورنہ تھوڑی دیر آپ کے ساتھ ضرور بیٹھتا
انہوں نے ناشتہ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں سر ہلایا جیسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو

"اب یہ لڑکا میرا پیچھا کرنے کے لیے پہلے ہی گاڑی میں باہر جا کر انتظار کرے گا"

تھوڑی دیر میں گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔ لیمن جو س پیتے ہوئے اپنے اندازے کی درستگی پہ وہ مسکرا
دیے

عزیر بغور ان کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔۔ مگر وہ صحیح سے اندازہ نہ لگا پایا کہ ان کے اندر کیا چل رہا
ہے

www.kitabnagri.com

پانچ منٹ کے بعد انکو موبائی ل پہ کوئی میسج ملا تو اٹھتے ہوئے عزیر کی جانب دیکھ کر بولے

"او کے اینگری ینگ مین آئی ہیو ٹو گو۔۔ بہت جلد ملیں گے۔۔ بائے"

پراسرار انداز میں مسکرا کر جلد ملنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے وہ عزیر کو کنفیوزڈ چھوڑ کے باہر کی جانب بڑھ گئے

جیسے ہی وہ بیرونی دروازے سے باہر نکل کے گاڑی میں بیٹھے تو وہ بھی فوراً ہوش میں آیا

اسے پتا تھا کہ افراز گاڑی لیے گھر کی پچھلی سائیڈ پر موجود ہوگا

وہ جو بھی تھے مسٹر خان یا جیکسن موزلے۔۔۔ ملک دشمن ایجنٹ یاد ہشگرد۔۔۔ آج یہ راز کھل جانا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دعا کے لیے اگلے دن کا سورج کافی امیدیں لیے طلوع ہوا۔۔ کل رات اس نے اور ہادی نے اس پورے گودام کا تفصیلی جائزہ لیا تھا۔۔ یہ گودام نما عمارت شہر سے کافی دور ویرانے میں تھی۔۔ اور کافی بڑی تھی۔۔۔

اور انکو کچھ ایسے شواہد بھی ملے تھے کہ جیسے

Posted on Kitab Nagri

زیر زمین کوئی سرنگ کھودی گئی ہو۔۔ قوی امکان تھا اس سرنگ کے ذریعے انہیں دہشتگردوں کا ٹھکانا بھی پتا چل جاتا۔۔

دعا نے اس سامان کو دیکھا جو ہادی اسکے لیے لے کر آیا تھا۔۔

ایک چھوٹا سا پاور فل کیمرہ جو ایک پینڈنٹ کے اندر فٹ تھا۔ اسنے وہ پینڈنٹ گلے میں پہن کے ڈوپٹہ پھیلا لیا۔۔ کانوں میں بلوٹو تھ ڈیوائس لگا کر بال آگے کیے۔۔ کلائی پہ گھڑی پہنی جو بظاہر گھڑی تھی مگر اصل میں وہ بھی ایک ڈیوائس تھی جس کے اندر ٹریکرفٹ تھا

گیارہ بج چکے تھے۔۔۔ باہر اب کچھ ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔۔ شور اور اونچا اونچا بولنے کی آوازیں۔

Kitab Nagri

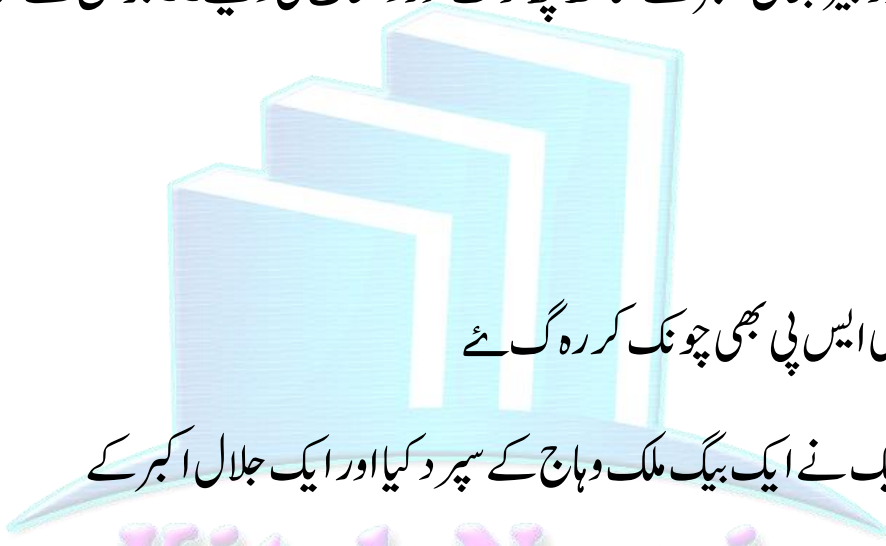
www.kitabnagri.com

دعا نے کچھ پل دیوار سے کان لگا کر سننے کی کوشش کی پھر دروازے کو احتیاطاً اندر سے بند کر کے وہ وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

۔ چھوٹا سا ٹچ سکرین والا موبائی ل کھولا۔۔۔ دو تین بار کچھ ٹچ کیا تو سامنے سکرین پر ایک منظر چلنے لگا۔ اس نے جلدی سے ڈی ایس پی صاحب کو کال ملائی اور فوراً انکو موبائی ل پہ وہ منظر دیکھنے کے لیے کہا جو ابھی ابھی اس نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سکرین پہ ملک وہاج اور پیر جلال اکبر کے ساتھ چھ لوگ اور دکھائی دیے۔۔۔ جو ان کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھے۔۔۔



دعا کے ساتھ ساتھ ڈی ایس پی بھی چونک کر رہ گئے
ان لوگوں میں سے ایک نے ایک بیگ ملک وہاج کے سپرد کیا اور ایک جلال اکبر کے
ملک وہاج نے بشیر کو اشارہ کیا تو وہ دو اور لوگوں کی مدد سے ایک بڑا سا صندوق باہر لایا۔۔۔

www.kitabnagri.com

صندوق کھولا گیا۔۔۔ بڑی بڑی گنزارو د پستول دستی بم اور خود کش بمبار والی جیکٹس۔

وہ دنگ رہ گئی یہ دیکھ کر۔ یعنی اس جگہ سے اسلحہ بیچا جاتا تھا۔۔

ان میں سے تین لوگ اسلحے والا صندوق اٹھا کر تہہ خانے سے باہر چلے گئے جبکہ باقی تین کچھ دیر وہاج اور جلال اکبر سے بات کرتے رہے۔ پھر ان دونوں سے ہاتھ ملاتے وہ بھی وہاں سے چلے گئے

انکے جانے کے بعد ملک و ہاج اور جلال اکبر نے بیگ کھولے نوٹوں سے بھرے بیگ دیکھ کر ہنستے ہوئے
ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بھی وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔ تو دعا نے بھی موبائی ل ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔
کل رات کو ہادی مکمل تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ ان دونوں نے مل کے پوری عمارت میں جگہ جگہ کیمرے فٹ
کر دیے تھے
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official



سر اب کیا کہتے ہیں آپ؟ اس نے بلوٹو تھ ڈیوائی س پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہین آپ نے غور کیا ان تین آدمیوں پر۔ جو ساری ڈیلنگ کر رہے تھے؟ انہوں نے الٹا سوال کیا تو وہ گہری سانس لے کر بتانے لگی

Posted on Kitab Nagri

یس سر۔۔ جب میں اس نقلی پیر کے گھر گئی تھی تو اسکے بیڈ روم کی تلاشی کے دوران ان تینوں کی تصویر ملی تھی۔ جس میں وہ ملک وہاج کے ساتھ کھڑے تھے۔۔ یقیناً اس نقلی پیر نے وہ ثبوت کے طور پر سنبھال رکھی ہوگی۔۔ یہ تینوں شمالی وزیرستان سے فرار دہشت گرد ہیں جن کے سر پہ اس وقت کافی بھاری انعام ہے

ہاں بالکل یہ وہی ہیں۔۔ اب یہ بچ نہیں سکتے۔۔ آپ اپنا بتاؤ ٹھیک ہونا؟؟

پریشانی سے اسکے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ مسکرا دی

یس سر۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔

ہم گڈ مجھ سے رابطے میں رہیے گا اور اک بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ کے پاس آج اور کل کا دن ہے بس کیوں کہ پرسوں عرس ہے اور ہمیں ان خود کش حملہ آوروں کو ہر صورت روکنا ہے۔۔ گڈ لک ایجنٹ ماہین اینڈ

www.kitabnagri.com

ٹیک کی ی ر آف یور سیلف۔۔ خدا حافظ

او کے سر۔ خدا حافظ

Posted on Kitab Nagri

دعانے کان سے بلوٹو تھ ڈیوائی س نکالی۔۔ پھر اپنے بیڈ ہیل والے جوتے پاؤں سے اتارے۔۔ یہ سپیشل قسم کے جوتے وہ خاص خاص موقعوں پر ہی پہنتی تھی۔۔ یہ بھی کل رات ہادی ہی لایا تھا۔

اس نے جوتے کی اوپری حصے کو علیحدہ کیا۔۔ جوتے کے اندرونی حصے میں خلا ۶ تھا۔۔ اس نے ایک جوتے کے خالی حصے میں وہ چھوٹا سا موبائی ل رکھ دیا اور دوسرے کے خالی حصے میں بلوٹو تھ ڈیوائی س اور پینڈنٹ چھپا دیا۔۔۔۔

ابھی دن کا وقت تھا۔ وہ باہر نہیں نکل سکتی تھی۔۔ اسے رات کا انتظار تھا۔۔۔۔



موحد انٹرویو کیسا ہوا تمہارا؟؟

وہ جیسے ہی تھکا ہارا گھر پہنچا تو سب سے پہلے یہی سوال پوچھا گیا

گھر واپسی پہ کھانے کا پوچھنے کے بجائے یہ سوال

پوچھنے والی موحد کی بھابھی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

پتا نہیں بھا بھی۔۔ وہ بے دلی سے کہتا کمرے کی جانب بڑھ گیا

نواب زادے سکول کی نوکری بھی چھوڑ کے بیٹھ گئے ہیں۔ اور انٹرویو میں بھی فیل ہو کے آگئے ہیں۔۔

بڑی بھا بھی بڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

موحد کی امی نے یقیناً باتوں ہی باتوں میں ذکر کر دیا ہو گا کہ اس نے سکول کی نوکری چھوڑ دی ہے

وہ کمرے میں آ کے لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کیں تو پھر سے وہی منظر ذہن کے پردوں پہ اجاگر ہو گیا

www.kitabnagri.com

سردوسرے لفظوں میں آپ مجھے ریجیکٹ کر رہے ہیں؟؟ اس نے بہت ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا

بلیک سوٹ والے ایک دفعہ پھر خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تھا

Mr.Mohid you can go now...

وہ آنکھیں کھول کہ اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔

تبھی موحد کی امی کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوئی۔۔۔ وہ اسے بھابھی کے ساتھ بات کرتا دیکھ چکی تھیں



موحد۔۔۔ لو کھانا کھا لو۔۔

بہت پیار سے اسکے سامنے کھانا رکھتے بولیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔ وہ دوبارہ لیٹ گیا

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولیں

Posted on Kitab Nagri

کامیاب ہونے کے لیے کبھی کبھی ناکامی کا منہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کیا ہوا اگر آج انٹرویو اچھا نہیں ہوا تو؟؟ زندگی رک تو نہیں گئی۔ جو تمہارا نصیب ہے وہ کوئی اور چھین نہیں سکتا۔ جو تمہارے مقدر میں ہے وہ مل کے رہے گا۔ اور جو نہیں ہے وہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی نہیں ملے گا۔ تو اٹھو کھانا کھاؤ اور نئے سرے سے کوشش کرو

وہ اسے سمجھا کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔ موحّد نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھا اور کھانا کھانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ انٹرنیٹ پہ مختلف قسم کی جابز سرچ کر رہا تھا۔۔۔ جتنا سخت قسم کا انٹرویو ہوا تھا اس کے بعد کوئی امید لگانا فضول تھا

Kitab Nagri

صبح کی روشن کر نیں اور چمکتی خوشگوار دھوپ کراچی میں پوری طرح سے پھیل چکی تھی۔ لوگ اپنے معمولات میں آہستہ آہستہ مشغول ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

شوکت (عمر) عام سے دیہاتی لباس میں ملبوس مزار کے صحن میں جھاڑو لگا رہا تھا۔۔۔ اور رشید دور بیٹھا اسکو ایسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جیسے قربانی سے پہلے جانور کو دیکھا جاتا ہے۔۔۔ دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب تھا کہ آج اس شوکت کو تو پیر صاحب اچھے سے پوچھیں گے۔۔۔

عمر کو قطعی علم نہ تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔ اسے بس اپنے مشن سے غرض تھی۔۔۔ ابھی اسے بہت سے کام کرنے تھے۔۔۔ داخلی اور پچھلے دروازے کے راستوں پر کیمرے لگانے تھے

مزار کے صحن اور اندر کمرے میں وہ یہ کام کر چکا تھا۔۔۔ ابھی اسے پیر جلال کے کمرے کی تلاشی بھی لینی تھی۔ ایسے میں اس کے پاس وقت نہیں تھا کہ وہ سوچے کہ رشید اسے دیکھ کر مسکرائے کیوں جا رہا ہے اس مزار پہ پہلے سے بھی اک کیمرہ صحن میں پیر جلال نے لگوایا ہوا تھا جو کہ بہت پہلے ہی ڈس ایبل کر چکا تھا

بارہ بجے تک صفائی کے بہانے وہ اپنے سارے کاموں سے فارغ ہو چکا تھا۔۔۔ اب وہ یہاں سے جانے کا سوچ رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جلال اکبر گودام سے واپسی پہ پہلے گھر گیا۔۔۔ پیسوں کو تجوری میں رکھا پھر آستانے کی جانب چلا آیا۔۔۔ مزار پہ آتے آتے ساڑھے بارہ ہو گئے تھے۔۔۔ آج اور کل مریدوں کو منع کیا گیا تھا یہ کہہ کر کہ پیر جی عرس کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔۔۔ سب کو عرس والے دن آنے کی دعوت دی گئی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جلال اکبر کو آتے دیکھ کر رشید فوراً اسکی جانب بھاگا اور پر جوش انداز میں یاد دلایا کہ شوکت سے فائی ل والے معاملے کی پوچھ گچھ کی جائے

اس نے سر ہلاتے ہوئے شوکت کو بلانے کے لیے کہا اور اپنے کمرہ خاص کی طرف بڑھ گیا

تھوڑی دیر بعد عمر سر جھکائے اور ہاتھ باندھے پیر جلال کے سامنے کھڑا تھا۔۔ اسے کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی مگر پھر وہ خاموشی سے چلا آیا تاکہ وہ اسکی جانب سے مشکوک نہ ہو جائیں

شوکت بتاؤ کیا رشید سچ کہہ رہا ہے؟ تم نے کل واقعی میرے کمرے سے کوئی فائی ل نکال کر کسی کو دی تھی؟؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جلال نے کڑے تیور لیے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

عمر چونک گیا۔۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ کل اسے کسی نے نہیں دیکھا مگر۔۔

اسنے رشید کی طرف دیکھا جو مکاری سے مسکرا رہا تھا۔ یقیناً اسنے پکا کام کیا تھا اب مکر نے کا کوئی فائی دہ نہیں تھا

جی پیر جی۔۔ میں نے ہی آپ کے کمرے سے ایک فائل نکال کے کچھ پیسوں کے عوض ایک عورت کو دی تھی
عمر نے اعتراف کرتے ہوئے شرمندگی سے کہا

مگر پیر جی میں مجبور تھا مجھے پیسوں کی۔۔۔

اسکی بات سچ میں ہی رہ گئی پیر جلال نے اسے دھکا دیتے ہوئے طیش سے چلاتے ہوئے کہا تھا

تو نے میرے کمرے سے میری اجازت کے بغیر ایک فائل نکالی اور کسی کو دے دی مطلب سچ دی۔ ہمت کیسے
ہوئی تیری۔۔۔

www.kitabnagri.com

ایک زوردار گھونسا عمر کے منہ پہ جڑا

(عمر کنٹرول۔۔۔ پر سکون رہو)

بتا تو نے ہمت کیسے کی۔۔ تیری اتنی جرات ہوئی می کیسے
اسکا سردیوار میں مارتے جلال اکبر ہدیانی انداز میں چلا رہا تھا

گرم سیال مادہ عمر کے سر سے بہتا ہوا پورے چہرے کو رنگین کر گیا

(اف ماہین میڈم آپ کے اس چھوٹے سے کام نے لگتا ہے آج مجھے شہید کروانا ہے)

پیر جی غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔۔ اس نے مصنوعی خوف سے ہاتھ جوڑے

www.kitabnagri.com

ساری غلطی میری ہے مجھے یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا تم پہ۔۔ جس پہ اعتبار کرتا ہوں۔ وہی دھوکہ دیتا ہے

جلال اکبر کی آنکھوں میں دعا کی معصومیت لہرائی پھر اسکی وہ ویڈیو جس میں وہ ہرگز معصوم نہیں تھی بلکہ
ایک پروفیشنل نیوز رپورٹر لگ رہی تھی۔

دعا کو سوچتے سوچتے ایک دم وہ چونکا

جلدی سے مریدوں کی فائل والی الماری کی جانب بڑھا اور عورتوں خانے سے ایلفا بیٹ #ڈی والی فائل لزمیں سے دعا کی فائل نکالنا چاہی۔۔

لیکن وہ ہوتی تو ملتی نہ کیوں کہ عمر وہ فائل لٹریا آئی کے حوالے کر چکا تھا

جلال اکبر کو گڑ بڑ کا احساس ہوا۔۔ وہ کڑیوں سے کڑیاں ملاتے ہوئے سوچنے لگا

یعنی یہ سب اسکا لالچ نہیں۔۔ سوچی سمجھی اسکیم ہے۔۔ یہ اسی لڑکی دعا کا ساتھی ہے

وہ چلتے چلتے عمر کے قریب آیا

یو باسٹرڈ تم وہ نہیں ہو جو ہمیں نظر آرہا ہے۔ تم ہمیں دھوکہ دے رہے ہو

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہوئے ایک دم اسنے اپنے نیفے میں اڑسا ہوا پستول نکالا اور عمر کی کنپٹی پہ رکھا جو وہ گھر سے باہر جاتے وقت لازمی اپنے ساتھ حفاظت کے لیے رکھتا تھا

عمر بڑے طریقے سے پھنس چکا تھا۔۔ اسکی موت واضح تھی۔۔

جلال اکبر کی انگلی ٹریگر دبانے کو بے تاب تھی۔۔۔۔

ایک اور محافظ وطن خود کو شہادت کے لیے تیار کر چکا تھا

وہ غصے سے بغیر ناشتہ کیے ہی آج کالج آگئی تھی۔۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ فاطمہ ناشتہ کے بغیر اسے یاد عا کو گھر سے باہر جانے دیں۔۔

www.kitabnagri.com

باہر گراؤنڈ میں سونیا اور نمرہ کے پاس رکنے کے بجائے وہ خلاف معمول کلاس میں جانے کے لیے انکے آگے سے گزر گئی تو وہ دونوں حیرت سے فوراً اسکے پیچھے بھاگیں

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا عانیہ؟ تم ٹھیک تو ہو بغیر سلام دعا کے کلاس میں جا رہی ہو"

سونیا نے کلاس میں داخل ہو کر اسکا بازو پکڑا تو وہ چھڑا کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئی

"عانیہ کیا ہوا ہے؟ تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟"

اب کی بار نمبرہ کو بھی تشویش ہوئی۔

انکی دوستی کو چار سال ہونے کو آئے تھے۔ اس کالج میں وہ سب فرسٹ ایئر میں آئی ہیں تھیں اور اب فور تھ ایئر بھی مکمل ہونے والا تھا۔۔ چند مہینوں بعد فائی نل پیپر تھے۔۔

عانیہ کی ایسی حالت آج سے پہلے سونیا اور نمبرہ نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ ایسے ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کا سب کچھ لٹ چکا ہو۔۔ نہ تو وہ بال بنا کے آئی تھی اور نہ یونیفارم پر بس تھا۔ ورنہ وہ بہت بن ٹھن کے رہنے والی لڑکی تھی۔ ہر حال میں مسکرانے والی۔۔ ہر غم کو چٹکیوں میں اڑانے والی۔ پھر آج کیا ہوا اسے؟

سونیا اور نمبرہ کو یہی سوچ کھائے جا رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

عانیہ خاموشی سے جا کر چئی پر پہ بیٹھ گئی۔ اسکا بلکل بھی کسی سے بات کرنے کا موڈ نہیں تھا

"نمرہ مجھے لگتا ہے یہ گھر سے چیپڑیں کھا کے آئی ہے۔ دیکھو تو اسکا منہ کیسے بنا ہوا ہے اور دونوں گال بھی لال ہیں"

سو نیا کے اندازے پر نمرہ ہنس دی مگر عانیہ ٹس سے مس نہ ہوئی

"نہیں یار میں بتاتی ہوں اصل میں کیا ہوا ہے۔ آج کالج آتے ہوئے اسکے پیچھے پھر کتے لگ گئے ہوں گے اسی لیے یہ ٹینس ہے کیوں کہ ابھی تک وہ عانیہ دی گریٹ کو پہچان نہیں پائے۔۔۔"

اب کی بار نمرہ نے اپنے تئیں اسے ہنسانے کی کوشش کی مگر عانیہ کے چہرے پہ مسکراہٹ نہ آئی ی اللٹاغصے سے بھڑک کر بولی

www.kitabnagri.com

"تم لوگوں نے تو اپنی بکواس بند کرنی نہیں میں خود ہی یہاں سے اٹھ جاتی ہوں"

وہ اٹھ کر سب سے آگے والی چئی پر پہ جا کے بیٹھ گئی

یہ دوسرا بڑا جھٹکا تھا ان دونوں کے لیے۔ عانیہ اگرچہ بہت برائی ٹ سٹوڈنٹ تھی مگر آگے بیٹھنے سے خار کھاتی تھی۔ بقول اسکے سب سے آگے ٹیچر کی نظروں کے سامنے کوئی شرارت نہیں ہو پاتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اسی لیے وہ درمیان یا آخر والی سیٹوں پر بیٹھا کرتی تھی۔ نمبرہ اور سونیا سمجھ نہیں پارہیں تھیں کہ اسے آخر آج ہوا کیا ہے؟ جو وہ ہر کام اپنے مزاج کے خلاف کر رہی تھی

تبھی سر کلاس میں داخل ہوئے تو اٹھ کے اسکے پاس نہ جاسکیں۔۔ مسلسل چار پیریڈز کے بعد بریک ٹائی م ہوا تو وہ سب سے پہلے کلاس سے باہر نکل گئی تاکہ نمبرہ اور سونیا کے سوالات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔ عانیہ کا دل آج کسی کام میں نہیں لگ رہا تھا۔۔ ذہن میں بس دعا کا خیال ہی چھایا ہوا تھا

"پتا نہیں آپ کی کہاں ہوگی کس حال میں ہوگی؟ ٹھیک بھی ہوگی یا نہیں۔ امی کو تو گویا کوئی پریشانی ہی نہیں ہے جیسے دعا آپ نے بتایا ہو پہلے ہی کہ میں فلاں لڑکے کے ساتھ گھر چھوڑ کے چلے جانا ہے تو پریشان مت ہوئیے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے دھیانی سے سوچتی وہ سٹاف روم کی پچھلی طرف بنے لان میں چلی آئی

"مجھے لگتا ہے آپ کی محبت میں دھوکہ ہو گیا ہو گا اور اسی لڑکے نے زبردستی آپ سے فون کروایا ہو گا۔۔ اف خدا یا میں کیا کروں آپ کے لیے"

کونے میں لگے درخت کے سائے میں بیٹھ کر وہ اداس سی بس دعا کا سوچے جا رہی تھی

"امی کی بات بھی کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ انہیں اتنا یقین کیوں ہے کہ دعا آپنی واپس آجائے گی۔"

جانے کتنی دیر گزر گئی اسے یو نہی بیٹھ کر سوچتے ہوئے۔۔

تبھی کوئی اسکے پاس آکر رکا

"Aania what are you doing here?"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(عانیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟)

سرولی کی آواز پہ اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔ ولی وہ آخری شخص بھی نہیں تھا جسکی یہاں موجودگی وہ تصور کر سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

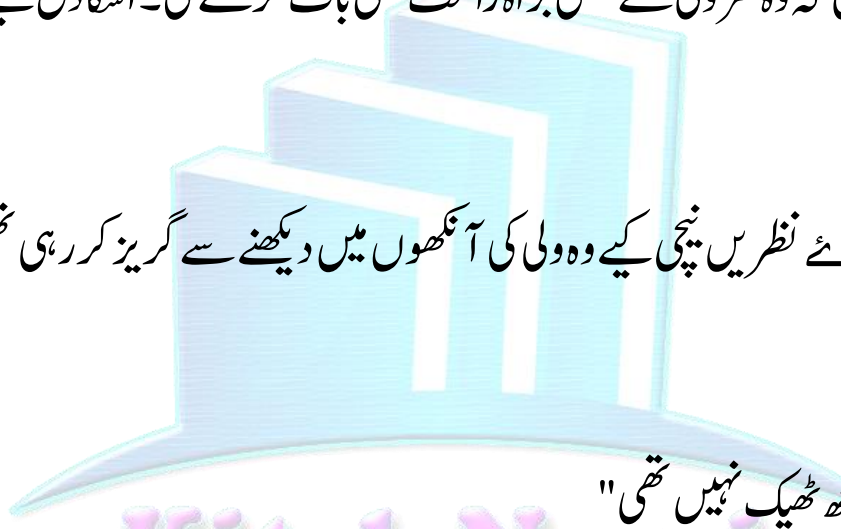
کچھ نہیں سر۔۔۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے گھبرا رہی تھی کہ مبادا وہ ڈانٹ ہی نہ دیں کہ آج لیکچر کیوں مس کیا

--

"عانیہ آج آپ نے لیکچر کیوں مس کیا؟" وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ سرولی سے کبھی براہ راست بھی بات کرے گی۔ اس کا دل بے قابو ہوا جا رہا تھا۔۔

اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے نظریں نیچی کیے وہ ولی کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی



"سروہ دراصل طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولی بغور اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ ہاتھوں کو ملتے وہ کنفیوزڈ تو لگ ہی رہی تھی مگر چہرے پہ چھائی پریشانی صاف نظر آرہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"عانیہ میرا خیال ہے کہ آپ کو اس وقت اپنی پریشانی شئی رکرنے کی ضرورت ہے۔ نہ کے یہاں چھپ کے بیٹھنے کی۔۔ آئی میں میرے ساتھ لائی بریری چل کے بات کرتے ہیں"

نرم لہجے میں اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا وہ آگے بڑھ گیا بغیر پیچھے دیکھے جیسے یقین ہو خود پہ اور اسکا یقین کامل رہا عانیہ سحر زدہ سی اسکے پیچھے چل دی۔۔۔ اس سے اپنی پریشانی شئی رکرنے۔۔

عانیہ فراموش کر چکی تھی کہ فاطمہ نے سختی سے منع کیا ہے کہ دعا کی گمشدگی کی بات گھر سے باہر نہ نکلے



"آدیکھیں ذرا کس میں کتنا ہے دم

افراز کے حوصلے بلند عزیر کے تھوڑے سے کم

مارخور ہیں پیچھے تمہارے

مسٹر خان پھونک کے رکھنا قدم"

Posted on Kitab Nagri

اونچی آواز سے گنگنا تا افران بڑے دھیان سے مسٹر خان کا پیچھا کرتے ہوئے عزیر کو مسلسل کوفت میں مبتلا کر رہا تھا

"یار بس کر دے اب۔ تب سے کوئی دسویں گانے کی بینڈ بجا دی ہے تم نے۔۔ میرے بھائی مسٹر خان نظروں سے اوجھل ہوئے نہ تو تیری موت پکی ہے میرے ہاتھوں"

عزیر نے باقائے دہ اسکی گردن دبوچی

"کیا ہے تمہیں عزیر کیوں بچے کے دشمن بنے ہوئے ہو دیکھو تو مسٹر خان کا پیچھا میں دھیان سے کر رہا ہوں انہیں شک تک نہیں ہو رہا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

افران نے اسے پیچھے جھٹکا دیتے ہوئے معصوم انداز میں بتایا

"ویسے بھی میری ڈرائی یونگ کا تو تمہیں پتا ہے میں کبھی اپنا شکار مس نہیں کرتا"

Posted on Kitab Nagri

اب کی بار وہ سنجیدہ ہوا تو عزیز بھی مسکراہ کے رہ گیا

مسٹر خان کی گاڑی اب شہر کے مضافاتی علاقے میں داخل ہو رہی تھی۔ افرانز برابر انکے پیچھے تھا۔ مسٹر خان نے سائیڈ مرر سے پیچھے دیکھا ریڈ کلر کی کلٹس اپنے تعاقب میں دیکھ کر لبوں پہ مسکراہٹ ابھر آئی

"بے وقوف سمجھتے ہیں یہ میرا پیچھا کر رہے ہیں چہ چہ۔۔ نہیں جانتے میں انکو اپنے پیچھے لگا رہا ہوں۔۔ سادہ لوح جذباتی نوجوان"

بڑبڑاتے ہوئے انہوں نے فون نکالا۔ اپنے آنے کی اطلاع بھی تو کرنی تھی نہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے عزیز ریڈ کلر مجھے پسند نہیں۔ تم کوئی اور کلر کروالو اپنی گاڑی پہ۔۔"

منہ بناتے ہوئے افرانز نے عزیز کو مشورہ دیا جو اسی وقت رجیکٹ کر دیا گیا

Posted on Kitab Nagri

"تم اپنا منہ بند رکھو اور چپ کر کے ڈرائیو کرو۔ اتنا اچھا کلر ہے میری کلٹس کا۔ میں تو کبھی نہ چنچ کر دوں۔۔ جس کو مسئلہ ہے وہ خود کی پسند کو چنچ کرے"

"ہنہ کٹو کہو۔۔۔ اس کو کلٹس کہہ کر اسکو عزت نہ دو"

افراز نے نظریں مسٹر خان کی گاڑی پہ فوکس رکھتے ہوئے عزیر کی بھی تھوڑی سی۔۔ کرنی اپنے اوپر لازم سمجھی

"یہ یہاں پہ رک کیوں گئے؟"

افراز نے مسٹر خان کی گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رکتی دیکھ کر عزیر کو ٹھوکا دیا۔۔

www.kitabnagri.com

"میرا خیال ہے یہی انکی منزل ہے چلو نیچے اترو۔ ہمیں انکے پیچھے جانا ہوگا"

کہتے ہوئے عزیر نے ہڈ سر پہ گرا لیا اور منہ پہ ماسک لگا کر نیچے اتر گیا۔۔ افراز بھی اسکی تقلید کرتا گاڑی سے نیچے اتر آیا۔۔

مسٹر خان گاڑی سے اتر کے اب بلڈنگ کے اندر جا رہے تھے۔۔ مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے وہ دونوں بھی مسلسل انکے تعاقب میں تھے۔۔

مسٹر خان پانچویں فلور پہ ایک فلیٹ کے سامنے رکے۔ دستک دی۔۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا تو وہ اندر چلے گئے

عزیر اور افراز بند دروازے سے تھوڑا دور کھڑے انتظار کرنے لگے

آدھا گھنٹہ گزرا تو عزیر فیصلہ کن انداز میں بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس بہت ہو گیا۔ افراز ہمیں اندر جانا ہو گا۔"

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" افراز نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے تار نکالی اور دروازے کا لاک کھول دیا

ہاتھوں میں پستل تھامے محتاط نظروں سے اندر کی جانب بڑھے

"عزیر اس طرف سے باتوں کی آواز آرہی ہے۔ چلو دیکھتے ہیں"

افرا نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کرتے کہا تو وہ دبے قدموں آگے بڑھے۔۔ ارادہ بس انکی باتیں سننے کا تھا لیکن کمرے سے آتی مسٹر خان کے علاوہ اک اور جانی پہچانی آواز نے انکو کمرے کا دروازہ کھولنے پر مجبور کر دیا

دروازے کا پٹ واہوا۔۔ سامنے مسٹر خان کے ساتھ بیٹھی شخصیت نے ان دونوں کو چونکا دیا

"آپ؟؟؟" عزیر اور افرا زحیرت اور دکھ کی ملی جلی کیفیت سے چلائے

ملک وہاج اور جلال اکبر کے جانے کے بعد دروازے کو اندر سے لاک کر کے کچھ وقت کے لیے آنکھیں موند کے لیٹ گئی۔۔ اسے امی سے زیادہ عانیہ کی فکر تھی کہ پتا نہیں اسکا ردِ عمل کیا ہوا ہو گا۔۔

www.kitabnagri.com

یونہی آنکھیں موندے جانے کب اسکی آنکھ لگ گئی ذہن کے پنوں پہ پھر وہی پرانا منظر جھلملایا

"پاپا آپ کہیں جارہے ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

دس سال کی اس پیاری سے بچی نے لاڈ سے باپ کے گلے میں بانہیں ڈالیں

"جی میرا بیٹا پایا کہیں جا رہے ہیں"۔۔ بچی کے باپ نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا

"واپس کب آئی یں گے؟"

اسنے پھر سے سوال کیا تھا۔۔ اس دس سال کی بچی کے چہرے پہ خوف چھایا ہوا تھا۔۔ باپ سے ہچکڑنے کا خوف
۔۔ اس کے بغیر اکیلے رہنے کا خوف

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹا آپ بس دعا کرنا کہ پاپا جلدی آئی یں"

۔۔ باپ نے آنکھوں میں آئی ی نمی کو صاف کیا اور جلدی سے بات بدل دی

"چلو چھوڑو اس بات کو آپ یہ بتاؤ کہ عانیہ کہاں ہے وہ تو ابھی مجھ سے ملی نہیں"

Posted on Kitab Nagri

"پاپا وہ آپ سے ناراض ہے۔ کہتی ہے کبھی بات نہیں کرے گی آپ سے۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے تم اپنا، ماما کا اور عانیہ کا بہت خیال رکھنا میں جلد واپس آؤں گا"

"بائے بائے پاپا"۔۔۔ دس سال کی دعا باپ کو خدا حافظ کہتے نہیں جانتی تھی کہ وہ آخری دفعہ اپنے باپ کو دیکھ رہی ہے۔۔۔۔

"دعا بیٹا میں جلد لوٹ کے آؤں گا"



"ہاں بابا جلدی آنا میں انتظار کروں گی"

www.kitabnagri.com

۔ روتے ہوئے دعا نے کہا تھا

دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔ دس سال کی دعا نے ہاتھ بڑھا کے انہیں پکڑنا چاہا مگر وہ دور ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ دور۔۔۔ اور دور۔۔۔

"بابا"----- دعا چلائی اور یکدم اسکی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔ وہ خواب میں رو رہی تھی مگر حقیقت میں بھی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔۔۔۔۔

"بابا آپ نے جھوٹ کہا تھا کہ واپس آئی ہیں گے۔۔۔ آپ نے جھوٹ بولا تھا۔ پتا ہے عانیہ اب تک آپ سے ناراض ہے۔۔ مگر میں چاہ کر بھی آپ سے ناراض نہیں ہو سکتی"

روتے روتے وہ ہچکیاں لینے لگی۔۔ اس وقت وہ انٹیلیجنس ایجنٹ ماہین نہیں بلکہ وہی دس سال کی دعا لگ رہی تھی۔۔ جو باپ کے جانے کے بعد دھاڑیں مار مار کے رو رہی تھی۔۔ اس وقت وہ مضبوطی کا خول ٹوٹ چکا تھا جو وہ اپنے اوپر چڑھائے رکھتی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بابا آپ نہیں آئے۔۔۔ آپ نہیں آئے"۔۔ وہ روتے ہوئے بس یہی گردان کیے جا رہی تھی

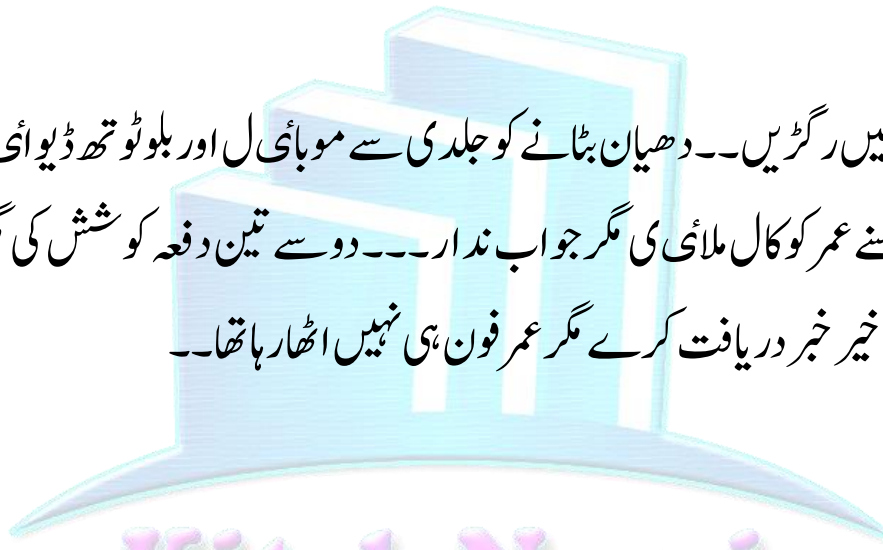
جانے کتنے ہی موسم آ کے گزر گئے

جانے والے مگر نہ آئے لوٹ کے

(از خود)

نہیں مجھے رونا نہیں۔ میں کمزور نہیں پڑ سکتی۔ مجھے اپنے آپ کو سنبھالنا ہو گا۔۔ ایجنٹ ماہین اتنی کمزور نہیں ہو سکتی کہ اسے رونا آئے

اس نے سختی سے آنکھیں رگڑیں۔۔ دھیان بٹانے کو جلدی سے موبائی ل اور بلوٹو تھ ڈیوائس نکالی۔۔ دو بجے کا وقت ہو رہا تھا۔ اس نے عمر کو کال ملائی مگر جواب نہ دار۔۔ دو سے تین دفعہ کوشش کی مگر بے سود۔۔ اس کا ارادہ تھا کہ آستانے کی خیر خبر دریافت کرے مگر عمر فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خدا خیر کرے۔ یہ نکما فون کیوں نہیں اٹھا رہا

اسے تشویش ہوئی

تنگ آکر ارتج کو کال ملائی اور عمر کے بارے میں دریافت کیا۔

جواباً عمر کے بارے میں جو خبر اسے ارتج نے بتائی وہ اس کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھی

ابہتاج اس وقت ملک وہاج کے ساتھ جلال اکبر کے آستانے پہ تھا۔۔ وہ تینوں اس وقت اسکے کمرہ خاص میں بیٹھے ہوئے تھے۔ موضوع وہی مزار پہ ہونے والا حملہ تھا

"تمہارا کیا خیال ہے؟ عوام اس حملے سے حکومت اور فوج کے خلاف ہو جائے گی؟؟"

جلال نے وہاج سے سوال کرتے ہوئے اپنے سامنے پڑے ہوئے حرام مشروب کا ایک گھونٹ بھرا۔

"ہاں بالکل کیوں کہ فوج اور رینجرز نے مزار کے باہر اور اندر پہرہ دینا ہے۔۔ ان کی موجودگی میں جب دھماکہ ہو گا تو ساری بات ان پہ ہی آئے گی"

وہاج کے تفصیلی جواب سے اسے تسلی ہوئی۔۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

"جلال تم بتاؤ ان لڑکوں کو تیار کر لیا ہے نہ تم نے جنہوں نے خود کش حملے کرنے ہیں۔ کیوں کہ سارا کھیل بگڑ جائے گا اگر عین ٹائی مپہ کوئی دھوکہ ہوایا انہوں نے انکار کیا یا وہ ڈر گئے۔"

وہاج کے سوال پر جلال کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھر آئی وہ پیچھے کو ٹیک لگا کر پوچھنے لگا

"وہاج پتا ہے ایک مسلمان کی خواہش کیا ہوتی ہے؟ کہ وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے۔ بس میں نے یہی لالچ ان معصوم لڑکوں کے دماغ میں بھر دیا ہے کہ تم لوگ کافروں کو ختم کر کے جنت میں جاؤ گے۔۔ ہا ہا اور وہ میری باتوں میں آگئے۔۔ نا سمجھ مسلمان"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جلال کے کہنے پر وہ تینوں ہنسنے لگے

"ویسے انکل آپ نے انہیں کیا کہہ کر آئی ی مین کیا کہانی سنا کر اس کام کے لیے راضی کیا کیا لوگ اتنے پاگل ہوتے ہیں کہ باتوں میں آجائیں؟"

ابہتاج نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"میں نے ان سب کو سمجھایا کہ دیکھو کیسے کافر لوگ ہیں جو مزاروں پہ جا کے قبروں سے مانگتے ہیں۔۔ اللہ سے نہیں مانگتے اسکے بجائے مردوں سے مانگتے ہیں۔۔ جو کہ ایک لحاظ سے درست بھی ہے کہ کچھ لوگ واقعی یہ شرک کرتے ہیں۔۔ اور ہمیں انکی یہی کمزور ایمان کی نشانی ہاتھ میں لینی ہے۔۔"

وہ ذرا سانس لینے کو تھا پھر دوبارہ گویا ہوا

"بھئی بات یہ ہے کہ نہ معلوم کتنے فرقے بن چکے ہیں آج کل۔ مسلمان تو رہے ہی نہیں نہ بس فرقے رہ گئے ہیں۔ اور ہر فرقہ دوسرے کے خلاف ہے۔ ذرا سی چنگاری لگا دو اور پھر تماشہ دیکھو۔۔ پچھلے ایک سال سے یہ چنگاری ان کے دلوں میں بھڑکارا ہوں میں۔ اب تو وہ شعلہ بن چکی ہے جسے بس پھٹ کے سب کو اپنی لپیٹ میں لینا ہے"

جلال کے تفصیلی جواب سے دونوں باپ بیٹے نے توصیفی نگاہوں سے اسے نوازا

Posted on Kitab Nagri

"مطلب تم فرقہ فرقہ کھیل رہے ہو۔ ہا ہا ہا"

ملک وہاج نے قہقہہ لگایا

"واہ انکل کمال کے آدمی ہو آپ"۔۔۔ ابہتاج نے بھی دانت نکالے۔۔۔

"تو کب پہنچ رہے ہیں تمہارے وہ دین دار حملہ آور جو کافروں کو ختم کریں گے اور شہید ہو کر جنت میں جائیں گے"

وہاج کے استہزائی یہ پوچھنے پر جلال نے کل کا بتایا کہ وہ کل کراچی پہنچ جائیں گے پھر کچھ یاد آنے پر چونک گیا اور دعا کے بارے میں پوچھا

www.kitabnagri.com

"ارے وہاج اس لڑکی کا کیا کرنا ہے؟ جسے قید کر کے رکھا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"اسے وہیں بھوکا پیاسہ مرنے دو دو تین میں مر جائے گی۔۔ اگر نہ بھی مری تو ہم خود مار دیں گے بس ذرا یہ حملے والے کام سے فارغ ہو جائیں۔"

"پر یار اگر وہ معصوم ہوئی تو؟"

جلال کے دل کو کچھ ہوا اسکی موت کا سن کے

"تو کیا جلال کیا اس سے پہلے ہم نے کسی کی جان نہیں لی؟؟ ابھی بھی مزار پہ جو حملہ کرنا ہے اس میں بھی تو سینکڑوں معصوموں نے مرنا ہے تو اس ایک کے نہ مرنے سے کونسا ہمارے گناہ کم ہو جائیں گے۔۔"

ہمم۔۔ وہ بس سر ہلا کے رہ گیا پھر ایک اور بوتل نکالنے الماری کے خفیہ خانے کی طرف بڑھ گیا

www.kitabnagri.com

"ڈیڈ اگر آپ کی اجازت ہو تو آج اس لڑکی سے مل آؤں؟ بہت بور ہو رہا ہوں کچھ دنوں سے میں۔"

ابہتاج نے آنکھ مارتے ہوئے سر گوشیانہ انداز میں پوچھا

"شش جلال کے سامنے ایسا نہ کہنا اسے اس لڑکی سے بہت ہمدردی ہو رہی ہے۔ چپ کر کے رات کو چلے جانا کسی کو بھی بتائے بغیر"

وہاں نے بھی سرگوشی سے جواب دیا

جلال بوتل لے آیا تو وہ تینوں پھر سے پینے کے شغل میں مشغول ہو گئے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ؟؟ وہ دونوں بیک وقت چلائے تھے

"میجر عاصم آپ یہاں وہ بھی اس نقلی آدمی کے ساتھ؟؟"

عزیر نے شاکڈ ہو کر سوال کیا تھا

Posted on Kitab Nagri

جواباً ابھی میجر عاصم کچھ کہنے ہی والا تھا کہ افراز شروع ہو گیا

"سر آپ مسٹر خان کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے یہ مسٹر خان نہیں بلکہ جیکسن موزلے ہیں ایک امریکن کر سچن۔۔ آپ کو انکی پکس بھیجیں تو تمہیں یقیناً آپ نے نہیں دیکھیں ہوں گی۔۔ ورنہ یوں ہنس ہنس کے انکے ساتھ باتیں نہ کر رہے ہوتے۔۔"

افراز نان سٹاپ بولے جارہا تھا میجر عاصم کو بولنے کا موقع دیے بغیر وہ بس اپنی کہنے کی جلدی میں تھا جبکہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھے مسٹر خان مسکرا کے اس ساری صورت حال سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"سر یہ کوئی ی ملک دشمن ایجنٹ ہیں۔ انکی سرگرمیاں بہت عجیب ہیں۔۔ ہم نے بہت دفعہ انکا پیچھا بھی کیا مگر کچھ پتانہ چل سکا۔۔ سراصل میں یہ۔۔۔۔۔"

"سٹاپ افراز۔"

میجر عاصم نے افراز کی چلتی زبان کو بریک لگوائی تو وہ خاموش ہو گیا

"میرا خیال ہے کہ اپنے سینئریز کے سامنے کیسے کھڑے ہوتے ہیں اور کیسے بات کرتے ہیں وہ آپ دونوں بھول چکے ہیں۔۔ اٹینشن ناؤ"

میجر عاصم کے سختی سے بولنے پر وہ دونوں جلدی سے سیدھے ہوئے

"سوری سر۔۔ دونوں نے اٹینشن ہو کر سیلیوٹ کیا

"واٹ سوری۔۔ آپ میجرز بھول چکے ہیں۔ کیا آپ سکھایا نہیں گیا کہ جذبات میں اپنے ہوش کیسے سلامت رکھنے ہیں"

www.kitabnagri.com

ان دونوں کے سر جھک گئے

"افراز"

۔ میجر عاصم نے اسے پکارا

Posted on Kitab Nagri

"یس سر"۔ اسنے مری مری سی آواز میں جواب دیا

"جب آپ کسی سین ئی یر کے سامنے ہوں تو پہلے بات کون کرے گا؟؟ سین ئی یر یا جون ئی یر"

"سین ئی یر"۔۔ افراز شرمندگی سے بولا جبکہ عزیز شکر ادا کرنے لگا کہ وہ اتنا زیادہ میجر عاصم کے سامنے نہیں بولا ورنہ ابھی اسکی بھی انسلٹ ہوتی

مسٹر خان یوں دلچسپی سے سب دیکھ کے مسکرا رہے تھے جسے کوئی مزاحیہ ڈرامہ ہو رہا ہو سامنے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سراو پر اٹھائی یں اور ادھر میری طرف دیکھیں"

میجر عاصم کے کہنے پر انہوں نے مجرموں کی طرح جھکی ہوئی گردنیں اٹھائی یں

Posted on Kitab Nagri

"بی ریلیکس ناؤ اینڈ کم ہی ئی ر"۔ اب کی بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا تو حکم مانتے وہ تھوڑا ایزی ہوئے اور آگے بڑھے

مسٹر خان کے پاس پہنچتے ہی افراز کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی مگر اب کی بار وہ چپ رہا

انکی آنکھوں میں مچلتے سوال پڑھ کر میجر عاصم نے گھمبیر آواز میں مسٹر خان کا جو تعارف کروایا وہ سن کے انکی گردنیں دوبارہ جھک گئی ہیں۔۔۔ ادب سے۔۔۔ حیرانی سے۔۔۔ پچھتاوے سے



میجر عاصم نے کہا تھا

Boys meet the most senior agent of ISI Mr.Sikandar Hayat khan....

(لڑکوان سے ملو یہ ہیں آئی ایس آئی کے سب سے سینئر ایجنٹ مسٹر سکندر حیات خان)

Posted on Kitab Nagri

رات کے تقریباً آٹھ بجے کا وقت تھا۔ دعا موبائی لپہ پورے گودام کا جائی زہ لے رہی تھی۔۔۔ آج رات اسکا ارادہ اس لاکڈ کمرے کو چیک کرنے کا تھا جو کل بھی رہ گیا تھا۔۔۔

ہادی نے نوبے آنے کا کہا تھا۔۔۔ تین بجے کے قریب وہ اسکے لیے کھانا لایا تھا پھر چلا گیا تھا۔ دعا کو ابھی کوئی گارڈ نظر نہیں آ رہا تھا صرف کل ہی دو نظر آئے تھے۔ آج وہ بھی نہیں تھے۔۔۔ وہ دیکھتے دیکھتے یکدم چونکی کوئی گاڑی گیٹ پہ آ کے رکی تھی

مطلب کوئی آ رہا ہے تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے موبائی لپہ چھپایا اور آنکھیں بند کر کے سوتی ہوئی بن گئی پانچ منٹ بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔

ملک ابہتاج اندر داخل ہوا۔۔۔ ایک نظر سوتی ہوئی دعا پہ ڈالی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لوجی یہ محترمہ میرے باپ کی نیندیں حرام کر کے خود سکون اور مزے سے سو رہی ہے۔۔۔ واہری معصومیت"

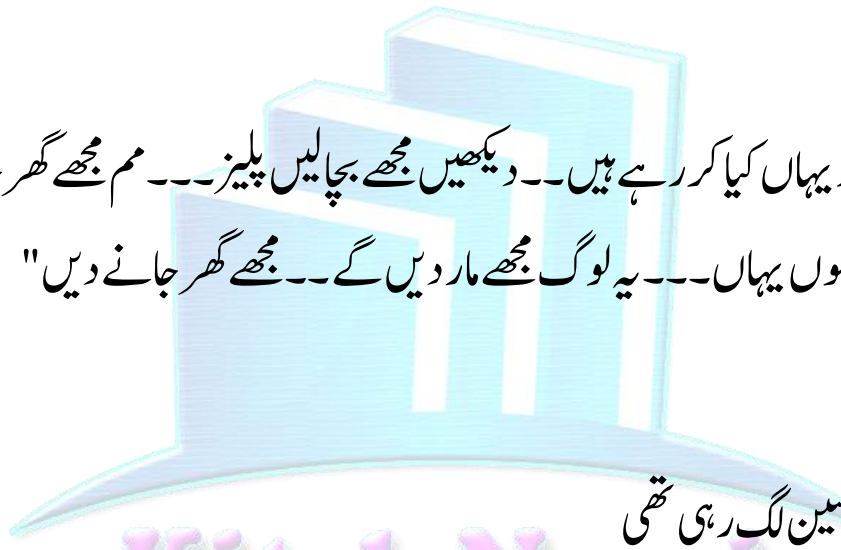
ملک ابہتاج ایک ایک قدم اٹھاتا بلکل اسکے پاس آ کر رکا۔ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا وہ اسکے چہرے پہ نظریں گاڑھے مصنوعی تاسف سے بولا

Posted on Kitab Nagri

"چہ چہ چہ۔۔ اتنے خوبصورت چہرے پہ اتنے ظلم"

دھیرے سے کہتے ہوئے اسکے ماتھے پہ لگی چوٹ کو چھویا
دعا کر نٹ کھا کے اٹھی۔۔ آنکھوں میں خوف لیے وہ سہمے انداز میں بولی

"آپ کون ہیں؟ اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔ دیکھیں مجھے بچالیں پلیز۔۔۔ مم مجھے گھر جانے دیں۔۔ میں
کل رات۔۔۔۔۔ سے بند ہوں یہاں۔۔۔ یہ لوگ مجھے مار دیں گے۔۔ مجھے گھر جانے دیں"



وہ روتے ہوئے اور بھی حسین لگ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کوئی اتنا معصوم کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ملک ابہتاج بے خود سا اسکے اشکوں میں کھویا بس یہی سوچ سکا

لیکن یہ فسوں یہ سحر بس اک لمحے کا تھا۔۔ وہ فوراً ہوش میں آیا

Posted on Kitab Nagri

"بے بی تم فکر نہیں کرو۔۔ میں تمہیں بچالوں گا"۔۔

دعا کے گال پہ ہاتھ رکھتے وہ جذبات سے چور ہو کر بولا

دعا نے پیچھے کو ہوتے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹکا

ملک ابہتاج کے چہرے پہ پھیلی شیطانی مسکراہٹ اور آنکھوں میں ہوس صاف نظر آرہی تھی

ملک ابہتاج کے ارادے ٹھیک نہیں تھے۔۔ وہ دہل کر رہ گئی۔ اسکی عزت اور مشن دونوں خطرے میں تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملک ابہتاج کا یوں دعا کے پاس آنا مشن کا حصہ نہیں تھا۔ اسے جو کرنا تھا جلدی کرنا تھا اور سوچ سمجھ کے کرنا تھا

اسکا ہاتھ غیر محسوس انداز میں اپنی پنڈلی پہ بندھے چاقو پہ گیا

Posted on Kitab Nagri

وہ پیچھے کو ہوئی تو ابہتاج آگے کو ہونے لگا

بس بہت ہو گیا اسنے پھرتی سے چاقو نکالا اور اسکے بڑھے ہاتھ پہ وار کیا

سس۔۔ اسنے سسکاری لی اور حیرت سے دیکھنے لگا کہ یہ لڑکی دیکھنے میں کتنی معصوم ہے اور ابھی یہ اس پہ حملہ کر رہی ہے

ابہتاج غصے سے بے قابو ہو گیا۔ الٹے ہاتھ سے اسنے دعا کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا

سوچنا بھی مت کہ تم مجھ پہ ہاتھ اٹھا سکو گے

کہتے ہوئے اسکے ہاتھ کو جھٹک کے وہ تیزی سے گھومی اور ایک زوردار کک اسکے پیٹ میں ماری۔۔

www.kitabnagri.com

بھاری بیڈ ہیل اسکے پیٹ میں بہت زور سے لگی تھی وہ کراہ کے گر گیا

ہاتھ سے پہلے ہی خون نکل رہا تھا اور اب پیٹ میں بھی درد اٹھا۔ اسنے اٹھنے کی کوشش کی تو دعا نے ایک اور کک اسکے منہ پہ لگائی

Posted on Kitab Nagri

"لڑکی کو کمزور سمجھ کر وار کرنے والوں کو پہلے اپنی مردانگی کا ٹیسٹ کروالینا چاہیے۔۔ ہو سکتا ہے لڑکی سے زیادہ کمزور وہ ہوں۔ لیکن کیا ہے نہ یہ مرد ہونے کا ٹھپہ اکثر تم جیسے غلط انسانوں پہ لگ جاتا ہے جنہیں بس خالی زعم ہوتا ہے اپنی مردانگی کا ورنہ اوقات تو انکی کسی خواجہ سرا کے برابر بھی نہیں ہوتی"۔۔۔

دعا نے حقارت سے کہتے ہوئے اسکے پیٹ میں ایک اور وار کیا

ابہتاج اب بالکل ادھ موا ہو کے گرا پڑا تھا۔۔۔ دعا نے سہی کہا تھا وہ لاڈوں میں پلا اب اپنا دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

ابہتاج نے اٹھنے کی کوشش کی تو دعا نے اسکی گردن پہ خاص قسم کا پنچ مارا۔۔۔ وہ نیچے گرا۔۔ دعا نے اسکی گردن کی رگ دبائی تو ابہتاج بے ہوش ہو گیا۔ اسنے کمرے میں نظر دوڑائی جس رسی سے اسے باندھا گیا تھا اسی رسی سے ابہتاج کے ہاتھ پاؤں باندھے اور منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا

اسی اثنا ۶ میں دروازے پہ کھٹکا ہوا۔ وہ فوراً چوکننا ہوئی مگر ہادی کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ پرسکون ہوئی۔۔۔

ہادی کے پیچھے ارتج بھی تھی اور کوئی اور بھی تھا

عمر۔۔۔ دے جانے خوشگوار حیرت سے پکارا تو وہ مسکرا دیا

ان تینوں نے بے ہوش ابہتاج کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ شانے اچکا کے بتانے لگی

یہ تفسیش کرنے آیا تھا مجھ سے۔۔ جاننا چاہتا تھا کہ میں کون ہوں تو میں نے اسکو اچھے سے بتا دیا کہ میں کون ہوں

ان سب کے چہروں پہ مسراہٹ دوڑ گئی۔ دعا کی انا کو یہ گوارا نہ تھا کہ وہ انکو بتاتی کہ وہ کس نیت سے آیا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ذرا سی غلط بات بھی اسکی ذات سے منسوب ہو

عمر تم یہاں کیسے؟ تمہیں تو اس وقت بہت اوپر آسمانوں میں ہونا چاہیے تھا اور ستارہ بن کے ہم سب کو اوپر سے ٹاٹا بائے بائے کرنا تھا۔۔۔ تم کیوں زمین کو غمگین بنانے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔ بچاری کا بوجھ اس کے سینے پہ دھرا رہ گیا

دعا نے شگفتگی سے کہتے ہوئے باتوں کا رخ عمر کی جانب موڑا تو وہ منہ بنا کے بولا

آپ لوگ تو چاہتے ہی نہیں کہ میں زندہ رہوں۔ وہ تو ابھی کئی مجرموں نے عمر دی گریٹ کے ہاتھوں انجام تک پہنچنا ہے۔ اسی لیے میں آپ کے سامنے تھوڑا سا ٹوٹا پھوٹا کھڑا ہوں۔

عمر نے سر پہ بندھی پٹی اور چہرے پہ لگی چوٹوں کی جانب اشارہ کیا تو سب مسکرانے لگے

ویسے تم بچ کیسے گئے؟ دعا نے وہ سوال پوچھا جو ہادی اور ارتج کے ذہن میں بھی تھا۔ ان دونوں نے تو پوچھا بھی تھا عمر سے مگر اس نے کہا تھا کہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم دونوں کو بھی دعا میڈم کے ساتھ ہی بتاؤں گا

وہ کیوں؟ ہادی کے پوچھنے پر معصومیت سے کہنے لگا

یار مجھے بار بار خیالوں میں جانا پڑے گا۔ ماضی کا سفر کرنا پڑے گا۔ ایک ہی دفعہ سب کو بتاؤں گا تو آسانی

رہے گی نہ

چلیں عمر صاحب اپنے کچھ گھنٹے پرانے خیالوں میں جائیں۔۔ ماضی کو کریدیں۔۔ آستانے کے سفر پہ جائیں
اور اپنے زندہ سلامت بچ جانے کے راز کو طشت از بام کر کے ہمیں فیض یاب کریں

ہادی کے طنزیہ انداز پہ عمر اسکو گھورتا واقعی خیالوں میں آستانے پہنچ گیا

جلال اکبر نے اس پہ گن تانی ہوئی تھی اور کسی بھی لمحے وہ ٹریگر دبا سکتا تھا۔۔ اگر عمر چاہتا تو لمحوں میں بازی
پلٹ کر جلال کو کیفر کردار تک پہنچا دیتا مگر پھر مشن خراب ہو جاتا۔۔ عمر ذہنی طور پہ خود کو ہر قسم کی صورت
حال کے لیے تیار کر چکا تھا۔۔

تبھی جلال کو کال آئی تو وہ ٹریگر دباتے دباتے رک گیا اور کال سننے لگا

ہاں وہاں آ جانا دھر ہی شام پانچ بجے تک۔۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے لے آنا اسے بھی آخر کو جانشین ہے تمہارا
۔۔۔۔ کل کو سارا کچھ اسی نے سنبھالنا ہے تمہارا۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔

فون بند کر کے وہ عمر کی جانب بڑھا جسے رشید نے جکڑ کے رکھا ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تمہیں اتنی آسان موت نہیں دینی چاہیے شوکت۔۔ تم نے میرا بھروسہ توڑا ہے۔۔ تمہیں پل پل اذیت دے
کر ماروں گا میں

اسنے عمر کے سر پر پستول کا دستہ مارا اور رشید کو اشارہ کرتے ہوئے بولا

لے جاؤ اسکو اور اپنے کواٹر میں جا کے بند کر دو اور اچھی طرح سے اسکی خاطر مدارت کرنا۔۔

عمر نے سکون کا سانس لیا۔۔ رشید نے اسکو کھینچ کے لے جاتے ہوئے اپنے کواٹر میں بند کر دیا۔ اسکا ارادہ تھا
رات کو آکر شوکت کی اچھے سے خبر لے گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی اسے اپنے گھر جانا تھا ضروری کام سے

اتنا بتا کر عمر رک گیا اور ڈرامائی انداز میں دوبارہ بولا

پھر پتا ہے کیا ہوا؟

ہمیں پتا ہے کیا ہوا ہو گا آگے۔۔۔ تم نہ بتاؤ

دعا نے بے نیازی سے کہا تھا

ہاں ہمیں پتا ہے پھر تم دروازے کا لاک کھول کے فرار ہو گئے۔۔۔ ہادی نے بھی اپنا خیال ظاہر کیا

ہاں بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا۔۔۔ ارتج نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

عمر ہکا بکا سارہ گیا۔۔۔ وہ تینوں اب یوں بے نیاز تھے۔۔۔ جیسے اب کوئی اہمیت نہ ہو عمر کی بات کی

www.kitabnagri.com

چلو ہادی اور ارتج ہمیں ابھی بہت سے کام کرنے ہیں۔۔۔ اسکی اگلی فضول باتوں اور ڈرامے بازیوں کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے

کہہ کر دعا آگے بڑھی تو ہادی اور ارتج نے بھی اسکی تقلید کی۔۔۔

ابھی وہ سب دو قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ عمر کی آواز نے انکے بڑھتے قدم روک دیے۔۔۔ اس نے کہا تھا

"میں نے ملک وہاج اور اور جلال کی خفیہ میٹینگ کی کچھ باتیں سنی ہیں جن میں وہ کسی خود کش حملہ آور کے کراچی پہنچنے کا ذکر کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر چونکہ آپ کو دلچسپی نہیں ہے تو رہنے دیتے ہیں"

وہ بھی کہاں کم تھا۔ شانے اچکا تا ان سے آگے نکل گیا اور چند قدم چلنے کے بعد پلٹ کر مصنوعی حیرانگی سے بولا

"آپ لوگ ابھی تک یہیں کھڑے ہیں؟ چلیں ابھی بہت سے کام کرنے ہیں۔ فضول باتوں کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

www.kitabnagri.com

دعا کی بات کو نقل کرتا اب وہ انکوستانے کے موڈ میں تھا

"عمر تم بتاتے ہو یا تمہارا حال بھی اس ابہتاج جیسا کروں؟"

دعا کی سنگین دھمکی پر عمر نے الف سے بے تک ساری بات بتانا شروع کی۔

"جب ان لوگوں نے مجھے قید کیا تو ایک ڈیڑھ گھنٹہ تو میں خاموشی سے چپ چاپ وہیں بیٹھا رہا کہ ہو سکتا ہے وہ باہر ہی کہیں آس پاس موجود ہوں۔۔

ان گدھوں کو شاید دھیان ہی نہیں رہا کہ مجھ سے میرا موبائی ل چھین لیں۔۔

میں وہاں بیٹھا بورہو رہا تھا کہ ایویں مجھے خیال آیا کہ ارتج کو فون کر کے اپنے اغوا کا بتا دوں۔ تو میں نے اسکو کال کر کے کہا کہ ارتج دعا کرنا کہ میں زندہ سلامت لوٹ آؤں۔ نہیں تو مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جانا"

بات کرتے کرتے وہ ایک دفعہ پھر پٹری سے اترا اور ارتج کو شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو ہادی نے ایک مکار سید کیا اسکے پیٹ میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارتج کو یاد تھا کہ وہ اس وقت کتنے برے طریقے سے ڈرگئی تھی۔ اور جب دوپہر میں دعا نے عمر کا پوچھنے کے لیے اسے فون کیا تھا تو اسنے روتے ہوئے سب بتا کر دعا کو بھی پریشان کر دیا تھا۔

"عمر پوائی نٹ پہ آؤ جلدی سے ورنہ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

دعانے بات ادھوری چھوڑی تو وہ دوبارہ شروع ہوا

"میں لاک کھول کے باہر نکلا تو کوئی بھی نہ تھا۔ میں وہاں سے بازار گیا اور ایک پاور فل سی آڈیو لسننگ ڈیوائس خریدی۔ اور کسی کے آنے سے پہلے جلال کے کمرہ خاص میں جا کر ٹیبل میں رکھی کتابوں میں چھپادی اور انکی ساری باتیں ریکارڈ کر لیں۔

عمر نے ریکارڈنگ چلائی

"ہم تو کل شام تک وہ حملہ آور پہنچیں گے۔ ہمیں اس سے پہلے ہی کچھ سوچنا ہو گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ پرسوج انداز میں سوچتی عمر کو بولی

"عمر یہ ریکارڈنگ مجھے اور ڈی ایس پی سر کو بھی سینڈ کر دینا"

"اوکے"۔۔ عمر نے سر ہلایا

"ابھی چلو یہاں سے۔ ابھی اس لاکڈ کمرے کو بھی کھولنا ہے اور اس سرنگ کا راستہ کہاں کو جاتا ہے یہ بھی معلوم کرنا ہے۔۔"



دعا کے کہنے پہ ہادی نے ابہتاج کی جانب اشارہ کیا

"اسکا کیا کرنا ہے؟"

دعا نے ناگواری سے بے ہوش ابہتاج کو دیکھا

www.kitabnagri.com

"اس مصیبت کو جاتے ہوئے ہوئے ساتھ لے جانا۔۔ کبھی کبھی کھوٹے سکے بھی کام آ جاتے ہیں۔۔"

ابہتاج کو وہیں چھوڑ کے وہ چاروں باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔ ابھی واقعی بہت سے کام کرنے والے تھے

عزیر اور افرام میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سکندر حیات خان کا سامنا کرتے۔۔ وہ انہیں ملک دشمن ایجنٹ سمجھ رہے تھے اور وہ محافظ وطن نکلے۔۔

"بیٹھ جاؤ اور مراقبہ سے باہر نکل آؤ۔۔"

مسٹر خان نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ دونوں انکے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔

Kitab Nagri

"سر ہم شرمندہ ہیں ہم نے آپ کو غلط سمجھا۔" عزیر نے شرمندگی سے کہا

www.kitabnagri.com

"مجھے تو شروع دن سے ہی شک تھا کہ آپ میں کچھ خاص ہے۔ میں نے تو عزیر سے بھی کہا تھا کہ مسٹر خان غلط آدمی نہیں ہو سکتے۔"

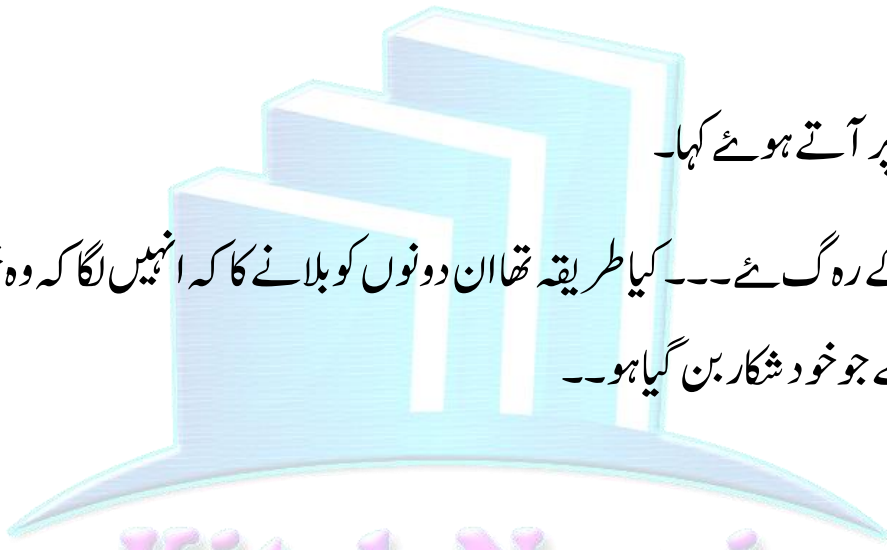
Posted on Kitab Nagri

صرف ایک لمحہ لگا تھا افراز کو پارٹی بدلنے میں۔ عزیر اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ حالانکہ عزیر کہتا تھا اسے کہ مسٹر خان پہ انہیں شک نہیں کرنا چاہیے ہو سکتا ہے وہ صحیح ہوں۔۔۔

"چلو چھوڑو اس بات کو۔ ہم وہ بات کرتے ہیں جس کے لیے تم دونوں کو بلایا گیا ہے"

میجر عاصم نے مدعے پر آتے ہوئے کہا۔

افراز اور عزیر کلس کے رہ گئے۔۔۔ کیا طریقہ تھا ان دونوں کو بلانے کا کہ انہیں لگا کہ وہ خود آئے ہیں جبکہ وہ اس شکاری کی مانند نکلے جو خود شکار بن گیا ہو۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میجر عاصم اب انکو سکندر حیات کا تفصیلی تعارف کروا رہا تھا

"میجر سکندر حیات خان گزشتہ بیس سالوں سے آئی ی ایس آئی ی سے منسلک ہیں۔ اس دوران بہت سارے مشن انکی وجہ سے پایہ تکمیل تک پہنچے۔۔۔ پھر ایک بہت اہم کیس کے سلسلے میں انکو بارہ سال پہلے امریکہ جانا پڑا۔ تب سے میجر خان وہیں پہ تھے۔۔۔ جیکسن موزلے نام کی شہریت حاصل کر کے ان کے حساس اداروں میں شامل ہو گئے۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی جو اہم مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ سی آئی اے (CIA) اور را (RA) کے کافی زیادہ ایجنٹس پاکستان میں پھیل چکے ہیں۔۔ اور بہت سے پاکستانی لوگوں کو بھی وہ خرید چکے ہیں۔۔ خطرہ ہے کہ بہت سی جگہوں پہ حملہ کیا جائے

اسی سلسلے میں کل آئی جی آف انٹیلیجینس بیورو سے بھی ہماری بات چیت ہوئی ہے۔۔ انکے ایجنٹس نے جو معلومات حاصل کی ہیں وہ بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔۔"

وہ دونوں مکمل توجہ سے میجر عاصم کو سن رہے تھے۔۔ جبکہ میجر خان موبائل پہ مشغول ٹانگیں جھلا رہے تھے



میجر عاصم نے موبائل سے انہیں ایک تصویر دکھائی۔۔

www.kitabnagri.com

"میجر خان کے توسط سے ہمیں یہ تصویر ملی ہے۔ یہ ایک پاکستانی ہے۔۔ مگر غدار ہے بکا ہوا ہے۔۔ دہشت گردی کے علاوہ یہ خوبصورت لڑکیوں کی اسمگلنگ میں بھی ملوث ہے۔ اگر یہ شخص اور اسکے پاس موجود رازوں تک ہم پہنچ جائیں تو را اور سی آئی اے کے ایجنٹس بھی پکڑے جائیں گے۔۔

Posted on Kitab Nagri

یہ شخص مختلف نام اور پیشے بدلتا رہتا ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے اسے رابطے میں ہے۔۔۔ ابھی یہ پتا چلا ہے کہ یہ کراچی میں ہے۔۔۔ باقی سب آپ لوگوں کو معلوم کرنا ہو گا۔۔۔"

"سر ہمیں کراچی کے لیے کب نکلنا ہے؟" عزیز نے جوش سے سوال کیا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com



"کل۔ آپ لوگوں کے لیے میں نے ٹکٹس بک کروالی ہیں۔ مگر آپ کو یہ کیس آئی بی کے ایجنٹس کے ساتھ مل کر حل کرنا ہو گا۔۔ کیوں کہ دونوں اداروں کی منزل تو ایک ہی ہے۔۔"

میجر عاصم کہتے ہوئے میجر خان کی طرف پلٹا۔۔

"میجر خان بھی آپ لوگوں کے ساتھ جائیں گے۔۔ میرا مطلب ہے آپ دونوں میجر خان کے ساتھ کل کراچی جائیں گے۔۔ اور سر کے انڈر کام کریں گے۔ از دیٹ کلی ری؟؟"

"یس سر"۔۔ دونوں نے بیک وقت جوش سے کہا تھا۔

"سرا ایک بات پوچھوں؟"

عزیر نے جھجھکتے ہوئے سوال کرنے کی اجازت چاہی

"پوچھو"۔۔ میجر عاصم نے فراخ دلی سے اجازت دی

سر ISI میں ہم سے سینئر رائیجنٹس بھی تو ہیں۔ پھر اس کام کے لیے ہم دونوں کو ہی منتخب کیوں کیا گیا ہے۔ جبکہ ہم ابھی تک کسی مشن میں شریک بھی نہیں ہوئے

www.kitabnagri.com

کیونکہ ایسا میجر خان چاہتے ہیں۔۔ انکا کیس ہے تو انکی مرضی جس کو چاہے اپنے ساتھ شامل کریں۔

میجر عاصم کی بات پر میجر خان ان دونوں کو یوں دیکھ کر مسکرائے جیسے برسوں پرانی آشنائی ہو

سر میں آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ آپ کیا کھانا چاہیں گے؟؟
میجر عاصم نے بہت ادب سے ان سے پوچھا تو وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بولے

عاصم جو تمہیں اچھا بنانا آتا ہو وہی بنا لینا۔۔ میں کھالوں گا

ٹھیک ہے سر۔۔۔ وہ سر ہلاتے باہر چلا گیا

جانتے ہو میں نے تم دونوں کو اپنے ساتھ کیوں منتخب کیا ہے؟
براہ راست ان دونوں کی جانب دیکھتے میجر خان نے سوال کیا تو وہ دونوں نفی میں سر ہلا گئے

"کیوں کہ میری نظر میں تم دونوں خاصے بیوقوف ہو۔ اچھی خاصی چالاکی کی ضرورت ہے جو میرے ساتھ رہ کر
آجائے گی۔۔ ہاں مگر ایک پلس پوائنٹ بھی ہے کہ تم دونوں اپنے پیشے اور اپنے ملک سے وفادار ہو اور یہ بات
تمام باتوں پر حاوی ہے"

ماحول میں تھوڑی دیر سکوت چھایا رہا

"سر ہم بے وقوف نہیں بلکہ آپ ضرورت سے زیادہ ہوشیار اور چالاک ہیں۔ اور آپ ہم سے اتنے سینئر بھی تو ہیں۔ جب ہم آپ کے لیول پر پہنچے گے نہ تو آپ سے زیادہ ہوشیار ہوں گے ان شاء اللہ"

افراز سے رہا نہیں گیا تو جذب سے بولتا بے ساختہ انکو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا۔

"سر آپ کیوں آگئے ہمارے گھر سے۔ آپ پلیز چلیے نہ ہمارے ساتھ واپس"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عزیر نے بے چارگی سے انکی طرف دیکھا۔

انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگاتے مصنوعی خوف سے کہا

"ہا ہا ہا۔ تو آپ کو سب پتا تھا میجر خان اور آپ ہمیں بے وقوف بناتے رہے"۔۔۔۔۔ افران نے خفت سے کہا تھا

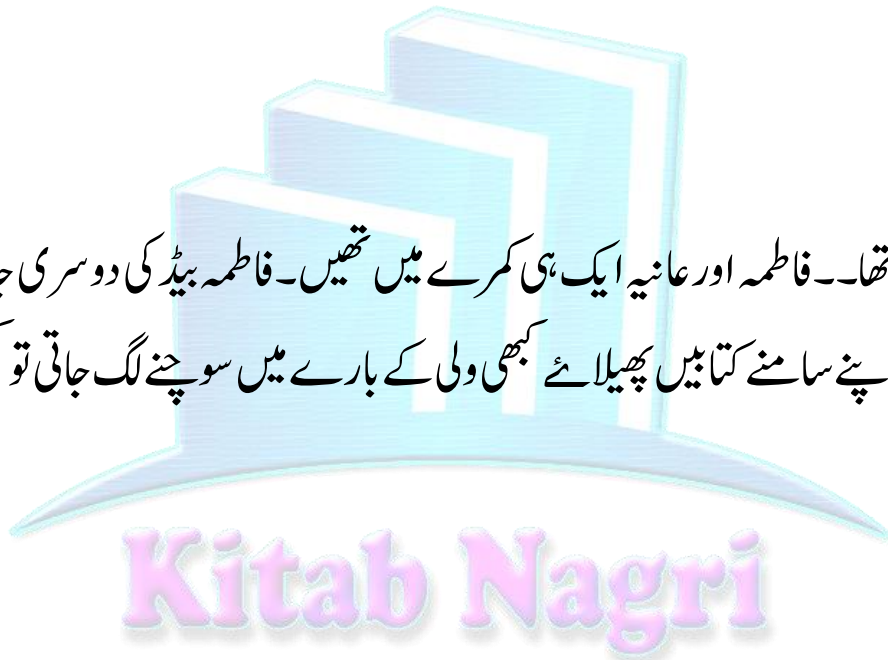
"ہاں بھئی کیا کریں ہم ISI کے سینئر ایجنٹ جو ٹھہرے"۔۔۔ میجر خان کا برجستہ جواب حاضر تھا پھر سنجیدگی سے بولے

"اچھا کل ہمیں جلدی نکلنا ہو گا۔ تم لوگ تیار رہنا اور اپنی بیسکینگ وغیرہ مکمل کر لینا"

"او کے سمر۔" دونوں نے سمر ہلایا

میجر خان دوبارہ سے انکو مشن کی تفصیلات سے آگاہ کرنے لگے تاکہ وہ اچھے سے سمجھ جائیں اور کوئی ی گڑبڑ نہ ہو۔۔

رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ فاطمہ اور عانیہ ایک ہی کمرے میں تھیں۔ فاطمہ بیڈ کی دوسری جانب کروٹ لیے سو رہیں تھیں جبکہ عانیہ اپنے سامنے کتابیں پھیلائے کبھی ولی کے بارے میں سوچنے لگ جاتی تو کبھی دعا کے بارے میں۔۔



www.kitabnagri.com
بارہ بج کے دس منٹ پہ عانیہ کے موبائی ل پرپ ہونے لگی۔ اسنے بے دلی سے موبائی ل اٹھا کے دیکھا۔۔ ولی کا میسج پڑھ کے وہ حیرانی سے اچھل پڑی

وہ پوچھ رہا تھا "عانیہ آپکی بہن واپس آئی یا نہیں؟"

عانیہ کی آنکھیں بھر آئی ہیں۔۔ آج دوسری رات تھی دعا کے بغیر

"نہیں سروہ نہیں آئی۔۔ آپ نے اپنی طرف سے کچھ کیا انکو ڈھونڈنے کے لیے؟"

ولی نے صبح کالج میں عانیہ کو اپنا نمبر دیا تھا تا کہ وہ اپنی بہن کی پک سینڈ کر دے اور ولی اسے ڈھونڈ سکے

"تم فکر نہیں کرو۔ وہ جلد آجائے گی۔ میں بھی اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہوں"

ولی کا میسج پڑھ کے عانیہ نے جوابی شکریے کا میسج بھیج دیا

Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد پانچ چھ میسج ولی کی جانب سے موصول ہوئے۔ اسنے آج کے لیکچر کے نوٹس بھیجے تھے۔ جو عانیہ نے مس کر دیا تھا

وہ بے طرح خوش ہوئی تھی۔۔ ایک بار پھر سے شکریے کا میسج بھیجا۔۔

Posted on Kitab Nagri

ایک نامحرم سے رات کے اس پہر گفتگو کرنے کا یہ پہلا تجربہ تھا جو نہ جانے کتنا طویل ہونے تھا۔

"میں کونسا سرولی سے غلط باتیں کر رہی ہوں۔ دعا کے بارے میں ہی تو پوچھا تھا بس"

--عانیہ نے خود کو تسلی دی۔

ہم اکثر اسی طرح کرتے ہیں اپنے غلط عمل کو درست تو جیہہ دے کر اپنے ضمیر کو اور اپنے آپ کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں

عانیہ بھی یہی کر رہی تھی-----



جس وقت جب عمر اپنی رام کہانی سب کو سنارہا تھا۔ عین اسی وقت رشید نے اپنے کواٹر کا دروازہ کھولا تھا۔

اس نے سوچا تھا کہ

Posted on Kitab Nagri

"اچھے سے شوکت کی گوشمالی کروں گا۔ کمبخت بڑا بنتا تھا میری جگہ چھیننے والا۔ آج اس سے سارے بدلے لوں گا"

مگر یہ کیا؟؟ خالی کمرہ اسکا منہ چڑا رہا تھا

"یہ یہ شوکت کدھر گیا؟ میں خود اسے بند کر کے گیا تھا یہ کیسے بھاگ گیا؟؟"

وہ پاگلوں کی طرح اسے ادھر ادھر ڈھونڈ رہا تھا۔ مگر وہ ہوتا تو ملتا نہ

"یا اللہ اب میں کیا کروں؟ پیر جی نے تو میری جان نکال دینی ہے اگر انکو پتا چلا"

اسے پریشانی نے آگھیرا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں میں انہیں نہیں بتاؤں گا کہ شوکت بھاگ گیا ہے۔ ورنہ جو گولی شوکت کو مارنی تھی وہ مجھے ماریں گے۔"

"نہیں میں انکو نہیں بتاؤں گا۔"

اس فیصلے پہ پہنچ کے زیر لب شوکت کو گالیاں دیتا وہ سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔

مگر نیند بھی کہاں آئی تھی۔۔۔ ساری رات یہی سوچتے گزرنی تھی کہ شوکت آخر فرار کیسے ہو گیا۔۔۔ اور اگر یہ خبر جلال اکبر کو ہوگئی تو رشید کی خیر نہیں تھی۔

اگلا دن

حملے سے ایک دن پہلے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دعا اور اسکی ٹیم نے رات کافی کچھ پتا چلا لیا اور بہت سے ثبوت اکٹھے کیے مگر فلاح ابھی وہ ریڈ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ ابھی وہ چاہتے تھے کہ پہلے مزار والے حملے سے نمٹ لیا جائے۔۔۔

صبح چھ بجے کے قریب تقریباً وہ سب واپس چلے گئے تھے ابہتاج کو پھر سے بے ہوش کر کے وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے تھے۔۔۔

آٹھ بجے کے قریب اس نے فاطمہ کو کال کی

"کیسی ہیں آپ؟" اس نے تھکے تھکے سے انداز میں پوچھا تھا۔ وہ خود بھی ان کے بغیر اداس تھی

"میں ٹھیک نہیں ہوں دعا جس ماں کی جو ان بیٹی گھر سے باہر ہو وہ کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے؟"

فاطمہ نے بھیگی آواز میں کہتے ہوئے آنسو صاف کیے۔۔

وہ جواباً خاموش رہی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم جلدی واپس آؤ دعا۔ میری ہمت اور طاقت جو اب دے گئی ہے۔ میں اب ایک اور رشتے کو کھونا برداشت نہیں کر سکتی۔۔ میں مرجاؤں گی اب اگر تمہیں کچھ ہوا۔ تم بس آ جاؤ"

فاطمہ کی نڈھال آواز پہ اسکا دل ایک لمحے کور کا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"عانیہ کیسی ہے؟" اس نے ان کا دھیان بدلنے کی خاطر بات بدلی۔

"کیسی ہو سکتی ہے۔ پریشان ہے وہ بھی تمہارے لیے۔ ابھی ہم نادیہ کے فلیٹ میں ہیں تو اس وجہ سے بھی اسکا منہ بنا ہوا ہے۔"

"میرا کام بس دو تین دن تک ختم ہو جائے گا۔ آپ فکر نہیں کریں میں خیریت سے ہوں اور میں اکیلی تھوڑی نہ ہوں۔ ارتج، عمر، ہادی اور باقی سب بھی میرے ساتھ ہی ہیں۔"

اس نے فاطمہ کو یہی بتایا تھا کہ ایک کیس کے سلسلے میں سب کو شہر سے باہر جانا ہو گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں اسی لیے تھوڑا اطمینان ہے کہ تم اکیلی نہیں ہو۔ ورنہ میں نے کبھی تمہیں جانے کی اجازت نہیں تھی دینی۔"

"جی امی ہم سب یہاں ایک ساتھ ہیں آپ پریشان نہ ہوئیے گا بس دعا کریں کہ اللہ ہمیں کامیابی دے۔"

"اللہ تمہاری حفاظت کرے اور مشن میں کامیاب کرے۔"

آمین۔ دعا نے جذب سے کہا

"سنو دعا۔۔ فاطمہ نے سرگوشی بھرے انداز میں پکارا

"جی امی بولیں۔"

"تمہیں جانتی ہوں کہ تمہاری بہت سی عادتیں تمہارے باپ سے ملتی ہیں۔ لیکن تم اسکی طرح وعدہ خلافی نہ کرنا۔ تم لوٹ کے آنا۔ ہاں تم۔۔ تم میری بچی اپنے وعدہ سے نہ مکرنا۔ ورنہ پھر میری زندگی میں کچھ نہیں بچے گا۔"

فاطمہ بُری طرح سے ٹوٹی ہوئی لگ رہیں تھیں۔ ان کے دل میں انجانے خدشے انہیں چین نہیں لینے دے رہے تھے۔

"خدا حافظ امی۔" اس نے فون بند کر دیا

"بابا آپ کا ذکر جب بھی آیا ہے ہمیں سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔"

اس نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر خود کلامی کی۔

دوسری جانب فاطمہ کا بھی یہی حال تھا۔ وہ بھی روتے ہوئے کہہ رہیں تھیں

Kitab Nagri

"تمہیں کیا کہوں تمہیں تو بے وفا بھی نہیں کہہ سکتی۔ تم تو ایسے چھوڑ کے گئے ہو کہ کبھی واپس پلٹ کے بھی نہیں آئے۔۔۔ دل چاہتا ہے کہ تمہیں کبھی معاف نہ کروں۔۔"

فاطمہ کی سسکیاں اس خالی فلیٹ میں گونجنے لگیں۔۔ خاموشی کا راج کٹنے لگا اب اس جگہ سناٹا نہیں کسی کی دل چیرتی سسکیاں اور آہیں تھیں۔۔

جہاز فضاؤں میں محو پرواز تھا۔۔ کراچی کی جانب رواں دواں

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں واپس اپنے آبائی شہر جا رہا ہوں۔"

عزیر نے کوئی پانچویں بار اشتیاق سے کہا تو افراز جی بھر کے بد مزہ ہوا

"بس کر دو ایسے کہہ رہے ہو جیسے صدیوں بعد واپس جا رہے ہو۔ اتنے ایکسائیٹڈ تو میجر خان بھی نہیں جو بارہ

سال بعد وطن واپس آئے ہیں۔۔ ایویں فضول میں تمہیں ڈرامے کرنے کا شوق ہو رہا ہے تو علیحدہ بات ہے"

اسکے اس انداز پہ عزیر نے رکھ کے لگائی ایک اسکے بازو پر

Posted on Kitab Nagri

"جذبات سے پیدل انسان تمہیں کیا معلوم اپنے پیاروں کی یادیں کیسے انسان کو اسکے اصل کی طرف کھینچتی ہیں
-- ماما اور بابا کی یاد آرہی تھی اتنے دنوں سے -- اسی لیے خوش ہو رہا ہوں"

عزیر کے افسردہ لہجے میں کہنے پہ میجر خان کو بہت کچھ یاد آیا تھا

"اماں آپ کیوں اداس ہو رہی ہیں۔ آپ میری ماں ہیں آپ بہادر بنیں۔ ایک فوجی کی ماں کو بہت مضبوط ہونا
چاہیے۔۔ آپ بس میرے لیے دعا کریں"

"اللہ میرے پترنوں بہت وڈا افسر بنائے۔۔ بہت ساری کامیابیاں دے۔"

اماں نے ماتھا چومتے ہوئے آنکھوں میں آئی می نمی کو پرے دھکیلا

www.kitabnagri.com

"سکندر پتر تیرا بھی جانا بہت ضروری ہے کیا؟"

تھوڑے دن ٹھر کے چلے جانا۔ ابھی تو تجھے جی بھر کے دیکھا بھی نہیں۔ ایک آس تھی کہ جب تو شہر سے پڑھ
لکھ کے آئے گا تو ہمیشہ ہمارے پاس رہے گا۔ مگر تو بس شکل دکھانے آتا ہے اور چلا جاتا ہے"

کمرے سے باہر نکلتے ابا کی آواز بھی بھرائی ہوئی تھی۔ وہ ان کا بے حد لاڈلا بیٹا تھا۔۔ سب کی آنکھوں کا تارا

--

"جی ابا جی میرا جانا بہت ضروری ہے۔ مگر میں جلد لوٹ کے آؤں گا"

"دیکھ پتر جلدی لوٹ آنا یہ نہ ہو کہ تیری واپسی تک بہت دیر ہو جائے"

-

اماں کی بات پر بے اختیار سکندر کی آنکھیں بھر آئی ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میجر خان۔ میجر خان آپ ٹھیک ہیں؟؟"

عزیر نے زور سے انکا کندھا ہلایا تو وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آئے

Posted on Kitab Nagri

آنسو ماضی سے حال تک کا سفر کرتے آنکھوں کی دہلیز پھلانگنے کو تیار تھے

میں نے واپسی میں واقعی بہت دیر کر دی۔۔

انہوں نے آنکھیں صاف کیں۔۔

میجر خان آپ تو مضبوط ہیں بہت بہادر ہیں پھر آپ ایسے شکستہ انداز میں ہارے ہوئے کیوں لگ رہے ہیں؟ میجر خان آپ رورہے ہیں؟

افراز نے بہت حیرانگی سے انکی آنکھوں میں آئی ی نمی کو دیکھا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میجر خان استہزائی یہ انداز میں ہنسنے لگے

Posted on Kitab Nagri

"ہاں مجھے پتا ہے مرد نہیں روتے۔ لوگوں نے کتنا عجیب ذہن بنایا ہوا ہے کہ مرد کبھی رو نہیں سکتا۔۔۔ اور خاص طور پہ وطن کے محافظوں کے بارے میں تو سب یہی سمجھتے ہیں کہ چونکہ یہ بہت مضبوط اعصاب کے مالک ہوتے ہیں تو کبھی نہیں رو سکتے۔۔ سب یہی سمجھتے ہیں کہ فوجیوں کی ٹریننگ انکو پتھر بنادیتی ہے۔۔

لوگ کہاں اس امر کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ پتھروں سے بھی بعض اوقات چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ وہ کیا جانیں ٹریننگ اگرچہ فوجیوں کو بہت مضبوط اور ایک عام شخص سے بہت مختلف بنادیتی ہے مگر انکا دل انکے جذبات تو عام انسانوں والے ہی رہتے ہیں نہ۔۔۔

ایک فوجی بھی رو سکتا ہے اپنے پیاروں کے لیے، انکی یاد میں یا کسی اپنے کے دور جانے پر۔۔۔

اپنے پچھڑے رشتوں کو یاد کر کے جب کسی کی بھی آنکھیں نم ہو سکتی ہیں تو ایک فوجی پھر آنسو کیوں نہیں بہا سکتا۔۔ کیا صرف اس لیے کہ وہ فوجی ہے؟؟ کیا فوجی مضبوط ہوتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ان میں احساسات نہیں ہوتے یا ان کے سینوں میں دل کی بجائے پتھر ہوتا ہے؟؟

www.kitabnagri.com

ہم لوگوں کو شعور ہونا چاہیے کہ فوجی کوئی ی پتھر نہیں جو ٹوٹ نہ سکے وہ بھی انسان ہے اور انسانوں کے سینوں میں دل ہوتے ہیں۔۔ اور دلوں والے اکثر جذباتی ہو کر رو بھی لیتے ہیں۔۔۔

وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بولتے ہوئے سالوں سے دبا غبار باہر نکال رہے تھے

افراز اور عزیز سن بیٹھے انکی باتیں سن رہے تھے۔ انکی تکلیف دیکھ رہے تھے جو آنکھوں سے عیاں تھی

وہ سمجھ سکتے تھے کہ بارہ سال انہوں نے ملک سے دور اپنے پیاروں سے کٹ کے گزارے تھے۔ اور اب جب کے وہ لوٹ آئے تھے تو نجانے کوئی ی انکا منتظر تھا بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔

"جن کو واپس پلٹنے میں زیادہ دیر ہو جائے نہ تو انکا انتظار کرنے والے بھی پھر تھک ہار کے پلٹ جاتے ہیں"

کل کی نسبت آج عانیہ کا موڈ تھوڑا خوشگوار تھا۔ شاید ولی سے کل رات بات کرنے کی وجہ سے۔

"عانی کل تمہیں کیا ہوا تھا اتنا روڈ اور عجیب برتاؤ کیا تھا تم نے کہ حد نہیں"

اسکے کلاس میں آتے ہی سونیا کا شکوہ کناں انداز اسے شرمندہ کر گیا

"ایم سو سو ری یار کل کے لیے"۔۔ وہ اس کے گلے لگتے شرمندگی سے بولی

تبھی نمبرہ بھی آگئی اور بغیر اسکی طرف دیکھے اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گئی

عانیہ بھاگ کر جا کے اسے بھی لپٹ گئی۔۔

"عانیہ دور ہٹو مجھ سے"۔۔ نمبرہ کو بہت غصہ تھا کل کی وجہ سے۔

Kitab Nagri

"سو ری معاف کر دو یار میں بہت شرمندہ ہوں"۔۔ عانیہ نے دوبارہ معافی مانگی۔۔

"چلو نمبرہ اب موڈ ٹھیک کرو اپنا اور عانیہ سے بات کرو۔"

سونیا نے خفگی سے نمبرہ کو دیکھا

Posted on Kitab Nagri

"اچھانہ سوری بول دیا نہ۔۔ اب تو یہ ڈونگے جیسا منہ صحیح کر لو نہ۔۔ قسم سے بالکل ابلا ہوا انڈہ لگ رہی ہو۔"

عانیہ نے لاڈ سے اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں جبکہ نمرہ اسکے طرز تخاطب پہ بے ساختہ قہقہہ لگا کر آخر کار مان ہی گئی اور ہنستے ہوئے اسکو گلے سے لگا لیا

"چلو اب ہمیں جلدی سے بتاؤ کیا بات تھی جو تمہیں کل اتنا پریشان کیے دے رہی تھی۔۔"

سو نیانے اسے ہاتھ سے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا تو عانیہ کا ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ روتے ہوئے وہ دعا کی گمشدگی کے بارے میں ان دونوں کو بتانے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملک ہاؤس پہ نیادن ملک وہاج کے لیے پریشانی لیے طلوع ہوا۔ رات ابہتاج گھر نہیں آیا تھا اور اسکا فون بھی بند جارہا تھا۔۔ ایسا پہلے بھی بہت بار ہو چکا تھا کہ وہ راتوں کو گھر سے باہر رہا ہو۔۔۔

گدھا فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔ یقیناً کہیں پی کے لڑھک گیا ہو گا

ابہتاج کو کوستے ہوئے وہ سارے گارڈز کو بلانے کا آرڈر دینے لگا۔ آج اسے ایک بہت اہم پریس کانفرنس میں شرکت کرنی تھی۔۔

ہادی کسی نئے انکشاف کے انتظار میں صبح صبح واپس ادھر ہی آگیا تھا۔۔

انتہائی قسم کی سیکیورٹی اور فل پروٹوکول کے ساتھ ملک وہاں کا قافلہ ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے سامنے رکھا تھا۔۔

ایک گاڑی میں وہ ڈرائیور کے ساتھ تھا جبکہ اسکی گاڑی کو چاروں جانب سے گارڈز کی گاڑیوں نے گھیرا ہوا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

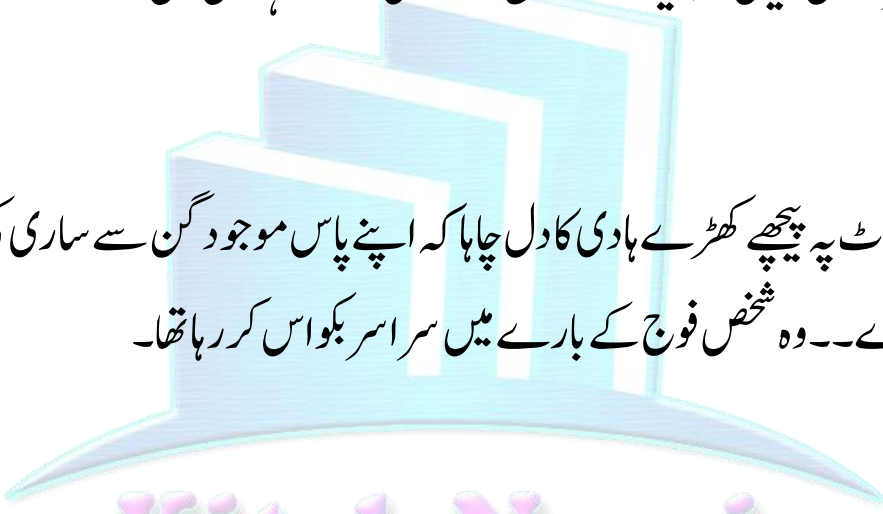
پریس کانفرنس میں ملک کے مایہ ناز صحافی اور تجزیہ نگار موجود تھے

"آپ کا کیا خیال ہے ملک صاحب ہمارا ملک جس بد حالی کی جانب جا رہا ہے اسکی وجہ کیا ہے"

ایک صحافی کے سوال پہ ملک وہاج اسکو مسکرا کے دیکھنے لگا۔۔ سادہ سے انداز میں وہ کہنے لگا

"دیکھیں جی سیاستدانوں کا کام اب ملک کی حفاظت کرنا تو نہیں ہے۔ یہ تو فوج کی ذمہ داری ہے کہ دہشت گردی کو ختم کرے۔۔ تو میرا نہیں خیال کہ سیاست دانوں کا کوئی ی قصور ہے اس میں۔۔"

اس کے اس سفید جھوٹ پہ پیچھے کھڑے ہادی کا دل چاہا کہ اپنے پاس موجود گن سے ساری کی ساری گولیاں اسکے سینے میں اتار دے۔۔ وہ شخص فوج کے بارے میں سراسر بکواس کر رہا تھا۔



صحافی اسکے جوابات نوٹ کرنے لگے جواب اور پھیل کے مزید زہرا گل رہا تھا

www.kitabnagri.com

"آپ کہنا چاہتے ہیں کہ سراسر صرف فوج کا قصور ہے لیکن حکمرانوں کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ لوگوں کو تحفظ فراہم کرے۔ ان کی سیکیورٹی کے حوالے سے کچھ عملی اقدام کرے"

Posted on Kitab Nagri

ایک اپوزیشن پارٹی کے حمایتی چینل کی طرف سے براہ راست ملک وہاج اور موجودہ حکومت پہ طنز کیا گیا تو وہ پہلو بدل کہ رہ گیا۔۔ وہاج کو غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گیا۔۔ اور ایک مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجالی۔۔۔

"دیکھیں آپ سب مجھے فوج کا دشمن نہ سمجھیں۔ میں تو بس آپ لوگوں کے سوالات کے عام سے جوابات دے رہا ہوں۔۔ ہر ایک کی اپنی رائے ہوتی ہے۔۔ آپ کسی کو اسکی رائے پر مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ حکمرانوں کا بھی کچھ قصور ہے اور انہیں جلد ہی اپنی غلطیوں کو سدھار لینا چاہیے"

ملک وہاج نے سیاست دان ہونے کا پورا پورا ثبوت دیتے ہوئے گول مول جواب دے کر خود کو بچایا

اسکی آج کی پریس کانفرنس کا مقصد لوگوں کے دلوں میں فوج کے لیے شک پیدا کرنا تھا تا کہ کل جب مزار پہ حملہ ہو تو اسے فوج کی نااہلی سمجھا جائے۔

www.kitabnagri.com

تقریباً دو گھنٹے پریس کانفرنس جاری رہی تھی۔۔ اسکے بعد ملک وہاج اپنے گارڈز کے نرغے میں باہر کی جانب بڑھا جو سب لوگوں کو اس سے دور ہٹا رہے تھے۔۔

Posted on Kitab Nagri

سڑک پہ گاڑی کے قریب جا کے وہاں اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا جبکہ گارڈز آگے پیچھے کھڑی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھنے لگے جن میں ہادی بھی شامل تھا۔

تبھی ایک شخص نے ہادی کو اسکے اصل نام سے بھرے مجھے میں پکارا تھا۔۔

"موحد"۔۔۔۔۔

اچانک ایک حیرت بھری آواز گونجی تھی جو اور تو کسی پہ اثر انداز نہ ہوئی مگر گارڈ کی وردی میں ملبوس ہادی کو ساکت کر گئی



www.kitabnagri.com

یہ ایک جیل نما چھوٹا سا کمرہ تھا جو ایسی عمارت میں تھا جو دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل تھی۔۔ ابہتاج نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو کچھ پل صرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آیا۔

آہستہ آہستہ آنکھیں کمرے میں لگے واحد بلب کی روشنی سے مانوس ہوئی تو اس نے خود کو اس چھوٹے سے کمرے میں پایا۔

کل رات کا منظر یاد آیا تو شرمندگی سے اس کا سر جھک گیا۔۔

"اس لڑکی نے بہت بری طرح سے مجھے مارا تھا اور پھر بے ہوش کر دیا تھا یقیناً وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔"



وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"لیکن میں یہاں کیسے آ گیا؟؟؟"

باہر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا سو اُنے ایک دروازے کے جو باہر سے بند تھا

www.kitabnagri.com

"مجھے ڈیڈ کو فون کرنا چاہیے۔۔ وہ مجھے نکال لیں گے یہاں سے"

اس نے سوچتے ہوئے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مگر کچھ بھی نہ ملا

اب کے صحیح معنوں میں اسے وحشت ہوئی۔۔

"کوئی ی ہے؟۔۔ دروازہ کھولو مجھے نکالو یہاں سے۔۔"

وہ چیختے ہوئے اب دروازہ پیٹ رہا تھا اور اسکی بے بسی ایک سکرین پہ صاف نظر آرہی تھی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com



"دیکھو تو چیختے ہوئے کیسے بے بس اور بیچارا لگ رہا ہے یہ ملک زادہ"

ارتج نے اسے دیکھتے ہوئے مصنوعی تاسف سے تبصرہ کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بڑی ہمدردی ہو رہی ہے تمہیں اس بے چارے سے"

عمر نے چھپتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ وہ دونوں اس وقت ایک چھوٹے سے ہوٹل میں بیٹھے ناشتہ کرتے ہوئے
موبائی ل پہ ابہتاج کو دیکھ رہے تھے۔

"تمہیں کیوں جلن ہو رہی ہے۔"

ارتج نے پراٹھے سے انصاف کرتے ہوئے تنگ کر پوچھا تھا۔

"میں کیوں جلوں گا اس سے۔۔ اس میں ہے کیا ایسا جو میں اس سے جلوں؟؟؟"

----- عمر برامان گیا تھا۔۔

"ایک بات تو ماننی پڑے گی تمہیں بھی کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com ارتج اب جان بوجھ کے اسے تنگ کر رہی تھی۔

"میرا خیال ہے ہم پہلے اپنا کام کر لیں پھر یہ فضول بکواس کر لیں گے۔۔"

عمر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو ارتج نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ ہو ہی جائے آج تمہارا امتحان بھی انسپکٹر عمر۔۔"

ارتج کے معنی خیز انداز پہ عمر نے ابرو اچکائے

"نہیں نہیں کوئی شک نہیں ہے (یقین ہے تم پہ)۔۔ آخری فقرہ دل میں ادا کرتے ارتج نے مدافعتی انداز میں ہاتھ اٹھائے

"چلو شروع ہوتا ہے پھر عمر دی گریٹ کا ڈرامہ"

عمر نے مسکراتے ہوئے جیب سے ابھانج کا موبائل نکالا اور ملک وہانج کا نمبر ڈائل کیا

سرولی کا لیکچر ہو رہا تھا۔۔۔ پڑھاتے ہوئے گاہے بگاہے وہ عانیہ کی طرف بھی ایک مسکراہٹ اچھال دیتا جس پہ وہ بھی رسمی سا مسکرا دیتی۔۔۔

Ye Ghazi Ye Tere Purisar Banday Novel by Bisma Ijaz
Posted on Kitab Nagri

مسکراہٹوں کا یہ تبادلہ نمرہ اور سونیا کی نظروں سے اوجھل نہ رہ سکا۔

"میسنی یہ کیا چکر ہے؟"

نمرہ نے عانیہ کو کہنی ماری

"کیا کونسا چکر؟" کیسا چکر؟ عانیہ صاف مکر گئی۔



"یہی جو تو ہونٹ پھیلا پھیلا کے نین مٹکا کر رہی ہے وہ چکر"

www.kitabnagri.com

سونیا بھی لڑاکا عورتوں کا سا انداز اپناتی میدان میں اتری۔

"شش چپ ہو جاؤ سر ڈانٹیں گے۔۔ مت بولوا بھی"

Posted on Kitab Nagri

عانیہ نے گھبرا کے دونوں کو گھر کا تو وہ بھی لیکچر ختم ہونے کا انتظار کرنے لگیں

لیکچر ختم کر کے ولی نے عانیہ کو میسج کیا اور باہر کی جانب بڑھ گیا

"عانیہ لائی بریری آؤ ابھی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے آپکی بہن کے بارے میں"

میسج پڑھتے ہی عانیہ فوراً باہر کو بھاگی تھی۔ نمرہ اور سونیا کو حیرانی ہوئی۔۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں اس کے پیچھے جانا چاہیے۔۔"

نمرہ نے پرسوج انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا
www.kitabnagri.com

"ہاں چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں۔" سونیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

Posted on Kitab Nagri

باہر نکل کے عانیہ کو ڈھونڈتے ہوئے وہ لائی بریری میں چلی آئی۔۔۔ اور وہاں پہنچ کے جب عانیہ کو ولی کے ساتھ بیٹھے دیکھا تو ان دونوں کا شک یقین میں بدل گیا۔۔

ملک وہاج پریس کانفرنس سے واپس آکر ابھی جلال کو کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ موبائی ل پہ رنگ ہوئی
اس نے فون نکال کر دیکھا تو ابہتاج کا لنگ لکھا ہوا نظر آیا۔۔

"الو کے پٹھے کہاں ہو تم اور گھر کیوں نہیں آئے ابھی تک؟"

اس نے فون اٹھاتے ہی ابہتاج کو اچھا خاصہ جھڑک دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ڈیڈ ایک پارٹی میں جانے کا پلان بن گیا تھا میرا۔ اور بہت پی لی وہاں پہ۔ اسی لیے رات وہیں ایک دوست کے گھر رک گیا"

"یہ تمہاری آواز کیوں بدلی بدلی لگ رہی ہے۔؟"

Posted on Kitab Nagri

وہاج نے شک سے کہا تو دوسری جانب سے ایک قہقہہ بلند ہوا

"ہا ہا ہا ڈیڈ میرا خیال ہے کل کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر لی میں نے تو گلا خراب ہو گیا ہو گا۔۔۔"

"ہاں تو کس نے کہا تھا کہ پی پی کے اپنا یہ حال کرو۔۔۔ تمہیں اتنا منع کرتا ہوں کہ ایک حد میں رہ کر پیا کرو مگر تم میری سنتے کہاں ہو؟"

ملک وہاج نے اپنے بیٹے کو جھاڑ پلائی کی کچھ سیکنڈز بعد خاموشی چھائی رہی۔۔۔

"ڈیڈ آپ یہ بتائیں کہ جلال اکبر کے وہ خود کش بمبار کب آئی ہیں گے۔۔۔ سچی ڈیڈ مجھے بڑا شوق ہو رہا ہے انکی شکلیں دیکھنے کا کہ ایسے لوگ کس طرح کے ہوتے ہیں بھلا۔۔۔"

ابہتاج کے اشتیاق بھرے انداز پہ وہاج بے ساختہ ہنسنے لگا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ابھی تو انکی شام کی فلائی ٹ ہے جلال لے آئے گا انکو تو دیکھ لینا کہ وہ کیسے ہوتے ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے ڈیڈ لیکن یہ بتاؤ کہ انکو رکھو گے کہاں پہ۔ کیا وہ شہر سے باہر والے گودام میں؟"

"نہیں یہ تو ابھی جلال کو ہی پتا ہے کہ وہ انکو کہاں پہ رکھے گا۔۔ مگر تم یہ بتاؤ کہ فون پہ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو گھر آ کے پوچھ لیتے۔۔"

وہاج نے الجھ کر پوچھا تھا۔۔



"ارے آجاؤں گا ڈیڈ گھر بھی جب میرا دل چاہے گا۔۔"

www.kitabnagri.com

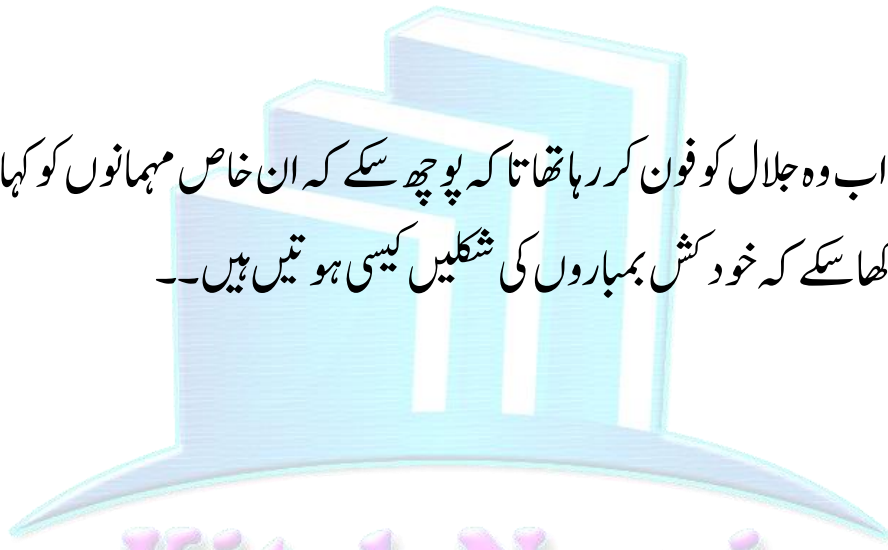
"اچھا چلو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے ڈیڈ بائے۔۔ اب تہاج کی جانب سے کھٹ سے کال کاٹ دی گئی۔۔"

وہاج فون کو گھورتا رہ گیا۔۔

"بے مروت گندی اولادیہ نہیں کہا کہ ڈیڈ آپ بھی اپنا خیال رکھنا"

ابہتاج کو کوستے ہوئے اب وہ جلال کو فون کر رہا تھا تاکہ پوچھ سکے کہ ان خاص مہمانوں کو کہاں پہ رکھے گا وہ۔۔ تاکہ ابہتاج کو دکھاسکے کہ خود کش بمباروں کی شکلیں کیسی ہوتی ہیں۔۔



عمر نے فون رکھا تو ارتج نے تو صیفی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے تالیاں بجائی ہیں

"ویلڈن براوو وپر فار منس ابہتاج"

"ابہتاج تو نہیں کہو اب مجھے۔۔" عمر نے ناک سکڑتے ہوئے کہا

"ویسے یہ ٹیلنٹ کہاں سے سیکھا تم نے؟؟" ارتج نے حیرانی سے پوچھا

وہ دونوں اب آفس کی طرف جارہے تھے۔۔ عمر ڈرائی یونگ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بتانے لگا۔۔

"میں شروع سے ہی نقلیں اتارنے میں ماہر ہوں۔ دوسروں کی آواز کو بہت جلدی اور بہت اچھے طریقے سے کاپی کر لیتا ہوں۔۔ کالج میں تو باقائے دہ بہت سے انعامات جیتے ہیں میں نے۔۔ یہ تو ابھی دھیان تمہاری طرف تھا تو وہاں کو تھوڑا اس شک ہو گیا۔۔ مگر شکر ہے بات سنبھالی گئی اور میں نے ابہتاج بن کے ضروری معلومات نکلوالی اس سے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی ارتج کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ عمر کا فون گنگنا اٹھا۔۔

"ہاں ہادی بول سب سیٹ ہے نا؟" عمر نے کانوں میں ہینڈز فری لگاتے ہوئے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یار کچھ بھی سیٹ نہیں ہے۔۔۔ آج فرقان بھائی نے مجھے پہچان لیا جب میں ملک وہاج کا سکیورٹی گارڈ بنا ہوا تھا اور انہوں نے بھرے مجمع میں مجھے میرے اصل نام سے پکار لیا۔۔۔ وہ تو شکر ملک وہاج نے سنا نہیں ورنہ کھیل بگڑ جاتا۔"

ہادی نے تفصیل بتائی تو عمر بھی تھوڑا پریشان ہوا۔

"سنو ہادی پوری کوشش کرو کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ تم ہی اصل میں موحد ہو۔۔۔ کیا بات ہوئی تمہاری اپنے بھائی سے؟"

میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی بس جلدی سے باقی سب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا اور وہاں سے نکل آیا۔

www.kitabnagri.com

ہادی کے بتانے پہ عمر نے سکون کا سانس لیا کیوں کہ موحد کا ایجنٹ ہونا اسکے گھر میں کسی کو معلوم نہ تھا۔۔۔

"ہادی ہم ابھی آفس جارہے ہیں۔ تم بھی وہیں آ جاؤ جلدی سے پھر کچھ سوچتے ہیں مل کے"

Posted on Kitab Nagri

عمر کی تاکید پہ اس نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"کیا ہوا عمر؟ ہادی ٹھیک ہے؟"

ارتج نے پریشانی سے پوچھا

"ہاں وہ ٹھیک ہے مگر ہادی کو آج اسکے بھائی نے دیکھ لیا اور پہچان لیا تو وہ ٹینشن میں تھا۔ کیوں کہ اسکے گھر میں سب کو یہی پتا ہے کہ موحد کسی دوسرے شہر میں نوکری کرتا ہے۔"

"ہمم پھر تو اسے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔" ارتج کو بھی پریشانی ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کسی بھی ایجنٹ کی اصل زندگی اور اسکا مشن بالکل علیحدہ ہوتی ہے۔ اور اسکی شناخت منظر عام پہ آنا اسکے لیے خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ موحد عرف ہادی کے لیے بھی یہی بات پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

رات دس بجے کا وقت تھا۔ اس وقت ارتج، عمر اور ہادی ڈی ایس پی کے آفس میں موجود تھے۔۔ اور اس میٹنگ کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ آئی ایس آئی ایجنٹس میجر خان، عزیز اور افراز بھی وہیں تھے۔۔

ایک گھنٹے کی بات چیت میں میجر خان نے انکو سب کچھ اور اپنے کراچی آنے کا مقصد بھی تفصیل سے بتا دیا اور ساتھ ہی جس شخص کو وہ ڈھونڈنے آئے تھی اسکی تصویر بھی دکھائی۔۔

"میجر خان مجھے نوے فیصد یقین ہے کہ یہی آدمی وہاج اور جلال کو لیڈ کر رہا ہے۔۔ کیوں کہ ہماری اطلاعات کے مطابق اُن دونوں کا تعلق بھی کہیں نہ کہیں ملک دشمن ایجنسیز سے ہے"

Kitab Nagri

انہوں نے اس تصویر میں موجود خوب رو سے شخص پہ نظریں گاڑھیں۔۔

"سر مجھے آپکے ایجنٹس اور انکی کارکردگی کا تو نہیں پتا لیکن آپ کی باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ کل کسی جگہ حملہ ہونا ہے اور آپ سب کو پتا بھی ہے تو بجائے اسکو ابھی روکنے کے آپ کل روکنے کا رسک کیوں لے رہے ہیں"

Posted on Kitab Nagri

افراز نے الجھن سے انکودیکھا۔۔ اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پتا ہونے کے باوجود یہ آئی بی والے کل کا رسک کیوں لے رہے ہیں۔۔

"میں آپ کو شروع سے سب کچھ مختصر آبتا ہوں تاکہ آپکامائی نڈکلی ئی رہو جائے۔۔

ہمیں پی ایم کی طرف سے ایک سیاست دان ملک وہاج کی نگرانی کرنے کا کہا گیا۔۔ اس پہ ہمیں کرپشن کا شک تھا پھر ہادی کو ہم نے بطور سیکیورٹی گارڈ اسکے گھر میں پلانٹ کیا اور وہیں پہ جلال اکبر کا بھی آنا جانا تھا۔۔ اس جلال کی انفارمیشن ہم نے نکالی تو پتا چلا کہ وہ شمالی وزیرستان سے فرار ایک دہشتگرد ہے۔۔

پھر عمر کو ہم نے شوکت بنا کر اسکے آستانے پہ معمور کیا۔۔ جو سب سے اہم کام تھا وہ ہماری آفیسر ماہین نے کیا اس نے کمال مہارت اور چلاکی سے جلال کے فون اور اسکے گھر سے اسکے ساتھیوں کے بارے میں کافی زیادہ ڈیٹا اکھٹا کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ہمارے آفیسرز کی اطلاعات کے مطابق وہاج اور جلال نہ صرف اسلحے کا کاروبار کرتے ہیں بلکہ دہشتگردوں کی پناہ بھی دیتے ہیں اور یہ سب وہ کسی کے آرڈر پہ کر رہے ہیں۔۔ اور اب وہ مزار پہ حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں تاکہ سیکیورٹی فورسز اور فوج کو بدنام کیا جاسکے

وہ ذرا سانس لینے کو رکے۔۔۔۔ اور پھر دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا۔

لیکن ہم ان کو گرفتار نہیں کر سکتے تھے۔ کیوں کہ ہمیں انکے ٹھکانے کا علم نہیں تھا پھر ماہین نے اپنے نقلی اغوا کے ذریعے وہ بھی معلوم کر لیا۔۔۔

اور کل رات ماہین اور اسکی ٹیم نے یہ بھی پتا چلا لیا کہ زیر زمین انہوں نے ایک سرنگ بنائی ہوئی ہے جو شہر سے باہر ایک جنگل کے اندر جا کے ختم ہوتی ہے۔۔ اسب فرار اور اشتہاری مجرم وہیں پہنچے اور وہاں گودام میں ایک لاکڈ کمرے میں وہاں اور جلال جس جس کو اسلحہ فراہم کرتے تھے اسکی ساری فائی لز بھی ہمیں مل گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب ہمیں صرف ان خود کش حملہ آوروں کی شکلیں دیکھنی ہیں اور انکو کہاں رکھا گیا ہے وہ بھی معلوم کرنا ہے۔۔ اور ماہین اسی کام میں مصروف ہے۔"

ڈی ایس پی سر نے ساری تفصیل بتائی تو انکو حیرت ہوئی کہ اس مشن کو ایک لڑکی لیڈ کر رہی ہے۔

"اب آگے کیا کرنے کے ارادے ہیں آپکے؟" عزیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ ذرا سا مسکرائے۔

"ہمارا آدھا کام تو آپ لوگوں نے حل کر دیا ہے ہمیں انکے لیڈر کا پتا کرنا تھا۔ اب وہاں اور جلال کو انکے ساتھیوں سمیت گرفتار کرنے کے بعد ہی ان سے یہ تصدیق ہو سکے گی کہ یہی انکا لیڈر ہے یا نہیں؟

اور۔۔۔

اور جہاں تک ان خود کش بمباروں کا سوال ہے تو اگر ہم انکو ابھی گرفتار کر لیا تو ہو سکتا ہے وہ صبح تک کوئی اور پلان بنا کر کہیں اور حملہ کر دیں۔۔ ہم انکو محتاط نہیں کر سکتے اسی لیے ہم رسک لے رہے ہیں۔ کل جب وہ مزار میں داخل ہو جائیں گے تو پھر انکو گرفتار کریں گے۔۔۔"

"یہ تو بہت اچھا سوچا ہے آپ نے"۔۔ میجر خان نے سر اہتے ہوئے کہا

Posted on Kitab Nagri

"یہ بھی اصل میں ماہین میڈم کا ہی پلان تھا"۔۔ ہادی نے تقاخر سے مسکرا کے بتایا۔

"پھر تو آپ کی اس ہونہار آفیسر ماہین سے ملنا پڑے گا"۔۔ میجر خان کو ماہین نام پہ بہت کچھ یاد آیا تھا
لیکن ابھی یہ ماضی میں جانے کا وقت نہیں تھا۔۔ انہیں ابھی صبح کے حوالے بہت کچھ ڈسکس کرنا تھا کہ آیا صبح
انکی ضرورت بھی ہوگی مزار پہ یا نہیں۔۔۔

رات دھیرے دھیرے سرکنے لگی۔۔۔ بہت سے لوگوں کے منصوبوں کو سنتی اور انہیں سینے میں دباتی رات
رازوں کی طرح آہستہ آہستہ صبح کے اجالے میں دفن ہونے لگی۔۔۔



مزار پہ۔ حملے والا۔ دن

آج مزار کی رونق دیکھنے والی تھی۔ جگمگ جگمگ کرتی روشنیاں اور صحن میں لگائی گئی اسلامی جھنڈیاں
آنکھوں کو بھلی لگ رہیں تھیں۔۔ عرس چونکہ بہت بڑا تھا تو انتظامات بھی بہت بڑے پیمانے پہ کیے گئے
تھے۔۔۔

اندر مزار والے کمرے میں قبر کونئی چادر اور بے شمار گلابوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ اگر بتیوں کی بھینی بھینی خوشبو ماحول کو معطر کر رہی تھی۔

نوبے تک قوال بھی آگئے تھے۔ عرس کی ساری ذمہ داریاں اب رشید کے ذمے تھیں۔ شوکت کے بارے میں نہ تو جلال کو پوچھنے کا خیال آیا تھا اور نہ ہی رشید نے بتایا تھا۔۔

آہستہ آہستہ لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ رینجرز اور آرمی کا ایک دستہ گیٹ پہ اور ایک دوسرا صحن میں تعینات تھا۔ وہ معمول کے انداز میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے بے فکری سے ٹہل رہے تھے جیسے ہونے والے حملے سے بے خبر ہوں۔ مگر وہ سب جانتے تھے کہ کیا ہونے جا رہا ہے۔ جبکہ انکے علاوہ بہت سے آرمی والے اور آئی بی ایجنٹس بھی عام کپڑوں میں مریدوں کا روپ دھارے وہیں موجود تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

جلال صبح آٹھ بجے کے قریب ہی وہاں پہ حالات کا جائزہ لینے آ گیا تھا۔ آرمی اور رینجرز کو یوں بے فکری سے ٹہلتے ہوئے دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"شکر ہے انہیں ذرا بھی بھنک نہیں ملی حملے کی ورنہ سیکورٹی یقیناً بہت زیادہ ہوتی۔ یہ بس اپنی ڈیوٹی کر رہے ہیں"

سب کچھ پلان اور معمول کے مطابق پا کے وہ اطمینان سے وہاں سے نکل آیا۔ اب وہ ایک اور منزل کی جانب رواں دواں تھا۔

کالج گراؤنڈ طالبات سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا۔ آج جمعہ تھا تو چھٹی بھی جلدی ہو گئی تھی۔ اور اس وقت سب وہیں پہنچیں۔ کوئی جارہا تھا کسی کو لینے آرہے تھے کسی کو ابھی کچھ دیر بعد لینے آنا تھا۔ عجیب رش سا برپا تھا

Kitab Nagri

عانیہ، نمرہ اور سونیا اگرچہ علیحدہ علیحدہ آتی تھیں مگر جاتی وہ تینوں ایک ساتھ تھیں۔ ابھی انکے جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا اسی لیے وہ اس شور ہنگامے سے ذرا دور ایک بچہ بیٹھیں بحث میں مشغول تھیں۔

کل جب انہوں نے عانیہ کو سرولی کے ساتھ لائی بریری میں بیٹھے دیکھا تھا تو عانیہ نے انہیں بتا دیا تھا کہ وہ کیا بات کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی بھی انکی گفتگو کا موضوع ولی وہی تھا۔

"جو بھی ہے عانیہ تمہیں رات کے وقت سر ولی سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

سونیا نے اسے گھر کا تو وہ اسے برا محسوس ہوا۔

"تو میں کونسا ان سے عاشقی معشوقی کی باتیں کر رہی تھی کام کی بات ہی کی تھی میں نے"

عانیہ کے ناراضی سے کہنے پر نمرہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

Kitab Nagri

"عانیہ کسی بھی نامحرم سے رات کے پردوں میں کی جانے والی بات چاہے کام کی بات ہی کیوں نہ ہو وہ لڑکی کے لیے ہمیشہ رسوائی کا باعث ہی بنتی ہے۔ اور یہ بھی عورت پہ منحصر ہوتا ہے کہ وہ اگلے کو کتنی سپیس دیتی ہے۔۔ کوئی بھی اسکی اجازت کے بغیر اس سے فضول تو کیا کام کی بات بھی نہیں کر سکتا وہ بھی رات کے وقت بارہ بجے تو بالکل نہیں۔۔ ایکچوئی ملی پتا کیا ہے ہم اصل میں کسی سے بے وجہ بات کرنے کے لیے کام کی بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔۔ اور یہی کام کی بات سے ہوتے ہوئے پھر اور بھی بہت سی باتیں ہونے لگ جاتیں ہیں جنکا پھر نہ چاہتے ہوئے بھی مروت میں جواب دینا پڑتا ہے۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ابلیس اسی کام کی بات کی ترغیب دیتے ہوئے راتوں کو نا محرموں سے بات کرنے پہ اکساتا ہے اور پھر وہ دیوار جو عورت نے اپنے گرد کھڑی کی ہوتی ہے وہ بھر بھری ریت کی مانند ڈھے جاتی ہے۔۔۔۔۔"

"تم مجھ پہ شک کر رہی ہو؟؟؟"

عانیہ نے صدمے سے پوچھا تھا

"میں حقیقت بتا رہی ہوں کیوں کہ سرولی کے لیے میں تمہاری پسندیدگی سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اسی لیے بہتر ہے کہ ٹیچر کو ٹیچر رہنے دو۔ میل ٹیچر سے کالج کی حد میں ہی بات کریں تو اچھا ہوتا ہے"

نمرہ کے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔ اسکا لہجہ اور الفاظ سخت ضرور تھے مگر وہ چاہتی تھی کہ عانیہ ولی سے مزید بات نہ کرے کسی بھی صورت نہ کرے۔۔۔

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دس بجے کے قریب جلال اپنے خفیہ ٹھکانے پہنچا جہاں ان خود کش حملہ آوروں کو رکھا گیا تھا۔ وہ تین کم عمر اور شکل سے بیوقوف نظر آنے والے لڑکے تھے۔۔۔ عمریں یہی کوئی سی اٹھارہ سے انیس سال کے درمیان تھیں۔۔۔۔۔ جنت کے لالچ نے انکے ہوش و حواس چھین رکھے تھے۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو تینوں لڑکے کھڑے ہو گئے۔۔۔ جلال ایک نظر انکی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔

"تم تینوں اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔ بس آج اگر تم لوگ کامیاب ہو گئے تو سیدھا جنت میں جاؤ گے۔"

"کیا آپ کو یقین ہے کہ ہمیں ان ہزاروں لوگوں کو بم دھماکے میں مار کے جنت مل جائے گی؟؟"

www.kitabnagri.com

احمد نامی لڑکے نے ایک بار پھر تسلی چاہی تھی۔۔

جلال نے کسی گھاگ شکاری کی طرح مکاری سے جال پھینکتے ہوئے انکے سروں پہ ہاتھ پھیرا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔ مسلمان کافروں اور مشرکوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ ادھر اس مزار پہ وہ ہزاروں لوگ اللہ کو چھوڑ کے اس مرے ہوئے پیر سے اپنی فریاد کرتے ہیں۔۔۔ تم لوگ ایسے لوگوں کو ختم کر کے دین کی خدمت کرو گے۔۔۔"

تبھی موبائی ل پہ بیل ہوئی تو وہ کال اٹینڈ کرتا ہوا ان سے ذرا دور ہٹ گیا اور دھیمی آواز سے بات کرنے لگا۔

"ہاں جی سرجی آپ بالکل ٹینشن نہ لیں۔۔۔۔۔ سب کنٹرول میں ہے جی۔۔۔"

کچھ دیر کے توقف سے دوبارہ بولا

"جی بس یہی کوئی جمعے کی نماز کے بعد دھماکہ کریں گے تب لنگر کھلے گا تو رش بھی زیادہ ہو گا"

www.kitabnagri.com

پھر ذرا خاموش ہو کے دوسری طرف کی بات سننے لگا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ویسے تو آپ کو فکر مند ہونے اور وہاں پہ آنے کی بالکل ضرورت نہیں مگر۔۔۔۔۔ خیر چلو جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ ہم تو حکم کے غلام ہیں"۔۔۔۔۔

واپس ان لڑکوں کی طرف آتے اسنے بات ختم کی

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آپ سے رابطہ کرتا ہوں پھر دوبارہ کچھ دیر بعد"

موبائی ل بند کر کے وہ ان کو اپنے ساتھ لایا ایک بیگ پکڑاتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

"تم لوگ یہ خود کش جیکٹ پہن کے اور بم باندھ کے تیار ہو جانا اور اپنے اوپر چادر لپیٹ لینا تاکہ کچھ نظر نہ آئے
۔ ایک بجے کے قریب میں تم لوگوں کو لینے آؤں گا۔"

وہ انہیں ہدایت دیتا کمرے سے باہر نکل گیا ابھی اسے دوبارہ مزار پہ جانا تھا تاکہ لوگوں کی تعداد کا اندازہ کر کے
اوپر والوں کو رپورٹ کر سکے۔۔۔۔۔

وہ سب مزار میں مختلف جگہوں پہ ڈیوٹی دے رہے تھے۔۔ عزیز اور افراسیاب ایک ساتھ صحن میں تھے جبکہ میجر خان اور ڈی ایس پی سبکو لیڈ کر رہے تھے۔۔ عمر نے اپنا حلیہ یکسر بدل رکھا تھا وہ اور ارتج اندر قبر والے کمرے میں مریدوں کا روپ دھارے موجود تھے۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official



ہادی باہر گیٹ پہ تھا۔۔ اس کے دو اور ایجنٹس بھی تھے جو ایک جگہ بیٹھے بظاہر موبائل پہ مصروف تھے مگر
کیمرے کے سارے مناظر کو فالو کیا جا رہا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

سب ٹہلتے ہوئے ارد گرد کو دیکھتے اور لوگوں پہ نظر رکھنے میں مصروف تھے۔۔ جب سب کو ایک ساتھ پیغام ملا
تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

آفیسر ماہین کا کہنا ہے کہ سب کچھ اسکے انڈر کنٹرول ہے جلد ہی کچھ دیر میں ان خود کش حملہ آوروں کو پچھلے دروازے سے اندر لایا جائے گا۔ سوئی کئی پر فل ایوری ون اینڈ بی الرٹ آفیسر ز۔۔۔۔

سبھی اپنی اپنی جگہ محتاط ہو گئے۔۔۔ نا محسوس انداز میں پچھلے دروازے کے راستے پہ نظریں جمائے وہ سب تیار تھے۔۔



"یار افراز مجھے جلن ہو رہی ہے اس ماہین نامی آفیسر سے۔۔"

عزیر کے منہ بنانے والے انداز پہ افراز نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں؟؟؟

"پتا نہیں لیکن کچھ فیلینگس تو آرہی ہیں اسکے بارے میں اور میں شیور ہوں یہ جیلیسنگ فیکٹر ہے کیوں کہ اسکا غائی بانہ تعارف بہت متاثر کن اور حیران کن ہے یعنی واقعی کمال کی بات ہے کہ ایک لڑکی جاسوس بن کر خطرناک دہشتگردوں کو بیوقوف بنا رہی ہے اور پل پل ان کی حرکات پہ نظر رکھے اس مشن کو لیڈ کر رہی ہے"

افراز ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بولا

"ہاں یار یہ تو ہے وہ لڑکی واقعی سب لڑکیوں کے لیے مثال ہے کہ وطن کی بیٹیاں بھی وطن کی حفاظت میں کسی سے کم نہیں۔۔۔"

پھر ذرا اسے تسلی دینے والے انداز میں کہنے لگا

"کوئی نہ میرے یار تو دیکھنا ہم بھی کسی سے کم نہیں ہوں گے ابھی تو ہمارا پہلا مشن ہے۔۔ ہمیں ابھی موقع ملا ہے تو

www.kitabnagri.com

ان شاء اللہ ہم بھی خود کو اس مٹی کا محافظ ثابت کر کے رہیں گے۔۔"

"ان شاء اللہ۔۔"۔۔ عزیز بھی جذب سے بولا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

افراز اور عزیز ماہین سے بہت متاثر تھے۔۔ اور یہی حال میجر خان کا بھی تھا انہیں نہ جانے کیوں ماہین سے عجیب سی الفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

فاطمہ کا دل نہ جانے کیوں صبح سے سہا جا رہا تھا۔۔ رہ رہ کر انہیں دعا کا خیال آ رہا تھا۔۔

"پتا نہیں میری بچی کس حال میں ہے۔۔ یا اللہ تو اسکی مدد فرما نا۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہو میرے مالک اسے کچھ نہ ہو۔۔"

وہ انہیں دعاؤں میں مشغول تھیں جب عانیہ واپس آئی۔۔ وہ ماں بیٹی ابھی تک اسی فلیٹ میں تھیں۔۔ یہ فاطمہ کی دوست کا فلیٹ تھا جو صبح سات بجے سے لے کر رات سات بجے تک جاب کرتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

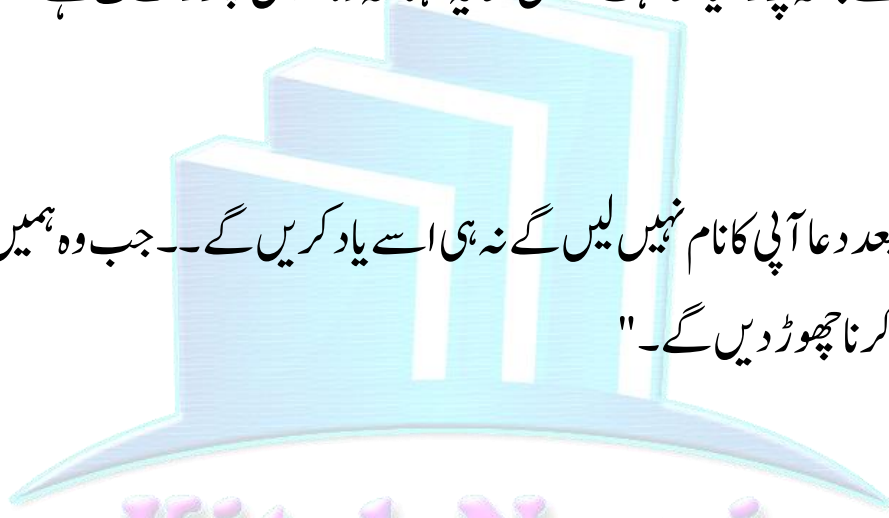
"کیا ہوا امی آپ پریشان لگ رہی ہیں؟؟" عانیہ وہیں انکے پاس بیٹھ گئی۔

بس دعا کا خیال ستائے جا رہا ہے مجھے۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی انکے لہجے سے اداسی جھلک رہی تھی

"تین دن ہو گئے ہیں آپ کو گئے لیکن ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ۔۔۔۔۔ وہ ہمیں چھوڑ کے چلی گئی ہے"

عانیہ نے بہت دقت سے جملہ پورا کیا تھا بہت مشکل تھا یہ کہنا کہ وہ انہیں چھوڑ گئی ہے

"بس امی ہم آج کے بعد دعا آپ کا نام نہیں لیں گے نہ ہی اسے یاد کریں گے۔۔ جب وہ ہمیں چھوڑ کے جاسکتی ہے تو ہم بھی اسے یاد کرنا چھوڑ دیں گے۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسے نہ بولو عانیہ دعا کے بارے میں۔۔ انہیں دکھ ہوا تھا اسکی بات سن کر

Posted on Kitab Nagri

اب ایسا ہی ہو گا امی۔۔ بابا کی طرح وہ بھی ہمیں چھوڑ کے جا چکی ہے۔۔ ہمارے بارے میں بغیر سوچے وہ بس چلی گئی۔۔ جب میں بابا کو بھلا سکتی ہوں تو دعا آپنی کو بھی بھلا دوں گی۔۔

بظاہر سپاٹ لہجے میں عانیہ نے اپنا فیصلہ سنایا تھا مگر فاطمہ جانتی تھیں ابھی وہ کمرے میں جا کے خوب روئے گی۔۔ کیوں کہ اپنے بابا کے جانے کے بعد بھی تو وہ ان سے تعلق توڑنے کا کہہ کر بری طرح روئی ہی تھی۔۔

اور ایسا ہی ہوا بھی تھا۔ عانیہ اب کمرے میں جا کر رو رہی تھی۔

لیکن فاطمہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ جانے والوں کے لیے ایک آخری دفعہ خوب روتی تھی پھر اپنا دل پتھر کر لیتی تھی جیسا اس نے اپنے بابا کے لیے کر لیا تھا اور وہی دل اب دعا کے لیے بھی پتھر ہونے جا رہا تھا

آئی جی آف انٹیلیجینس بیورو اور آرمی کے جوان دعا کی معیت میں شہر سے دور بنے اس گودام میں موجود تھے۔۔ وہ یہاں ریڈ کرنے آئے تھے

"سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ ماہین یہ آپ نے نقاب کیوں اوڑھ رکھا ہے؟؟"

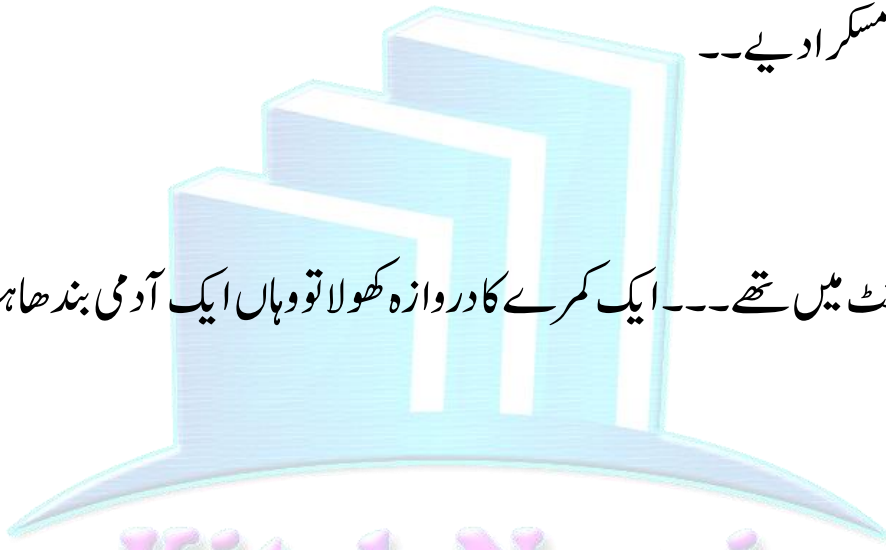
Posted on Kitab Nagri

آئی می جی کے الجھن سے پوچھنے پر وہ جھینپ کر مسکرا دی۔۔

"سراصل میں مجھے نقاب پہن کے کمانڈو اور جاسوس والی فیلنگس آتی ہیں اس لیے نقاب کر رکھا ہے۔"

وہ دعا کی بچکانہ بات پہ مسکرا دیے۔۔

اب وہ سب نیچے بیسمنٹ میں تھے۔۔ ایک کمرے کا دروازہ کھولا تو وہاں ایک آدمی بندھا ہوا مدہوش پڑا تھا۔۔



"سریہ احمد نظام عرف نظامی ہے۔۔ ایک معروف نیوز چینل کا اونر۔۔ جس دن مجھے اغوا کیا گیا تھا اسی دن اسے بھی یہاں لایا گیا تھا۔۔ یہ ملک وہاں کے لیے مخبر کام کرتا ہے۔ اسی نے ملک وہاں کو میری ویڈیو بنا کر بھیجی تھی۔۔۔۔"

"ہممم۔۔ تو آپ نے اسے آزاد کیوں نہیں کیا یہاں سے؟؟ جبکہ میرا نہیں خیال کہ اسے کچھ بھی پتا ہو گا ملک وہاں کے ثبوتوں کے بارے میں۔"

"جی سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ملک وہاج کی گرفتاری سے پہلے اسکا باہر نکلنا ٹھیک نہیں تھا اسی لیے یہ اب تک یہی ہے"

(اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ یہ ملک وہاج کا نہیں میرا مجرم ہے اور اتنی قید تو اسکی سزا بنتی ہے۔)

اگلے کمروں کو کھول کے سارے اسلحے کو حراست میں لیا گیا۔۔

اب وہ اس سرنگ میں داخل ہو کر پناہ گزین دہشت گردوں پہ ٹوٹ پڑے تھے۔۔ ایک زبردست مقابلے کے بعد کچھ دہشتگرد مارے گئے جبکہ باقیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ان سارے کاموں سے فارغ ہو کر اب انکا ارداہ ملک وہاج کو گرفتار کرنے کا تھا تبھی دعا کے موبائی لپہ پیب ہوئی تو وہ فون آن کر کے دیکھنے لگی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"سر ہمیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔۔ بکر خود اپنی قربانی کے لیے تشریف لا رہا ہے"

اسکے معنی خیز انداز پہ سب ہنس دیے اور خاموشی سے بکرے یعنی اپنے اگلے شکار کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔

وہاج پریشانی سے ادھر ادھر ٹھل رہا تھا۔۔ اسے ابہتاج کی فکر تھی۔ کل رات کو اس نے پھر فون کیا تھا لیکن اس بار ویڈیو کال کی تھی۔۔ اور باتوں ہی باتوں میں ان خود کش حملہ آوروں کی تصویریں دیکھنے پہ اصرار کیا۔۔ تو مجبوراً اسے جلال سے انکی تصویریں اور انکا پتا منگوانا پڑا۔۔

تب سے اب تک اسکا نمبر بھی بند جا رہا تھا اور نہ ہی وہ گھر واپس آیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوہ شٹ"۔ اسنے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا

"یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا وہ اس دن اس صحافی لڑکی کے پاس جانے کی بات کر رہا تھا یقیناً وہ وہیں پہ ہو گا

۔۔"

"کہیں وہی لڑکی تو اس سے یہ معلومات تو نہیں نکلوا رہی ورنہ ابہتاج کو اپنے باپ کے کاموں سے کیا۔۔۔"

اس خیال نے اسکو پریشان کر دیا اسنے ابہتاج کو گالیاں دینی شروع کر دیں

"میری گندی اولاد نشے میں چور ہو کر اس لڑکی کے ہاتھوں کھپتلی بن گئی ہوگی۔۔۔"

وہ غصے سے گاڑی نکال کر اب وہیں پہ جا رہا تھا جہاں دعا کو قید کر رکھا تھا

وہاں پہنچتے ہی اسکو حیرت کا جھٹکا لگا کیوں کہ جس کمرے میں دعا کو رکھا گیا تھا وہ خالی تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"کیا ہو امک وہاں مجھے ڈھونڈ رہے ہو یا اپنے بیٹے؟"

کو؟"

اپنے پیچھے ایک نسوانی آواز سن کر وہ اچھل پڑا تھا۔۔

پیچھے دیکھا تو ایک لڑکی نقاب میں کھڑی تھی۔۔

اور ساتھ بہت سے آرمی والے بھی تھے۔۔

"یہ کیا۔۔۔ کیا مذاق ہو رہا ہے میرے ساتھ؟؟"

وہاج نے ہکلاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ آرمی والے یہاں پہ کیسے پہنچے۔۔ اور یہ لڑکی انکے ساتھ کیا کر رہی ہے۔

"کوئی مذاق نہیں ہو رہا ملک وہاج۔ تمہارے سارے کالے کرتوتوں کے ثبوت ہمیں مل گئے ہیں۔۔ اور اب تمہیں گرفتار کیا جائے گا۔"

آئی جی صاحب نے اشارہ کیا تو آرمی کے جوان آگے بڑھ کے اسے ہتھکڑیاں پہنانے لگے۔۔

www.kitabnagri.com

"ایسے کیسے آپ لوگ مجھے گرفتار کر سکتے ہیں۔ اور کونسے کالے کرتوت۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے پہلے میں اپنے وکیل سے بات کروں گا۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ غراتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔

"اسکو لے جائیں یہاں سے اور اسکے ساتھیوں کے پاس پہنچا دیں۔۔"

آئی جی کے کہنے پر وہ اسے کھینچتے ہوئے لے جانے لگا۔

"میں کہتا ہوں چھوڑو مجھے۔۔ تم لوگ مجھے جانتے نہیں ہو۔۔۔ میں تم سب کی وردیاں اتروادوں گا۔۔ ابھی بھی وقت ہے مجھے جانے دو۔۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پہنچتے ہوئے ملک وہاج کی آوازیں آہستہ آہستہ دور ہونے لگیں۔۔۔

"خس کم جہاں پاک۔۔" دکانے ہاتھ جھاڑے

"او کے جوانو اب ہمیں اگلی منزل کی طرف موو کرنا ہے چلیں جلدی اب یہاں سے نکلیں۔۔"

آئی ی جی کے حکم پہ وہ سب تیزی سے باہر کی جانب بڑھنے لگے۔

جلال پچھلے دروازے سے ان تینوں خود کش حملہ آوروں کو لے آیا تھا اس دروازے پہ کوئی ی بھی نہ تھا اسی لیے وہ بڑے آرام سے انکو لے کر صحن میں آگیا۔ وہ مین گیٹ سے بھی لے آتا تو بھی کوئی ی بھی روکنے والا نہیں تھا۔۔۔ ان کو جان بوجھ کے موقع فراہم کیا جا رہا تھا۔۔۔

جلال انکو ایک جگہ بیٹھنے کا کہہ کر خود اپنے باس کو فون کرنے چلا گیا تھا۔۔۔

تینوں لڑکوں نے بڑی سی چادریں اور ڈھر رکھیں تھیں۔۔۔ صحن میں ایک سائیڈ پہ بنے چبوترے پہ بیٹھ کر اب وہ پورے مزار کا جائی زہ لینے لگ گئے۔۔۔

ہر قسم کے طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں آئے ہوئے تھے۔۔۔ جمعے کے بعد اب بہت زیادہ رش تھا یہاں پہ۔۔۔ قوال ایک جگہ بیٹھے اونچی آواز سے قوالی کے سرتال بکھیر رہے تھے۔۔۔ لنگر بانٹا جا رہا تھا۔۔۔ عرس کا پورا ماحول بنا ہوا تھا۔۔۔

"ہمیں سمجھایا گیا تھا کہ یہ لوگ خدا کے بجائے ان مردہ پیروں سے مانگتے ہیں۔۔ یعنی شرک کرتے ہیں تو انکی سزا صرف موت ہونی چاہیے۔۔۔"

احمد نے آہستہ سے سرگوشی کی جو باقی دونوں کو بمشکل سنائی گئی۔۔

"لیکن یاد ہے اسنے کیا کہا تھا کہ جزا سزا ہمارے ہاتھ میں نہیں۔۔۔"

دوسرے لڑکے عبداللہ نے بھی جوابی سرگوشی کی تو اسے باقی دو دیکھنے لگ گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اب پھر؟؟؟" مومن کے سوال پہ احمد نے کندھے اچکائے

"وہی ہو گا جو اس نے ہمیں سمجھایا تھا۔۔ ہمارے پاس ویسے بھی کوئی اور آپشن نہیں ہے۔۔ اسکی بات ماننے

میں ہی دنیا اور آخرت کا بچاؤ ہے۔ ورنہ ہم اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔" باقی دو نے بھی تائی ید میں سر ہلایا

جلال ان کافی دور فون پہ مصروف تھا۔۔

"جی سرجی پہنچ گئے ہو کیا آپ ادھر؟؟" جلال کے پوچھنے پر دوسری طرف سے پریشانی سے کہا گیا

"مجھے لگتا ہے کوئی میرا پیچھا کر رہا ہے اسی لیے فلحال میں نہیں آسکتا تم فوری طور پہ دھماکہ کرواؤ اور نکلنے کی کرو یہاں سے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔۔

فون بند کر کے جلال ان لڑکوں کی طرف آیا تو وہ چپ ہو گئے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بھئی تیار ہونہ تم لوگ؟ احمد تم اندر کمرے میں چلے جاؤ مومن تم اور عبداللہ خود کو یہی بلاسٹ کرو گے۔۔۔ ٹھیک ہے؟؟ چلو اپنی چادریں اتارو اور جا کے خود کش دھماکہ کرو۔۔۔"

"پیر جی اب یہاں پہ کوئی می دھماکہ نہیں ہو گا۔۔۔"

جانی پہچانی سی آواز سن کر وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

میجر خان وہیں تھے کہ انکو فون پہ اس شخص کے بارے میں معلومات ملیں جسکو ڈھونڈنے کے لیے وہ اسلام آباد سے کراچی چلے آئے تھے۔۔۔ افراز کو وہیں چھوڑ کے وہ اور عزیز وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔ اس شخص کو ناظم آباد کے آس پاس دیکھا گیا تھا جو یہاں سے کچھ فاصلے پہ ہی تھا۔۔۔۔۔

"ہیلو ایجنٹ ہاک کہاں ہوا بھی تم؟؟۔۔۔ ٹھیک ہے اسکو فالو کرو اور نظر رکھو ہم بھی وہیں آرہے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

فون رکھ کر میجر خان نے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی اور بڑھادی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ایجنٹ ہاک کے بتائے گئے راستے پر اب میجر خان اسکا پیچھا کر رہے تھے۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک زیادہ ہو گئی یہاں تک کہ وہ گاڑی اشارہ لال ہونے پہ نہ رکی اور زن سے آگے بڑھ گئی۔

میجر خان نے اپنے اور اس گاڑی کے درمیان کافی فاصلہ رکھا تھا تا کہ اسے شک نہ ہو۔۔ اسی لیے جب وہ گاڑی سگنل لال ہونے پہ نہ رکی تو وہ سمجھ گئے کہ اسے شک ہو گیا ہے اسی لیے انہوں نے بھی تیزی سے گاڑی آگے بڑھائی مگر اگلی گاڑیوں کے سگنل پہ رکنے کی وجہ سے انکو بھی رکنا پڑا اور وہ گاڑی دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔" انہوں نے غصے سے اسٹئیئرنگ وہیل پہ ہاتھ مارا۔۔

"کب تک بچے گایہ ایک نہ ایک دن تو شکنجے میں آئے گا۔۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے اب گاڑی کو واپس مزار کی جانب جانے والے راستے پہ موڑ رہے تھے۔۔۔

سامنے کالے رنگ کا نقاب اوڑھے وہ کھڑی تھی۔۔۔

دعا۔۔۔

جلال کے لب بے آواز ہلے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس لڑکی کو قید کیا ہوا ہے وہ یہاں اس وقت اسکے سامنے کھڑی ہوگی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کہاں کھوگئے پیر جی۔۔۔ میں نے کچھ کہا ہے کہ اب کوئی دھماکہ دھماکہ نہیں ہوگا۔"

دعا نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آیا

Posted on Kitab Nagri

جس قدر تیزی سے اسنے اپنے نیفے میں اڑسا پستول نکالا تھا اس سے زیادہ تیزی سے دعا نے اسکے ہاتھ پہ کک لگائی تھی۔۔ پستول پھسل کر دور جا گرا تھا۔۔

"اب تو مجھے بھی مرنا پڑا تو منظور ہے لیکن تم سب بھی مرو گے میں ابھی خود کش بم کا بٹن دباؤں گا تو سب مریں گے۔۔"

جلال نے جنونی انداز میں کہتے ہوئے تینوں لڑکوں کو گھیرا تو دعا زور سے چلائی

"نہیں پلیز ایسا مت کرنا بم کا بٹن نہیں دبانا۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر وہ زور سے ہنسی

"تمہیں کیا لگا میں ایسے کہوں گی بھول ہے تمہاری۔ جاؤ شوق سے دباؤ چاہے بم والا بٹن دباؤ یا موبائی ل والا بٹن دباؤ۔۔۔"

جلال نے طیش میں آکر ان تینوں کی چادریں اتار دیں۔۔۔۔

مگر یہ کیا؟؟؟ ان لڑکوں نے کوئی خودکش جیکٹ اور بم نہیں باندھ رکھا تھا۔

وہ تو پاگل ہو گیا کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

"کیا ہوا پیر جی۔۔ دبائی نہ بٹن۔"

دعا نے معصومیت سے آنکھیں پھلایں تھیں



"ماہین میڈم کو اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی کامیڈی سوچ رہی ہے۔"

ہادی نے سرگوشی کی۔۔۔ تو سب مسکرا دیے

اتنی دیر میں آرمی والوں نے جلال کو گھیرے میں لے لیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"کون ہو تم؟" اسنے بے حد خوف سے پوچھا

"آئی ی ایم انسپٹر" دعا فاطمہ ماہین "فرام انٹلیجینس بیورو، داسکریٹ ایجنسی آف پاکستان
دوسرے لفظوں میں تم مجھے ایجنٹ یا جاسوس کچھ بھی کہہ سکتے ہو۔"

بات کے آخر میں بڑی شان بے نیازی سے اسنے شانے اچکائے۔۔

"تم شروع دن سے مجھے بیوقوف بنا رہی تھی۔"

Kitab Nagri

اب کی بار ٹوٹے لہجے میں جانے خود کو جتلا یا گیا تھا یا تصدیق چاہی گئی تھی

دعا ایک قدم آگے بڑھی۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھا اور دھیرے سے گنگنائی۔۔

"Sometimes you just have to

play the role of a fool

to fool

The fool who thinks

"They are fooling you"

جلال کو اریسٹ کیا جانے لگا۔۔ اس نے مڑ کے ایک نظر ان لڑکوں کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو "اس دھوکے کی وجہ؟"

اور انہوں نے بھی آنکھوں میں دعا کی طرف اشارہ کر دیا جیسے کہہ رہے ہوں کہ "اس دھوکے کی وجہ دعا ہے"

www.kitabnagri.com

"کیسے؟؟" یہ پوچھنے کا جلال کو وقت نہ دیا گیا۔۔ اسکو اریسٹ کر کے پچھلے دروازے سے ہی لے جایا جانے لگا کیوں کہ اگر سامنے سے لے جایا جاتا تو لوگوں کے احتجاج کرنے کا خطرہ تھا جس کے اس وقت وہ متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

عین جس وقت آرمی والوں کی گاڑی وہاں سے روانہ ہوئی اسی وقت میجر خان اور افراز گاڑی سے اتر کر دوبارہ مزار میں داخل ہوئے۔۔۔ اس حقیقت سے بے خبر کہ جس کو وہ ڈھونڈ کے آرہے تھے وہ ان سے پہلے ہی یہاں پہنچ چکا ہے۔۔۔۔ اس نے جلال کی گرفتاری کا سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

اب وہ جنجھلا کر اپنے اور ساتھیوں کو فون کر رہا تھا تا کہ جلدی سے کوئی اور پلان بنایا جاسکے۔۔

اس نے بے چینی سے وہاں کا نمبر ملایا لیکن اسنے بھی فون نہ اٹھایا۔۔۔ پھر مختلف نمبروں پہ کال کرنے لگا لیکن ہر نمبر بند ملا۔۔۔۔

جنجھلا کے اسنے فون اٹھا کر زور سے زمین پہ دے مارا۔۔ پھر اس میں سے سم نکال کے توڑ دی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لگتا ہے سب پکڑے گئے مجھے فوراً نکلنا چاہیے یہاں سے۔۔۔

وہ پچھلی دیوار پھلانگ کے آیا تھا اور اب ویسے ہی واپس جانے کے ارادے سے اسی طرف آیا تو ایک منظر نے اسکی آنکھوں میں انگارے بھر دیے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سب ایک جگہ اکٹھے کھڑے تھے اور درمیان میں سیاہ نقاب پہنے وہ لڑکی کھڑی تھی جس کے لیے سب تالیاں
بجا رہے تھے۔۔۔۔

اسی لڑکی کی وجہ سے سارا کھیل بگڑ کے رہ گیا تھا۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے دھماکہ نہ ہو پایا۔۔ اسی لڑکی کی وجہ سے
جلال کو گرفتار کیا گیا

وہ کسی موقع کی تلاش میں وہیں چھپ گیا۔۔۔

اچانک وہ لڑکی ان سے دور جانے لگی اور فون پہ بات کرنے لگی۔۔ بات کرتے کرتے وہ کافی دور ہو گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہی سب سے اچھا موقع تھا۔۔ اس نے پستول نکالا۔

وہ لڑکی اب واپس آرہی تھی۔۔ اس نے یکے بعد دیگرے اس پہ تین گولیاں چلا دیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ لڑکھڑاکے گری تھی اسکے سب ساتھی اسکی طرف بھاگنے لگے۔۔۔

وہ جلدی سے دیوار کی جانب بھاگا۔۔۔ اس پہ چڑھ کے وہ دوسری جانب کودنے لگا جب اپنے پیچھے اسے بھاگتے قدموں کی آواز آنے لگی۔۔۔

انکا ایک ساتھی اسکے پیچھے اسکے پیچھے تھا۔۔۔ اسنے اس پر بھی گولی چلا دی۔۔۔ اور دوسری جانب کود گیا

جلال کی گرفتاری کے بعد ان تینوں لڑکوں کو بھی دعا نے بھجوا دیا کہ ان سے ابھی بہت ساری معلومات حاصل کرنی تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویلڈن ماہین گڈ جاب"

آئی جی نے اسکو سراہا تو وہ شکریے کے ساتھ سر جھکا گئی

Posted on Kitab Nagri

"بہت خوب ماہین میڈم بہت خوب"

ہادی نے تالیاں بجائی یں تو وہ سب بھی تالیاں بجانے لگے

"اس میں میرا کوئی ی کمال نہیں آپ سب نے بھی بہت محنت کی ہے میرے ساتھ۔۔"

ہمیشہ کی طرح اس نے عاجزی دکھائی ی

افراز اس سے بہت متاثر ہو رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ میجر خان اور عزیز ابھی تک آئے نہیں

www.kitabnagri.com

تبھی وہ دور سے آتے نظر آئے۔۔۔

"

ایک منٹ میں امی کو کال کر کے بتادوں کہ فائی نلی میں آج گھر واپس آرہی ہوں۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے ان سے تھوڑا دور جا کے بات کرنے لگی۔۔۔

میجر خان اور عزیر بھی تب تک ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔

افراز نہایت جوش سے ان کو ماہین کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔

"بھئی آپکی یہ انٹیلیجینس ایجنٹ ماہین ہے کہاں پہ؟؟ اس سے ملنے کا اشتیاق تو بڑھتا جا رہا ہے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com میجر خان نے بشاشت سے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

"سر وہ دیکھیں وہ ادھر ہی آرہی ہیں۔ وہ بلیک کلر کے نقاب والی ہی ہماری ماہین میڈم ہیں۔۔"

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

ہادی نے تفاخر سے سامنے سے آتی دعا کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

وہ اپنے دھیان سے خوشی سے سرشار اپنی ٹیم کی جانب چلی آرہی تھی۔ بلاخر آج اسکے مشن کا پہلا حصہ مکمل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بھی نہایت کامیابی کے ساتھ۔

لیکن یہ خوشی صرف چند پل کی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اچانک فضا میں گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور نشانہ ماہین کے سوا بھلا اور کون ہو سکتا تھا

Posted on Kitab Nagri

اسکے عین پیچھے سے ایک گولی سنسناتی ہوئی ی اسکے سر کو چھوتی ہوئی ی گزری تھی۔۔۔ ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پائی ی تھی کہ یکے بعد دیگرے دو گولیاں اسکے وجود کو چیرتے ہوئے جسم میں گھس گئیں۔۔۔۔ ایک گولی کمر میں لگی تھی اور دوسری بازو پہ۔۔

وہ وہیں لڑکھڑاکے گری۔۔۔ سارے جسم میں آگ سی لگنے لگی۔۔۔ خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔۔۔ ایسے جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اسکے جسم میں انڈیل دیا ہو۔۔۔۔۔

ابھی جس مٹی کو اس نے دشمنوں سے بچایا تھا وہی مٹی اسکے خون سے لال ہونے لگی۔۔۔

نہیں ابھی نہیں ابھی۔۔۔۔۔ اے مجھے۔۔۔۔۔ امی کو دیکھنا ہے۔ بابا سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ سب بھاگتے ہوئے چلاتے ہوئے اسکے پاس آرہے تھے۔

اسکی نبض ڈوب رہی تھی۔۔۔۔۔ سانسیں مدہم ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔ آنکھیں تکلیف کی شدت سے بند ہونے لگیں

Posted on Kitab Nagri

"ابھی نہیں۔۔۔ مجھے ابھی۔۔۔ ان دہشتگردوں کے لیڈر کو بھی پکڑنا۔۔۔ ابھی بہت کام۔۔۔ امی۔۔۔ عانیہ۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔"

تبھی ایک اور گولی چلی۔۔۔ لیکن نشانہ عزیز تھا۔

اسنے اس شخص کو گولی چلاتے اور بھاگتے دیکھ لیا تھا اور اس کے پیچھے بھاگا تھا جب وہ عزیز پہ بھی گولی چلا کے فرار ہو گیا

"عزیز ررر۔۔۔"۔۔۔ افراز چلا کے اسکے پاس گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک ہوں بازو میں گولی لگی ہے لیکن وہ بھاگ گیا۔۔۔ چلو ابھی اس آفیسر ماہین کی کنڈیشن زیادہ سیریس ہے"

سب دعا کے گرد اکٹھے تھے ارتج نے اسکا نقاب اتار دیا تاکہ وہ سانس لے پائے

Posted on Kitab Nagri

اسکا نقاب اترنے کی دیر تھی کہ وہاں موجود دو لوگوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔۔

میجر خان اسے دیکھ کر چونک گئے۔ صرف ایک پل لگا تھا انکو۔۔۔۔۔ برسوں کے فاصلے تھے مگر پھر بھی وہ اپنی بیٹی کو پہچان گئے تھے۔۔۔۔۔ انکا دل رک گیا وہ نہیں جانتے تھے جس ماہین سے ملنے کے وہ مشتاق تھے وہ انکی اپنی بیٹی دعا فاطمہ ماہین تھی۔۔۔

دوسری جانب عزیر بھی اسکو دیکھتے ہی اپنا درد بھول گیا۔۔ وہ وہی تھی جس کو وہ پچھلے دو سالوں سے اپنی دعوؤں میں مانگ رہا تھا۔۔ آج وہ ملی بھی تو کس حال میں کہ خون میں لت پت وہ آخری سانسوں پہ تھی۔۔۔

"دعا میری بیٹی دیکھو بابا آگئے۔۔ دعا آنکھیں کھولو ادھر دیکھو۔۔۔ بابا آگئے ہیں واپس دعا"

www.kitabnagri.com

اسنے ایک پل کو آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔۔۔ سامنے ایک جانا پہچانا دھندلا سا چہرہ نظر آیا۔۔

بابا۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند گئی۔

زندگی پاؤں نہ دھر جانے انجام ابھی

میرے ذمے ہیں ادھر سے کئی کام ابھی

سکندر اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اسکے والد نواز خان کا شمار جاگیر داروں میں ہوتا تھا۔۔۔ بے پناہ دولت

جائییداد اور زمین ہونے کے باوجود نواز خان بہت سیدھے سادھے اور نہایت شریف انسان تھے۔۔

خود تو وہ پڑھے لکھے نہ تھے مگر انکی خواہش یہی تھی کہ سکندر خوب پڑھے لکھے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسی شوق کی تکمیل کے لیے انہوں نے میٹرک کے بعد سکندر کو مزید پڑھانے کے لیے شہر (اسلام آباد) بھیجنے کا

فیصلہ کیا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ اسکو رخصت کرنے کے لیے بس سٹاپ تک آئے ہوئے تھے۔۔۔ ابھی بس کے روانہ ہونے میں کچھ دیر باقی تھی۔۔۔ بچھڑنے والوں کو الوداع کہنے آئے ہوؤں کے لیے یہ لمحے غنیمت تھے۔

نواز خان نے اداسی سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا

"سکندر پتر خوب دل لگا کے پڑھائی کرنا اور مجھے کسی شکایت کا موقع نہ دینا۔۔ تیرے ماں باپ کو تجھ سے بڑی امیدیں ہیں۔"

سترہ سالہ بے پرواہ سے سکندر نے سر کو خم دیا

"ابو آپ بالکل فکر نہ کریں میں بہت اچھے نمبر لوں گا اور کوئی شکایت نہیں ہوگی آپ کو میری طرف سے"

www.kitabnagri.com

"ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا کے جانا پتر ہم دیہاتی لوگوں کے لیے زمین انکی ماں ہوتی ہے۔۔ ہم لوگ اس مٹی کو چھوڑ نہیں سکتے اسی لیے پڑھ لکھ کے تو نے بھی واپس آکر اپنی زمینیں سنبھالنی ہیں کوئی ی نو کری اور کسی دوسرے کام کا سوچنا بھی مت"

Posted on Kitab Nagri

انہوں نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے رخصت کیا تھا۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ انسان اپنے طور پہ کتنے ہی فیصلے کیوں نہ کر لے قسمت کے لکھے کے آگے ہمیشہ بے بس ہوتا ہے۔۔

سکندر کو شہر آئے ہوئے تقریباً ایک ماہ ہو چکا تھا۔ کالج کے پاس ہی ہو سٹل میں رہائی ش تھی۔

ویسے تو سب استاد بہت اچھا پڑھاتے تھے مگر وہ اس ایک ہفتے میں سر ظفر کا مداح بن چکا تھا۔ اور وہ بھی اس پہ خصوصی نظر کرم رکھتے تھے۔۔۔۔ وہ مطالعہ پاکستان پڑھاتے تھے اور یہ کلاس پری میڈیکل اور پری انجینئری رنگ سٹوڈنٹس کی اکھٹی ہوتی تھی

Kitab Nagri

آج بھی پڑھانے کے بعد انہوں نے سب سے سوال کیا تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا کرنا چاہتے ہیں؟

سب سے آگے بیٹھے لڑکے نے ہاتھ بلند کیا

۔"سر مجھے انجینئری بننے کا شوق ہے۔"

اسکے ساتھ والا کھڑا ہو کے قدرے جوش سے بولا تھا

"سر میرے والد ڈاکٹر ہیں میں بھی ڈاکٹر بنوں گا"

"مجھے بزنس میں بننا ہے"

"میں سول انجینئر بنوں گا"

"میں ٹیچر بننا چاہتا ہوں"

"میں ڈاکٹر"

"میں گورنمنٹ جاب حاصل کرنا چاہتا ہوں"



آخر سکندر کی باری آئی ی

"سر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے باپ دادا کی زمینیں سنبھالوں گا۔"

سر ظفر اسکے جواب پہ تھوڑا سا مسکرائے اور کلاس کے آخر پہ بیٹھے ہوئے لڑکے کو مخاطب کیا

"اب الیاس رہ گیا ہے تو الیاس بتاؤ کہ آپکے فیوچر پلانز کیا ہیں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

الیاس سر کھجاتا ہوا کھڑا ہوا

"وہ۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ میں نے ابھی تک ایسا۔۔۔۔۔ کچھ سوچا نہیں ہے کہ۔۔۔ میں بڑا ہو کے کیا بنوں گا"

ساری کلاس میں دبی دبی ہنسی گونجنے لگی

"ویل الیاس بڑے تو ہو چکے ہیں آپ۔۔۔ اب تھوڑے سیریس بھی ہو جائیں لائی ف میں اور سوچنا شروع کر دیں کہ کیا بننا ہے آپ نے"

سر ظفر نے شگفتگی سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

جو جواب وہ سننا چاہتے تھے وہ انہیں سننے کو نہیں ملا تھا۔ بے دلی سے سر جھٹکتے ہوئے وہ انہیں کل کے ٹیسٹ کے بارے میں بتانے لگے



www.kitabnagri.com

پوری کلاس پہ سناٹا طاری تھا۔۔۔ میم مناسب سٹوڈنٹس کو ٹیسٹ واپس کر رہی تھیں جو دو دن پہلے لیا تھا۔

اگلا ٹیسٹ دینے سے پہلے انہوں نے پوری کلاس پہ نظر دوڑائی

"فاطمہ ظفر کون ہے؟"

ایک گوری چٹی لڑکی اعتماد سے کھڑی ہوئی

"ہمم۔۔۔ فاطمہ ویری گڈ آپ ایک سو سٹوڈنٹس کی اس کلاس میں واحد ہو جس نے ٹیسٹ میں پورے نمبر لیے ہیں۔۔۔ ویری گڈ ویلڈن"

"تھینک یو میم۔۔۔ وہ خوشی سے بیٹھتے ہوئے بولی

"شازیہ آپ کے مارکس سکینڈ نمبر پہ ہیں۔"

میم حنانے کلاس کی مونیٹر کو اسکا ٹیسٹ دیا تو شازیہ کا جلن کے مارے برا حال ہو گیا

میم میرے مارکس کیوں کم ہیں جبکہ میں نے سارا مضمون لکھا تھا۔۔

شازیہ کے بولنے پر میم نے ناگواری سے اسے دیکھا

"شازیہ آپ نے بھلے ورڈ ٹو ورڈ بک والا مضمون لکھا ہے لیکن فاطمہ کا کونٹینٹ (مواد) بہت اچھا تھا۔"

حب الوطنی کو جس جذبے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔۔ خاص کر فوج کے بارے میں جس محبت اور عقیدت کا ذکر کیا گیا ہے ہوں لگتا ہے جیسے احساسات کو زبان دی ہو۔۔ آپ ایک دفعہ اپنے اور فاطمہ کے پیپر کو کمپیٹی رکھیجے گا"

میم حنا کو چھیڑ کے وہ پچھتائی بجائے اپنے نمبر زیادہ کروانے کے الٹا فاطمہ کی تعریفیں سہور ہیں تھیں۔۔۔

"فاطمہ آپ نے کس سے تیاری کی تھی اس مضمون کو لکھنے کے لیے کیوں کہ الفاظ کا لیول بہت ہائی تھا۔"

میم حنا کے پوچھنے پر جہاں شازیہ کا منہ بنا تھا وہاں فاطمہ بڑے جوش سے کھڑی ہوئی

www.kitabnagri.com

"میم مجھے اس ٹیسٹ کی تیاری میرے فادر نے کروائی تھی۔۔ وہ ایکس آر می مین ہیں اور اب بوائی زکالج میں وہ ٹیچر ہیں۔۔ وہ فوج سے اور پاکستان سے بہت محبت کرتے ہیں اسی لیے یہ مضمون میں نے انہیں سے لکھوایا ہے"

Posted on Kitab Nagri

"بہت خوب فاطمہ سن کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ آرمی مین کی بیٹی ہو۔"

بھری کلاس میں اپنی تعریف نے فاطمہ کو تھوڑا مغرور بنا دیا۔ بڑے تفاخر سے وہ گویا ہوئی

"میم آپکو اور زیادہ خوشی ہوگی یہ سن کہ فاطمہ ظفر بھی سٹڈی کے بعد آرمی جوائن کرنا چاہتی ہے"

"واؤ بہت اچھا سوچا ہے آپ نے فاطمہ۔" میم حنا نے تو صیفی نظروں سے اسے سراہا

شازیہ اور اسکی دوستوں کا جلن کے مارے برا حال تھا۔۔ اب ان کا ارادہ تھا کہ چھٹی کے وقت فاطمہ کو گھیر کے بدلہ لیا جائے

www.kitabnagri.com

چھٹی کے بعد سکندر سر ظفر کے ساتھ ہی جاتا تھا۔ انکی رہائی ش ہو سٹل سے کچھ فاصلے پہ ہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"سر آپ کچھ افسردہ لگ رہے ہیں۔ مجھے کلاس میں بھی فیل ہوا تھا۔"

سکندر نے انکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اداسی سے مسکرائے۔۔

"آج جب سب نے اپنے اپنے فیوچر پلان کا بتایا تو مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ کسی نے بھی فوج میں بھرتی ہونے کی خواہش نہیں کی۔۔ کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ سر میں اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے ملک کے دشمنوں کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔ جبکہ اسی نسل کے لیے تو اتنی قربانیاں دی گئی ہیں"

وہ افسردگی سے کہتے ہوئے ایک پل کو ر کے اور آنکھوں میں آئی ی نمی کو صاف کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر کو افسوس ہوا کہ اگر اسے یہ سب پہلے پتا ہوتا تو وہ سر کا دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتا کہ میں فوج میں جانا چاہتا ہوں اور کونسا چاہنے سے کچھ بھی ہوتا ہے

"سراصل میں 1971 کی جنگ کی وجہ سے جب سے بنگلہ دیش بنا ہے لوگوں میں فوج کے لیے جذبات سرد پڑ گئے ہیں۔"

وہ یکدم اسکی جانب پلٹے اور خشمگیں نظروں سے اسے گھورا

"میرا خیال ہے کہ تمہاری عمر ابھی اتنی نہیں کہ اس وقت کی سیچوئی لیشن کو لے کر فوج کے حوالے سے لوگوں کے موقف کی حمایت کرو۔"

"معاف کیجیے گا سر میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"۔۔ وہ جی بھر کے شرمندہ ہوا

چلتے چلتے باتیں کرتے کرتے ہو سٹل آگیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم ایسا کرو سکندر کہ میرے ساتھ چلو۔۔ میرے گھر تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔

اسے رکتے دیکھ کر انہوں نے کہا تو وہ سر جھکاتے ہوئے انکے پیچھے ہولیا

Posted on Kitab Nagri

چھٹی ہوتے ہی شازیہ اور اسکے گروپ نے فاطمہ کو گھیر لیا۔

وہ اس وقت کلاس سے باہر نکل کے گیٹ کی طرف جارہی تھی جب وہ سب اسکے آگے آکے کھڑی ہو گئیں۔۔۔

اسنے سوالیہ انداز میں ان سب کی طرف دیکھا

شازیہ آگے بڑھی اور کہا

ہمیں تم سے ایک سوال کرنا ہے



جی پوچھیں۔۔ اسکے برعکس فاطمہ نے کافی تمیز کا مظاہرہ کیا تھا

تو تم فوج میں جانا چاہتی ہو؟ کافی نخوت بھرے انداز میں پوچھا گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں" فاطمہ نے پر اعتمادی سے جواب دیا۔

لیکن میرا خیال ہے فوج کے بارے میں تمہاری معلومات کافی ناقص ہیں۔۔

اسے اوپر سے نیچے تک تولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے شازیہ نے اسکی خود اعتمادی کو ہوا میں اڑایا تھا

فاطمہ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ فوج میں جانے کے لیے صرف اچھی شکل اور اچھے نمبر نہیں چاہیے ہوتے۔۔ ہائی ٹ بھی کم سے کم پانچ فٹ اور کچھ انچ ہونی چاہیے جبکہ تم تو۔۔۔۔۔

بات ادھوری چھوڑ کے اس نے مصنوعی تاسف سے فاطمہ کے اپنے سے کچھ انچ چھوٹے قد پہ طنز کیا جسکا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا اس بات پہ۔

اب شازیہ اور اسکی دوستیں ہنس رہیں تھیں۔۔۔

"ہو نہہ بڑی آئی ی فوج میں جانے والی"

فاطمہ وہیں زمین پہ بیٹھ گئی اسکا جی چاہا دھاڑیں مار مار کے روئے اور اونچی اونچی چلائے۔

بابا سارا قصور آپکا ہے۔۔ مجھے آج تک صرف وطن سے محبت کے قصیدے پڑھائے گئے ہیں۔ آپ نے مجھے میری ذات کو پڑھنا نہیں سکھایا مجھے۔۔ مجھے۔۔ نہیں بتایا کہ فاطمہ اتنے اونچے خواب نہ دیکھو۔۔ تم آرمی میں نہیں جاسکتی۔۔ کیوں نہیں بتایا بابا۔۔۔۔۔ کیوں آج سے پہلے یہ سب مجھے نہیں پتا چلا۔۔ بچپن سے کہتی آرہی ہوں میں۔۔ فوج میں جاؤں گی مگر کبھی نہیں احساس دلایا مجھے میری حثیت کا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اندر ہی اندر چیخ رہی تھی۔۔ اتنے سالوں پرانے خواب سے جو تعلق تھا اسے ٹوٹنے میں صرف ایک پل لگا تھا۔۔۔۔۔

بچپن سے اسکے دل و دماغ میں وطن کی محبت ڈالی گئی تھی اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ فوج میں جائے گی مگر اب سارے خواب ریزہ ریزہ ہو چکے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اسکا قد چھوٹا تھا اسی لیے اب یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔ بہت برے طریقے سے یہ حقیقت اس پہ آشکار ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھی اور سر جھکاتے ہوئے گھر جانے کے لیے گیٹ سے باہر نکل گئی

گھر کے قریب پہنچ کے سر ظفر نے تالہ کھولا اور سکندر کو لیے اندر داخل ہو گئے۔۔۔

یہ ایک چھوٹا مگر صاف ستھرا گھر تھا۔ دو کمرے دائیں جانب تھے جبکہ ایک بیٹھک نما کمرہ بائیں ہاتھ پہ تھا۔۔۔

وہ سکندر کو لیے ایک کمرے میں چلے آئے۔۔۔ وہ دیکھتے ہی حیران رہ گیا تھا۔۔ ایک طرف ایک فوجی جوان کی بلیک اینڈ وائیٹ تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔ اور ساتھ ہی ایک وردی بھی ٹنگی ہوئی تھی۔۔ اور دوسری جانب کافی زیادہ تمنغے سجے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

"یہ میرے بیٹے دانیال کی تصویر ہے۔ اور یہ وردی بھی اسی کی ہے"۔ انہوں نے محبت سے تکتے ہوئے کہا

"یہ دیکھو یہ میڈلز بھی اسے ہی ملے تھے"۔

وہ جوش سے اسے میڈلز دکھاتے دکھاتے ایکدم اداس ہو گئے۔۔

"وہ آرمی میں کیپٹن تھا۔۔"

"تھا؟؟؟؟ اس نے دکھ سے پوچھا

"ہاں۔ تین سال پہلے ایک آپریشن میں شہید ہو گیا تھا میرا بہادر بیٹا۔"

Kitab Nagri

سکندر حیرت سے دیکھ کر رہ گیا۔۔ یہ اس کے لیے پہلا موقع تھا کہ اس کے دل میں اپنے ملک اور فوج کے لیے محبت پیدا ہوئی۔۔

اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا بیٹا دانیال بہت قابل آفیسر تھا۔۔ بہت ذہین۔۔۔ اسے بچپن سے ہی شوق تھا فوج میں جانے کا۔۔ انٹر کرنے کے بعد اس نے آرمی جوائن کر لی۔۔

کہتا تھا بابا مجھ سے ٹریننگ نہیں ہوتی میں آپ جتنا مضبوط نہیں ہوں۔۔ میں جانتا تھا کہ وہ جان بوجھ کے مجھے تنگ کرتا ہے تاکہ میں اسے ہمت دوں۔۔۔ ان دنوں میں بھی باڈر پہ تھا اور حالات بہت کشیدہ تھے۔ پھر ایک دن ایل اوسی پہ فائی رنگ کے تبادلے میں دو گولیاں میری ٹانگ پہ لگیں اور میں مفلوج ہو گیا۔۔۔"

سر ظفر نے اپنی بیساکھی کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا تو وہ اب سمجھا کہ وہ معذور کیوں تھے۔۔۔
اففف کیا تھے یہ باپ اور بیٹا۔۔ ایک نے جان لٹا دی تو دوسرے نے زندگی بھر کی معذوری اپنا لی۔۔۔
وہ سوچ کے رہ گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ بہت پریشان ہوا میرے لیے۔۔ مگر میں نے اسے واپس نہ آنے دیا۔ مجھ سے زیادہ میرے ملک کو اسکی ضرورت تھی۔۔ گھر میں بیوی اور بیٹی نے میرا دھیان رکھا۔۔ مگر اب میں فوج کے لیے ناکارہ ہو گیا تھا۔ سوچ سوچ کے کڑھتا رہتا کہ میں اب اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتا پھر دانیال نے مجھے سمجھایا کہ میں تعلیمی شعبے میں رہ کر نئی نسل کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر کے بھی ملک کی خدمت کر سکتا ہوں۔۔ بس پھر تب سے

Posted on Kitab Nagri

پڑھانا شروع کر دیا میں نے۔۔ تین سال پہلے دانیال شہید ہو گیا اور اسکے ایک سال بعد اسکی ماں چل بسی۔۔ بہت پیار کرتی تھی دانیال سے اسکی جدائی نہ سہہ پائی اور اسکے پیچھے پیچھے ہی چلی گئی۔۔۔"

سکندر کو بہت دکھ ہوا تھا سن کے۔

"آپ کو یقیناً بہت دکھ ہوا ہو گا اپنے بیٹے کی موت پر آپ بہت روئے ہوں گے نہ سر؟؟"

اسکے پوچھنے پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائے

"نہیں مجھے بالکل دکھ نہیں ہوا بلکہ فخر محسوس ہوا تھا۔۔ اگر میرا ایک اور بیٹا بھی ہوتا تو اسے بھی میں وطن پہ نثار کر دیتا"

وہ ساکت رہ گیا۔۔ کوئی اس حد تک بھی جاسکتا ہے کہ انتہا کر دے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"پتا ہے تمہیں یہ سب میں کیوں بتا رہا ہوں؟" وہ آرزوگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔۔

"کیوں؟؟"

"پتا نہیں کیوں لیکن سکندر مجھے تمہارے بارے میں نہ جانے کیوں یقین سا ہے کہ تم اس ملک کا اثاثہ ہو۔ نا جانے کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم بہت آگے جاؤ گے۔۔ تم میں مجھے اپنے بیٹے کی جھلک نظر آتی ہے۔۔ مجھے لگتا ہے تمہارے نصیب میں اس وطن کا دفاع لکھ دیا گیا ہے۔۔"

سکندر نے الجھن سے انکی پیشگوئی کو سنا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر سر مجھے واقعی کوئی دلچسپی نہیں فوج میں جانے کی۔۔

اسے سر کی امیدوں پہ پانی پھیرتے ہوئے ندامت ہوئی مگر سچ تو فلحال یہی تھا کہ اسے کوئی شوق نہیں تھا فوج میں جانے کا

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ بڑی سی چادر اوڑھے منہ چھپائے سارے راستے روتی ہوئی گھر آئی تھی۔
ظفر صاحب سکندر کے جانے کے بعد مغموم سے بیٹھے تھے۔۔ آج ماضی کرید اتھا تو زخم بھی رسنے لگے تھے۔
ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ فاطمہ آئی نہیں کہ زوردار آواز سے دروازہ کھلا تھا۔

روتے ہوئے وہ اندر آئی تھی اور کمرے میں چلی گئی تھی۔



کیا ہوا فاطمہ؟ اس طرح روتے ہوئے کیوں آئی ہو؟

وہ پریشان ہوتے ہوئے اسکے پیچھے گئے
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا فاطمہ؟؟" وہ پیار سے اسے ہمیشہ فاطمہ کی بجائے فاطمہ کہتے تھے

"بابا ایک بات سچ بتائیں گے؟" اس نے سیدھے سیدھے پوچھا

"جی میرا بیٹا پوچھو"۔۔ وہ الجھن سے بولے۔

"کیا میں آرمی میں جاسکتی ہوں کہ نہیں؟؟"

"یہ کیسا سوال ہے؟؟" اب کی بار انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا

"جو پوچھا ہے میں نے آپ اسکا جواب دیں۔"

اسکے ترش انداز پہ وہ جواباً کچھ دیر خاموش رہے۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اسکی محبت اپنے وطن کے لیے کم ہو جائے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے پتا تھا کہ آپ کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہوگا۔۔ جبکہ سچ تو یہی ہے کہ آرمی کے لحاظ سے میری ہائیٹ چھوٹی ہے اسی لیے میں آرمی جوائن نہیں کر سکتی۔۔"

وہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی تو انکی بھرائی آواز نے اسکے قدم روک دیے۔۔

"کیا دانیال کی جدائی کافی نہیں جو تم بھی اپنے باپ سے منہ موڑ رہی ہو۔۔ میں ڈرتا تھا کہ تمہارا دل نہ ٹوٹ جائے۔"

فاطمہ دوبارہ بیٹھ گئی اسے دکھ ہوا کہ اسے اپنے بابا سے ایسے تلخ لہجے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی



"مجھے معاف کر دیں بابا"

۔ وہ شرمندگی سے بولی

Kitab Nagri

انہوں نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے پیار سے سمجھایا
www.kitabnagri.com

"فاطمہ تم ابھی سترہ سال کی ہو اور فرسٹ ایئر کی طالب علم ہو۔ تمہیں ابھی اپنے فیوچر کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ اور ضروری نہیں کہ تم آرمی میں رہ کر ہی اپنے ملک کی خدمت کر سکتی ہو بلکہ ایک عام شہری ہونے کے سارے فرض نبھانا بھی ملک کی خدمت ہے۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ہر شخص اگر اپنی اپنی جگہ اپنی ڈیوٹی کو صحیح سے سرانجام دے تو وہ بھی ملک کے لیے کام کر رہا ہے۔۔ تمہیں اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایک بہت اچھی استاد بنو گی۔۔"

فاطمہ سر ہلاتے ہوئے اداسی سے مسکرائی

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official



"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں پایا اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لیے آرمی میں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر ہم سب اپنے اپنے پیشے کے سائنمخلص ہوں گے تو اس ملک کو بہترین افراد ملیں گے جو کسی فوج سے کم نہ ہوں گے۔"

ظفر صاحب نے ایک نظر اپنی پیاری بیٹی پہ ڈالی

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ کی یہی عادت تو انکو اچھی لگتی تھی کہ وہ بہت جلد ہر بات سمجھ جاتی تھی۔۔

اور فاطمہ سوچ رہی تھی کہ اقبال نے واقعی سچ کہا تھا۔۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

اسلام آباد کے مضافاتی علاقے کے (جو کہ ابھی زیر تعمیر تھا) ایک ٹوٹے پھوٹے سے گھر میں ان پانچ افراد کی موجودگی کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ان پانچ میں سے دو #را کے ایجنٹ تھے اور تین مقامی لوگ تھے۔۔

www.kitabnagri.com

وہ سب اپنے سامنے ایک نقشہ پھیلائے بیٹھے ہوئے تھے۔

اس دفعہ آئی ایس آئی اور فوج کو بدنام نہ کیا نہ تو میرا نام بھی رتن نہیں

راکے ایجنٹ نے نفرت سے کہا۔ جبکہ دوسرے نے
اسکے کندھے پہ تھپکی دے کر اسے پرسکون کیا تھا

تم بتاؤ اشرف کہ کیا سوچا ہے؟ دوسرے ایجنٹ نے ایک مقامی کو مخاطب کیا

اشرف نقشے پہ ایک جگہ انگلی رکھ کے ان دونوں کو سمجھانے لگا

یہ ایک گورنمنٹ بوائے زکاج لہجے اور بہت بڑی تعداد میں بچے یہاں پڑھتے ہیں۔ یہاں اگر دہشت گردی کی
واردات کی جائے گی تو پاکستانی فوج ہل کے رہ جائے گی۔۔۔

نہیں میرے خیال سے کراچی میں حملہ کرنا چاہیے۔ دوسرے مقامی نے تردید کی

راکے ایجنٹ نے قدرے شک کی نگاہ سے ان تینوں کو دیکھا۔۔

ویسے تم سب پاکستانی ہونا پھر ہمارا ساتھ کیوں دے رہے ہو؟

پہلی بات تو تم ہمیں پیسے دے رہے ہو اور دوسرا مجھے پاک فوج سے بہت پرانا حساب کتاب چکنا کرنا ہے
--- مجھے ان سے بدلہ چکانا ہے۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اس فوج کو ختم کر دوں۔۔

اس شخص کی زبان زہرا گل رہی تھی پاک فوج اور پاکستان کے خلاف

ہم ٹھیک ہے اگر تم نے ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تو یاد رکھنا تم سب بھائی یوں کا بہت برا حال ہو گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسرے ایجنٹ نے دھمکی دی تو وہ سر ہلا کے رہ گئے

اب وہ سب بحث کر رہے تھے کہ دہشتگردی کا حملہ اسلام آباد میں کرنا ہے یا کراچی میں۔۔۔

ابھی فاطمہ نے کلاس میں قدم رکھا ہی تھا کہ اسکو دیکھ کر شازیہ اونچی آواز میں بولی

"لو چھوٹی لڑکی بھی آگئی"

فاطمہ کا قد اتنا بھی چھوٹا نہیں تھا مگر شازیہ نے اسکا مذاق بنالیا تھا اور اسے تنگ کرتی رہتی تھی کبھی کہتی کہ
"تم آرمی میں تو جانا نہیں سکتی تو تم افسوس ضرور کیا کرو"
تو کبھی جان بوجھ کے اسے ساری کلاس کے سامنے چھوٹی لڑکی کہتی

Kitab Nagri

ابھی بھی ہمیشہ کی طرح فاطمہ نے اسے اگنور کیا اور کوئی جواب دیے بغیر چپ چاپ اپنی جگہ پہ جا کے بیٹھ گئی۔

شازیہ اسے غصہ دلانا چاہتی تھی مگر جب ناکام ہوئی تو جھنجھلا کے اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھی

Posted on Kitab Nagri

"تم چھوٹی لڑکی اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو؟ میری کسی بات کا جواب کیوں نہیں دیتی تم۔۔۔ ہنہہ۔۔۔ بولو
جواب دو میری بات کا"

فاطمہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹایں

"شازیہ آپ میں کچھ نہیں بولوں گی کیوں کہ میں تو چھوٹی ہوں نہ آپ سے اور بڑوں کے سامنے چھوٹے بات
کرتے اچھے نہیں لگتے"



شازیہ کے تن بدن میں تو آپ کی سن کے آگ لگ گئی

"آپ نہیں ہوں میں تمہاری"

فاطمہ نے مزید دل جلانے والی مسکان چہرے پہ سجالی اب پوری کلاس اکھٹی ہو کر تماشہ دیکھ رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"وہ کیا ہے ناجب کل ہم سب داخلہ بھیجنے کے لیے فارم پر کر رہے تھے ناتو میں نے چپکے سے آپکی تاریخ پیدائش دیکھ لی تھی۔۔ توبہ توبہ پورے چوبیس مہینے بڑی ہو آپ مجھ سے۔"

فاطمہ نے مزے لے لے کر پوری کلاس کو بتایا تو وہ سب ہنسنے لگیں

"مجھے اب سمجھ آیا کہ آپ مجھ سے بڑی ہیں اس لیے چھوٹی کہتی ہیں چلو لڑکیوں سب نے آج سے شازیہ کو آپی کہنا ہے"

فاطمہ کے حکم پہ سب نے لبیک کہا۔۔ پوری کلاس میں آپی آپی کی آوازیں گونجنے لگیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شازیہ غصے سے تلملاتے ہوئے کلاس سے باہر نکل گئی۔۔

فاطمہ اپنی سیٹ پر دوبارہ بیٹھ گئی۔۔ اور طمانیت سے سوچنے لگی

بابا صحیح کہتے ہیں کہ

"جب تک آپ مظلوم بنے رہو گے نقصان آپکا ہی ہو گا۔ کسی کے ساتھ برانہ کرو لیکن جب کوئی آپ کے ساتھ حد سے زیادہ برا بن جائے تو پھر خاموش نہ رہو۔"

سکندر کا تعلق سر ظفر کے ساتھ ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اسے اپنے اور اپنے بیٹے کے قصے سناتے جو وہ بہت دلچسپی سے سنا کرتا۔ وہ فوج کے بارے میں اسکے شک و شکوک کو رفع کرتے تاہم ابھی بھی اسکا فوج میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ ہاں لیکن جب جب وہ سر ظفر کو بیساکھی کے سہارے چلتے دیکھتا تب اسکا دل فوج کے جانباز سپاہیوں کو سیلیوٹ کرنے کو کرتا۔ وہ اک عجیب سا جذبہ اپنے اندر محسوس کرتا جسے وہ کوئی نام نہ دے پاتا اور اسی الجھن میں وہ ان سے الٹے سیدھے سوال کرتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سر آپ کو کبھی پچھتاوا نہیں ہوا کہ نہ آپ فوج میں جاتے اور نہ آپ کے ساتھ یہ حادثہ پیش آتا"

وہ اسکا سوال سن کر مسکرائے تھے

Posted on Kitab Nagri

"سچ پوچھو تو مجھے بس افسوس ہوا تھا کہ میں اپنی ٹانگ کی وجہ سے آرمی کے لیے بیکار ہو گیا ورنہ اس کے علاوہ کوئی ی پچھتاوا نہیں۔"

اور وہ بس ان کو دیکھ کر رہ گیا

"سکندر تم اس طرح کے سوال کیوں کرتے ہو؟"

ایک دن انہوں نے یکدم اس سے پوچھا تو وہ گڑبڑا کے رہ گیا



"پتا نہیں۔۔۔ وہ سٹپٹا گیا"

"میں بتاؤں تم ایسے سوال کیوں کرتے ہو؟"

انہوں نے چیلنج کیا

Posted on Kitab Nagri

"کیوں کرتا ہوں بتائیے؟؟ وہ حیران ہوا کہ جب مجھے معلوم نہیں ہے تو سر کیسے بتا سکتے ہیں

سر ظفر نے اسکی آنکھوں میں جھانکا

"کیونکہ سکندر تمہارے اندر کہیں نہ کہیں جستجو ہے فوج کے بارے میں جاننے کی۔۔ دور اندر کہیں تم بھی خواہش پالنے لگے ہو فوج میں جانے کی۔۔ تم سمجھ نہیں پا رہے ہو اسی لیے اٹے سیدھے سوال کرتے ہو تاکہ تمہیں کوئی می جواز ملے اپنے آپ کو جھٹلانے کا"۔۔

سر ظفر تو اپنی کہہ کر چلے گئے جبکہ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔ کتنے اچھے سے وہ اسکے جذبات کی ترجمانی کر گئے تھے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com
واقعی ایسا ہی تھا وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔ اس بات سے انجان کہ اسکا فیصلہ قسمت کے پنوں میں ہو چکا ہے اور قسمت کا لکھا تو ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔۔ انسان کے چاہنے یا ناچاہنے کے باوجود۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دیکھتے ہی دیکھتے کیسے سال گزر گیا پتا ہی نہ چلا۔۔ وہ فرسٹ ایئر کے پیپر دے کر چھٹیوں میں گھر گیا تو اسکی منگنی کی باتیں ہو رہی تھیں۔۔

اماں جی ابھی میں پڑھ رہا ہوں۔ میری ابھی عمر ہی کیا ہے صرف اٹھارہ سال کا تو ہوں میں۔۔

اس نے ناراضی سے منہ پھیلا لیا تو اماں جی ہنسنے لگیں

خیر سے تیرے ابا کی شادی بھی اسی عمر میں ہوئی تھی۔ تو بھی اتنا چھوٹا نہیں ہے۔ شادی کی عمر ہو گئی ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

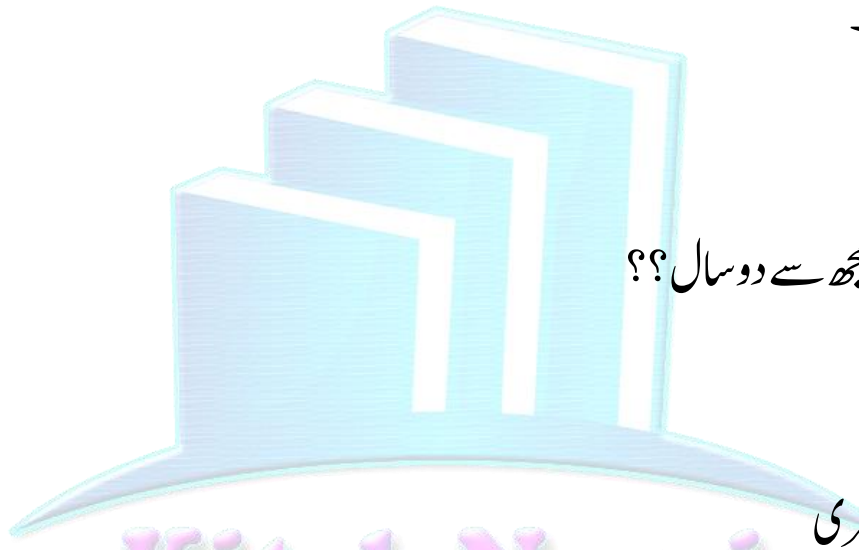
اچھا مجھے انٹر تو کرنے دیں پھر کر دیجیے گا شادی وادی۔۔

اس نے گویا ہار مانتے ہوئے کہا کیوں کہ ان کے خاندان میں اٹھارہ کے ہوتے ہی شادی کر دی جاتی تھی۔۔

ویسے یہ تو بتائیں میری شادی کس سے کریں گی؟ کیوں کہ خاندان میں میرے جوڑ کی تو کوئی ہی ہے نہیں۔۔

اماں اور ابو نے اس سوال پہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

وہ پتر ہم تیری شادی بھائی کی رفیق کی دھی شازیہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ خیر سے وہ بھی شہر میں ہی پڑھ رہی ہے
بارھویں جماعت میں۔



لیکن اماں وہ تو بڑی ہے مجھ سے دو سال؟؟

اماں نے گہری سانس بھری

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھ پتر وہ تیری پھوپھو کی دھی ہے مانا کہ تجھ سے دو سال بڑی ہے مگر ہمارے ہاں برادری سے باہر رشتے نہیں
دیے جاتے خاص طور پہ دھیوں کے تو بالکل نہیں۔۔ اسی لیے شادی تو تیری اسی سے ہوگی۔

ٹھیک ہے اماں جی۔۔ جیسے آپ کہو۔

سکندر کو کوئی اعتراض نہ ہوا

تو اس دفعہ شہر جائے گا نہ تو اپنے چاچا کے ہاں چکر ضرور لگانا وہ بڑا پوچھ رہے تھے تیرا

اس بار ابو نے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اٹھ گیا کہ ٹھیک ہے چاچا کے ہاں بھی چلا جاؤں گا۔۔۔

اسے اپنی روایات اور رسم و رواج کا اچھے سے پتا تھا کسی بھی صورت وہ اپنے اصل سے منحرف نہیں ہو سکتا تھا کیوں کہ اسکے والد نواز خان گرچہ نرم دل تھے مگر دادا اور تایا اصولوں پہ جان دینے اور لینے والے تھے۔۔ اور یہی حال اسکے تایا زاد بھائی یوں کا تھا۔۔ وہ سب اپنی اپنی زمینیں سنبھال رہے تھے۔۔ خاندان بھر میں صرف سکندر ایسا تھا جو پڑھ رہا تھا یا اسکی پھوپھو زاد شازیہ۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

نہ جانے اب قسمت میں کیا لکھا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

چھٹی کا وقت تھا۔ فاطمہ گیٹ سے تھوڑا دور ہٹ کے ظفر صاحب کا انتظار کر رہی تھی۔۔

بابا کو اب تک آجانا چاہیے تھا۔ آئے کیوں نہیں اب تک۔۔ کہا بھی تھا اکیلی آ جاؤں گی مگر نہیں جی میری سنتا کون ہے

وہ مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کوفت زدہ ہو رہی تھی۔ کبھی کھار وہ خود چلی جاتی تو کبھی وہ لینے آ جاتے۔۔

آخر وہ گیٹ کے پاس آتے دکھائی دیے۔۔ مگر ساتھ میں کوئی اور بھی تھا۔ اونچا لمبا سا بھوری آنکھوں والا۔۔ وہ بھی غالباً کسی کو لینے آیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اپنے بابا کی جانب بڑھی تو ساتھ ہی شازیہ بھی چمکتے ہوئے باہر کو نکلی۔۔

سکندر۔۔ واؤ تم مجھے لینے آئے ہو؟؟

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ نے اچھتی سی نظر اس سکندر نامی لڑکے پہ ڈالی اور ظفر صاحب کا بازو تھامے آگے بڑھ گئی۔

ہاں چلو باہر تانگہ کھڑا انتظار کر رہا ہے۔۔ سکندر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

سر سنیے۔۔ اس کے پکارنے پر ظفر کے تھے

وہ۔۔۔ سوری سر خدا حافظ بولنا یاد نہیں رہا۔۔ وہ شرمندگی سے بولا تو سر ظفر نے پیار سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا



کوئی بات نہیں بیٹے۔۔ ہو جاتا ہے کبھی کبھار۔۔ چلو ابھی جاؤ یوں راستے میں کھڑے ہو کر بات اچھا نہیں لگتا۔۔۔

جی ٹھیک ہے خدا حافظ سر۔۔ وہ سر جھکاتے ہوئے پیچھے ہٹا اور تانگے کی جانب بڑھا جہاں شازیہ بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔۔۔

بابا یہ وہی تھا نہ جس کے بارے میں آپ بات کرتے رہتے ہیں؟ فاطمہ نے اس کے جانے کے بعد پوچھا تو وہ پیار بھرے انداز میں بتانے لگے۔

ہاں یہی سکندر ہے۔۔ بڑا پیارا بچہ ہے۔ میرا بہت خیال رکھتا ہے اور بہت ادب سے پیش آتا ہے۔۔۔

وہ پیچھے مڑ کے اسے دیکھنے لگی جو شازیہ کے ساتھ بیٹھتا ننگے میں جا رہا تھا۔۔

"ہنہ۔۔۔ شازیہ کا رشتہ دار ہے اسی جیسا ہو گا یہ بھی۔۔ بابا کو پتا نہیں کیوں اتنا پسند ہے یہ۔۔ ویسے بھی یہ ضرورت سے کچھ زیادہ لمبا ہے اور فاطمہ کو لمبے لوگ بالکل نہیں پسند

www.kitabnagri.com

اس نے ناک سکیڑتے ہوئے ناپسندیدگی سے سکندر کو دوبارہ دیکھا جواب رفتہ رفتہ دور ہوتا جا رہا تھا۔۔

یہ سکندر اور فاطمہ کی پہلی بے ضابطہ ملاقات تھی جو بہت جلد آگے جا کے باضابطہ ہونے جا رہی تھی۔۔

وہ بھی عام دنوں جیسا ہی اک دن تھا۔۔ مگر کچھ عجیب سا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہو حالانکہ آج کا دن بہت خاص تھا

آج پورے شہر کے بوئی ز اور گرلز کالجز میں تقریری مقابلہ تھا۔۔

اپنے کالج سے فاطمہ اور دو لڑکیاں اور تھیں۔ جبکہ د اور بھی بہت سے کالجز کے سٹوڈنٹس پر عزم سے کھڑے تیار تھے۔۔ یہ تقریب گورنمنٹ بوئی ز کالج میں ہو رہی تھی۔۔ ایک سائیڈ پہ لڑکیاں اور دوسری سائیڈ پہ لڑکے تھے درمیان میں کافی زیادہ فاصلہ تھا۔۔ زیادہ تر لڑکیوں نے بڑی بڑی سی چادریں اوڑھیں ہوئی یں تھیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی فاطمہ کی باری آنے میں وقت تھا۔ فاطمہ پانی پینے حال سے باہر آئی۔۔

اچانک اسکے پاس سے تین افراد گزرے۔ انکا حلیہ بڑا عجیب سا تھا۔ بڑی سی چادر اوڑھے منہ تک چھپایا ہوا تھا۔ ایک جلدی جلدی میں فاطمہ کے پاس سے گزرتے ہوئے اس سے ہلکا سا ٹکڑایا۔ اور بغیر اسکی طرف دیکھے جلدی سے آگے بڑھ گیا

عجیب آدمی ہے شرم نہیں آئی ی کیسے ٹکرمار کے گیا ہے۔ لیکن اسکے پاس کوئی سخت سی چیز کیا تھی۔۔
اور لگ بھی مشکوک رہا تھا۔۔

وہ بھی چپکے سے انکی طرف بڑھی۔۔
وہ ایک طرف درختوں کے جھنڈ میں جا رہے تھے۔۔
وہ بھی انکے پیچھے ہوئی۔

وہاں پہنچ کے ان تینوں میں سے ایک نے اپنی چادر اتار کے سیدھی کی تو وہ دنگ رہ گئی۔۔ خوف و دہشت کے
مارے اسکی سانسیں اٹک گئی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

ان تینوں کے پاس رائی فلیس تھیں جو انہوں نے اپنی چادروں تلے چھپا رکھیں تھیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سن ہو کے رہ گئی۔۔۔ اس نے چیخنے کے لیے منہ کھولنا چاہا تو اچانک کسی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسکی چیخوں کا گلا گونٹ دیا۔۔۔

سٹیج پہ بار بار فاطمہ کا نام پکارا جا رہا تھا۔ لیکن وہ وہاں ہوتی تو جاتی نہ۔ ظفر پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔۔ وہ مہمانوں کے ساتھ بیٹھے تھے اٹھ کر اسے ڈھونڈنے بھی نہیں جاسکتے تھے۔۔

اشارے سے سکندر کو بلایا اور اسے فاطمہ کو ڈھونڈنے کے لیے کہا۔۔

وہ انہیں تسلی دیتا ہال سے باہر نکل آیا

"عجیب خردماغ لڑکی ہے سر ظفر کی بیٹی بھی۔۔ پتا بھی تھا کہ میری تقریر ہے لیکن نہ جانے کہاں غائب ہو گئی ہے۔۔"

وہ فاطمہ کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے ادھر ادھر اسکی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔

ایک جگہ وہ اسے نظر آئی تو وہ اسے بلانے کو آگے بڑھا مگر وہ چوری چوری درختوں کے پیچھے چھپتی ہوئی جانے کس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔ وہ بھی دبے قدموں پیچھے جانے لگا۔۔

ایک جگہ وہ رک گئی تو وہ بھی اسکے پاس پہنچ کے رک گیا مگر اسکو اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس تک نہ ہوا۔ وہ بس پھٹے پھٹے چہرے کے ساتھ کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

سکندر نے بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ بھی خوف زدہ ہو گیا۔۔۔ وہاں پہ آٹھ دس کے قریب آدمی ہتھیاروں سے لیس کھڑے آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔۔

کالج میں دہشتگرد گھس آئے تھے اور عنقریب سب کی جان خطرے میں تھی۔۔

اسنے فاطمہ کی طرف دیکھا وہ چیخنے ہی والی تھی کہ اس نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

ایک سائیڈ کو اسے کھینچتے ہوئے وہ دہلی آواز میں بولا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چیخیں نہیں ورنہ وہ محتاط ہو جائیں گے۔۔"

فاطمہ نے ہاں میں سر ہلایا تو سکندر نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔۔

اس نے گہری سانس لیتے سکندر کی طرف دیکھا

"آپ یہاں کیسے؟ آپ کو کیسے پتا چلا کہ دہشتگرد کالج میں گھس آئے ہیں۔"

سکندر نے اسے بتایا کہ وہ سر ظفر کے کہنے پہ اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک پہنچا تھا۔



دونوں کے چہروں پہ ایک ہی سوال تھا

"اب کیا کریں؟؟؟"

سکندر نے فٹ پلان بنایا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں فوراً اجا کے چھاؤنی میں اطلاع کرتا ہوں آپ جلدی سے جا کے ہال کے دروازے بند کروائیں اور

سارے طلباء کو ایک جگہ اکٹھا کر کے سر ظفر کو بھی بتادیں"

فاطمہ نے بدحواسی سے سر ہلایا۔۔

"چلیں اب جلدی سے نکلیں یہاں سے۔۔۔ یہ ابھی آپس میں بات کر رہے ہیں۔ ان کے کچھ کرنے سے پہلے آپ بھاگ کہ پہنچیں جلدی۔۔۔"

اس کے کہنے پہ وہ بھاگ کر اندر کی طرف جانے لگی اور وہ خود بھی جلدی سے بیرونی گیٹ کی جانب بڑھا۔۔۔
فاطمہ تیزی سے اندر ہال کی جانب بھاگی۔۔ اس کے ہوش و حواس مختل ہو رہے تھے۔۔ گرتے پڑتے وہ ظفر کے پاس پہنچی تھی۔

"فاطمہ کہاں تھی تم؟ دیکھو اب تمہاری جگہ کوئی اور تقریر کر رہا ہے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے غصے سے دبی آواز میں فاطمہ کو ڈانٹا پھر اس کے سفید پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تو چونک گئے۔۔

"فاطمہ سب ٹھیک ہے؟؟" پریشانی سے انہوں نے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"بابا وہ۔۔ وہ کا۔۔ کالج۔۔ دہشتگرد۔۔"

وہ اٹکتی سانسوں کے درمیان ان کو سب بتانے لگی۔۔

"بابا وہ ابھی یہاں سے دور ہیں کچھ کریں جلدی"

۔ وہ روہانسی ہو کے ان کے شانے کو ہلاتی ہوئی بولی

وہ بھی جیسے یکدم ہوش میں آئے



جلدی سے اسکو ساتھ لے ہال کے دروازے کی جانب بڑھے۔۔

"فاطمہ یہ دروازہ اندر سے بند کر لو اور کسی بھی صورت کسی کو بھی باہر نہ آنے دینا۔۔ میں جا کر باقی بچوں اور

ٹیچرز کو دیکھتا ہوں جو کلاسز لے رہے ہیں۔۔"

وہ پریشانی سے اسے ہدایات دیتے ہوئے وہاں سے جانے لگے

"بابا رکے میں بھی آپ کے ساتھ باہر جاتی ہوں۔۔"

"میں نے کہانہ تم ادھر ہی رکھو تو ادھر ہی رہو خبردار جو باہر آئی۔۔"

وہ سختی سے کہتے ہوئے اپنی میساکھی کے سہارے لنگڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔

فاطمہ کو صبر نہ ہوا۔ انکے جانے کے دو منٹ بعد وہ بھی ہال میں موجود ایک ٹیچر کو ساری بات سمجھا کر دروازے بند کرنے کا کہتی ہوئی خود بھی باہر نکل گئی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سر ظفر باہر موجود سارے سٹوڈنٹس کو اندر بھیج رہے تھے۔ اور کمروں میں بند کر کے انکو باہر نہ نکلنے کی ہدایت کرنے لگے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اتنے میں ایک فائی رکی آواز گونجی۔۔۔ دہشتگردوں نے اپنی کاروائی شروع کر دی تھی۔۔۔ ہر طرف بھگدڑ اور افراتفری مچ گئی۔۔۔

سر ظفر اور باقی استاد چیخ چیخ کے سٹوڈنٹس کو ایک کمرے میں بند ہونے کا کہنے لگے۔۔۔

فاطمہ اپنے اور دوسرے کالجز کی لڑکیوں کو ہال کی طرف بھیجنے لگی۔۔۔۔۔

اتنے میں رینجرز اور فوج بھی آگئی۔۔۔ چھاؤنی یہاں سے قریب ہی تھی تو انکو گاڑیوں پہ آنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فوج اور رینجرز کے سپاہی چاروں طرف پھیل گئے۔

اور سب کو حفاظتی گھیرے میں لے لیا۔۔۔ دہشتگردوں کی طرف سے مسلسل فائی رنگ ہو رہی تھی۔۔۔ فوج کی

جوابی کاروائی بھی جاری تھی۔۔۔ ہر طرف بارود کی پوپھیل چکی تھی۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سروں پہ ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔۔۔

سکندر جلدی سے سرظفر کی جانب بڑھا۔۔۔ جو ادھر سے ادھر سب کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔
عجیب سا شور اور خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔۔۔ سٹوڈنٹس چیخ رہے تھے۔۔۔

سکندر ساکت کھڑا ان سپاہیوں کو دیکھنے لگا جو اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر ادھر سے ادھر سبکو بچاتے پھر رہے تھے۔۔۔ ایک کو تو کندھے پہ گولی بھی لگ چکی تھی مگر وہ پھر بھی جوش سے مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب سے کچھ دیر کے لیے فائی رنگ تھمی۔۔۔ اسکے ساتھ ہی چیخ و پکار کی آواز سنائی دی۔۔۔

"شٹ!! ان لوگوں نے سٹوڈنٹس کو پکڑ لیا ہے۔۔۔" کیپٹن باسٹ غصے سے چلایا۔۔۔
www.kitabnagri.com

دہشتگرد کالج کے بچوں بیچ لگے درختوں کی آڑ میں چھپ کر حملے کر رہے تھے اسی لیے اب تک محفوظ تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہمیں کوئی می اور راستہ ڈھونڈ کے ان پہ پیچھے کی جانب سے وار کرنا ہو گا۔" کیپٹن باسط نے چلا کر اپنے ساتھیوں سے کہا

سکندر بھاگ کے سپاہیوں کی طرف جانے لگا۔

"سکندر بیٹا کو آگے نہیں جاؤ وہاں خطرہ ہے"

سر ظفر اونچی آواز میں چلا کر اسے واپس آنے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔ اس وقت انکے علاوہ صرف دو تین استاد ہی باہر تھے جبکہ باقی سب اندر سٹوڈنٹس کے ساتھ تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیپٹن باسط نے سکندر کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کرتے ہوئے ڈانٹا۔

Posted on Kitab Nagri

"لڑکے تم اندر کسی کمرے میں جاؤ۔۔ پہلے ہی انکے قبضے میں کچھ طالب علم ہیں اور اس پر تم بھی آذا دانہ انداز میں ادھر ادھر گھوم رہے ہو۔۔"

سکندر نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا

"سر مجھے چھوڑیں میں جانتا ہوں ان تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے۔۔"

سر ظفر بھی ان کے پاس آئے۔



"کیپٹن یہ لڑکا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کالج بہت بڑا ہے۔ آپ کالج کی بھول بھلیوں سے واقف نہیں اس طرح آپ کا وقت زیادہ ضائع ہو گا۔ بہتر ہو گا آپ سکندر کو ساتھ لے لیں تو یہ آپ کو گائیڈ کر دے گا۔"

"ٹھیک ہے میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں۔ آپ اس لڑکے کو لے کر فلحال اس جگہ سے پیچھے جائیں۔۔۔"

وہ دونوں وہاں سے چلتے ہوئے کافی دور آگئے۔۔ دہشتگردوں نے دوبارہ فائی رکھول دیے تھے۔۔

"سکندر فاطمہ یہاں کہیں نہیں ہے۔ یا تو وہ ان دہشتگردوں کے قبضے میں ہے یا اسی طرف کہیں نہ کہیں موجود ہو گی۔۔ تم اسے جا کر دیکھنا اور اسکا دھیان کرنا ذرا۔۔"

سر ظفر نے پریشانی سے بتایا تو وہ بھی پریشان ہو گیا۔۔

"سر آپکو اسکو حفاظت سے اپنے ساتھ رکھنا چاہیے تھا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں اسکو ہال میں چھوڑ کے آیا تھا مگر اسکی دوست کو جب میں نے ادھر دیکھا تو اس نے بتایا وہ ابھی ابھی یہاں سے کینیٹین والے حصے کی جانب گئی ہے اپنی دوستوں کو بچانے۔۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ میں اسے روکنے اسکے پیچھے جاتا۔۔ ویسے بھی اگر اسکی طرف دھیان دیتا تو ان سٹوڈنٹس کا کیا ہوتا پھر؟"

Posted on Kitab Nagri

انہوں نے اشارے سے کمروں کی طرف اشارہ کیا جن میں وہ سٹوڈنٹس تھے جن کو سر ظفر نے حفاظت سے ادھر پہنچایا تھا۔۔

وہ اپنی بیٹی کو اچھے سے جانتے تھے کہ اس سے صبر نہیں ہو سکا ہو گا اور نکل پڑی ہو گی اپنے دوستوں کو بچانے

"سر آپ پریشان نہ ہوں ہم ان شاء اللہ سب سٹوڈنٹس کو بحفاظت نکال لیں گے"

کیپٹن باسطن نے پاس آتے ہوئے پر عزم انداز میں کہا پھر سکندر کی طرف دیکھا

"چلو جو ان تم ہمارے ساتھ چلو اور راستہ بتاؤ۔ ہمارے باقی ساتھی تب تک انکو فائی رنگ کر کے مصروف رکھیں گے جب تک ہم ان پہ اٹیک نہیں کر دیتے۔ جیسے ہی ہم پیچھے سے ان پر حملہ کریں گے اسی وقت ان پہ آگے کی جانب سے بھی حملہ کر دیا جائے گا۔۔"

کیپٹن نے اپنا پلان بتایا۔۔ اس وقت انکے ساتھ دس سپاہی تھے جبکہ باقی وہیں ان دہشتگردوں کا دھیان بٹا رہے تھے۔۔

سکندر ان سب کو لے کر کالج کے پچھلے حصے کی جانب جانے لگا وہاں سے گھوم کے کالج کے اس حصے کی طرف جایا جاسکتا تھا جہاں وہ ملک دشمن پناہ گزین تھے۔۔۔

فاطمہ سب لڑکیوں کو اکٹھا کر کے ایک کمرے میں بھیج رہی تھی جب اسکی کلاس فیلو زمین نے روتے ہوئے بتایا کہ فاطمہ کی دوستیں کالج کینیٹین پہ گئی تھیں اور ابھی تک واپس نہیں آئی ہیں اور نہ ہی انکو کہیں دیکھا ہے۔۔۔

او کے تم ادھر ہی باقی سب کے ساتھ رکھو اور دروازہ اندر سے بند کر لو۔۔ میں پتا کرتی ہوں انکا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ اسے تسلی دیتے ہوئے خود اندر سے پریشان ہو گئی۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ باہر برآمدے میں آئی۔۔ ظفر صاحب باہر ہی آرمی والوں کے پاس کھڑے تھے۔۔ وہ سمجھ سکتی تھی کہ انکی حالت اس وقت کیا ہو رہی ہوگی وہ بھی آرمی پرسن تھے اس وقت وہ بھی چاہ رہے ہوں گے کہ کاش۔۔۔۔

اور کاش جب زندگیوں میں آجائے تو پھر صرف بچتا وارہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ بعد میں کہے کہ کاش میں اپنے دوستوں کی مدد کر پاتی۔۔۔۔

فاطمہ سوچتے ہوئے اور انکی نظروں سے بچتے بچاتے پیچھے کی جانب ہوتی گئی۔۔

اسے ابھی پچھلی طرف جانا تھا جہاں سے وہ گھوم کے کینیٹین والے حصے کی جانب جاسکتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گولیاں اور چیخ و پکار مسلسل اعصابوں کو چٹخا رہی تھی۔۔ وہ اس سب سے بے نیاز احتیاط سے چل رہی تھی۔۔ جس طرف وہ بڑھ رہی تھی وہ کالج کا غیر آباد اور ویران حصہ تھا۔ سٹوڈنٹس کا داخلہ اس جانب ممنوع تھا کیوں کہ جھاڑیاں اور کیڑے مکوڑوں کی افڑائی ش کثرت میں تھی۔۔۔

وہ ایک فوجی کی بیٹی تھی اور ایک شہید کی بہن۔۔ وطن سے محبت اسکی رگوں میں تھی۔۔ ڈر اور خوف اسکی فطرت میں نہیں تھے۔

وہ باڑھ کے آخری سرے کی جانب آئی یہاں باڑھ اور زمین کا درمیانی فاصلہ تھوڑا سا زیادہ تھا۔ وہ ویسے بھی دہلی تیلی سی تھی تھوڑی سی کوشش سے گزر سکتی تھی۔

وہ اللہ کا نام لے کر پیٹ کے بل لیٹ گئی۔ اور رینگ کر گزرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

آہ۔۔۔ اففف۔۔۔ اسکے منہ سے سسکاری نکلی۔ پشت پہ چادر پھٹ چکی تھی اور زخم بھی ہو چکے تھے۔
باڑھ کی نوکدار تار جیسے اندر تک گھس گئی تھی۔۔

گرم سیال مائع اسکی پشت پہ پھیلنے لگا۔۔۔۔۔ لیکن اسے ذرا بھی فکر نہیں تھی

آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ سامنے اب کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے کلاس رومز نظر آرہے تھے۔۔۔ انہیں میں سے کسی ایک میں انہوں نے سٹوڈنٹس کو قید کر رکھا تھا۔ اسی ڈپارٹمنٹ کے آگے درختوں کا سلسلہ تھا جہاں وہ دہشتگرد چھپے ہوئے وار کر رہے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

وہ دبے قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک ایک گن کی نال اسکے سر سے لگی۔۔۔

"لوجی میں تو کوئی راستہ ڈھونڈنے آیا تھا اور یہاں پہ شکار مل گیا لڑکی تم تو گئی تم پانچویں طالب علم ہو گی جو آج شہید ہو کر جنت میں پہنچے گی۔"

وہ اپنے ساتھیوں کے کہنے پہ باہر نکلنے کے لیے کوئی راستہ ڈھونڈنے آیا تھا کیوں کہ انکا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ چار سٹوڈنٹس کو وہ شہید کر کر چکے تھے اور کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے کافی زیادہ طلباء زخمی بھی تھے اور باقی انکی قید میں تھے۔۔ ان دہشتگردوں کے دوسا تھی مرچکے تھے اور اب وہ جلد سے جلد وہاں سے نکلنا چاہتے تھے۔۔ مین گیٹ پہ تو فوج کھڑی تھی وہاں سے نہیں جاسکتے تھے اسی لیے انکا ایک ساتھی کسی راستے کی تلاش میں ادھر آیا تھا اور اسے فاطمہ نظر آگئی۔۔۔

لڑکی مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔ کہتے ہوئے اس نے اس پہ گن سیدھی کی

فاطمہ نے بمشکل اپنے حواس قابو میں رکھے۔۔ اٹھتے ہوئے اس نے ہاتھوں میں مٹی اٹھالی تھی۔۔ ایکدم سے وہی مٹی اس نے اس شخص کی آنکھوں میں ڈال دی۔۔۔

جیسے ہی اسکا دھیان بھٹکا فاطمہ نے فوراً اس سے گن چھینی اور اسی کی طرف تان لی۔۔۔

اچانک بہت سے بھاگتے قدموں کی آوازیں آنے لگیں۔۔ وہ سمت کا اندازہ نہ کر پائی۔۔۔

اگر یہ اس شخص کے ساتھیوں کی آوازیں ہوئی ہیں تو-----

فاطمہ اس سے زیادہ نہ سوچ سکی۔

راکے ایجنٹس بے چینی سے کمرے میں ٹھہل رہے تھے۔۔ انکی اب تک کی اطلاعات کے مطابق کالج پہ حملہ کر دیا گیا تھا۔۔

ایجنٹ پر کاش نے رتن کو دیکھا جو مزے سے بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی فکر نہ ہو۔

رتن وہ صرف دس لوگ ہیں اور اب تک تو پاکستانی فوج بھی پہنچ چکی ہے اگر وہ مرگئے تو؟؟ کیوں کہ میرا نہیں خیال کہ وہ مقابلہ کر سکیں گے۔۔

اسکے پریشانی سے کہنے پر رتن سفاکی سے مسکرایا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ مرتے ہیں تو مرنے دو کونسا وہ ہمارے ساتھی ہیں۔۔ اسی مٹی کے ہیں اسی میں دفن ہونے دو۔۔ ہمارا مقصد حملہ کر کے خوف و حراس پیدا کرنا تھا جو پورا ہو گیا ہے۔ تم چنتا نہیں کرو دس غدار مریں گے تو بیس اور خرید لیں گے۔۔

اگر انکو پتا چلا کہ یہ حملہ را کے ایجنٹس نے کروایا ہے تو؟؟

تو کیا اچھا ہے انکو پتا چلے اور ویسے بھی جب تک انکو پتا چلے گا ہم اس شہر سے جا چکے ہوں گے۔۔ بس اب یہاں سے نکلنے کی کرو۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رتن اٹھتے ہوئے اپنا سامان سمیٹتا اسے بھی تاکید کرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ دونوں اب یہاں سے فرار ہو رہے تھے۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

فوج کے نوجوان سکندر کی معیت میں آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ ان کو لے کر پچھلے حصے کی جانب لے آیا تھا جہاں ایک جانب باڑھ لگی تھی تو دوسری جانب برگد کے درختوں کا سلسلہ تھا۔ ان سب نے درختوں پہ چڑھنا شروع کر دیا۔ ایک سے دوسرے پھر تیسرے درخت تک جمپ لگاتے ہوئے اب باڑھ کی دوسری جانب کو دوگئے۔

سراسر طرف سے ہم کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے پیچھے کی طرف جائیں گے۔ اور ڈپارٹمنٹ سے آگے وہ درختوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں یہاں سے احتیاط سے گزرنا ہوگا۔

سکندر نے آہستہ آواز میں بتایا۔

وہ سب ہو نہی سامنے چلے جا رہے تھے کہ سامنے کا منظر انکو چونکا گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ایک دہلی پتلی سی لڑکی نے ایک نحیم شمیم سے تو انا مرد کو گن پوائی نٹ پہ بندی بنایا ہوا تھا اور وہ مسلسل اسکی آنکھوں میں مٹی بھی ڈال رہی تھی۔۔۔

ایک لمحہ لگا تھا بس سکندر کو اسے پہچاننے میں

فاطمہ۔۔۔ سکندر نے اسے پکارا

فاطمہ نے مڑ کے دیکھا تو سکندر اور فوج کو دیکھ کر اسکی انگلی سانسیں بحال ہوئی یں

فاطمہ شکر ہے تم ٹھیک ہو۔ لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

بیٹا آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟ کیپٹن باسطن نے اس شخص کو تحویل میں لینے کا اشارہ کرتے ہوئے شفقت سے فاطمہ کو دیکھا۔۔ بلاشبہ وہ سب اسکی بہادری سے متاثر ہوئے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سر میں اپنی فرینڈز کو دیکھنے اس طرف آئی تھی کہ یہ شخص مجھے مارنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ سر میرا خیال ہے کہ سارے دہشتگرد اب فرار ہونا چاہتے ہیں۔ یہ انکا ساتھی یہاں پہ باہر جانے کے لیے کوئی راستہ تلاش کر رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا۔۔ جو ابھی تک آنکھوں میں مٹی پڑنے سے تڑپ رہا تھا۔

سکندر آپ اس بہادر لڑکی کے ساتھ ادھر ہی رکیں ہم آگے جا کر اٹیک کرنے لگے ہیں۔ آپ دونوں کا یہیں رکنا سیف ہے۔۔

پھر فاطمہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے شفقت سے بولے

ویلڈن بیٹا آپ نے بہت اچھا کام کیا۔۔ اب آپ ادھر ہی رکیں آگے خطرہ ہے۔۔

سر سب سٹوڈنٹس کو انہیں کمروں میں سے کسی کمرے میں بند کیا گیا ہے۔۔

فاطمہ کے بتانے پہ وہ اسے شاباش دیتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو لیے آگے بڑھ گئے۔۔

معاملات اب بہت حد تک قابو میں آچکے تھے۔۔ اب بس دہشتگردوں پہ ایک آخری حملہ کرنا تھا اور بس پھر سب ختم۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ اور سکندر وہیں درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"فاطمہ ایک بات پوچھوں؟"

سکندر نے اسکا دھیان بٹانے کی خاطر بات کا آغاز کیا کیوں کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ کافی تکلیف میں ہے۔

"جی پوچھیں۔" اس نے کرب سے رسمی سا مسکرا نے کی کوشش کی۔

"آپ یہاں تک کیسے پہنچیں؟ میرا مطلب ہے اس راستے کا آپ کو کیسے پتا تھا؟"

وہ ٹیک ہٹا کے سیدھی ہو کر بیٹھی۔ ٹیک لگانے سے اور درد ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بابا کو اس کالج میں ٹیچنگ کرتے ہوئے تقریباً پانچ سال ہو گئے ہیں۔ جب تک میں میٹرک تھی تو روز سکول سے چھٹی ہونے کے بعد بابا کے پاس یہاں آ جاتی تھی۔ بابا نے دیر تک رکنا ہوتا تھا تو میں اتنی دیر تک سارا کالج گھوم لیتی۔۔ اس لیے کالج کے سارے راستوں سے واقف ہوں میں۔۔"

فضا میں یکدم شور سا گونجا تھا۔

"لگتا ہے پاک فوج نے دشمنوں پہ ہلا بول دیا ہے۔" سکندر خوشی سے بولا

فاطمہ محض سر ہلا کے رہ گئی۔ پہلے دھیان نہیں تھا تو تکلیف بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ مگر اب زخموں سے خون رس رہا تھا۔ ضبط کی کوشش میں وہ نڈھال ہو رہی تھی۔ سکندر کو اس پہ ترس آیا

"فاطمہ آپکو یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی بھلا فوج تھی نہ وہ سنبھال لیتی سب"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"صرف فوج کا حق تھوڑی نہ ہے کہ وہی سب کچھ سنبھال رہے۔ تھوڑا بہت تو ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنے حصے کا کام کریں۔ میں نے سوچا کہ چپکے سے انکے ٹھکانے کا پتا کروں گی پھر جا کے بابا کو بتاؤں گی وہ آرمی والوں کو بتائیں گے تو انکے لیے آسانی ہو جائے گی دہشتگردوں کو ٹارگٹ کرنا۔ لیکن آپ فوج کو لے کر آگئے یہاں پہ۔۔۔"

پھر ذرا منہ بناتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

"بھلا آپ کو ان سب کو یہاں لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ میں واپس آ کر بتا دیتی۔۔ ایویں میری ساری محنت ضائع گئی۔۔"

"ابھی آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ سب کو اپنے حصے کا فرض ادا کرنا چاہیے تو میں نے بھی وہی کیا۔ اور آپ کی محنت ضائع تھوڑی نہ ہوئی ہے آپ کی وجہ سے ہی ایک صحیح سلامت اور زندہ و جاوید ہشتگرد پکڑا گیا۔ اب باقی کے مارے بھی جائیں گے تو کم از کم اس ایک گرفتار آدمی سے تو معلومات لی جاسکیں گی نہ"

فاطمہ نے بے دھیانی سے ٹیک لگائی تو بے اختیار منہ سے آہ نکلی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کو ان خاردار تاروں کے نیچے سے نہیں گزرنا چاہیے تھا۔ اب دیکھیں آپ کو کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔ آپ اتنی بہادر ہیں آپ کو تو درخت سے کود کر اس طرف آنا چاہیے تھا۔۔"

فاطمہ کو اسکی طنز نما ہمدردی ایک آنکھ نہ بھائی۔ نہایت کٹیلے انداز میں اسکی بھوری آنکھوں میں غصے سے دیکھا۔

"آپ مجھے نہ سمجھائی یں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں۔۔ مجھے جو بہتر لگا میں نے کیا۔ اور ہاں مجھے درختوں پہ چڑھنا نہیں آتا کیوں کہ میں انسان ہوں بندر نہیں۔۔"

اپنی طرف سے اسنے سکندر پہ طنز کیا

ارد گرد مسلسل گولیوں کی آوازیں اور چیخ و پکار جاری تھی۔ مگر وہ دونوں یوں مطمئن بن انداز میں بحث کر رہے تھے جیسے اپنی باتوں کے علاوہ اور کچھ سنائی ہی نہ دے رہا ہو۔۔

پندرہ منٹوں کے بعد فائی رنگ کا تبادلہ رک گیا۔۔ اللہ اکبر کی صدا گونجی تو وہ دونوں خوشی سے کھڑے ہو گئے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ فاطمہ اب اپنی تکلیف کو یکسر بھول چکی تھی۔۔"

"چلیں جلدی سے گراؤنڈ میں پہنچیں مجھے بابا کی فکر ہو رہی ہے"

وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے درختوں کے جھنڈ سے باہر نکل گئے۔۔۔

باہر کا عجیب ہی عالم تھا۔۔ فوجی ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے۔ زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ سٹوڈنٹس ابھی بھی خوف زدہ تھے۔۔ دودھ شنگرد پکڑے گئے تھے جبکہ باقی مارے گئے تھے۔۔۔

اس سارے ہنگامے میں کچھ سٹوڈنٹس شہید ہو چکے تھے جبکہ کچھ کی حالت بہت نازک تھی۔۔۔

فاطمہ اور سکندر ظفر صاحب کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑا رہے تھے۔۔۔

"ارے فاطمہ بیٹی میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا مگر تم کہیں نظر ہی نہیں آئی۔۔"

اچانک کسی نے اسے پکارا تو وہ پلٹ کے پیچھے ہوئی۔ سامنے ظفر کے دوست اور کولیگ سراقبال کھڑے تھے۔۔

Posted on Kitab Nagri

"سر بابا کہاں پہ ہیں کہیں نظر نہیں آرہے؟" وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی

"وہ۔۔۔ اصل میں۔۔۔ بیٹا۔۔۔"

"سرتائی یں بھی بابا کہاں پہ ہیں؟"

وہ وحشت سے چلائی۔۔۔ دل کسی انہونی کا پتا دے رہا تھا۔۔۔

"فاطمہ تمہارے باپ کو دہشتگردوں کی گولی لگی ہے۔۔۔ اس کی حالت بہت نازک ہے۔۔۔ ابھی ابھی کچھ فوجی اسکو ہسپتال لے کے گئے ہیں۔۔۔ دعا کرو وہ بچ جائے۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے رندھی آواز میں بتایا۔۔۔

سکندر بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

اور فاطمہ۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ کی تو جیسے سانسیں رک گئی ہیں۔۔۔ چند لمحے وہ پھٹے پھٹے چہرے کے ساتھ انکی طرف دیکھتی رہی پھر وہیں تیرا کے گر پڑی۔۔

اکیلے رہنے کا احساس بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جب آپ کے پاس کوئی یخونی رشتہ نہ بچے تو پھر جینے کا دل بھی نہیں چاہتا۔۔ تقریباً ایک ماہ ہو چلا تھا ظفر صاحب کی شہادت کو مگر فاطمہ ابھی تک اس حادثے کو قبول نہیں کر پائی تھی۔۔

اس دن جب دہشتگردوں پہ کیپٹن باسط اور اسکے ساتھیوں نے حملہ کیا تھا تو انہوں نے جنونی ہو کر آگے بڑھتے ہوئے مرنے یا مارنے کے متصادق اندھا دھند فائی رنگ کر دی تھی اور کافی آگے بڑھتے ہوئے وہ خود بھی مارے گئے۔۔ اور دوسری طرف سے ظفر جو خود بھی ایک فوجی ہونے کے ناطے اس لڑائی میں برابر کے شریک ہو کر اپنا فرض نبھا رہے تھے، وہ بھی اندھی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔۔۔

اس پورے آپریشن میں ظفر سمیت چار فوجی بری طرح زخمی ہوئے تھے چوبعد ازاں جاں بر نہ ہو سکے اور شہادت کے رتبے پہ فائی ز ہو گئے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ کا دنیا میں واحد سہارا بھی چلا گیا۔۔۔ بروقت اطلاع نہ پہنچنے کے باعث صرف قریبی عزیز و اقارب ہی تعزیت کے لیے آئے تھے جن میں سے فاطمہ کی خالہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئی۔۔۔ وہ بھی اسلام آباد میں ہی رہتیں تھیں۔

ان کا گھر دور تھا تو انہوں نے کالج جانے کے لیے فاطمہ کو تانگہ لگوادیا تھا

سکندر اکثر اسکے کالج میں جا کے اس سے پرنسپل کے دفتر میں مل لیتا اور اسکی خیریت دریافت کر لیتا تھا۔

وقت تھوڑا سا مزید سرکاتو سیکنڈائییر کے امتحان قریب آگئے۔۔۔

پیسرز میں دس دن رہ گئے تو سٹوڈنٹس نے آنا کم کر دیا۔ اور گھر بیٹھ کے تیاری کرنے کو ترجیع دی۔

فاطمہ کا دل خالہ کے گھر میں اب تک نہیں لگا تھا۔ اسی لیے وہ کالج آ جاتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہی بے کل سے دنوں میں سے ایک دن سکندر چلا آیا۔

"فاطمہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت پر نسیل کے آفس میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی بولیں" فاطمہ نے سر جھکائے کہا تھا۔ وہ اب بہت خاموش ہو گئی تھی۔۔

سکندر نے دکھ سے اسکی جانب دیکھا تھا۔ وہ بہادر فاطمہ جس سے وہ واقف تھا وہ تو جیسے کہیں کھو گئی تھی۔۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ابھی تک سر ظفر کے دکھ سے باہر نہیں نکلیں۔۔۔"

"کس نے کہا مجھے بابا کا دکھ ہے؟" اس نے سکندر کی بات کاٹی۔۔

www.kitabnagri.com

سکندر نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہوں تو کس بات کا دکھ ہے؟

"مجھے اپنا دکھ ہے۔ کسی کے جانے سے دراصل ہم اس کے لیے غمگین نہیں ہوتے۔ ہم اپنے لیے دکھی ہوتے ہیں۔ انسان ہیں نہ تو خود غرضی سے سوچتے ہیں کہ فلاں شخص ہماری زندگی سے چلا گیا تو ہم اکیلے پڑ جائیں

Posted on Kitab Nagri

گے۔۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرنے والوں کا سوگ تو صرف چند دنوں کا ہی ہوتا ہے مگر ہم دکھ کی چادر لپیٹے تا
عمر اپنے لیے افسوس کر رہے ہوتے ہیں کیوں کہ ہم انکے بغیر جینا نہیں سیکھنا چاہتے۔۔"

ایک گہری سانس بھر کے وہ اداسی سے گویا ہوئی

"میں اپنے لیے افسردہ ہوں کہ اب مجھے پیار کرنے والا میری ہر بات ماننے والا میرے دوست جیسا باپ نہیں
رہا۔۔ میں اپنے لیے دکھی ہوں کہ اب میری فکر کرنے والا کوئی ی نہیں۔ مجھے اپنے لیے افسوس ہوتا ہے کہ
اس ظالم دنیا کے سرد و گرم سے مجھے بچانے والا سہارا اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ میں اپنے لیے پریشان رہتی ہوں
کہ باپ کے بغیر بڑی کو کوئی ی نہیں پوچھے گا۔"

میں بابا کے لیے خوش ہوں کہ وہ بہت اچھی جگہ پہ ہیں۔ مگر میں اپنے لیے دکھی ہوں کہ میں اس جگہ پہ ہوں جو
باپ کے بغیر بہت بری ہے۔ بہت بری" www.kitabnagri.com

سکندر نے آنکھوں میں آئی ی نمی چھپانے کو منہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔

وہ اب بھی کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی مسلسل بول رہی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"خالہ اور خالو بہت اچھے ہیں۔۔ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔ مگر جتنے بھی اچھے ہو جائیں میرے ماں اور باپ تو نہیں بن سکتے نہ۔۔ خالو کو جب اپنی بیٹیوں سے لاڈ کرتے دیکھتے ہوں نہ تو مجھے بابا بہت یاد آتے ہیں۔ مجھے ویسے بھی امی سے زیادہ بابا سے پیار تھا اور امی اس بات پہ اکثر مجھ سے شکوہ بھی کرتی تھیں۔۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ امی دانیال بھائی سے اور بابا مجھ سے زیادہ پیار کرتے تھے۔۔"

وہ اب سیدھی ہو کے اسکی طرف رخ کر کے بیٹھ گئی۔۔

"آپ کو پتا ہے جب دانیال بھائی کی شہادت کی خبر ملی تھی نہ میں بہت سارو ناچا ہتی تھی مگر بابا نے منع کیا کہ شہیدوں کے لیے نہیں روتے۔۔ پھر جب امی بھی بھائی کے پیچھے پیچھے ہی چلی گئی تو تب میں بہت روئی تھی اور مجھے احساس ہوا کہ میں امی کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ اور میں پھر بہت روئی اتنا کہ مجھے لگا کہ میری چیخیں آسمان تک جائیں گی اور اللہ پاک مجھے امی اور بھائی کے پاس بلا لیں گے مگر ایسا نہیں ہوا مجھے زندہ رہنا تھا بابا کو بھی خود سے دور جاتا دیکھنے کے لیے۔۔"

وہ بہت ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی۔۔ آنسوؤں نے پورا چہرہ بھگو دیا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

سکندر نے اسکو بولنے سے روکنا چاہا مگر وہ آج بس اپنی کہنے کے موڈ میں تھی۔۔۔ سارا غبار وہ آج نکال دینا چاہتی تھی۔

"میں چاہتی ہوں اس دفعہ اتناؤں کہ اللہ میری سن لے اور مجھے بھی اپنے پاس بلا لے۔۔۔ ہماری فیملی پھر سے اکٹھی ہو جائے گی۔ میں جانتی وہ سب بھی مجھے مس کر رہے ہوں گے۔ انہیں میری فکر ہوگی کہ فاطمہ اکیلی ہے۔ تو کتنا اچھا ہو جائے کہ میں بھی ان سب کے پاس چلی جاؤں۔۔۔"

وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔ سکندر نے نرمی سے اسے چپ کرانا چاہا۔۔۔
مگر وہ ابھی بھی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

"میں اکیلی۔۔۔ نہیں رہنا یہاں۔۔۔ مجھے مرنا ہے۔۔۔ امی بابا اور بھائی کے پاس جانا۔۔۔۔۔ سب اکٹھے ہوں گے۔۔۔۔۔"

"فاطمہ۔۔۔ فاطمہ چپ ہو جائی یں۔۔۔ اب مزید ایک لفظ نہیں بولیں گی آپ"

Posted on Kitab Nagri

سکندر نے اسے شانوں سے پکڑ کر جنجھوڑا تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔ اتنے عرصے سے اس نے کبھی کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی مگر آج نہ جانے کیوں وہ سب کہہ گئی۔۔ جو اسکے دل میں تھا

"آئی ایم سوری"۔ وہ اس فاطمہ کو خاموش کروانے پہ نادم ہوا

وہ دوبارہ سے اپنے خول میں سمٹ کر سر جھکا گئی۔۔

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھے گیا۔ وہ اسکا دکھ سمجھ سکتا تھا۔۔

"فاطمہ میری بات دھیان سے سنیں۔۔ جانتی ہیں ہسپتال میں آپکے والد نے مجھ سے کیا کہا تھا آپکے بارے میں؟"

وہ چونک کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"انہوں نے کہا تھا کہ فاطمہ کا خیال رکھنا۔۔۔ وہ ویسے تو بہت بہادر ہے اکیلی دنیا کا سامنا کر سکتی ہے۔۔۔ مگر اسے کہنا کہ اپنے بابا کے لیے بہت سی دعائیں کرے۔۔۔ آپ دعا کریں انکے لیے بھی اور خاص طور پر اپنے لیے بھی۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پبلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



"اپنے لیے؟؟؟" اس نے لب واکے سرگوشی سی کی

"ہاں اپنے لیے صبر اور استقامت مانگیں۔۔ آپکو اسی لیے سکون نہیں ہے کہ آپ نے اللہ سے دعا نہیں کی۔۔ آپ خود غرضی سے بس اپنے بارے میں سوچ رہیں ہیں۔ یہ کیا بھول گئی ہیں کہ آپ کے رونے کی وجہ سے آپکے بابا کی روح کو تکلیف ہو رہی ہوگی۔"

فاطمہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبا لیا۔ ندامت کے آنسو اسکی آنکھوں کو گیلا کرنے لگے۔۔

"یا اللہ مجھے صبر دے اور بابا کو جنت" اسکے دل سے بے اختیار دعا نکلی۔۔"

کچھ منٹ یو نہی خاموشی سے گزر گئے۔ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اس نے سکندر کو مخاطب کیا

"آپ کو کوئی ضروری بات کرنی تھی شاید"

"ہاں وہ۔۔۔ دراصل مجھے بتانا تھا کہ میں نے آرمی کے لیے اپلائی کیا ہے۔ سپر زک بعد ٹریننگ کے لیے چلا جاؤں گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

"کیا واقعی؟؟ لیکن آپ کیوں جارہے ہیں آرمی میں؟ آپ کو تو کوئی شوق نہیں تھا آرمی میں جانے کا"

وہ پر اسرار انداز میں مسکرایا۔۔

"کیوں کہ میں نے سر ظفر سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کا خیال رکھوں گا۔ اس لیے جا رہا ہوں آرمی میں"

فاطمہ کو اسکی منطق سمجھ نہ آئی۔ وہ الجھ کے رہ گئی۔

"اس وعدے کا آپ کے آرمی جانے سے کیا تعلق"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جھینپے انداز میں جھجکتے ہوئے کہنے لگا۔

Kitab Nagri

"ایک دفعہ انہوں نے باتوں ہی باتوں میں بتایا تھا کہ فاطمہ کی خواہش ہے وہ کسی فوجی سے شادی کرے"

"تو کیا آپ میرے لیے؟"۔۔۔ فاطمہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ الجھن سے بات ادھوری چھوڑ کے سکندر کی

جانب دیکھا۔۔۔ جو وہ کہہ رہا تھا وہ تو اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

ایک گہری سانس لیتے اسے کچھ یاد آیا تھا

"نہیں صرف آپکے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے بھی اور سب سے بڑھ کر اس ملک کے لیے میں فوج میں جانا چاہتا ہوں۔ وطن سے محبت کسے نہیں ہوتی۔ مجھے بھی ہے بس اس ذرا سا اجاگر ہونے کی ضرورت تھی۔ اور اس دن جب فوجیوں کو لڑتے دیکھا تو میرے دل میں بھی شدت سے خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی ایک فوجی ہوتا۔ بس پھر میں سمجھ گیا کہ میں اب اور کوئی فیملڈ جوائن نہیں کر سکتا۔ میرے مقدر میں وردی لکھ دی گئی ہے۔"

فاطمہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دروازے کی جانب بڑھا۔

"میں چلتا ہوں اور ہو سکے تو کبھی کبھار اپنی خیریت کا خط بھیج دیا کیجیے گا۔ مجھے تسلی رہے گی کہ آپ خیریت سے ہیں۔"

وہ دروازے سے باہر نکلتے ہوئے پلٹا

"خدا حافظ فاطمہ"

"خدا حافظ"۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ نم آنکھوں سے اسے الوداع کہہ گئی۔۔۔

فاطمہ نے انٹر کرنے کے بعد بی اے میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔ زندگی بہت حد تک ایک معمول پہ آچکی تھی۔۔۔ انہی دنوں اس سے کرنل شہیر ملنے آئے۔۔ وہ اسکے بابا کے دوست تھے۔ عرصے بعد اپنے آبائی شہر لوٹے تو اپنے عزیز دوست کی وفات کی خبر ملی تو وہ فاطمہ سے تعزیت کرنے آئے۔۔ اور اس پہلی ملاقات میں ہی وہ انہیں اپنے بیٹے میجر ظہیر کے لیے بہت پسند آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اب وہ وقتاً فوقتاً فاطمہ کی خیریت دریافت کرنے آتے رہتے تھے۔

سکندر کا مہینے دو مہینے بعد اکثر خط آتا رہتا تھا۔ ان دنوں میں اب ایک مانوس سا تعلق قائم ہو چکا تھا۔ اک بے نام سارشتہ۔ اک بے نام سا احساس جسے وہ کوئی نام دینے سے قاصر تھی۔ ہاں لیکن اب اسے سکندر کے خط کا لاشعوری طور پہ انتظار رہتا۔

فاطمہ کا جوابی خط صرف چند جملوں پہ ہی مشتمل ہوتا تھا جیسے۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں پڑھائی بھی اچھی جارہی ہے۔۔ تم کیسے ہو؟ ٹریننگ کیسی جارہی ہے؟۔۔"

اور کبھی کبھی دو تین اور فقروں کا اضافہ ہو جاتا جو ہونے والے کسی حالیہ واقعے کی طرف اشارہ کرتے۔۔۔۔ جیسے



"پچھلے دنوں خالہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی" یا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرا بی اے پارٹ ون کارزلٹ بہت اچھا آیا ہے"

یا پھر کبھی کبھی کرنل شہیر کا ذکر کر دیتی جب کبھی وہ ملنے آتے۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ کے برعکس سکندر کا خط کافی طویل ہوتا۔۔۔ ہر خط میں وہ ٹریننگ سخت ہونے کا شکوہ تو لازمی کرتا تھا۔۔

آج کوئی ی چار ماہ بعد اس کا خط آیا تھا۔۔

فاطمہ نے بے چینی سے خط پڑھنا شروع کیا۔۔۔

"اسلام علیکم!

تمہارا خط پڑھ کر تسلی ہوئی کہ تم ٹھیک ہو۔ میں بھی یہاں خیریت سے ہوں۔۔ اور ٹریننگ کا تو پوچھو مت۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے میں کوئی ی جیتا جاگتا انسان ہی نہیں۔ صبح صبح کالج ٹائی م سے بھی پہلے اٹھادیتے ہیں۔ اور اتنا دوڑاتے ہیں کہ حد نہیں۔۔۔ بھاگ بھاگ کر ٹانگیں شل ہو جاتیں ہیں۔۔۔ کہاں میں جاگیر دار کھانے پینے والا انسان اور کہاں میس کا کھانا جو کبھی کبھار خود بھی بنانا پڑتا ہے۔۔۔

میں نے فوج کو بہت ہکا لیا تھا لیکن اب ٹریننگ کر رہا ہوں تو پتا چل رہا ہے کہ ایک عام انسان سے کمانڈو بننے کا عمل اتنا آسان نہیں ہوتا جان مارنی پڑتی ہے۔۔۔ اماں اور ابو تو یہی کہتے ہیں کہ اتنی بڑی جاگیر کے تم اکلوتے وارث ہو کیوں تکلیفیں جھیلتے ہو چھوڑ دو سب اور واپس آ جاؤ۔۔۔ مگر انکو کون سمجھائے کہ ان تکلیفوں ان زخموں میں بھی اک الگ ساسرور ہے۔۔۔ جب جب کوئی ی چوٹ لگتی ہے تب تب لگتا ہے جیسے یہ مٹی مجھے مضبوط بنا

Posted on Kitab Nagri

رہی ہے۔ خیر میں بھی کیا اپنی باتیں لے کر بیٹھ گیا۔۔۔ تم اچھے سے پڑھنا کیوں کہ سر ظفر کی خواہش تھی کہ تم ایک بہت اچھی استاد بنو۔۔۔

اپنی خالہ کو میرا سلام دینا

خدا حافظ "

فاطمہ خط پڑھ کے خیالوں میں کھو گئی۔۔۔ اسے یاد آنے لگا کہ دانیال جب فوج میں گیا تھا تو شروع شروع میں وہ بھی ٹریننگ سخت ہونے کے شکوے کرتا تھا مگر اسے آرمی سے محبت بھی بہت تھی۔۔۔۔

سکندر بھی کچھ عرصے بعد ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ اسکے ماں باپ کے لیے دکھی تھی۔۔۔ ایک فوجی کی فیملی کیسے جدائی کا عذاب جھیلتی ہے وہ بخوبی واقف تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ گاؤں کا سب سے بڑا گھر تھا۔ لوگ اسے حویلی کے نام سے بلاتے تھے۔ نوکر چاکر بھی تھے۔ اور تو اور پورے گاؤں میں وہ واحد گھر ایسا تھا جہاں بلیک اینڈ وائی ٹی وی تھا اور لینڈ لائن فون بھی تھا۔۔۔ جس پہ سارے گاؤں والے اپنے رشتہ داروں کا فون سنتے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس گھر میں صرف دو بوڑھے میاں بیوی رہتے تھے۔۔۔ شام ہوتے ہی گاؤں بھر کے بچے ٹی وی دیکھنے چلے آتے تو انکا جی بہل جاتا۔۔۔ ورنہ یہ تنہائی تو جان لینے والی تھی۔۔۔

"سکندر کے ابا آپ کو اسکی یاد نہیں آتی؟"

ترسے ہوئے لہجے میں بیٹے کی جدائی میں ہاری ماں نے سوال کیا تھا۔۔۔

"بھلیے لو کے اکلوتا بیٹا ہے وہ میرا۔۔۔ کیسے یاد نہیں آئے گا۔ جب گاؤں میں کسی باپ بیٹے کو اکٹھے چلتے دیکھتا ہوں نہ میرا کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔۔۔ سوچتا ہوں پتا نہیں وہ کونسا دن ہو گا جب اپنے پتر کو جی بھر کے دیکھوں گا اسے دن رات اپنی نظروں کے سامنے پاؤں گا۔"

نواز خان نے آنکھوں میں آنی نمی کو صاف کیا۔۔۔ پھر ذرا فخر سے بولے

www.kitabnagri.com

"مگر مجھے بڑی خوشی بھی ہوتی ہے کہ میرا بیٹا ایک فوجی ہے۔۔۔ میرا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا ہے۔۔۔ لوگ روک روک کے جب سکندر کا پوچھتے ہیں نہ مجھے بڑا پیارا آتا ہے اس پہ کہ وہ ایک فوجی ہے۔ جاگیر داروں سے زیادہ لوگ فوجیوں کی عزت کرتے ہیں۔۔۔ اپنے بیٹے کے لیے دعا کیا کر"

Posted on Kitab Nagri

شمسہ خاتون نے چادر کے پلو سے آنسو پونچھے۔۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں سکندر کے ابا۔۔ ہم واقعی خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ہمارے پتر کے نصیب میں بھی وردی لکھ دی۔۔۔۔۔"

لیکن مجھے کبھی کبھی بڑا افسوس ہوتا ہے کہ آپا نے سکندر کا رشتہ صرف اس لیے شازیہ سے توڑ دیا کہ ان کی بیٹی کسی فوجی سے شادی نہیں کرے گی۔۔ مجھے آپا کے وہ لفظ نہیں بھولتے کیسے وہ کہہ رہیں تھیں کہ میری بیٹی ساری عمر سکندر کا انتظار کرتی رہے گی اور وہ باڈر پہ ڈیوٹیاں دیتا رہے گا اسی لیے اب یہ رشتہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

نواز خان کو بھی رنج ہوا تھا آپا کی بات سن کر مگر جب وہ ہی راضی نہیں تھیں تو کیا ہو سکتا تھا۔

اپنی بیگم کو تسلی دیتے ہوئے وہ خود بھی ٹوٹ گئے تھے۔۔۔

www.kitabnagri.com

"کوئی بات نہیں شمسہ ہمارے سکندر کا نصیب یقیناً رب سوہنے نے کسی بڑی چنگی دھمی کے ساتھ جوڑ رکھا ہو گا ان شاء اللہ"

"ان شاء اللہ"۔۔۔۔۔ شمسہ خاتون نے جذب سے کہا تھا۔۔

ہر روز اسی قسم کی باتیں کر کے وہ اپنا دل بہلایا کرتے تھے۔۔۔ بیٹانہ سہی اسکی باتیں تو پاس تھیں۔

فاطمہ کی دونوں خالہ زاد بہنوں کی شادیاں ہو چکیں تھیں۔۔۔ اب خالہ کو اسکی فکر تھی۔۔

ایک دن خالہ نے اسے پاس بٹھا کر پوچھ ہی لیا۔۔

"فاطمہ تمہارے بابا کے دوست کرنل شہیر اپنے بیٹے کے لیے تمہارا رشتہ چاہتے ہیں۔ بولو کیا جواب دوں؟"

www.kitabnagri.com

وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

"نہیں خالہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی"

Posted on Kitab Nagri

خالہ اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولیں

"ابھی نہیں کرنی یا اس سے نہیں کرنی۔"

وہ اعتماد سے سر اٹھا کے بولی

"اس سے نہیں کرنی لیکن ابھی بھی نہیں کرنی۔"

"ہم تو تم سکندر کا انتظار کرنا چاہتی ہو؟" انہیں اندازہ تھا کہ وہ کیا کہے گی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی خالہ"

خالہ بہت پہلے کے وقت میں کھوگ ئی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"جانتی ہو فاطمہ تمہارے بابا کی بھی یہی خواہش تھی۔۔۔ ہسپتال میں انہوں نے مجھے اپنے وفات سے ایک دن پہلے بلایا تھا۔۔۔ سکندر کو میں نے پہلی مرتبہ وہیں دیکھا تھا۔۔۔ ظفر بھائی نے کہا تھا آپ مجھے یہ لڑکا اپنی فاطمہ کے لیے بہت اچھا لگتا ہے۔ زندگی کے کسی موڑ پہ اگر قسمت کو یہ منظور ہوا تو آپ میری خواہش کو یاد رکھیے گا"

فاطمہ کو آج پہلی دفعہ یہ بات پتا چلی تھی۔۔۔ اسے بے اختیار اپنے بابا پہ ڈھیروں پیار آیا۔۔۔

ٹھیک ہے میری بیٹی جیسے تمہاری مرضی۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔۔ وہ اسکا ماتھا چوم کے بولیں
تھیں۔۔۔



فاطمہ جانتی تھی کہ اسے ابھی طویل انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔ مگر اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا تب تک اسکا ایم اے
بھی مکمل ہو جانا تھا۔

www.kitabnagri.com

کچھ عرصے بعد

Posted on Kitab Nagri

آج فضا ۶ میں ختنکی معمول سے کچھ زیادہ ہی تھی۔ اس نے جرسی پہن کے شال اچھے سے اپنے گرد لپیٹ لی۔ سر پہ اسکارف کیا اور سکول جانے کے لیے تیار ہو گئی۔۔۔ خلاف معمول آج اس کا دل پڑھانے کو بلکل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں آج گھر والوں کے علاوہ "کوئی ی اور" بھی یاد آرہا تھا
بو جھل قدموں سے وہ گھر میں داخل ہوئی۔۔۔

"فاطمہ ذرا مہمان خانے میں جانا۔۔۔ وہاں الماری میں کچھ پرانے تکیے ہیں وہ لے آؤ۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں انکے غلاف بدل دوں۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خالہ کے کہنے پہ وہ بے دلی سے مہمان خانے کی جانب بڑھ گئی۔

دروازے سے اندر آتے ہوئے وہ یکدم ٹھٹھک کر رک گئی۔۔۔ سامنے صوفے پہ وہ "کوئی ی اور" بڑی شان سے براجمان تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"اسلام علیکم"۔۔۔ آرمی یونیفارم میں ملبوس کیپٹن سکندر حیات خان اسے یوں حیران دیکھ کر مسکرایا۔

آج وہ اسے پورے دو سال بعد دیکھ رہی تھی۔ پہلے پہلے کبھی کبھار وہ چھٹیوں پہ آتا تھا تو اس سے مل کے خیریت دریافت کر لیتا تھا مگر ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد جب سے اسکی پوسٹنگ باڈر پہ ہوئی تھی تب سے وہ بہت مصروف ہو گیا تھا۔۔۔ اور گزشتہ ایک سال سے تو اسکا نہ کوئی خط آیا تھا اور نہ فون۔۔۔ اور اب اچانک اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے بے انتہا خوشی ہوئی تھی۔۔۔

"وعلیکم سلام کیپٹن"۔۔۔ اسے صرف ایک پل لگا تھا خود کو سنبھالنے میں۔۔۔

"کیسے ہیں آپ؟" وہ خالہ کی اداکاری پہ حیران ہوتی اسکے سامنے والے صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"

"میں بھی۔۔۔"

کچھ پل خاموشی سے بیت گئے۔۔

"فاطمہ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔" سکندر نے نظریں فرش پہ گاڑھے ہچکچاہٹ سے خاموشی کو توڑا۔۔

وہ دونوں بھی عجیب تھے۔۔ خطوط میں ایک دوسرے کو تم کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ اور آج جب دو سال بعد سامنا ہوا تھا تو آپ کہنا ہی مناسب لگ رہا تھا

"جی آپ بولیے میں سن رہی ہوں۔" (یہ خالہ کدھر رہ گئی ہیں ابھی تک آئی ہیں کیوں نہیں)۔ اسے یوں اکیلا بیٹھنا بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔

سکندر نے ہچکچاہٹ سے نظریں جھکائے کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"فاطمہ ظفر کیا آپ مجھ ناچیز سے شادی کرنا پسند کریں گی؟؟"

فاطمہ تھوڑا حیران ہوئی۔۔

"آپ کے پریپوز کرنے کا انداز انتہائی غلط ہے۔۔ میں کسی ناچیز سے نہیں بلکہ ایک فوجی سے شادی کرنا پسند کروں گی۔۔"

سکندر کے برعکس وہ پر اعتماد تھی۔ اور اب شوخ نظروں سے اسے گھورتے ہوئے پزل کر رہی تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ سکندر نے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور دوبارہ سے کہنے لگا

"مس فاطمہ ظفر کیا آپ کیسٹن سکندر حیات خان سے شادی کرنا پسند کریں گی کیونکہ یہ نہ صرف میری بلکہ آپ کے والد مرحوم کی خواہش بھی تھی۔۔"

فاطمہ کی آنکھوں میں نمی جھلکی۔

"پتا ہے وہ تمہارا بہت ذکر کرتے تھے۔۔۔ میں جیل میں ہونے لگ جاتی تھی۔۔۔ اور۔۔۔ اور میں ہمیشہ ان سے کہا کرتی تھی کہ میں ایک فوجی سے ہی شادی کروں گی۔۔۔ اور وہ مجھے۔۔۔"

اس نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کیے۔۔۔ اتنا عرصہ گزر چکا تھا پھر بھی ایسے لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔۔۔ اسنے بھیگے لہجے میں بات مکمل کی

"مجھے کہتے تھے۔۔۔ فاطمہ شرم کرو میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔ اور میں ہنستے ہوئے کہتی تھی۔ آپ میرے دوست بھی تو ہیں نہ۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر بھی افسردہ ہو گیا۔۔۔ وہ بھی اس ہولناک دن کی یاد میں کھو گیا

"تمہیں پتا ہے سر نے اپنی آخری سانسوں میں کیا کہا تھا؟"

"مجھے پتا ہے انہوں نے کہا تھا کہ فاطمہ کا خیال رکھنا۔۔۔ تم نے بتایا تو تھا۔۔۔"

وہ پھیکا سی ہنسی تھی

سکندر نے اب کی بار براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"ہاں لیکن انہوں نے کچھ اور بھی کہا تھا۔۔۔"

"وہ کیا"۔ اس نے چونک کر پوچھا



وہ گلوگیر لہجے میں بتانے لگا جو آج تک نہیں بتایا تھا
www.kitabnagri.com

"انہوں نے کہا تھا سکندر تم نے دیکھ لیا نہ کہ فوج کیسے جان ہتھیلی پہ رکھ کہ ملک کی حفاظت کرتی ہے۔۔ میری

خواہش ہے کہ تم بھی آرمی میں جاؤ۔۔ اس ملک کو تم جیسے جانبازوں کی ضرورت ہے۔۔۔ تم میرے ملک کی

حفاظت کرنا۔۔"

وہ ایک لمحے کو رکا تھا

"اور میں ساکت رہ گیا کہ آخری وقت پہ بھی انکو اپنے ملک کی فکر تھی۔۔"

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پہ خاموش اور افسردہ ہو گئے۔۔

سکندر نے خود پہ ضبط کیا اور اسکا دھیان بٹانے کے لیے شور مچانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔

Kitab Nagri

"فاطمہ یہ غلط بات ہے تم نے میرے پر پوزل کا جواب نہیں دیا۔ جلدی جلدی بتاؤ ہاں یا ہاں؟؟ کیوں کہ ناں کی گنجائش نہیں۔"

فاطمہ نے ابرو اچکا کہ اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیپٹن زیادہ پھیل رہے ہیں آپ۔ لیکن چونکہ آپ میرے وطن کے محافظ ہیں تو اپنے ملک کی خاطر میں آپ سے شادی کرنے کا سوچ سکتی ہوں۔۔۔"

وہ منہ پھلا کر اٹھ کھڑا ہوا

"اگر ملک کی خاطر شادی کرنی تھی تو کرنل شہیر کے میجر بیٹے سے کر لیتی نہ"

وہ کھکھلا کے ہنسی تھی۔۔۔

"چہ چہ انکی شادی ہو چکی ہے ورنہ سوچا جاسکتا تھا۔ لیکن آپ بھی برے نہیں ہیں تو۔۔۔"

"تو؟؟"

Posted on Kitab Nagri

"تو خالہ سے مزید بات کریں نہ مجھ سے پوچھ تو لیا ہے آپ نے"۔۔۔ وہ پر اعتماد انداز میں کہتی دروازے کی جانب بڑھی۔۔

وہ اطمینان سے دوبارہ بیٹھتے ہوئے مزے سے بولا

"بات تو میری اماں اور ابو تمہاری خالہ سے انکے کمرے میں بیٹھ کر ہی رہے ہیں۔ تم سے پوچھنے والا فریضہ میں نے نبھا دیا تو اب انکو جا کر اپنی رضامندی دے دو جلدی سے"

وہ حیرانی سے پلٹی۔۔ اتنی تیزی کی اسے ہرگز توقع نہیں تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے واہ میں کیوں جا کے اپنی رضامندی دوں۔۔ تم نے دادی اماں والا فریضہ نبھایا ہے نہ تو خود جا کہ بتاؤ۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

سکندر کے خیال میں اب سب ٹھیک تھا۔۔ مگر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔ فاطمہ کے نصیب میں ہجر کا بھی تو تھوڑا حق تھا نہ۔۔

چاند میری زمیں، پُھول میرا وطن

میرے کھیتوں کی مٹی میں، لعلِ یمن

میرے ملاح لہروں کے پالے ہوئے

میرے دھقاں پسینوں کے ڈھالے ہوئے

میرے مزدور اس دور کے کوہ کن



چاند میری زمیں، پُھول میرا وطن

میرے فوجی جواں جراتوں کے نشان

میرے اہل قلم عظمتوں کی زباں

Posted on Kitab Nagri

میرے محنت کشوں کے سنہرے بدن

چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

میری سرحد پہ پہرا ہے ایمان کا
میرے شہروں پہ سایہ ہے قرآن کا
میرا اک اک سپاہی ہے، خیر شکن



چاند میری زمیں، پھول میرا وطن

میرے دھقاں، یو نہی ہل چلاتے رہیں

میری مٹی کو سونا بناتے رہیں

گیت گاتے رہیں، میرے شعلہ بدن

چاند میری زمیں، پُھول میرا وطن

باڈر پہ حالات دن بدن زیادہ کشیدہ ہو چکے تھے۔۔ ایل اوسی پہ آئے دن گولہ باری ہوتی رہتی تھی۔ ان دنوں ملک دشمن ایجنٹس کی سرگرمیاں بھی بڑھ چکی تھیں۔ آئی ی ایس آئی کی اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ باڈر کے نزدیکی گاؤں میں دہشتگردوں کی موجودگی کا امکان تھا۔۔ آج رات فوج کا وہاں خفیہ آپریشن کا ارادہ تھا۔ یہ مشن میجر سکندر کی نگرانی میں طے پانا تھا۔ ابھی چند دنوں پہلے ہی تو اسکی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور اسی دن اسکی پروموشن بھی ہوئی تھی۔ وہ اب کیپٹن سے میجر بن چکا تھا۔۔

وہ ہمیشہ کسی بھی آپریشن جانے سے پہلے گھر والوں سے رابطہ ضرور کرتا تھا۔۔ اب بھی فون کیا تو فاطمہ کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم کیسی ہو فاطمی"

"وعلیکم سلام ٹھیک ہوں میں بلکل"۔۔۔ فاطمہ نے لہجے میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اسکی آواز سنتے ہی رونا شروع کر دے۔۔۔

"اور ہماری بیٹی وہ کیسی ہے کس پہ گئی ہے؟" سکندر نے شوق سے پوچھا تھا

"تم پہ گئی ہے اور عادتیں تو ساری تمہاری جیسی ہیں اسکی"۔۔ فاطمہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

"یہ بتاؤ اسکا نام کیا ماہین رکھا ہے تمہیں بہت پسند تھا وہ نام۔"

سکندر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی بیٹی کے حوالے سے ڈھیڑوں باتیں پوچھے۔۔

فاطمہ نے بمشکل اپنے آپ کو رونے سے روکا اسکو سکندر کے لیے دکھ ہو رہا تھا کہ اسکی بیٹی دس دن کی ہو چکی تھی اور اب تک اس نے اسے دیکھا بھی نہ تھا۔۔

"نہیں بلکہ اسکا نام دعا رکھا ہے میں جانتی ہوں تمہیں یہ نام کتنا پسند ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"پھر میری بیٹی کا پورا نام دعا فاطمہ ماہین ہو گا۔۔" ٹھیک ہے نا "سکندر نے تائی ید چاہی

"ہاں ٹھیک ہے۔۔"

"اچھا سنو۔۔۔" سکندر نے سرگوشی بھرے انداز میں اسے پکارا۔۔ فاطمہ کو معلوم تھا اب وہ کیا کہے گا۔۔

"فاطمہ آج رات ہم ایک بہت اہم مشن پہ جا رہے ہیں۔ تم دعا کرنا۔ ہمیشہ کی طرح پھر کہوں گا زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔ تم یہ یاد رکھنا کہ تم ایک شہید کی بیٹی اور شہید کی بہن ہو۔ اب اگر اللہ تمہیں ایک شہید کی بیوی کے رتبے سے بھی نواز دے تو تم بہت خوش قسمت ہو گی۔ اور ہاں میں رہوں نہ رہوں میری بیٹی کو بھی تم وطن سے محبت کا سبق ضرور پڑھانا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم جیسا کہو گے ویسا ہی۔۔۔۔۔" آنسوؤں نے اسکو بات مکمل نہ کرنے دی۔۔

دوسری جانب سکندر بھی ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا

"اماں اور ابو سے بات کرو او انہیں بھی خدا حافظ کہہ دوں۔۔"

"اچھا ہولڈ کرو میں ان کو بلا کے لاتی ہوں۔۔"

وہ اماں اور ابو کے کمرے کی جانب بڑھ گی۔۔ انکو سکندر کے فون کا بتا کہ وہ اپنے کمرے میں بڑھ گئی۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آنسوؤں بھرے شکوے سنے۔۔

اپنے اکلوتے بیٹے کو اس طرح موت کی بانہوں میں دینا اتنا آسان کب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر کے نصیب میں مادرِ وطن کا دفاع لکھ دیا گیا تھا۔ اس نے بہت سے مشن کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے تھے۔۔ جن میں سے ایک بھارتی جاسوسوں کے خلاف تھا اور وہ ایجنٹس بھی پکڑے گئے تھے کہ جن کی وجہ

Posted on Kitab Nagri

سے سالوں پہلے بوائے زکالج پہ حملہ ہوا تھا۔۔۔ سکندر کے دل سے جیسے بوجھ سرک گیا۔ جب سے اس نے آرمی جوائن کی تھی یہی خواہش تھی کہ اس حملے کے موجب لوگوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔۔۔ مگر سالوں پہلے وہ ایجنٹس پاکستان سے جا چکے تھے۔۔۔ اور اب پھر سے وہ کوئی گھناؤنی سازش کرنے آئے تھے اور پکڑے گئے۔۔۔

سکندر خوش تھا کہ اس نے ان شہد اکا حق ادا کر دیا۔۔۔ اب اسکی پوسٹنگ کراچی میں ہو چکی تھی۔۔۔ جہاں دہشت گردی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ اب وہ مہینے دو مہینے بعد گھر کا بھی چکر لگالیتا تھا۔۔۔ انہیں مصروف دنوں میں اسے آئی ایس آئی کی طرف سے ایک سیکرٹ مشن میں شامل کیا گیا۔۔۔ پھر تو اکثر ہی ہونے لگا۔۔۔ وہ اب فوج سے زیادہ آئی ایس آئی کے مشن میں شامل رہتا تھا۔۔۔ اس دفعہ ایک ہفتے کی چھٹی ملی تو وہ بے تابی سے گھر کے لیے روانہ ہوا جہاں اسکی دو بیٹیاں بھی اب اسکا انتظار کرتی تھیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ کی مصروفیت بڑھ چکی تھی۔ دعا کے بعد عانیہ کی پیدائش سے اسکی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو چکا تھا۔ دعا عانیہ سے تین سال بڑی تھی اور اب وہ سکول جانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔ فاطمہ اپنی بیٹیوں کی پرورش بہت اچھے خطوط پہ

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

Posted on Kitab Nagri

کر رہی تھی۔۔ ایسے میں دعا کے سکول سے شکایت ملی کہ دعا نے اپنی کلاس کے کسی بچے سے لڑائی کی ہے۔۔ اس سلسلے میں انہوں نے سکندر اور فاطمہ کو سکول بلایا تھا۔۔

اتفاق سے ان دنوں سکندر چھٹی پہ گھر آیا ہوا تھا۔ وہ دونوں سکول گئے تو پتا چلا کہ واقعی دعا نے لڑائی کی ہے اور مارنے میں بھی اسی نے پہل کی تھی۔۔

"مسٹر اینڈ مسز سکندر یہ پہلی اور آخری دفعہ ہے۔۔ امید ہے آپ اپنی بیٹی کو اچھے سے سمجھائیں گے کیوں کہ یہ لڑائی جھگڑا ہمارا سکول انورڈ نہیں کر سکتا۔"

پرنسپل نے کافی سختی سے بات کی تھی۔۔ وہ دونوں ابھی تک بے یقین سے تھے کہ دعا ایسا کر سکتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر آ کے سکندر نے بڑے پیار سے دعا سے پوچھا

"دعا بیٹا آپ نے اس بچے کو کیوں مارا؟"

Posted on Kitab Nagri

"بابا وہ حامد۔۔۔ وہ گندابچہ تھا۔" جو ابا وہ منہ بنا کے بولی تھی۔

"دعا تھپڑ کھاؤ گی مجھ سے سیدھے سیدھے بتاؤ کہ کیوں مارا تھا اسکو۔"

اب کے فاطمہ نے اسے سختی سے ڈانٹ کے پوچھا تو وہ رونے لگی۔۔۔ سکندر نے اسے چپ کروانا چاہا تو فاطمہ نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔

"جلدی بتاؤ دعا"

"ماما وہ۔۔۔ وہ حامد گندابچہ ہے۔۔۔ ٹیچر نے کہا کہ۔۔۔ سب سے۔۔۔ پیارا ملک۔۔۔ پاکستان ہے۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ تو وہ۔۔۔ بولا۔۔۔ ٹیچر جھوٹ بولتی ہیں۔۔۔ پاکستان پیارا نہیں ہے۔۔۔ کشمیر زیادہ پیارا ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے ہچکیوں سے بتا رہی تھی۔۔۔ پہلی دفعہ فاطمہ کو غصے میں دیکھا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"چلو میرا بیٹا رو نہیں اور بابا کو بتاؤ کہ پھر کیا ہوا؟" سکندر نے پیار سے پچکارا تو وہ چپ ہوئی۔۔

"پھر۔۔۔ پھر بابا میں نے کہا کہ نہیں پاکستان زیادہ پیارا ہے۔۔۔ تو اس نے پتا ہے کیا کہا؟"

کیا؟ سکندر نے دلچسپی سے پوچھتے ہوئے اب اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔۔۔

جبکہ فاطمہ باپ بیٹی کو آپس میں مصروف دیکھ کر اب کچن میں کھانا بنانے چلی گئی تھی۔۔۔ سکندر کے ماں باپ عمرے پہ گئے ہوئے تھے اور عانیہ سو رہی تھی۔۔۔ پورے گھر میں صرف دعا کے پڑ پڑ بولنے کی آواز گونج رہی تھی اور کچن تک آرہی تھی۔ وہ اب بڑے مزے سے بتا رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بابا اس نے کہا کہ تم گندی ہو اور تمہارا پاکستان بھی گندا ہے میں اچھا ہوں اور میرا کشمیر بھی اچھا ہے۔۔۔ بس پھر مجھے۔۔۔۔۔ بہت غصہ آیا کیوں کہ۔۔۔۔۔

کیوں کہ اس نے آپ کو برا کہا اس لیے؟ سکندر نے اسکی بات مکمل کرتے ہوئے پوچھا

اونہوں نہیں بابا۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا

اس نے میرے پاکستان کو گند ابولا اس لیے میں نے۔۔۔ میں نے اسکو تھپڑ مارا تھا بس۔ بابا میں نے ٹھیک کیا
نہ؟؟

بس؟ سکندر نے حیرانی سے اسے دیکھا جو معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جیسے
شباباشی لینا چاہتی ہو کہ اس نے بالکل صحیح کیا
سکندر نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا اور گود سے اٹھا کر اپنے سامنے بٹھایا۔۔

دعا میرا بیٹا دیکھو اس طرح کسی کو مارنا بہت بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ تھوڑی دیر سوچنے لگی پھر الجھن سے بولی۔

لیکن بابا۔۔۔۔۔ ماما کہتی ہیں کہ پاکستان کے برے لوگوں کو مارنا اچھی بات ہے۔ آپ بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں
نہ۔۔۔۔۔

سکندر نے فاطمہ کو مصنوعی خفگی سے پکارا

اچھا تو میری بیٹی کو بگاڑنے والی آپ ہیں۔۔۔

ہاں بالکل اب آپ آگئے ہیں نہ تو سدھار کے دیکھائی میں اسے۔۔۔ اپنے باپ سے بھی چار ہاتھ آگے ہے یہ

www.kitabnagri.com

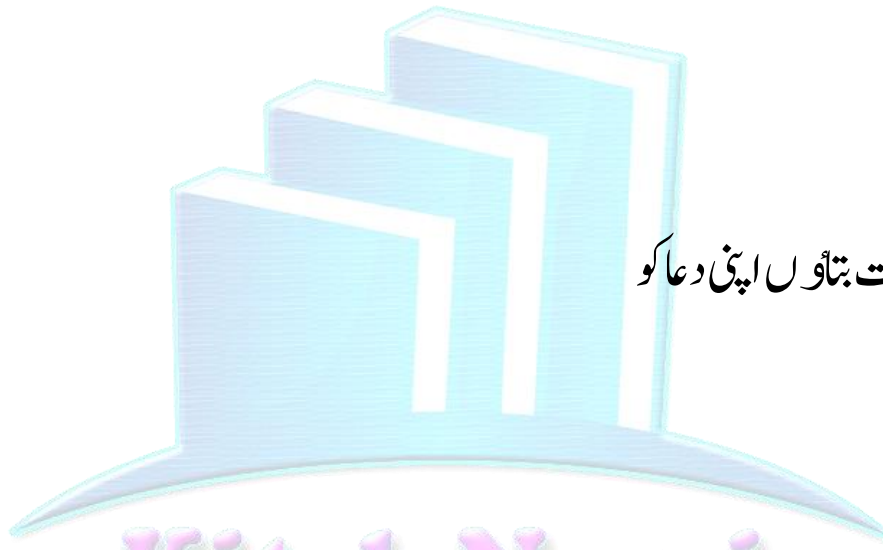
فاطمہ نے وہیں سے ہانک لگائی۔۔۔

وہ اب دعا کی جانب گھوما۔۔۔ اور ذرا سختی سے بولا

اینڈیو دمانیکسٹ ٹائی م ایسا نہیں ہونا چاہیے۔۔

او کے بابا۔۔۔ وہ منہ بسورتے ہوئے بولی

سکندر نے دوبارہ اسکو اٹھا کر اپنی آغوش میں بھینچ لیا اور گال پہ پیار کیا۔۔۔ کچھ یاد آنے پہ اس نے دعا کو مخاطب کیا



اب ایک مزے کی بات بتاؤں اپنی دعا کو

یس آف کورس بابا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو سنیں بابا کی جان کہ کشمیر کوئی ملک نہیں ہے بلکہ سٹی ہے جیسا کہ ہمارا سٹی ہے اسلام آباد اور کشمیر بھی پاکستان کا پارٹ ہے

دعا کچھ لمحے بات کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی پھر کھکھلا کے ہنسنے لگی۔

اونو بابا۔۔۔۔۔ وہ اب سکندر کی گود سے اتر کے کھڑی ہو کے پیٹ پہ ہاتھ رکھے بری طرح سے ہنس رہی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔ وہ حامد۔۔۔ بیچارا۔۔۔ اسکی۔۔۔ فری میں پٹائی کی کردی میں نے۔۔۔۔۔

اسی وقت سکندر کو پونٹ سے کال آئی تو وہ سنتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا

دعا اب وہیں زمین پہ بیٹھ کے ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میجر سکندر اب سیکرٹ ایجنٹ کے طور پہ اپنی وفاداریاں نبھا رہا تھا۔ امریکہ ان دنوں افغانستان پہ قابض ہونے کی کوششیں کر رہا تھا ساتھ ہی وہ پاکستان کو بھی اپنے قابو میں کرنے کی کوششوں میں تھا۔ لیکن آئی ی ایس آئی اور فوج کے ہوتے ایسا ممکن نہیں تھا۔ ابھی اس بات کا بھی امکان تھا کہ سی آئی ی اے کہیں راکے ساتھ مل کے پاکستان کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جب سے 1998 میں پاکستان ایٹمی طاقت بنا تھا تب سے دنیا والوں کی نظروں میں پاکستان کا وجود کھٹکنے لگا تھا۔ اسی لیے دشمن اب براہ راست لڑنے کی بجائے اندرونی سازشوں سے پاکستان کو کمزور کرنا چاہتا تھا۔

یہ جنوری 2007 کی ایک سرد شام تھی۔ آئی ایس آئی اور سیکرٹ ایجنٹس کی خفیہ میٹنگ ایک خفیہ ٹھکانے پر ہو رہی تھی۔

دو ایجنٹس پہلے سے ہی ملک سے باہر تھے۔ اور ان کی تمام رپورٹس کے مطابق ملک کا امن و امان خطرے میں تھا۔ اسی لیے فوری میٹنگ بلائی گئی تھی۔ اس میٹنگ میں تین اور ایجنٹس کو امریکہ انڈیا اور افغانستان بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔



بلاشبہ یہ بہت کٹھن فیصلہ تھا ان ایجنٹس کے لیے جنہیں غیر معینہ مدت کے لیے اپنوں سے کٹ کے دیارِ غیر میں اپنے ملک کی خاطر جانا تھا۔ ایک دوہری شناخت کے سہارے جینا تھا۔

ایک پل کو ان کو اپنے اپنے خاندان والوں کا خیال آیا تھا مگر پھر وطن کی محبت اور فرضِ حاوی ہو گیا۔

میٹنگ اور ہو چکی تھی پیچھے صرف گہرا سکوت اور خاموشی تھی۔ انتہائی خاموشی جو حیرت سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے (جہاں کچھ دیر پہلے سب مادر وطن کے محافظ بیٹھے ہوئے تھے) سوچ رہی تھی۔

یہ کیسے لوگ ہیں کہ انکو اپنی جان گھر خاندان سے بڑھ کے اپنا وطن عزیز ہے۔۔۔ یہ انسان نہیں ہیں کیا انکے سینے میں دل نہیں ہے کیا۔ یہ پتھر دل تو نہیں۔ انکے پاس جذبات بھی ہیں یا نہیں۔۔۔ کیسے بے حس ہیں انکو اپنے بیوی بچوں کا ماں باپ کا اور بہن بھائی یوں کا بالکل خیال نہیں ہے جو یہ اتنی آسانی سے ان سے دور جا رہے ہیں۔۔۔

میز پر لگا پاکستان کا جھنڈا اسکی بات سن کے مسکرایا تھا جیسے اسے سمجھا رہا ہو

ارے پگلی! یہی تو وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے سارا ملک رات کو چین کی نیند سوتا ہے۔۔۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جو باڈروں پہ دن رات جاگتے ہیں۔۔۔ ہر سرد و گرم موسم میں انکو اپنی اور اپنے گھر والوں کی فکر نہیں بلکہ اپنے ملک کی فکر ساتی ہے۔۔۔ کبھی سوچا کہ ہر مشکل وقت میں یہ فوج ہی آگے کیوں ہوتی ہے جبکہ انکا کام باڈر پہ اور ملک کی حفاظت سے متعلق ہے لیکن سیلاب ہو یا زلزلہ ہڑتال ہو یا الیکشن کے وقت ووٹرز کی حفاظت ہمیں سب سے آگے یہی لوگ ملیں گے جو اپنی جان کی پروا نہیں کرتے۔۔۔ یاں یہ واقعی بڑے ہیوقوف ہیں جو اپنا نہیں اپنے ملک کا سوچتے ہیں۔۔۔ ہاں یہ واقعی پاگل ہیں جو اپنی جانیں وار دیتے ہیں یہ اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔ تاکہ کئی بچوں کو یتیم ہونے سے بچالیں۔۔۔ واقعی یہ لوگ عجیب ہیں بہت عجیب۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور انہی بہادروں کے لیے تو کہا گیا ہے

یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے

جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحر اور دریا

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کِشور کشائی



فاطمہ بو جھل دل کے ساتھ سکندر کی بیکینگ کر رہی تھی۔ آنسو تھے کہ بار بار رکنے کے باوجود پلکوں کی دہلیز پھلانگ لیتے۔۔

"فاطمی میں بہت جلد واپس آؤں گا۔" سکندر نے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بظاہر مضبوط لہجے میں کہا مگر اندر سے اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی ی اسکے جسم کو چیر رہا ہو۔

کب آؤ گے واپس؟ فاطمہ کے سوال کا سکندر کے پاس کوئی ی جواب نہ تھا۔

فاطمہ اپنے ہاتھ چھڑا کے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔

پہلے امید تو تھی۔ تمہیں جب کبھی چھٹی ملتی تم چلے آتے مگر اب ایسا کوئی ی امید کا سرا تم میرے ہاتھ میں نہیں تمہارے جس سے میں خود کو اور باقی سب کو دلا سادے سکوں۔۔

www.kitabnagri.com

وہ بھی اسکے پاس ہی بیٹھ گیا اور اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دینے لگا

فاطمی تم ایک مضبوط عورت ہو۔۔ تم نے اب تک بہت سی قربانیاں دی ہیں۔۔ اب ایک اور سہی۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بھرائے لہجے میں بولی تھی۔۔

پتا نہیں مجھے لگ رہا ہے جیسے تمہیں آخری دفعہ دیکھ رہی ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ کمزور نہیں پڑنا چاہتی۔۔۔ مگر کیا کروں۔۔۔ میرا دل ہول رہا ہے۔۔۔

فاطمی ایسا نہیں بولو تم میری طاقت ہو پھر یوں آج مجھے کمزور کیوں کر رہی ہو۔۔۔ پلیز نہ رو



اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں میں نہیں رو رہی۔۔۔ فاطمہ نے جھٹ سے آنسو صاف کیے۔۔

دیکھو میں بالکل نہیں رو رہی۔۔۔ بہت۔۔۔ بہت مضبوط ہوں میں۔۔۔ اب نہیں روؤں گی۔۔۔ کہتے کہتے وہ دوبارہ سے رو پڑی۔۔۔

فاطمی۔۔۔ وہ بے بسی سے اسکے اشک صاف کرنے لگا۔۔

تم جانتی ہو نہ ایک فوجی کے لیے پہلے اسکے ملک کا تحفظ ہے پھر اسکی فیملی کے جذبات۔۔ اپنے دل پہ پتھر رکھ کے جانا پڑے گا مجھے۔ میں اگر تم سب کے بارے میں سوچوں گا تو میرا فرض کہیں پیچھے رہ جائے گا۔ میں اپنے ملک کی جڑوں کے بغیر اسکی محبت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔۔

فاطمہ اب کچھ حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔۔

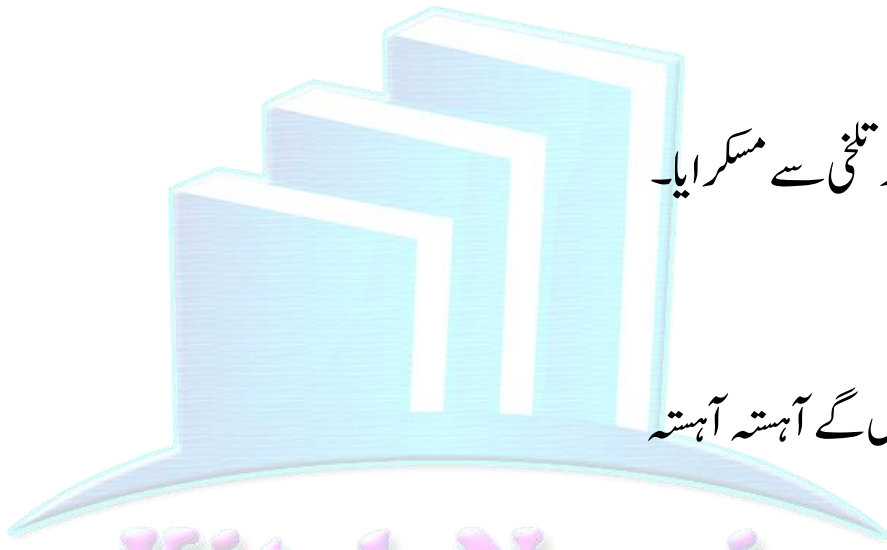
میں جانتی ہوں تمہاری محبت کو۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں تمہارے جذبات۔۔ اور میں قدر کرتی ہوں تمہارے احساسات کی۔۔

لیکن۔۔ مجھے وقت لگے گا اپنے آپ کو اپنے دل کو سنبھالنے کے لیے۔۔ میں اتنی جلدی اس حقیقت کو قبول نہیں کر سکتی۔

میں جانتا ہوں تم بہت جلد خود کو اور باقی سب کو بہتر طریقے سے میچ کر لو گی۔

فاطمہ نے اب دوبارہ پیکنگ شروع کر دی تھی۔۔۔

اماں اور ابو سے کیسے بات کرو گے؟۔ وہ یہ صدمہ سہہ نہیں سکیں گے۔



فاطمہ کی بات پہ سکندر تلخی سے مسکرایا۔

وہ بھی عادی ہو جائیں گے آہستہ آہستہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور بچیاں؟

دعا تو میری سمجھدار بیٹی ہے وہ ایڈجسٹ ہو جائے گی مگر۔۔ سنو عانیہ بہت ضدی مزاج کی ہے۔ پہلے ہی وہ مجھ سے چڑھتی ہے کہ میں ہر وقت دوسروں کے باپ کی طرح اسکے پاس کیوں نہیں رہتا۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ نے اسکا بیگ پیک کر دیا تھا۔۔۔ صبح سکندر کی فلاحی ٹ تھی۔ سکندر نے کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ کس ملک جا رہا ہے۔۔۔

رات کو وہ سب کو کھانا کھلانے باہر لے گیا۔۔۔ اس سے پہلے بچیوں کو خوب گھمایا پھرایا اور سب کو شاپنگ کروائی۔۔۔ وہ ان لمحوں کو کھل کے جینا چاہتا تھا۔۔۔ پتا نہیں اب کبھی وہ انکو دیکھ بھی سکے گا یا نہیں۔۔۔

گھر آ کے وہ اماں اور ابو کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ اسے ان سے بات کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔ انکی ٹانگیں دباتا رہا اور کوئی ی بھی بات کیے بغیر آدھی رات کو واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔

اگلادین فاطمہ کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔۔۔ دل تھا کہ بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ دعا اب دس سال کی ہو چکی تھی اور اپنے باپ کے جانے پہ ہمیشہ کی طرح افسردہ ہو رہی تھی جبکہ سات سالہ عانیہ اپنے کمرے میں تھی وہ اپنے باپ سے ناراض تھی کہ وہ کیوں جا رہا ہے۔۔۔۔

سکندر سب پہ ایک الوداعی نظر ڈال کے ایک انجانی منزل کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور فاطمہ کا دل چاہ رہا تھا اسے روک لے۔۔ اسکی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ اسنے سکندر کو کھو دیا ہے۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اب شاید ہی سکندر کو کبھی دیکھ پائے۔۔

" موت سے زیادہ تکلیف دہ انتظار ہوتا ہے وہ بھی کسی ایسے بچھڑے ہوئے کا جس کے لوٹ آنے کا یقین آپکو خود بھی نہ ہو "

ایک آس سی تھی جو رفتہ رفتہ دم توڑ رہی تھی۔ جب بھی دروازے دستک ہوتی یا فون پہ کوئی میبل بجتی سب چونک سے جاتے۔ مگر اسکو نہیں آنا تھا وہ نہ آیا۔۔ تین سال پلک جھپکتے میں گزر گئے۔ اس عرصے میں یکے بعد دیگرے سکندر کے ماں باپ بھی اسکی جدائی میں چل بسے۔۔

فاطمہ بہت آرزو تھی کہ جانے وہ کہاں تھا کہ ماں باپ کی وفات کا بھی اسکو پتا نہ چلا۔۔

www.kitabnagri.com

یہ گنہگار لوگ کیوں اتنے گنہگار ہو جاتے ہیں کہ اپنے خاندان کو بھی بھول جاتے ہیں۔۔ وطن کی مٹی کی خاطر اپنوں سے کٹ کے رہ جاتے ہیں اور حد تو یہ کہ اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے۔۔ کبھی راشد منہاس بن کے فضاؤں کی نگہبانی کے وعدوں کو نبھایا جاتا ہے تو کبھی میجر عزیز بھٹی بن کے مٹی کی حرمت کو بچایا جاتا ہے

Posted on Kitab Nagri

نہ جانے کتنے ہی ایسے ستارے ہیں جو یونہی اپنی جانیں وار گئے۔ سلام ہے ان ماؤں کی عظمتوں پہ جو اپنی اولاد کو پال پوس کر جو ان کرتی ہیں اور پھر خود اپنے ہاتھوں موت کی بانہوں میں دے دیتی ہیں۔۔ سلام ہے ان باپوں پہ جو اپنے لخت جگر اپنے بازوؤں کو پروان چڑھاتے ہیں اور پھر اسی کے جنازے کو کندھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

شہید ہوؤں کا تو سکون آجاتا ہے مگر جو گمنام ہو جائی میں جنگی زندگی اور موت کی بھی کچھ خبر نہ ہو انکے حوالے سے دل کو تسلی دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔ انکی وفاؤں اور قربانیوں کو یاد رکھنا چاہیے۔۔ یہ خود گمنام رہ کر ملک کو بچاتے ہیں



خاص تھے لیکن

عام ہوئے جو

چھوڑ کے پہچان اپنی

بے نام ہوئے جو

پردیس میں ڈھلتی

شام ہوئے جو

وطن کی خاطر

گمنام ہوئے جو

انکی وفاؤں کا

انکے خون کے

اک اک قطرے کا

بوجھ کیسے اٹھاپائیں گے

ہم کیسے قرض چکائیں گے

از خود



سکندر اور دوسرے ایجنٹس کو پاکستان اور گھروالوں سے بچھڑے ہوئے تین سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔ ان میں سے کسی کو اجازت نہ تھی کہ وہ کسی سے بھی رابطہ کرتے۔۔۔۔

شروع شروع میں جیکسن موزلے نام کی نقلی شناخت کے ساتھ موو آن کرنا مشکل تھا۔۔ سکندر کاٹارگٹ سی آئی ی اے اور دوسرے خفیہ حساس اداروں میں گھسنے کا تھا۔۔ مگر مقابل بھی بہت گھاگ اور شاطر تھے۔۔ انکے آفیسرز کی نظروں میں آنا بہت مشکل تھا۔ اس مقصد کے لیے اسے ان بارز اور نائیٹ کلبرز جانا پڑتا جہاں انکے کسے ایجنٹ کی موجودگی کا ذرا بھی امکان ہوتا۔۔ وہاں وہ خود کو امریکی محب الوطن ظاہر کرتا اور پاکستان کے خلاف بولتا۔۔ دو سال لگے تھے مگر وہ نظروں میں آچکا تھا۔۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ اسکی شروع دن سے ہی نگرانی کی جارہی ہے۔ اسی لیے وہ بغیر اپنے ہیڈ کو اسٹراپہ کیے بس اپنے مشن پہ فوکس کر رہا تھا۔۔ حساس ادارے کے ایک نچلے گریڈ کے آفیسر تک اب سکندر کی رسائی ہو چکی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ اب وہ اعلیٰ حکام تک رسائی کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔ یہ تو پہلی کامیابی تھی۔۔ ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی تھا۔۔

www.kitabnagri.com

سکندر کے گمنام ہوتے اور اسکے ماں باپ کی وفات کے بعد فاطمہ کے سسرالیوں کی آنکھیں بدلنے لگیں۔ پہلے ڈھکے چھپے پھر کھلے عام فاطمہ کو وہاں سے نکلنے کا عندیہ سنایا جانے لگا۔ سکندر کے تایا زاد بھائی یوں کی نظریں اب اسکی جائیداد اور جاگیر پہ تھیں۔ انہیں فاطمہ اور اسکی بچیوں کا وجود کھٹکنے لگا تھا۔۔

کہاں ہو تم سکندر دوسروں کی حاضرت کا سوچتے سوچتے تم اپنے گھر کی حفاظت سے غافل ہو گئے۔۔

فاطمہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس طرح کے شکوے کرنے پہ مجبور ہو جاتی۔۔

دعا اب پندرہ سال کی تھی اور میٹرک کے امتحان دینے والی تھی۔ جبکہ اس سے چھوٹی عانیہ تیرہ سال کی تھی۔۔ فاطمہ چاہتی تھی کہ اسکی بیٹیاں مضبوط بنیں۔ انہیں کسی کے سہارے کی عادت نہ ہو۔۔۔

دعا کو تو فاطمہ نے اسکے باپ کے متعلق سب کچھ بتا دیا تھا مگر عانیہ سے ابھی سب کچھ چھپا لیا گیا تھا کہ وہ ابھی بچی ہے۔ جبکہ وہ ماں بیٹی اس حقیقت سے انجان تھیں کہ عانیہ کے ذہن میں باپ کے خلاف نفرت پل رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

وہ آخری دفعہ مجھے ملے بغیر چلے گئے جبکہ وہ جانتے تھے کہ میں ان سے ناراض ہوں۔ مگر انہوں نے میری ذرا پرواہ نہیں کی۔۔ اور وہ ابھی تک لوٹ کے نہیں آئے۔

Posted on Kitab Nagri

عانیہ بس یہی سوچتی رہتی تھی کہ اسکا باپ ایک برا آدمی تھا جو ان بہنوں کو اور انکی ماں کو چھوڑ کے چلا گیا۔۔

فاطمہ ہر صورت اپنے سسرالیوں کے سامنے ڈٹے رہنا چاہتی تھی۔ اب تک وہ انکا سامنا کر رہی تھی۔ مگر ایک دن جب اسکی دونوں بیٹیوں کی جان پہ بن گئی تو اسے مجبوراً جائیداد کے کاغذات پہ دستخط کرنے پڑے۔۔۔

اسکے بعد ان ماں بیٹیوں کو مع انکے ساز و سامان دھکے دے کر گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔۔

نیویارک کی جگمگاتی اور روشنیوں بھری شام میں وہ سڑک کنارے چلتا ہوا اپنی خوشی کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اسکا جی چاہا وہ چیخ چیخ کے سب کو بتائے کہ کل وہ سات سال بعد وطن واپس لوٹ رہا ہے۔ اسکا مشن پورا ہو چکا تھا۔ اب تک نہایت اہم اور حساس معلومات وہ اپنے ہیڈ کو اٹر پہنچا چکا تھا اور ابھی تک اسکا کون برقرار تھا۔ کسی کو بھی اس پہ شک نہیں ہوا تھا۔ وہ ہنوز جیکسن موزلے تھا، ایک امریکی جاسوس جو اپنے اداروں کو پاکستان اور انڈیا کی معلومات دیتا تھا۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اب اسے واپس بلایا گیا تھا۔ سات سال بعد اس نے اپنے پیارے وطن کی سرزمین پہ پاؤں رکھا تو خوشی اور جذبات کے مارے آنکھوں سے آنسو آگئے۔

اسی پاک سرزمین کے لیے تو اتنے سالوں کی جدائی کاٹی تھی۔

اماں اور ابو تو بہت بوڑھے ہو چکے ہوں گے اور فاطمہ بھی کافی بدل چکی ہوگی۔ اپنے بالوں کی چاندی کو کلر کر کے چھپاتی ہوگی۔

وہ سوچ کے خود ہی ہنس دیا۔ ائی رپورٹ پہ ادھر سے ادھر بھاگتے بچوں کو دیکھا تو دھیان فوراً اپنی بیٹیوں کی جانب چلا گیا۔

Kitab Nagri

دعا اور عافیہ تو کافی بڑی ہو چکی ہوں گئی۔ پتا نہیں میری شہزادیاں کیسی دکھتی ہوں گی۔

سکندر کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ ائی رپورٹ سے سیدھا گھر جائے۔ مگر پہلے ہیڈ کوارٹر جانا ضروری تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ویلم بیک میجر سکندر"۔۔۔ گر مجوشی سے اسکے گلے لگتے ہوئے سر نے اسے خوش آمدید کہا تھا۔

ایک عرصے بعد اپنی پہچان سننے کو ملی تھی۔۔

"تھینک یو سر"۔۔۔ وہ ادب سے انکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

سکندر تم نے جو خدمات اپنے ملک کے لیے سر انجام دی ہیں وہ قابلِ فخر اور قابلِ ذکر ہیں۔۔۔ آئی ی ایس آئی کو تم پہ فخر ہے جینٹلمین۔۔۔ اب تمہیں اسی لیے بلایا گیا ہے کہ اب تمہاری جگہ ایک اور ایجنٹ کو بھیجا جائے گا تم یہاں پاکستان میں ہی رہو گے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھینک یو سر میں بھی اب یہی چاہتا ہوں کہ پاکستان میں ہی کچھ عرصہ رہوں۔۔۔ پھر جہاں آپ چاہیں گے میں وہاں پوسٹنگ کروالوں گا۔۔۔

سکندر نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

او کے اب تم جاؤ۔ میں تم سے فون پہ رابطے میں رہوں گا۔۔۔

او کے سر۔۔ وہ سیلیوٹ کر کے جانے کے لیے مڑا۔

وہ ہیڈ کوارٹر سے رپورٹ کرنے کے بعد گھر کے لیے روانہ ہوا۔ مگر جیسا اس نے سوچا تھا ویسا تو کچھ بھی نہ تھا۔۔ اس کا خیال تھا اماں اور ابا باہر صحن میں ہوں گے۔ فاطمہ حسب معمول کچن میں ہوگی اور دعا اور عانیہ نے پورے گھر میں اودھم مچا رکھا ہوگا۔ سب مجھے دیکھ کہ بہت خوش ہوں گے۔ حیران ہو جائیں گے۔

مگر جیسے ہی اس نے گھر میں قدم رکھا تو کچھ بھی ویسا نہ تھا۔ صحن میں تایا زاد بھائی کی اور اسکی بیوی بیٹھے خوشگپوں میں مصروف تھے۔ بچے واقعی بھاگ دوڑ میں مصروف تھے مگر وہ اس کے نہیں تھے۔۔

www.kitabnagri.com

یہ سب کیا ہے؟ وہ چکراہ کے رہ گیا اور حیرت سے ان سب کو دیکھنے لگا جو خود حیرت اور پریشانی سے سکندر کو دیکھ رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ سکندر کہیں مر کھپ چکا ہوگا۔ اور اب کبھی واپس نہیں آئے گا مگر وہ ان کے سامنے زندہ و جاوید کھڑا تھا اور اپنے گھر والوں کی بابت استفسار کر رہا تھا۔۔

آخر بڑے تایا زاد ہوش میں آئے اور جلدی سے بات سنبھالی۔

سکندر میرے بھائی تو کہاں چلا گیا تھا۔۔ ہم نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔ تمہارے جانے کا صدمہ چاچا اور چاچی جی کو برداشت نہ ہوا اور وہ چل بسے۔ اور ایک دن تیری بیوی بھی بغیر کچھ بتائے اپنی بیٹیوں کو لے کر نجانے کہاں چلی گئی۔۔۔

سکندر کی تو دنیا ہی لٹ گئی جن کے لیے واپس آیا تھا وہ تو کہیں بھی نہ تھے۔۔ اپنے آپ کو مورد الزام ٹھہراتے دو دن اذیت میں گزارنے کے بعد اس نے ہر ممکن کوشش کی فاطمہ کو ڈھونڈنے کی۔۔ امریکہ میں چار سال تک تو اسے ہیڈ کوارٹر رابطہ کرنے کی بھی اجازت نہیں تھی کجایہ کہ گھر والوں کو فون کرتا پھر حالات ذرا نارمل ہوئے تو بہت کوشش کی کہ رابطہ کر سکے مگر نہ ہو سکا۔۔ تایا زاد اور چچا زاد بھائی یوں کو فون کیا مگر ان میں سے بھی کسی سے بات نہ ہو سکی۔۔ اور اب یہاں آ کے تو سب کچھ توقعات کے برعکس تھا۔۔ وہ نا سمجھ نہیں تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں گڑبڑ ضرور ہے۔ مگر کیا یہی بات پتا چلائی تھی۔۔

فاطمہ اور اسکے کمرے میں اب تایا زاد بھائی اور بھابھی رہتے تھے۔۔ بقول انکے کہ فاطمہ اپنا سارا سامان اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔ کوئی نشانی یا کوئی یاد نہ تھی۔ ہاں مگر ایک دن رانیہ (تایا زاد کی چھوٹی بیٹی اور دعا کی ہر عمر کزن) اسکے پاس آئی۔۔

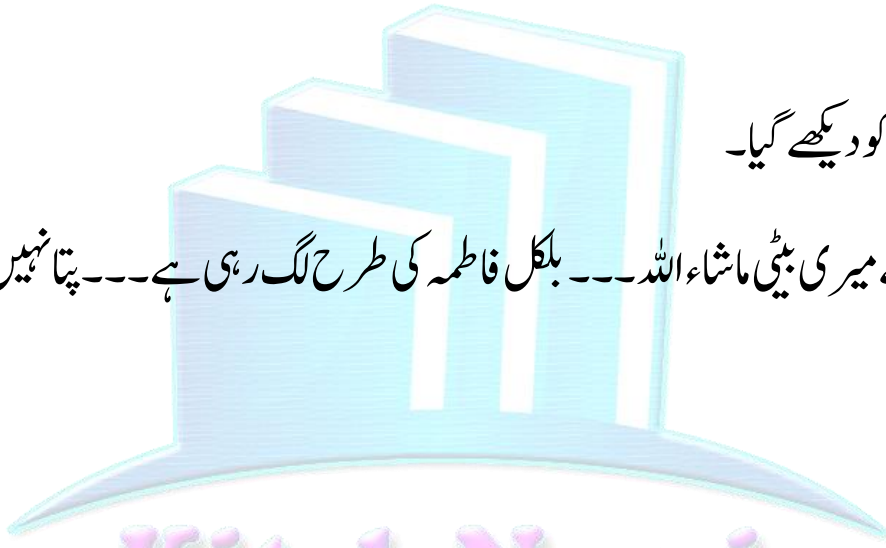
Posted on Kitab Nagri

چچا جان میرے پاس آپکو دینے کے لیے اس تصویر کے سوا اور کچھ بھی نہیں

رانیہ نے ایک تصویر اسکی طرف بڑھائی جس میں وہ اور دعا میٹرک کے رزلٹ کارڈ ہاتھ میں تھا مے سکول یونیفارم میں کھڑی تھیں۔۔۔

وہ یک ٹک اس تصویر کو دیکھے گیا۔

کتنی بڑی ہو گئی ہے میری بیٹی ماشاء اللہ۔۔۔ بلکل فاطمہ کی طرح لگ رہی ہے۔۔۔ پتا نہیں میری بیٹیاں کہاں ہوں گی۔



دوماہ مسلسل وہ فاطمہ کو ڈھونڈتا رہا۔۔۔ اب اسکی چھٹیاں بھی ختم ہونے کو تھیں۔ انہی دنوں ہیڈ کواٹر سے کال آئی۔۔۔ جس لیجنٹ کو نیویارک اسکی جگہ چارج سنبھالنے کے لیے بھیجا گیا تھا وہ پکڑا گیا تھا۔ اور اسکی سلامتی کا تاحال کوئی اشارہ بھی نہیں مل رہا تھا۔ سکندر کو ایک دفعہ پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے دوبارہ امریکہ جانا پڑ گیا۔۔۔

ایک دفعہ پھر فیملی پس پشت چلی گئی اور وطن کی محبت حاوی ہو گئی۔۔۔

فاطمہ اپنی بیٹیوں کو لے کر اچی چلی آئی تھی۔ ایک کرائے کا گھر لیا اور زندگی دوبارہ شروع کی۔ قریب ہی کہ ایک سکول میں ٹیچنگ شروع کر دی۔

دعا نے کالج میں ایڈمیشن لے لیا اور شام کے وقت محلے کے بچوں کو ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیا یوں زندگی مارے بندھے گزرنے لگی۔

دعا کا پورا نام دعا فاطمہ ماہین تھا۔ صرف اسکے گھر والے ہی اسکے پورے نام سے واقف تھے۔۔ جب سے سکندر گیا تھا وہ سکول اور اب کالج میں بھی اپنے آپ کو ماہین کہلاتی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



Posted on Kitab Nagri

جس کالج میں دعا نے ایڈمیشن لیا تھا وہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے تھے۔ میٹرک میں اچھے نمبروں کی وجہ سے اسکی فیس کافی کم ہوگئی تھی۔۔ کلاس میں بھی اسکے نمبر سب سے ٹاپ پہ آتے جس کی وجہ سے وہ اکثر و بیشتر امیر زادیوں کے حسد کا نشانہ بنتی رہتی۔ گھر آ کے روتی تو فاطمہ سمجھاتی

"دعا میری جان دنیا یونہی ستاتی ہے رلاتی ہے۔۔۔ تم جانتی ہو نہ کہ تمہارے سر پہ باپ اور بھائی کی کاسایہ نہیں تمہیں خود مضبوط بننا ہو گا۔ اپنے آپ کو بہادر بناؤ۔ اگر اسی طرح دوسروں کی باتوں کو دل سے لگاتی رہو گی تو تم بزدل ہو جاؤ گی پھر تم اپنے ملک کی خدمت کیسے کرو گی۔۔ ڈرپوک لڑکیاں آرمی میں بالکل نہیں جا سکتیں۔۔۔ سمجھ آئی یا نہیں"



دعا نے سمجھتے ہوئے عزم سے سر ہلایا تھا

"ٹھیک ہے امی اب میں بہادر بنوں گی۔۔ جب سے بابا گئے ہیں نہ میں تب سے بہت ڈرپوک ہوں گئی ہوں۔۔ لیکن اب میں بابا کی غیر موجودگی کو اپنی کمزوری نہیں طاقت بناؤں گی۔۔ اب میں کسی سے ڈروں گی نہیں۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

پھر وقت کے ساتھ ساتھ دعائیں بہت تبدیلی آتی گئی۔۔۔ وہ اب ایک پر اعتماد اور مضبوط لڑکی کا روپ دھار چکی تھی۔ اپنی زندگیوں کی تلخیوں کو یکسر بھلا کے وہ بھرپور طریقے سے زندگی جینے لگی۔۔۔ ہنستی اور سب کو ہنساتی۔۔۔ کالج میں ہونے والی ادبی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتی۔۔۔

دعا کو اداکاری کا بچپن سے ہی کافی شوق تھا۔ اکثر وہ فنکشنز وغیرہ پہ پر فارم کرتی رہتی ایک دفعہ تو اس کو کالج میں ہونے والے فن فئیر پہ اسکی شاندار اداکاری پہ انعام بھی دیا گیا تھا۔۔۔

وہ سیکنڈ ایئر میں تھی۔۔۔۔۔ اس دن کلرڈے تھا اور صبح سے اسکا دماغ خراب ہوا تھا۔۔۔ آتے ہی پھول اور کارڈز نے اسکا پارہ ہائی کر دیا تھا۔۔۔ صبح سے نجانے کتنے لڑکے اسکے پاس دوستی کی آفر لیے آرہے تھے۔۔۔

Kitab Nagri

"مس ماہین آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟"

"ماہین آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں"

ایک نے تو حد ہی کر دی کہنے لگا

Posted on Kitab Nagri

"آپکی ایکٹنگ بہت کمال کی ہے مجھے بھی سکھا دیں"

اسی دن اسکی پہلی ملاقات موحد عرف ہادی سے ہوئی تھی۔۔

وہ کالج کینیٹین کی جانب جارہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی

"ایکسیوزمی"

وہ بد مزہ سی ہو کر پلٹی۔۔

سامنے ایک خوبصورت اور بھولے بھالے سے چہرے والا لڑکا کھڑا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی کہیے"۔۔۔ دعا نے زبردستی مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"میرا نام موحد ہے۔ آپ مجھے نہیں جانتیں مگر میں آپکو جانتا ہوں۔ ماہین میڈم مجھے آپ سے اک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

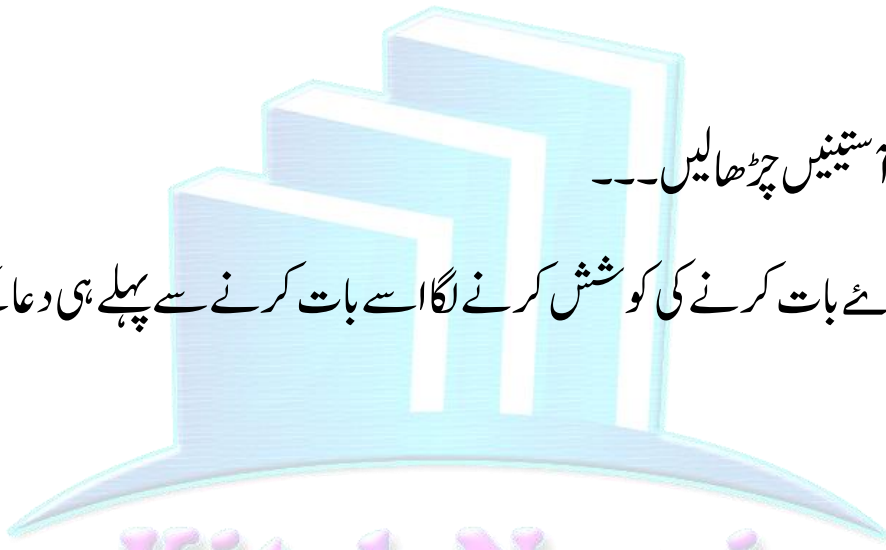
دعا کی رگیں تن گئی ہیں۔۔۔۔

اب اگر اس لڑکے نے مجھ سے دوستی والی کوئی بات کی نہ تو سارا غصہ اس پہ نکال دینا ہے

اسکا منہ توڑ دینا ہے میں نے۔۔

سوچتے ہوئے دعا نے آستینیں چڑھالیں۔۔

جبکہ موحد ہچکچاتے ہوئے بات کرنے کی کوشش کرنے لگا اسے بات کرنے سے پہلے ہی دعا کے کڑے تیوروں سے ڈر لگنے لگا۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موحد نے گلا کھنکار کے بات کا آغاز کیا۔۔

وہ بات یہ ہے کہ مجھے آپ سے آرمی اور سیکرٹ ایجنسیز کے بارے میں معلومات چاہیے تھی۔۔

دعا نے الجھن سے اسے دیکھا

مطلب میں کیا معلومات دے سکتی ہوں؟ میرے ابا کو نسا جنرل کرنل لگے ہوئے ہیں جو میں تمہیں آرمی میں بھرتی کروادوں۔۔ اور تم ہو کون؟

وہ ہچکچا کہ نظریں زمین میں گاڑھے بتانے لگا

وہ۔۔ میں فرسٹ ائیئر میں ہوں۔ اور مجھے پتا ہے آپکے والد آرمی میں ہیں۔۔۔۔۔



ہیں؟؟ وہ کیسے بھلا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک دن آپکی باتیں سنی تھیں جب آپ اپنی فرینڈز کو بتا رہی تھیں کہ آپ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد کی طرح آرمی یا سیکرٹ ایجنسی جوائن کریں گی۔ اسی لیے آپکے پاس آیا ہوں کہ پلیز مجھے بھی اس سلسلے میں گائیڈ کر دیں میں بھی انہی فیلڈز میں جانا چاہتا ہوں۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہممم۔۔ دعا ہنکارا بھر کے اسے سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے بولی۔

عمر کیا ہے تمہاری اور اپنا نام دوبارہ بتاؤ

جی موحد۔۔ سترہ سال۔۔ موحد نے آہستگی سے بتایا

ٹھیک ہے موحد۔۔ ویسے تو میری اتج بھی اتنی ہی ہے مگر میں تم سے ایک گریڈ سینئر ہوں اور تم مجھے بالکل بڑوں والی ریسپیکٹ دو گے؟ اور

اگر آرمی میں جانا چاہتے ہو تو میری ہدایات کو فالو کرو گے۔ اوکے؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوکے اوکے آپ فکر نہ کریں میں بالکل بڑے بوڑھوں والی عزت دوں گا آپ کو۔۔

موحد کے خوشی سے کہنے پہ وہ بد کی تھی۔

نہیں نہیں اتنی گہرائی والی عزت دینے کی بھی ضرورت نہیں بس تم سین ئی رزوالی رسپیٹ کرنا یہی کافی ہے۔۔

جی ٹھیک ہے۔ موحد نے بدستور نظریں جھکائے کہا تھا۔۔

اب تم جاسکتے ہو۔ کل سے تمہاری ٹریننگ شروع ہو جائے گی۔۔ دعا نے تحکمانہ انداز میں کہا تو وہ جی بہتر کہتا ہوا جانے کے لیے پلٹا

واہ دعا واہ کیا ایکٹنگ ہے رعب ڈالنے کی۔ اس نے دل ہی دل میں خود کو شاباشی دی تھی۔۔ جوئی رز کی شامت لانا تو اسکا اولین فرض تھا جس میں وہ کبھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی تھی

www.kitabnagri.com

سکندر کو پھر سے جیکسن موزلے نام کی نقلی شناخت کے سہارے امریکہ میں جانا پڑا۔۔ ایجنٹ دلاور کو پکڑ لیا گیا تھا اور ابھی سکندر کو کہیں سے بھی بھنک نہیں مل رہی تھی کہ وہ کہاں ہے۔۔

Posted on Kitab Nagri

اگر وہ کھل کے پوچھ گچھ کرتا تو اسکی اپنی شناخت کھل جانے کا خطرہ تھا۔ وہ ویسے ہی اب انکی نظروں میں کچھ مشکوک سا ہو گیا تھا کیونکہ بغیر بتائے وہ دو ماہ منظر عام سے غائب رہا تھا۔

مائی یکل ایک امریکی جاسوس تھا سی آئی اے کا اہم رکن۔ سکندر کی اس سے کافی دوستی ہو چکی تھی۔ مائی یکل کو سکندر کے بارے میں یہی پتا تھا کہ وہ ایک امریکن ڈبل ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور پاکستان انڈیا اور افغانستان کی معلومات امریکن خفیہ ایجنسیز کو دیتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اسے سکندر پر اعتماد تھا۔ سکندر کو اب مائی یکل کی مدد سے ہی اپنے ایجنٹ تک پہنچنا تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ اپنا فرض نبھائے جا رہا تھا۔ دعا کا سارا دھیان اپنی پڑھائی پر تھا۔ اب ادھر ادھر کی سرگرمیاں اس نے کافی حد تک ترک کر دیں تھیں۔ لیکن موحد کی روز کی ٹریننگ کروانا وہ بھولتی نہ تھی۔۔ کبھی کہتی

www.kitabnagri.com

تم میں اعتماد کی شدید کمی ہے۔۔ چلو ابھی سر اٹھا کر بات کرو اور اسے مزید مضبوط بنانے کے لیے سر کے پاس بھیجتی کہ جاؤ دس منٹ تک جا کے کوئی بھی بات کر کے سر کو مصروف رکھو۔ نہیں تو ٹریننگ کینسل

Posted on Kitab Nagri

اور وہ بیچارہ بھاگا بھاگا متعلقہ سر کے پاس چلا جاتا اور اتنی دیر میں دعا میڈم اپنا ٹیسٹ ایک دفعہ پھر ریوائی زکری لیتی کہ سر ابھی دس منٹ لیٹ ہیں۔۔

کبھی کبھی جب باہر سے کچھ منگوانے کا موڈ ہوتا تو بھی موحد ہی کام آتا۔۔

دیکھو موحد تمہیں یہ دیوار پھلانگ کر دوسری طرف جانا ہو گا۔ کیوں کہ آرمی کے ٹیسٹ میں دوڑ کے ساتھ ساتھ یہ بھی شامل ہے۔۔



وہ بیچارہ منمننا کے رحم طلب نظروں سے دعا کو دیکھتا

www.kitabnagri.com

مگر ماہین میڈم یہ دیوار۔۔ مم۔۔ میں کیسے۔۔۔ اگر کسی کو پتا۔۔۔

اور ماہین میڈم کسی بڑے آفیسر کی طرح تحکم سے کہتی۔۔

Posted on Kitab Nagri

موحد اگر تم یہ دیوار نہیں پھلانگو گے تو کسی طرح بھی آرمی میں نہیں جاسکتے ہو

اور پانچ سات دفعہ کی کوشش کے بعد بازو کو چھلوا کے اچھی خاصی رگڑیں کھا کے وہ دیوار پہ چڑھ کے کود ہی جاتا
تو دوسری طرف پیسے پھینک کے کہتی۔۔۔۔

سنو اگر باہر چلے ہی گئے ہو تو ذرا شامی بادشاہ کے ہوٹل سے بریانی ہی لا دو اور سنو تمہیں بھاگ کے جانا ہو گا
کیوں کہ بریک ختم ہونے میں بیس منٹ رہتے ہیں۔۔



اور موحد بڑبڑاتا ہی رہ جاتا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کوئی اتنا بھی اچھا نہ لگا کرے کسی کو کہ وہ اپنی ہر بات منوانے پہ اگلے کو مجبور کر دے۔۔۔

یو نہی اسی بھاگم دوڑ میں کب سیکنڈ ایئر کے امتحان قریب آگئے پتا ہی نہ چلا۔ الوداعی پارٹی میں اس نے موحد
سے ایکسیوز کیا تھا۔

موحد میں جانتی ہوں میں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہے مگر۔۔۔۔۔

مگر آپ نے میرے حق میں بہت اچھا کیا۔۔۔۔۔ موحد

نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔

مجھ میں اعتماد پیدا کر دیا۔ اور ہاں میری دوڑ بھی اب کافی تیز ہو گئی ہے۔ اب تو گھر دیر سے جاؤں تو دیوار پھلانگ کے جاتا ہوں۔۔۔ کافی پریکٹس جو ہو گئی ہے۔ لیکن ڈر بھی لگتا ہے کہ کوئی یو چور نہ سمجھ لے۔۔۔

اسکی پھیکی پھیکی سی ہنسی اس بات کی غماز تھی کہ وہ اپنی ماہین میڈم کو مس کرے گا۔

www.kitabnagri.com

سر میں نے ایجنٹ دلاور کو رسیو کر لیا ہے۔ اسکی حالت کافی تشویشناک ہے مگر آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اسکی لوکیشن آپ کو بھیج دی ہے۔۔۔۔۔ جی سر اس میں کوئی شک نہیں کہ دلاور نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ انکو مجھ پہ شک ہو گیا ہے مگر دلاور کی سلامتی کے لیے مجھے رسک لینا پڑا۔

Posted on Kitab Nagri

سکندر فون پہ ہیڈ کو اٹر رپورٹ کر رہا تھا کہ کچھ کھٹکاسا محسوس ہوا

سر مجھے لگتا ہے کوئی آیا ہے میں بعد میں فون کرتا ہوں۔۔ اور اگر نہ کیا تو سمجھ لیجیے گا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کہہ کر کال کاٹی اور ہسٹری ڈیلیٹ کی۔۔

کمرے سے باہر نکل کے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھا۔۔ بظاہر کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ مگر کچھ کھٹکاسا تو ہوا تھا۔۔ وہ بچن کی طرف جانے لگا تو ایک دم پیچھے سے کسی نے اسکی گردن میں سوئی ی چھبوی ی تھی۔۔ سکندر بے دم سا ہو کر زمین پہ گر گیا۔ گرنے سے پہلے اسے مائی یکل کی شکل نظر آئی ی تھی۔۔

تو کیا میں پکڑا گیا ہوں؟ بے ہوش ہونے سے پہلے یہی سوچ اسکے ذہن میں آئی ی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

فاطمہ نے اب اپنا ذاتی سکول کھول لیا تھا۔۔ حالات کافی حد تک اچھے ہو چکے تھے۔۔ دعاب بی ایس سی کر انٹیلی جنس بیورو میں جنرل ڈیوٹی 11 کے لیے اپلائی کر چکی تھی۔۔ موحد سے وہ مسلسل رابطے میں تھی۔۔ پہلے اس نے آرمی میں جانے کا سوچا تھا پھر اپنا ارادہ بدل دیا اور تھرڈ ایئر میں ہی آئی بی میں اپلائی

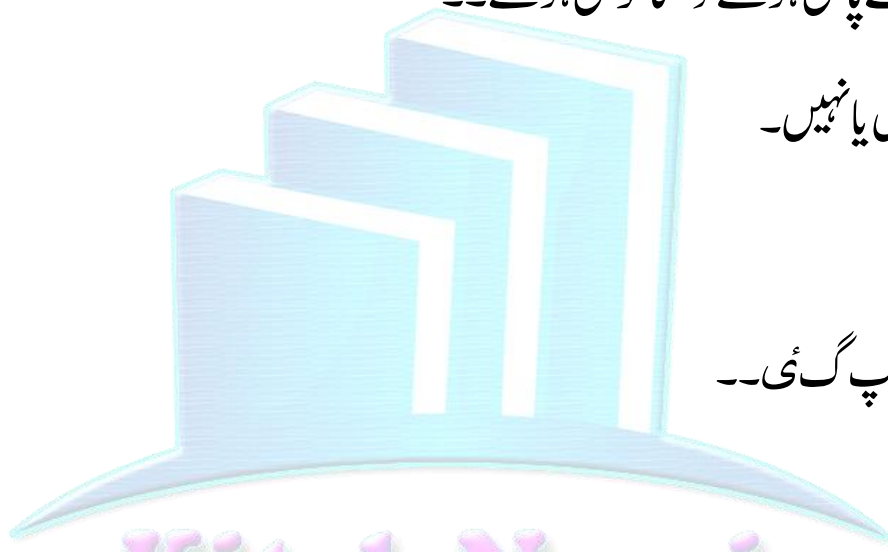
Posted on Kitab Nagri

کر دیا۔۔ جب تک وہاں سے انٹرویو کے لیے کال اور باقی مراحل طے ہوئے تب تک اسکی بی ایس سی بھی مکمل ہو چکی تھی۔۔۔ جس روز وہ پرفیکٹلی اپنی ٹریننگ کر کے ایک ایجنٹ کے روپ میں تھی اس دن اسے اپنے بابا کی کمی بے اختیار بے محسوس ہوئی تھی۔۔

اگر آج وہ ادھر میرے پاس ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔۔

پتا نہیں وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔

وہ سوچ کے خود ہی کانپ گئی۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں بابا کو کچھ نہیں ہوا وہ ایک دن واپس ضرور آئیں گے۔۔

دعا کے بارے میں فاطمہ کے علاوہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔۔ جن دنوں اسے ٹریننگ کے لیے جانا تھا فاطمہ نے عانیہ سمیت سب کو یہی کہا تھا کہ وہ سیشل کورس کرنے دوسرے شہر گئی ہے۔۔

Posted on Kitab Nagri

جب تک اسکی ٹریننگ مکمل ہوئی تب تک موحد نے بھی اپلائی کر دیا تھا۔ بظاہر گھر والوں کے سامنے وہ نوکری کے لیے بھرپور کوشش کر رہا تھا جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس نے بی ایس سی کے پہلے سال میں ہی آئی بی کے لیے اپلائی کر دیا تھا۔ پھر دعا کے مشورے سے ہی ایک سکول میں پڑھانا شروع کر دیا۔ اور بی ایس سی پارٹ ٹو پڑھنے کے لیے کالج میں سیکنڈ ٹائی م کی کلاسز لینے لگا

انہیں دنوں جب وہ نتاشہ کے رویے سے اکتا جاتا تو مشورے کے لیے دعا کو فون کرتا۔۔

ماہین میڈم یہ آپ نے کس بلا کے سکول میں مجھے پڑھانے کا کہہ دیا ہے۔۔۔ وہ سکول کی کو آرڈینیٹر مس نتاشہ اسکو پتا نہیں کیا مسئلہ ہے ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہے۔۔ میں بتا رہا ہوں کسی دن وہ سن لے گی میرے ہاتھوں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور دعا کا قہقہہ اتنا اونچا ہوتا کہ فون کانوں سے پرے ہٹانا پڑتا۔۔

تو کیا وہ تمہیں اچھی نہیں لگتی۔۔ وہ شرارت سے پوچھتی

نہیں بلکل نہیں۔

(مجھے آپ اچھی لگتی ہیں) وہ دل میں کہہ کے رہ جاتا

اچھا سنو اس فالتو لڑکی پہ اپنی انرجی ویسٹ نہیں کرنی اپنا کام دھیان اور ایمانداری سے کرو۔۔ کیوں کہ بہت جلد تم میرے انڈر کام کرو گے جون ئی ر

او کے جیسا آپ بولیں۔۔

موحد نے دعا کے کہنے پہ ہی اپنی بہن نمرہ کا ایڈمیشن اس کالج میں کروایا تھا جہاں عانیہ کو اس نے داخل کروایا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

بقول دعا کے عانیہ کی کمپنی اچھی ہونی چاہیے تھی جو اس نے نمرہ کی صورت اسے مہیا کر دی۔ اب کسی حد تک دعا عانیہ کی طرف سے بے فکر ہو کر اپنی جاب پہ فوکس کر رہی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

سال بھر کے اندر وہ کافی کچھ سیکھ چکی تھی اور اب اس قابل ہو چکی تھی کہ خود سے بھی کسی مسئلے یا مشن کو حل کر سکے۔۔ سال بھر کے اندر ہی موحّد بھی ٹریننگ کے لیے سیلیکٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمر اور ارتج بھی پاس آؤٹ ہوئے تھے جو اب ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے طور پر باقائے دہ طور پر اپنی ڈیوٹی سنبھالنے کے لیے تیار تھے۔ جبکہ دعاسب انسپکٹر کے عہدے پر فائز تھی۔۔۔

انہی دنوں اوپر سے حکم آیا کہ ایک سینئر سیاستدان ملک وہاج کی نگرانی کرنی ہے۔۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ایک ناگوار

سی بدبو بھی اس کے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔ بمشکل اس نے اپنے گھومتے سر کو سنبھالا۔ کچھ پل تو ذہن میں آیا ہی نہ کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے پھر حواس ذرا اٹھکانے آئے تو یاد آیا کہ مائی یکل نے اسکی گردن میں پیچھے سے اک سوئی چھبوا کر اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔۔۔ اب یقیناً وہ سی آئی ی اے والوں کے نرغے میں تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

انف خدایا میں سی آئی ی اے کے ہاتھ لگ چکا ہوں۔۔ پتا نہیں وہ میرے بارے میں کتنا جان چکے ہیں۔۔ اور کتنا جاننے کی مزید کوشش کریں گے۔۔ اور وہ کیسے حربے استعمال کریں گے یہ اسکو سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ جب ایک جاسوس پکڑا جائے تو اسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔۔۔

وہ اٹھ کے دروازے تک گیا اور زور زور سے دروازہ بجانے لگا۔

دروازہ کھولو تم لوگ کون ہو اور مجھے کیوں قید کر رکھا ہے۔ وہ انگریزی میں چلا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ مائی یکل کے ساتھ ایک اور سفید فام کمرے میں آیا۔

سکندر کا جی چاہا کہ ایک گھونسا مار کہ اس دھوکے باز کا منہ توڑ دے۔ مگر جبر کیے رکھا اور چپ چاپ ان کے اشارے پہ ایک طویل راہداری سے گزر کے ایک اور کمرے میں آیا۔ اس دوران اس سفید فام نے اپنے پستول کی نال مسلسل سکندر کی پسلی سے لگا رکھی تھی۔۔۔

جس کمرے میں وہ آیا تھا وہ جیل کی مانند ایک چوکور نما سادہ سا کمرہ تھا وسط میں ایک دو کرسیاں پڑی تھیں اور اسکے عین اوپر ایک بڑا سابلب لگا ہوا تھا۔ اسے ایک کرسی پہ بٹھا کہ رسیوں سے باندھ دیا گیا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تھوڑی دیر میں ہی ایک اور سوٹڈ بوٹڈ سفید چمڑی والا اندر داخل ہوا انداز و اطوار سے کوئی بڑا آفیسر لگ رہا تھا۔ اسکے اندر آتے ہی وہ سفید فام اور مائی یکل باہر چلے گئے۔۔۔۔

سکندر کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ کے کچھ دیر وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

تم کون ہو تمہارا اصل نام کیا ہے۔ اس نے انگریزی میں سوال کیا تھا

میں ایک امریکی ہوں اور میرا نام جیکسن موزلے ہے۔ سکندر نے بھرپور خوف کے اور گھبراہٹ کے تاثرات چہرے پہ سجاتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جواباً وہ کچھ دیر تک سکندر کو گھورتا رہا پھر یکدم اٹھ کے ایک زوردار تھپڑ سکندر کے چہرے پہ رسید کیا۔ اس آدمی نے نہ جانے کہ ہاتھوں میں پہنا ہوا تھا۔ سکندر کا گال اندر تک زخمی ہو گیا جیسے کسی نے تیز دھار برچھیاں اسکے گال میں پیوست کر دیں تھیں۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم لوگوں کو کیوں لگتا ہے میں کوئی ی اور ہوں۔ چاہو تو میرے بارے میں ساری معلومات نکلواؤ۔ مگر مجھے مارو نہیں پلیز۔

اس آفیسر نے روتے ہوئے سکندر کو الجھن سے دیکھا۔۔۔

تو کیا تم اس بات سے بھی انکار کرو گے کہ چند ماہ پہلے تم پاکستان گئے تھے اور وہاں کچھ رہ کے بھی آئے تھے۔۔۔؟

آپکو کسی نے غلط انفارمیشن دی ہے میں پاکستان میں چند دن نہیں پورے دو ماہ رہ کے آیا ہوں۔۔۔

سکندر کے بھولپن سے کہنے پہ وہ آفیسر کچھ دیر تذبذب سے اسے دیکھتا رہا گویا اسے امید نہیں تھی کہ سکندر اتنی آسانی سے مان جائے گا

دوسری جانب سکندر سمجھ چکا تھا کہ ابھی وہ محض اسے شک کی بنا پہ اٹھا کے لائے ہیں۔ یعنی وہ کچھ نہیں جانتے معاملہ دو اور دو چار کر کے سنبھالا جاسکتا تھا اور نہ ان گوری چمڑیوں والے بے رحم لوگوں سے کچھ بعید نہ تھا کہ بغیر کسی سوال جواب کے گولی مار دیتے۔۔۔

تم پاکستان کس لیے گئے تھے؟۔۔۔ برف سے بھی ٹھنڈا لہجہ جیسے جذبات نام کی کوئی چیز نہ ہو

کیا آپ کو مائی یکل نے کچھ نہیں بتایا۔ میں اسے بتا کے گیا تھا کہ مجھے ایک ضروری کام ہے۔

کیسا ضروری کام۔؟۔ ہنوز تولتی نظریں

وہ اصل میں۔۔۔ میں پاکستان میں کچھ این جی اوز کو غیر قانونی طور پہ چلا رہا ہوں۔۔۔ ان این جی اوز کی وجہ سے ہر ماہ خطیر رقم مل جاتی ہے۔۔۔ کچھ مہینوں سے وہ این جی اوز گڑبڑ کر رہی تھیں تو مجھے اس مسئلے کو دیکھنے کے لیے پاکستان میں جانا پڑ گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

نام بتاؤ ان پاکستانی این جی اوز کے۔۔۔

سکندر نے دھیرے سے دو تین بدنام این جی اوز کے نام بتا دیے جو واقعی وجود رکھتیں تھیں۔۔۔ سکندر نے وہاں جنیکسن موزلے کے نام سے ہی رجسٹریشن کروائی ہوئی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کبھی نہ کبھی اسے اس کو رکی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر وہ خرائٹ آفیسر موبائی ل پہ مصروف رہا۔۔۔ یقیناً وہ ان این جی اوز کو چیک کر رہا تھا کہ وہ واقعی جیکسن موزلے کے نام پہ تھیں یا نہیں۔۔۔ جیسے جیسے وہ سکرین اوپر کرتا جا رہا تھا اسکے چہرے سے جیسے اطمینان جھلکنے لگا تھا۔۔

ہمم۔۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں علم تھا کہ کوئی پاکستانی ایجنٹ پکڑ لیا گیا ہے؟

نہیں بھلا مجھے کیسے علم ہو گا میں تو نچلے درجے کا پیسوں کے لیے کام کرنے والا ایجنٹ ہوں۔۔

سکندر نے حیرانی سے شانے اچکائے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایکدم ہی وہ آفیسر طیش سے اٹھا تھا سکندر کو گریبان سے پکڑ کے اسکے جڑے دبوچے سرد لہجے میں اپنے موبائی ل کی سکرین آگے کی۔۔

سکرین پہ کچھ تصاویر تھیں جن میں سکندر سڑک کے کنارے کھڑا تھا۔۔

تم اگر کچھ نہیں جانتے تو تم اس علاقے میں کیا کر رہے تھے جہاں ایک بلڈنگ میں ہم نے اس اسپائی می کور کھا تھا؟

سکندر کو لگا جیسے وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سنبھال لے گا مگر۔۔۔۔۔

اب ساری خوش فہمیاں کسی بلبے کی مانند پھٹ گئی تھیں۔

وہ جان گیا اب باقی کی زندگی اسے ٹارچر سیل میں گزارنی پڑے گی۔۔۔۔۔ ایک گمنام کی طرح وہ اپنے وطن اور سب کے لیے گمنام ہونے جا رہا تھا۔

Kitab Nagri

ملک وہاں اپنے علاقے کا با اثر ایم این اے تھا۔ قومی اسمبلی میں بھی اسکی پہنچ تھی۔۔۔ اگلے الیکشن میں وہ اپنے صوبے کے وزیر اعلیٰ کے لیے نامزد بھی تھا۔۔۔ بظاہر سب ٹھیک تھا لیکن جب اوپر سے آرڈر ملا کہ اس پہ کرپشن کا شبہ ہے تو اس بات کی تصدیق کرنا اور اس معاملے کو ہینڈل کرنا دعا فاطمہ ماہین کے سپرد کیا گیا۔ اعلیٰ آفیسرز کے نزدیک یہ کوئی بڑا اہم کیس نہیں تھا اسی لیے سب انسپکٹر ماہین کو کہہ دیا گیا کہ وہ اس معاملے کی جانچ پڑتال کر کے رپورٹ بنائے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دعا ان دنوں ایک اور کیس پہ کام کر رہی تھی۔۔۔ اس لیے اسے ایک نیوز رپورٹر کا رول پلے کرنا تھا۔۔۔ اور سب سے اچھا اور اسکے حق میں بہتر ہونا یہ تھا کہ وہ اپنے بی ایس سی کے انگلش ٹیچر سر عظیم کے نیوز چینل میں کچھ عرصہ کام کر لے۔۔۔ یہ اس لحاظ سے بھی ایک اچھا فیصلہ تھا کہ وہ کیمرے کے سامنے آنے سے منع کر سکتی تھی۔۔۔۔

موحد جو کے اب ہادی تھا اسکو ملک وہاج کا سیکورٹی گارڈ بنا دیا گیا۔۔۔ وہ، سیکینگ کا ماسٹر تھا اور آسانی سے سارے ثبوت ڈھونڈ سکتا تھا۔ اور ہادی کی کوششوں کے نتیجے میں ہی ملک وہاج اور پیر جلال کے کنکشن کا پتا چلا۔۔۔۔

یعنی معاملہ کرپشن سے کچھ آگے کا تھا۔۔۔ عمر کو شوکت بنا کے پیر جلال کے آستانے پر تعینات کیا گیا۔۔۔ جس سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ وہ آستانے کے پیسے کسی خاص مقصد سے کہیں بھیجتا ہے۔۔۔۔ اور کہیں نہ کہیں اس کا تعلق خفیہ تنظیموں سے بھی ہے۔۔۔۔

لیکن شوکت (عمر) اسکے گھرتک رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ اب اگلہ مرحلہ یہ سوچنے کا تھا کہ پیر جلال کے گھرتک کیسے پہنچا جائے۔۔۔۔

وہ ویسے ہی اپنے کام کو لے کر پریشان تھی اور فاطمہ نے بھی اب اسکو شادی کے لیے تنگ کرنا شروع کر دیا۔۔

کیا ہے امی۔ ابھی میں صرف بائییس سال کی ہوں اور آپ مجھے شادی کے لیے کہہ رہی ہیں۔۔

وہ جنبھلاہٹ سے سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔۔ کیس کی پریشانی کیا کم ہے جواب امی۔۔۔۔

دیکھو دعا ابھی شادی کے لیے کون کہہ رہا ہے۔۔ بس بات پکی ہو جائے منگنی ہو جائے۔۔ شادی دو تین سال بعد کر لیں گے۔

فاطمہ نے اسے رمان سے سمجھانے کوشش کی۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر تفسیسی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

یہ آپ کو میری منگنی اور شادی کی اتنی جلدی کیا پڑی ہے؟ کوئی بات ہوئی ہے

Posted on Kitab Nagri

بات تو اتنی خاص کوئی ی نہیں بس یہ تمہارا سارا سارا دن گھر سے باہر رہنا راتوں کو دیر سے آنا محلے والوں کو باتیں بنانے پر مجبور کر رہا ہے۔۔۔۔ اسی لیے میں چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔

کیا کوئی ی رشتہ آیا ہے؟ دعائے بات کاٹ کر پوچھا۔

فاطمہ نے کوئی ی جواب نہ دیا ابھی وہ خود کنفرم نہیں تھیں دعا کو کیا بتائیں۔

بتائیں نہ کس نے رشتہ بھیجا ہے؟ وہ دوبارہ گویا ہوئی

رشتہ تو نہیں مگر ثریا نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اختر کے لیے تمہارا کہا تھا۔۔ فاطمہ تذبذب سے بولیں تھیں۔

دعا آج نہیں تو کل تمہاری شادی تو کرنی ہی ہے پھر اختر دیکھا بھلا شریف بچہ ہے۔۔ تم اسے اپنی جاب کا بتاؤں گی تو میرا خیال وہ اعتراض کرے گا۔ کیوں کہ ثریا کے بقول وہ سارے گھروالے تمہیں بہت پسند کرتے ہیں

(افف یہ ثریا آئی بھی نہ) امی ابھی مجھے سوچنے کے لیے تھوڑا وقت چاہیے۔۔۔ اتنی جلدی میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی

جان چھڑانے والے انداز میں کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

اسے بار بار میٹنگ کے لیے جانا پڑتا تھا۔۔ پھر وہ پہلا کیس بھی ختم ہونے کے قریب تھا تو وہ روز چینل نہیں جاپاتی تھی۔۔ کبھی کبھی تو دورانِ رپورٹنگ ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے جانا پڑتا تھا۔۔ سر عظیم نے باز پرس کی تو انکو بھی مطمئن کر دیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سر میں جانتی ہوں آپ مجھ پہ غصہ ہیں لیکن میں تو چینل کے لیے ہی تو بھاگ دوڑ کر رہی ہوں۔۔ کچھ دنوں تک آپ کو ایک بڑے سیاستدان کی کرپشن کے ثبوت نہ دیے نہ تو میرا نام دعا فاطمہ بدل کر کچھ اور رکھ دیجیے گا۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکے پر جوش انداز پہ سر عظیم کھل کے مسکرائے۔۔ ریو الونگ چئی ر کی پشت سے ٹیک لگا کر وہ کچھ دیر سوچنے کی ایکٹنگ کرنے کے بعد بولے۔۔

"تو پھر ہم آپ کا نام بدل کے ماہین رکھ دیں گے۔۔ ٹھیک ہے نہ دعا۔۔ ویسے۔۔ مجھے آج تک ایک بات کی سمجھ نہیں آئی ی کالج میں تو سب تمہیں ماہین کہتے تھے نہ تو اب اپنے آپ کو دعا کہلاوانے کی وجہ؟"

"تب مجھے کیا پتا تھا کہ میں نے ایک ایکٹ بنا ہے
اف شٹ یار اب یہ تو واقعی سوچنے والی بات ہے۔۔۔۔۔ جنجھلا کے وہ سوچتی ہوئی خود پہ کڑھی۔۔

"دراصل سر آپ تو جانتے ہیں نہ میرا نام آئی ڈی کارڈ پہ ماہین لکھا ہوا ہے۔۔ وہ سوچ سوچ کے بولی تھی۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔ وہ تھوڑا آگے کو ہوئے جیسے کسی بہت ہی اہم راز سے پردہ اٹھنے والا ہو۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
Kitab Nagri
 ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



تھوڑی دیر وہ چپ رہی جیسے اپنے جذبات پہ قابو پار ہی ہو پھر بھرائی کی آواز میں بولی۔۔

"سر آپکو تو پتا ہے میرے والد کا سایہ میرے سر پہ نہیں گھر میں بھی بس امی اور بہن ہے۔۔ میں پیار اور شفقت کی ترسی ہوئی کی جب یہاں آئی تو میں نے سب کو اسی لیے اپنا نام دعا فاطمہ بتایا۔۔ جب سب مجھے دعا کہتے ہیں نہ تو بڑی اپنائیت سی فیل ہوتی ہے۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا۔۔۔ سر عظیم کو شرمندگی ہوئی کہ انکی وجہ سے بیچاری دعا کا دل دکھا۔۔

ابھی وہ کچھ کہنے کے لیے الفاظ جوڑ رہی تھیں کہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"آپ سے گزارش ہے سر ماہین نام کے لفظ کو دوبارہ کبھی اپنی زبان پہ مت لائیے گا۔۔۔ سکول کالج کے اتنے سال اس نام کی اجنبیت کو سہا ہے اب مزید حوصلہ نہیں۔۔۔ میں اب دعا ہوں اور دعا ہی رہوں گی۔۔۔ بھول جائیں کہ میرا اصل نام ماہین ہے۔"

اپنا بیگ اٹھا کر آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ بھاگتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔

www.kitabnagri.com

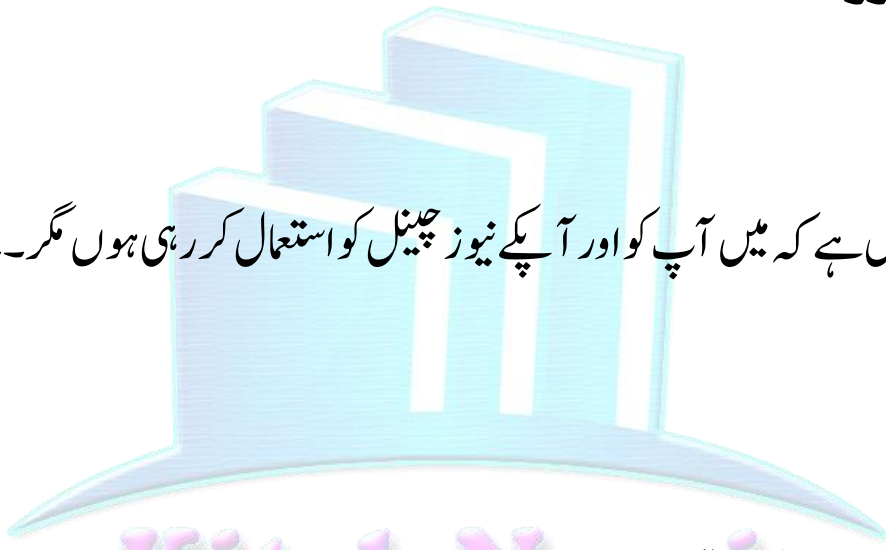
جبکہ سر عظیم اپنے آپ سے وعدہ کرنے لگے کہ وہ کسی ماہین نام کی لڑکی کو نہیں جانتے وہ صرف دعا کو جانتے ہیں جو بہت اچھے اور سچے دل کی مالک ہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ بھاگتی ہوئی واشروم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ دروازہ بند کر کے واش بیسن کے سامنے آئی۔۔۔ گہرے گہرے سانس لیتے خود کو کمپوز کیا۔۔

"بچ گئی آج تم دعا فاطمہ ماہین صاحبہ"۔۔ آئی نے میں اپنے آپ کو دیکھ کر مخاطب کرتے ہوئے وہ منہ پہ پانی کے چھینٹے مارنے لگی۔۔۔

"سوری سر مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو اور آپکے نیوز چینل کو استعمال کر رہی ہوں مگر۔۔۔۔۔ مجبوری ہے۔۔"



اب وہ سرعظیم کو یہ تو نہیں بتا سکتی تھی کہ دوران ٹریننگ جب سب کو وہ بڑے شوق سے اپنا نام دعا فاطمہ ماہین بتایا کرتی تھی تو انسٹرکٹر نے کتنی سختی سے اس سے کہا تھا کہ چونکہ اسکا آئی ڈی کارڈ پہ لکھا ہوا نام ماہین ہے تو سب یہاں اسکو ماہین ہی بلائیں گے۔۔۔ اور جب وہ ایک ایجنٹ بن گئی تھی تو باس نے کیا کہا تھا بھلا اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔۔۔ ہاں یاد آیا باس نے کیا کہا تھا۔۔۔

پھر ذرا وہ مسکراتے ہوئے بولے تھے۔۔

"اور ماہین کو اپنا نام دعا فاطمہ بہت پسند ہے نہ تو اب سے باہر کی دنیا کے لیے آپ دعا ہو اور آئی بی کے اندر کی دنیا کے لیے ماہین۔ ویسے یہ ضروری نہیں ہے لیکن احتیاط اچھی چیز ہے۔۔۔"

اور اس بات کو اس نے پلو میں باندھ لیا تھا اسی لیے سر عظیم کو منع کیا کہ وہ کسی کو اسکا اصل نام نہیں بتائیں گے اور اسکو دعا ہی کہا کریں گے۔۔۔۔

ٹن ٹن ٹن۔۔۔ موبائی لپہ میسج کی ٹیون بجی سے وہ ہوش میں آئی تھی۔۔

"مجھے تو اب خود کنفیوژن ہونے لگ گئی ہے کہ میں اصل میں ہوں کون۔ دل کر رہا ہے یہ دونوں نام چھوڑ کہ اک تیسرا نام رکھ لوں۔"

بڑبڑاتے ہوئے اس نے بیگ سے موبائی ل نکال کر دیکھا۔۔۔ ہادی کا میسج تھا۔۔۔ اسے بے اختیار یاد آیا

موحد کو ہادی بنانے میں بھی اسکا ہی ہاتھ تھا۔۔۔ جب اسے ملک وہاج کی طرف بھیجنا تھا تو اس نے بڑے رعب سے قرض اتارا تھا۔۔۔

"موحد اب تم (آپ کہنے کا تکلف وہ نہیں کرتی تھی) ایک ایجنٹ ہو اسی لیے اپنی اصل شناخت کو بھول جاؤ آج سے تم موحد نہیں ہادی ہو اور عمر کچھ عرصے کے لیے شوکت ہے بعد میں اسکا بھی کوئی اچھا سا نام رکھ دوں گی۔۔۔ ٹھیک ہے نہ۔۔۔ ویسے یہ ضروری نہیں ہے مگر احتیاط اچھی چیز ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک اور میسج کی پیب ہوئی تو وہ سوچوں کو پرے جھٹکتے میسج پڑھنے لگی۔۔۔

موحد عرف ہادی نے بتایا تھا کہ ملک وہاج کی کرپشن کے خلاف اسے ثبوت مل گئے ہیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"گریٹ۔۔" وہ خوش ہو گئی تھی۔۔ اب آگے کا مرحلہ طے کرنا تھا۔۔ اور اسکے لیے اب وہ اپنی ٹیم سے ملنے جا رہی تھی۔۔۔

ملک وہاج کی کرپشن کے ثبوت دعا کے پاس تھے۔۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ ثبوت سر عظیم کے چینل سے نشر کر دے گی لیکن سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ پیر جلال کے گھر کیسے جائے گی کوئی ی ٹھوس وجہ کوئی ی پلان۔۔۔۔ کچھ سمجھ نہی آرہا تھا۔۔ اسی وجہ سے وہ شدید پریشانی میں تھی اور عانیہ کو لگ رہا تھا کہ اسے کسی سے محبت و جبت ہو گئی ہے اسی لیے ہر وقت وہ خیالوں میں کھوئی رہتی ہے۔۔۔ پھر ایک دن اس نے لوکل ٹی وی چینل پہ اشتہار دیکھا جس میں پیر جلال کا ذکر تھا کہ جو بھی مسئلہ ہے حل کروائی یں۔۔۔۔

اسے جیسے اپنے مسئلے کا حل مل گیا۔۔ ہاں یہ ٹھیک تھا وہ ایک عام مریدنی بن کے اسکے آستانے پہ جائے گی تو اس پہ شک نہیں ہو گا لیکن۔۔۔

بات پھر وہی تھی کہ اسکے گھر تک ایک عام مریدنی کیسے پہنچے گی۔۔

عمر کی معلومات کے مطابق وہ کافی عیاش فطرت اور خوبصورت لڑکیوں کا شکاری تھا۔۔ اکثر لڑکیوں کو وہ اپنے گھر بھی لے جاتا تھا۔۔۔

چند دن یونہی ریسرچ اور تیاری میں گزر گئے۔۔۔۔۔ اس نے ملک و ہاج کی کرپشن کے سارے ثبوت سر
عظیم کے حوالے کر دیے۔۔ ٹھیک بارہ بجے وہ بریکنگ نیوز نشر ہوئی تھی اور وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی وہاں سے پیر
جلال کے آستانے کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔۔ اس نے نقاب کر رکھا تھا اسی لیے بے فکر تھی کہ کوئی پہچان
نہیں پائے گا۔۔۔۔۔

آستانے پہنچ کے وہ باہر عورتوں والی قطار میں بیٹھی اپنی باری پہ اندر جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ جب اس نے
ثریا آئی کو وہاں بیٹھے دیکھا۔۔۔

اونویہ یہاں کیسے؟ اگر انہوں نے مجھے پہچان لیا تو میرا پلان چوپٹ ہو جائے گا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسکی باری آئی تو وہ جلدی سے اندر بڑھ گئی۔۔

پیر جلال کو اپنی باتوں اور معصومیت سے اس نے ایک بیوقوف لڑکی ہونے کا پورا پورا تاثر دیا ہی سہی کسرا سکی
خوبصورتی نے پوری کر دی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس پہلی ملاقات میں اس نے پوری طرح سے جلال اکبر کے حواسوں پہ قبضہ جما لیا تھا۔ اس نے اسے یہی بتایا تھا کہ وہ ایک لڑکے کے چکر میں ہے اور تعویذ لینے آئی ہے۔ ساتھ ہی ثریا آنٹی کے بارے میں بتا کہ کہہ دیا کہ اگر وہ میرے بارے میں کچھ پوچھیں تو نہ بتائیے گا۔۔۔ اپنے نام کے بارے میں اس نے یہی کہا کہ اس کا نام دعا ہے لیکن سب اسے گڑیا کہتے ہیں (افف ایک اور نام۔۔۔ وہ سوچ کے رہ گئی)

بہر حال وہ پہلے امتحان میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ گھر آ کے وہ ثریا آنٹی کے بارے میں سوچ سوچ کے پریشان ہوتی رہی۔۔۔۔۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے امی اور عانیہ دوسرے کمرے میں سو رہیں تھیں۔۔۔ لیکن اسکی نیند ثریا آنٹی نے اڑا رکھی تھی

کاش انہیں پتہ نہ لگے کہ نقاب میں میں تھی۔۔۔ لیکن مجھے اب بار بار آستانے پہ جانا پڑے گا اگر وہ بھی اپنے مسئلے کے حل کے لیے جاتی رہیں تو میرا کام نہیں ہو پائے گا۔۔۔ ویسے وہ کیوں وہاں گئی ہیں تھیں۔۔۔

سوچتے سوچتے وہ یکدم چونکی تھی۔۔۔ فوراً اٹھ کے جلال اکبر کو فون ملا یا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم پیر جی۔۔۔ میں دعا میرا مطلب ہے گڑیا بات کر رہی ہوں۔۔۔ آج میں آئی ی تھی نہ آپکے آستانے
پہ۔۔۔۔۔ اور آپ نے مجھے یہ فون نمبر بھی دیا تھا۔۔۔۔۔ یاد آیا؟۔

ہاں یاد آگیا ہے۔۔۔ دعا بولو کیا بات ہے۔

آواز کو سریلا بنانے کے لیے اس نے فون پرے کر کے کھنکارا پھر معصومیت کے تمام ریکارڈز توڑتے ہوئے
پوچھنے لگی۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ پیر جی مجھے پوچھنا تھا کہ۔۔۔۔۔ وہ میری ہمسائی کی شریا آئی کیوں۔۔۔۔۔ کیوں آئی ہیں تھیں وہاں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسری جانب سے کچھ سیکنڈز بعد اسے جواب دیا گیا۔

اچھا وہ عورت۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کے رشتے کے سلسلے میں استخارہ کروانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ وہ پرسکون ہوئی پھر جیسے ہی بات کی تہہ تک پہنچی چلا اٹھی۔۔۔

کیا رشتہ۔۔۔۔ استخارہ۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟ حیرت سے پوچھا گیا۔

نہیں کک کچھ نہیں۔۔۔ وہ جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی

آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیا جواب دیا ثریا آنٹی کو؟

Kitab Nagri

میں نے استخارہ کر کے اسے کہہ دیا کہ لڑکی بڑی معصوم اور نیک ہے آپ کل ہی رشتہ لے کر چلے جائیں۔۔۔

فٹے منہ تیرا ڈبہ پیر نہ ہو تو۔۔۔ اس نے دل میں کلس کر کہا

اچھا پیر جی میں فون رکھتی ہوں امی بلارہیں ہیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جان چھڑانے والے انداز میں کہہ کر اس نے فوراً کال کاٹ دی۔۔۔

اب وہ سر ہاتھوں میں پکڑے پریشان سی بیڈ پہ بیٹھی سوچ رہی تھی۔۔۔

یہ ثریا آئی تو میری توقع سے زیادہ تیز نکلیں۔۔۔ ہائے اللہ کہیں کل واقعی ہی رشتہ لے کر نہ آجائیں۔۔۔ امی نے تو اسی وقت ہاں کہہ دینی ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا کچھ تو سوچنا پڑے گا۔۔۔

سوچ دعا سوچ۔۔۔ تم سوچ سکتی ہو۔۔۔

ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے وہ اپنے آپ کو موٹیویٹ کرنے لگی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آخر تھوڑی سی سوچ و بچار کے بعد اسے ایک آئیڈیا آ ہی گیا۔۔۔

جلدی سے عانیہ کے بیگ سے رجسٹر نکال کے کچھ صفحے پھاڑے۔۔۔ انکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے۔۔۔ ہر ٹکڑے پہ آڑھی تر چھی سی لکیریں کھینچ کے کاغذ کو فولڈ کر کے تعویذ کی شکل دے دی۔۔۔ اس کے بعد آرام سے

Posted on Kitab Nagri

بالوں میں کنگھی کی اور چٹیا بنالی۔۔۔۔ کنگھی سے بال نکال کر انہیں لال رنگ کے دھاگے کے ساتھ ام تعویذ نما کاغذوں کے ساتھ باندھ دیا۔۔۔۔ دراز سے کالے رنگ کا کپڑا نکال کے روئی کی مدد سے ایک پتلا نما چیز بنائی اور اسکے اندر ڈھیڑ ساری سوئی یاں چھبھو دیں۔۔۔

کاش میرے پاس لال رنگ ہوتا تو اور بھی مزہ آ جاتا۔۔ اس نے تاسف سے سوچا۔۔۔

یہ کام کرنے کے بعد کالی چادر لی اپنی ماسٹر کی اٹھائی اور دبے قدموں گھر سے باہر جانے لگی۔۔۔

گلی میں نکل کے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ کوئی بھی نہیں تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا۔۔۔۔ یہاں کے لوگ جلد سونے کے عادی تھے اسی لیے ہر طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا۔۔۔

وہ احتیاط سے ادھر ادھر دیکھ کر چلتی ہوئی ی ثریا آنٹی کے گھر کے سامنے رکی۔۔۔ گیٹ پہ عام سالاک لگا ہوا تھا اس نے ماسٹر کی گھمائی تو لاک کھل گیا۔۔۔ گیٹ کھول کہ وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔ سامنے بڑا سا برآمدہ تھا پھر اندر کی طرف کمرے تھے۔۔۔ وہ دبے قدموں سے چلتی ہوئی کچن میں گئی۔۔۔ دو تعویذ وہاں چولہے کے پاس رکھ دیے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

فرتج کھول کے اندر وہ پتلا رکھ دیا۔۔۔ اچانک خیال آیا تو تین انڈے نکالے فرتج بند کی اور وہ تینوں انڈے نیچے زمین پہ پھینک دیے۔۔۔

باہر آکر دو تعویذ برآمدے میں ایسی جگہ رکھ دیے جہاں آسانی سے نظر پڑ سکے۔۔۔

"میرا خیال ہے اتنا کافی ہے۔۔۔ کمزور دل ثریا آنٹی کا اتنے میں ہی دم نکل جانا ہے۔۔۔ اب دیکھتی ہوں کیسے لے کر آتی ہیں رشتہ لے کر اور کل یہ سیدھا پہنچیں گی پیر جلال کے پاس۔۔۔ یوں ایک تیر سے ہوں گے دو شکار"

وہ مزے سے ہاتھ جھاڑتی ہوئی واپسی کے لیے پلٹ گئی۔۔۔

اسکا پلان یہ تھا کہ ثریا آنٹی کو خوف زدہ کرے۔۔۔ اسکے دو فائی دے ہوتے ایک تو وہ پیر جلال کے پاس جاتیں وہاں دعا کو دیکھ کے وہ شک میں پڑ جاتیں یوں وہ کبھی بھی رشتہ لے کر نہ آتیں اور دوسرا وہ جلال کو کہہ سکتی تھی کہ وہ اپنی ہمسائی کی وجہ سے آزادی سے آستانے نہیں آسکتی تو جلال لازمی اسے اپنے گھر بلائے گا اور وہاں وہ اپنا کام کر سکے گی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اگلے دن وہ جان بوجھ کے آستانے گئی۔۔۔ توقع کے عین مطابق ثریا آنٹی وہیں تھیں اور ان کے ہاتھ میں وہی نقلی تعویذ اور پُتلا تھا۔

اس نے جان بوجھ کے اپنی تھوڑی سی جھلک ثریا آنٹی کو دکھائی اور انہیں پھر سے شک میں مبتلا کر دیا۔۔۔ یہ آنکھ مچولی واقعی ثریا کو شک میں مبتلا کر رہی تھی کہ وہ دعا ہی ہے اب تک دعا چار دفعہ دعا جلال اکبر سے ملاقات کر چکی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ مکمل طور پر اس پہ اعتبار کرنے لگا تھا۔۔۔

پلان کے مطابق چار دن بعد دعا نے پھر وہی حرکت دہرائی اسے معلوم تھا اگلے دن ثریا پھر سے آستانے ہو گی۔ اس نے جان بوجھ کے جلال کو فون کر کے کہا کہ وہ آستانے آرہی ہے مگر جب اس نے کہا کہ نہیں تم دوسرے آستانے پہ آ جاؤ تو دعا کو اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا کیوں کہ جو پتا اس نے دیا تھا وہ اسکے اپنے گھر کا تھا۔ وہاں پہنچ کے اس نے سب سے پہلے ڈرائی نگ روم میں کیمرے لگائے تھے پھر تھوڑا سا جذباتی ڈرامہ کر کے اس نے جلال کے کمرے تک رسائی حاصل کی۔ دس منٹ میں فٹافٹ اسکی الماری کھول کے کچھ فائی لوں کی تصویریں بنائی۔۔۔ پھر جلدی سے منہ پہ پانی کے چھینٹے مار کر نیچے چلی آئی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دوسری طرف جو شک ثریا آنٹی کو اس پہ ہو چکا تھا اسکی تصدیق کے لیے انہوں نے شوکت (عمر) کو دعا کی فائل
چرانے پہ معمور کیا تھا۔

عمر نے اسی وقت اسے فون کر کے بتایا تھا

"ماہین میڈم۔ وہ جو آپ کی ہمسائی ہے نہ وہ آپ کے نام کی فائل مانگ رہی ہے اور مجھے اس کام کے لیے
پیسوں کی آفر بھی کر رہی ہے نہ جانے اسکو آپ پہ کس قسم کا شک ہے"

وہ پورے دل سے مسکرائی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے عمر تم کچھ دن انکو ٹال کے رکھو اور جب میں کہوں تب وہ فائل انکے حوالے کر دینا

وہ جانتی تھی کہ ثریا آنٹی اب چین سے نہیں بیٹھیں گی۔۔ اس نے بھی ایک ہفتے تک انکو مزید تنگ کرنے کا ارادہ
ملتوی کر دیا۔

کچھ دن ان فائی لز کی جانچ پڑتال میں گزر گئے جو اس نے جلال کے کمرے سے حاصل کیں تھیں۔۔ اس کے ڈرائی نگ روم میں لگائے گئے کیمرے سے بھی اس کی ملاقاتوں کا احوال پتا چلتا رہا۔۔ انہی ملاقاتوں سے پتا چل گیا کہ جلال سے کون کون ملنے آتا ہے ان کی گفتگو کی ریکارڈنگ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تین دن بعد اسکے گھر خاص مہمانوں نے آنا تھا۔۔۔ دعا نے فوراً پلان بنالیا کہ اسے کیا کرنا ہے وہ اب اسکا پرسنل موبائی ل ہیک اور ٹیپ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مقررہ دن سے ایک رات پہلے اس نے دوبارہ سے تعویذ بنائے۔۔ چونکہ ثریا آنٹی پچھلے کچھ دنوں سے آستانے نہیں جارہیں تھیں تو وہ چاہتی تھی کہ کل وہ لازمی آستانے جائیں اس لیے ان کو زیادہ خوفزدہ کرنے کے لیے اس نے عمر سے کہہ کر ایک مری ہوئی مری بھی منگوائی اور عین ثریا آنٹی کے صحن میں لے جا کر اسے ذبح کر دیا۔۔۔۔

صبح کو ثریا آستانے پہ تھیں تو دعا جلال کے گھر۔۔۔۔ جسے ہی بارہ بجے وہ آستانے سے آیا تو اسے دیکھ کر کافی غصہ ہوا تو اس نے روایتی طریقہ آزمایا اور زار و قطار روناشروع کر دیا۔ اور مرد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ

Posted on Kitab Nagri

عورت کے آنسوؤں سے نہ پگھلے۔۔ وہ بھی پگھل گیا اور اسکے دام میں آگیا۔۔ دعا نے کانوں میں بلوٹو تھ لگا رکھا تھا اور ہادی کی آواز مسلسل اسکے کانوں میں آرہی تھی۔۔۔

توبہ توبہ ماہین میڈم آپ کو تو بیسٹ ایکٹر کا ایوارڈ ملنا چاہیے۔۔

جیسے ہی اس نے جلال سے موبائی ل مانگا تو دینے میں تامل کرنے لگا لیکن پھر اسکے آنسوؤں کے آگے ہار مان کے اسے اپنا موبائی ل دیا اور باہر اپنے مہمانوں کو ریسو کرنے چلا گیا۔۔۔

ماہین میڈم سب سے پہلے اسکے کنٹیکٹس چیک کریں۔۔ ہادی کے کہنے پہ جلدی جلدی اس نے اسکے سارے کنٹیکٹس کی تصویریں لیں واٹس ایپ اور ای میلز چیک کر کے ٹریسر بھی لگا دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اب وہ ناصرف اسکا فون ٹیپ کر سکتے تھے بلکہ وہ کہاں کہاں جاتا تھا یہ بھی معلوم کر سکتے تھے۔۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ دنوں تک ملک وہاج سے استغفی لے لیا گیا اور اسی خوشی میں سر عظیم نے اسے برتھ ڈے کا کہہ کر پارٹی میں بلوایا۔۔۔

جانے سے پہلے صبح اس نے عمر کو فون کر کے کہہ دیا کہ آج شام تک اسکے نام کی فائی ل ثریا آئی کو دے دے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ جذباتی ہو کر اسکے گھر چلیں آئی یں گیں۔۔۔

"آجائیں وہ گھر۔۔۔ میں تو پارٹی میں جا رہی ہوں۔۔۔ میری بلا سے جو مرضی آکر کہیں وہ"

سر جھٹک کر وہ جانے کے لیے تیار ہوئی۔۔۔ وہاں جا کر پتا چلا کہ وہ برتھ ڈے پارٹی نہیں تھی۔۔۔ اسے سب کے سامنے جانے کا کہا جا رہا تھا۔۔۔ سر عظیم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی بات نہ مانتی۔ لیکن اپنی وجہ سے وہ اپنے استاد کی انسلٹ نہیں کروا سکتی تھی۔۔۔

مجبوراً اسے ایکسپوز ہونا پڑا۔۔۔ جلدی جلدی وہ بات کر کے سٹیج سے اتر آئی اور لان کے نسبتاً ایک خاص گوشے میں چلی آئی۔۔۔ تبھی ہادی نے کال کر کے اسے بتایا کہ ملک وہاج نے اسے اغوا کرنے کا حکم دیا ہے۔۔۔ تو اس نے اسی وقت پلان بنایا کہ وہ جان بوجھ کر اغوا ہوگی تاکہ انکے خفیہ ٹھکانوں کا معلوم کیا جاسکے۔۔۔ آٹھ بجے ڈی ایس پی سر نے میٹینگ بلائی تھی اسے اور ہادی کو فون پہ لیا۔۔۔ ان دونوں نے تین چار منٹ ہی میٹینگ اٹینڈ کی کیوں کہ ہادی ملک وہاج کے گھر پہ تھا اور دعا سر عظیم کے۔۔۔

میٹنگ کے دس منٹ بعد ہادی نے کال کر کے بتایا کہ دعا کو اغوا کرنے نکل چکے ہیں۔۔۔ جب تک وہ آتے اس نے عانیہ سے بات کی وہ اسے بتا رہی تھی کہ ثریا آئی گھر پہ آ کے کہہ رہیں تھیں کہ دعا کسی لڑکے کے چکر میں مزاروں پہ جاتی ہے۔۔۔۔

اس نے سکون کا سانس لیا چلو اک مسئلہ تو ختم ہوا۔

اسکے بعد امی کو فون کر کے بتایا کہ اسے تین دن تک ارجنٹ مشن کے لیے شہر سے باہر جانا ہو گا۔

اب ساڑھے آٹھ ہو چکے تھے۔۔۔ شکاری خود شکار ہونے آرہے تھے اسے اب انکے خفیہ ٹھکانے کا پتا چلانے کے لیے کسی منصوبے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ قدرت اپنا پلان بنا چکی تھی اور بے شک اسکے پلان ہمارے حق میں بہتر ہوتے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابہتہاج کو یوں گرفتار کرنا پلان میں شامل نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ کہتے ہیں نہ جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔۔۔ ابہتہاج کی گرفتاری بھی اس لحاظ سے فائی دہ مند ہوئی کہ عمر نے اسکی آواز میں یہ تو پتا چلا لیا کہ خود کش حملہ آور کب آئیں گے۔۔۔ لیکن ان کے ٹھکانے کا تو وہاں کو بھی پتا نہیں تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اب ابہتاج کی مدد سے ہی یہ معلوم کیا جاسکتا تھا کہ جلال نے ان کو کہاں رکھا ہے۔۔

اور اس کام کے لیے اب وہ ابہتاج کے پاس لاک اپ میں موجود تھی۔۔۔

ہیلو مسٹر ابہتاج کیسا محسوس ہو رہا ہے آپ کو؟ ایم شیور کہ آپ مزے میں ہوں گے۔

اسکے طنزیہ انداز پہ وہ غصے سے چلایا

مجھے کیوں یہاں بند کیا گیا ہے؟ نکالو مجھے یہاں سے۔۔۔ مجھے اپنے ڈیڈ کو فون کرنے دو وہ تم سب کی اچھے طریقے سے خبر لیں گے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دعا نے اسے مسکرا کے دیکھا

تو تم یہاں سے باہر جانا چاہتے ہو؟

ہاں۔۔ وہ سر ہلاتا ہوا اسیدھا ہو کر بیٹھا

یہ جاننے کے باوجود کہ تمہارا باپ ایک مجرم ہے۔ ملک دشمن ہے۔۔ اسلحہ کی اسمگلنگ کرتا ہے۔ دہشتگردوں کو پناہ دیتا ہے اور فوج کے خلاف سازشیں کرتا ہے۔۔ تم یہ کہہ رہے ہو کہ تمہیں جانے دیا جائے۔۔ تمہیں پتا ہے تمہیں اپنے باپ کا ساتھ دینے کے جرم میں پھانسی دی جاسکتی ہے۔۔

اسکا سنگین انداز اور پھانسی کا ذکر ابہتاج کے حواس مختل کرنے کے لیے کافی تھا۔۔

مم مجھے نہیں پتا کہ۔۔۔ میرا باپ یہ سب کرتا ہے۔۔۔ مجھے کچھ بھی نہیں پتا۔۔۔

وہ تھوک نگلتا بمشکل بولا۔۔۔ آج تک کسی نے اس سختی سے بات تک نہیں کی تھی اور یہ آفیسر اسے پھانسی کا کہہ رہی تھی۔۔۔ اسے ابھی سے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں کیسے مان لو کہ تمہیں اپنے باپ کے کرتوتوں کا کچھ علم نہیں۔۔۔

مجھے واقعی نہیں پتا میں قسم کھانے کو تیار ہوں۔۔۔ پلیرز مجھے جانے دو

بس رونے کی ہی کسر رہ گئی تھی ورنہ وہ پوری طرح سے ڈھے چکا تھا۔۔۔

مسٹر ابھتاج ہم ایسے تم پہ یقین نہیں کر سکتے۔۔۔ تم سوچ نہیں سکتے تم خفیہ ایجنسیز کے ہاتھ چڑھ چکے ہو۔۔۔ ہو سکتا ہے تمہیں عدالت وغیرہ میں بھیجنے و کیلوں اور ثبوتوں چکر میں پڑنے کی بجائے سیدھا سیدھا گولی مار دی جائے۔۔۔

وہ جی جان سے کانپ گیا۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا تھا کہ ڈیڈا ایسے کام کرتے ہیں۔۔۔ پلیز میں مرنا نہیں چاہتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن وہ اسکی سننے کی بجائے اپنی کہے جارہی تھی۔۔۔

لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمہیں پہلے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جائے پھر ہاتھ پیر کاٹ کے کہیں پھینک دیا جائے۔۔۔ ابھی کچھ دنوں پہلے ہم نے ایسا ہی ایک کیس ہینڈل کیا ہے۔۔۔ وہ بھی تمہاری طرح کچھ بھی بتانے اور

Posted on Kitab Nagri

تعاون کرنے کو تیار نہیں تھا۔ پھر اسکے ساتھ ہم نے کیا کیا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔ بلکہ رکومیں تمہیں دکھاتی ہوں۔۔۔

اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے موبائی ل نکالا اور اسکے سامنے ایک ویڈیو پلے کی جس میں ایک شخص کو بری طرح سے پیٹا جا رہا تھا۔ اسکے ناخن ادھیڑے جا رہے تھے۔۔ گرم گرم کھولتے ہوئے پانی میں اسکا سر ڈبو یا جا رہا تھا۔۔ اس آدمی کی دلدوز چیخوں سے ابہتاج کی رہی سہی کسر بھی جواب دے گئی۔۔۔

اس نے موبائی ل پیچھے کر کے جیب میں واپس ڈال لیا اور سرد لہجے میں ابہتاج کو مخاطب کیا جس کے چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

تم نے اگر ہمارے ساتھ تعاون نہیں کیا تو تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا لیکن اگر تم تعاون کرو گے تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہاں سے جانے بھی دیا جائے۔۔۔

میں ہر قسم کا تعاون کرنے کو تیار ہوں۔۔ وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا تھا۔۔ وہ کیوں اپنے باپ کی وجہ سے پھنسے۔۔

Posted on Kitab Nagri

ٹھیک ہے تم اٹھو اور میرے ساتھ آؤ۔۔ اسے اپنے پیچھے چلنے کا اشارہ کرتی وہ اب ایک آفس میں تھی۔۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔۔ دونوں اطراف میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔۔ جبکہ دروازے کی سامنے والی دیوار کے ساتھ سربراہی کرسی اور ٹیبل سیٹ کیا گیا تھا

جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔۔ ابہتاج کو کمرے سے ملحک باتھ روم میں جانے کا حکم دیا۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو اسے صوفے پہ بیٹھنے کا کہا اور خود بھی سامنے بیٹھ گئی۔

مسٹر ابہتاج ہمیں پتا ہے کہ کل مزار پہ حملہ ہونا ہے اور اسکو روکنے میں تم ہماری مدد کرو گے۔۔ تم ابھی جلال اکبر کو ویڈیو کال کرو گے اور جس طرح میں سمجھاؤں گی اس طرح سے اس سے بات کرو گے۔۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔۔ اس نے سستے ہوئے چہرے کے ساتھ سر ہلایا۔

ایک بات یاد رکھنا ذرا بھی ہوشیاری کی تو تمہاری زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں۔۔ سفاکیت سے کہتے ہوئے اس نے ابہتاج کا موبائل اس کے سامنے کیا۔

یہ پکڑو اور ویڈیو کال کر کے پتا کرو کہ جلال نے ان خود کش بمباروں کو کہاں رکھا ہے۔۔۔

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس نے جلال کو ویڈیو کال کی تھی۔۔۔

وہ تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔ اسکے ساتھ دوسا تھی واجد اور جبار بھی تھے۔۔۔ وہ دونوں سیل میں ہی تھے اسی لیے وہ انکو بھی ساتھ ہی لے آئی۔۔۔۔۔ وہ سب اب ناظم آباد کے علاقے کی طرف جا رہے تھے۔۔۔۔۔ جلال نے وہیں پہ ان لوگوں کو چھپا رکھا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر جلال خود ان کو ایئر پورٹ سے ریسیو کرنے جاتا تو وہ اسکا تعاقب کر کے ٹھکانہ معلوم کر سکتے تھے۔۔۔ لیکن جلال نے بہت زیادہ احتیاط برتی تھی اور اپنے کسی آدمی کو ایئر پورٹ بھیجا تھا حد تو یہ اسکے فون سے بھی اس سلسلے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ جلال خود بھی ابھی تک کسی خاص جگہ پہ نہیں گیا تھا ورنہ اسکے موبائل میں لگے ٹریسر سے معلوم ہو جاتا۔۔۔۔۔ لیکن اتنی زیادہ احتیاط کے باوجود بھی بلی تھیلے سے باہر آگئی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ابہتاج نے اسکو کال کر کے دعا کے سکرپٹ کے مطابق بات کی تھی اور اس جگہ کا ایڈریس لے لیا تھا۔۔۔ اس
سنسان سے علاقے میں گھر ایک دوسرے سے کافی فاصلے پہ تھے۔۔۔۔۔

جو ایڈریس ان کے پاس تھا وہ ایک بڑا سا مکان تھا۔۔۔ دروازے پہ دو سیکیورٹی گارڈز گن پکڑے چوکس ہو کر
بیٹھا ہوئے تھے۔۔۔ انہیں یقیناً بہت محتاط رہنے کے ہدایت دی گئی تھی اس لیے وہ ارد گرد کے ماحول پہ
نظریں رکھے ہوئے تھے۔۔۔ مکان کے اندر سے وقتاً فوقتاً کتے کے غرانے کی آوازیں بھی آرہیں تھیں۔۔۔

وہ دور سے ہی گھوم کے مکان کے عقبی سمت میں چلے گئے۔۔۔ دیوار پھلانگ کے دوسری طرف کو دے
۔۔۔ دھپ کی آواز پیدا ہوئی تھی کچھ منٹ وہ یونہی ساکت بیٹھے رہے پھر نظریں بچا کر آگے
بڑھے۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک کمرے سے باتوں کی آواز آئی۔۔۔۔۔ یقیناً وہ خود کش حملہ آور
وہیں تھے۔۔۔ اس نے واجد اور جبار کو اشارہ کیا اور ایک گہری سانس بھر کے وہ دروازہ کھول کے اندر داخل
ہوئی۔۔۔۔۔

سامنے بیڈ پہ تین نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جو انہیں دیکھتے ہی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

خبردار چیخا نہیں۔۔۔ جبار نے ریوالور نکال کر انکو دھمکی دی۔

کک کون ہیں آپ لوگ؟ ان میں سے ایک نے خوف سے پوچھا۔۔

ڈرو نہیں ہم تمہیں نقصان نہیں پہنچائی گے۔۔ آرام سے بیٹھ کر ہماری بات سن لو۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



دعا کے نرم لہجے پہ وہ بیڈ پہ بیٹھ گئے مگر خوف ہنوز انکے چہروں پہ چھایا ہوا تھا۔۔۔
واجد دروازے کے پاس جا کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ اگر کوئی آئے تو نظر آجائے۔۔۔ جبکہ جبار دعا کے
ساتھ وہیں ان لڑکوں کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

دیکھو ہم پولیس سے ہیں اور جانتے ہیں کہ تم تینوں کیوں اور کس مقصد سے کراچی آئے ہو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے اگر آپ ہمیں گرفتار کریں گے تو گناہ ہو گا آپ کو۔۔ ہم تو جہاد کرنے آئے ہیں۔۔

درمیان میں بیٹھے لڑکے نے نڈر انداز میں کہا تھا۔۔

اچھا جہاد۔۔ دعا استہزائی یہ انداز میں ہنسی تھی

اور یہ جہاد تم اس دہشتگرد جلال کے کہنے پہ کر رہے ہونہ؟

وہ دہشت گرد نہیں۔۔ مجاہد ہیں اور ہم بھی دہشتگرد نہیں ہیں ہم صرف جنت کے طلب دار ہیں۔۔

www.kitabnagri.com

جنت؟ وہ شدید حیران نظر آئی

اتنے معصوم لوگوں کی جان لے کر تم لوگ جنت نہیں جہنم میں جاؤ گے۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سارے لوگ مزاروں پہ جاتے ہیں۔۔۔ اللہ کے سوا کسی اور سے مانتے ہیں۔۔۔ شرک کرتے ہیں اور شرک کرنے والے کافر ہوتے ہیں اور کافروں کو مارنا جہاد ہے۔۔۔ صحابہ نے بھی تو جہاد کیا تھا۔۔۔

احمد نامی لڑکے نے رٹی رٹائی باتیں دہرائی تھیں۔۔

اف یار۔۔۔ وہ جی بھر کے بد مزہ ہوئی۔۔۔ جیکٹ سے موبائی ل نکالا۔۔

مجھے پتا تھا کہ تم لوگ باتوں سے قائل نہیں ہو گے اسی لیے یہ دیکھو جلال اکبر دی گرینڈ ہشتگرد کے کارنامے۔۔۔

موبائی ل پہ جلال کی ویڈیو تھی۔۔۔ جس میں وہ ایک بار میں تھا ہاتھوں میں شراب پکڑے لڑکیوں کی بانہوں میں جھولتا ہوا۔۔۔

پھر عمر نے جو ریکارڈنگ کی تھی وہ سنوائی جس میں جلال صاف صاف ان جنت کے شیدائیوں کو بے وقوف کہہ رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ تینوں لڑکے بے حد حیران تھے۔ جیسے یقین نہ آرہا ہو

ابھی مزید ثبوت بھی میں دکھا سکتی ہوں مگر عقل مند کے لیے اتنا ہی کافی ہونا چاہیے۔۔۔

ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا اب ہم کیا کریں۔۔۔۔۔

اب تم لوگ وہی کرو گے جو میں بولوں گی۔۔۔ تحکم سے کہتے ہوئے وہ اب انکو سمجھانے لگی کہ کل وہ مزار میں خود کش جیکٹس پہن کے نہیں آئی یں گے اور جلال کو بالکل بھی کچھ ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔

اگلا دن دھماکہ خیز تھا۔۔۔ چڑھتا سورج اسکی زندگی کا چراغ گل ہونے کی وعید لے کر آیا تھا۔۔۔

وہ اب ہسپتال کے بیڈ پر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھی۔۔۔ اس نے اپنا فرض نبھا دیا تھا۔۔۔

ہم تو مٹ جائیں گے اے ارضِ وطن لیکن

ہسپتال میں معمول کی چہل پہل تھی۔۔۔ نرسیں اور ڈاکٹر ادھر سے ادھر آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔ خوشی اور غم کی ملی جلی سی کیفیت تھی۔۔ کوئی اپنے کسی عزیز کی وفات پہ نہ ڈھال ہو رہا تھا تو کوئی کسی نئی زندگی کی خوشیاں منا رہا تھا۔

دعا اندر آپریشن تھیڑ میں تھی۔۔۔ پچھلے دو گھنٹے سے ڈاکٹر آپریشن میں اور وہ سب باہر دعاؤں میں مصروف تھے۔۔۔ ڈی ایس پی صاحب بھی آگئے تھے۔۔۔

سکندر کی حالت بہت بری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ انکی بیٹی۔۔۔۔۔ انکی برسوں سے بچھڑی ہوئی بیٹی کس حال میں تھی۔ یہ سوچ سوچ کر ان کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔ یہ اذیت اس اذیت و تکلیف سے کہیں زیادہ تھی جو انہوں نے امریکہ میں قید کے دوران سہی تھی۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی جگہ دعا کے بارے میں سوچ رہے تھے۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہادی ارتج اور عمر ایک طرف کھڑے اپنے آنسو روک رہے تھے۔۔

ڈاکٹر ابھی تک آکیوں نہیں رہے۔ اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں؟

ارتج پریشانی سے آپریشن تھیٹر کو دیکھتے ہوئے بولی تھی

ارتج دعا کرو ہماری مابین میڈم کو کچھ نہ ہو۔۔ ہادی نے کس دل سے کہا تھا یہ وہی جانتا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی جان دے کر اسکی جان بچالے۔

عمر نے ہادی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دینے والے انداز میں دبایا۔۔۔

عزیر کے بازو پہ پٹی باندھی جا چکی تھی۔ گولی چھو کے گزری تھی اس لیے بچت ہو گئی تھی۔۔ وہ اور افراز سکندر سے تھوڑے فاصلے پہ بیٹھے ہوئے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

کتنا جان لیوا احساس ہوتا ہے کہ جو آپ کی دعاؤں میں بستا ہوا اسکی زندگی کے لیے اک دن دعائیں مانگنی پڑیں۔ کاش کے کوئی ی عزیر سے پوچھتا کہ اسکے دل کی اس وقت کیا حالت تھی۔۔ وہ بے بسی کی انتہا پہ تھا۔۔۔۔۔ دو سال بعد۔۔۔۔۔ پورے دو سال بعد وہ اسکے قریب تھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھ سکتا تھا مگر کہاں؟ موت کی دہلیز پر۔۔۔۔۔

وہ جی جان سے کانپ کے رہ گیا۔۔۔

نہیں نہیں اللہ اسے کچھ نہ ہو۔۔۔ بے شک میری سانسیں لے لیں لیکن اسے زندگی دے دیں۔۔۔

دعا بہت خوش قسمت تھی کہ اسکو چاہنے والے اتنے زیادہ لوگ اسکی زندگی کی دعا کر رہے تھے۔۔۔ سب اسکے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔

سکندر آنکھیں موندے اپنی بیٹی کے بچپن کے دن یاد کرتے ہوئے مسلسل اسکی سلامتی کی دعا مانگ رہے تھے کہ ہادی کی آواز پہ ہوش میں آئے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر تم نے فاطمہ آنٹی کو فون کر دیا تھا نہ؟

ہاں وہ بس آنے والی ہوں گی۔۔۔ میں نے ابھی انکو کچھ نہیں بتایا جب یہاں آجائیں گی تو ارتج بتا دے گی

Posted on Kitab Nagri

عمر کے رنجیدگی سے کہنے پہ سکندر کو فاطمہ کا خیال آیا تھا

فاطمہ۔۔۔۔ اپنی پریشانی میں وہ فاطمہ کو تو بھول ہی گئے تھے۔۔

فاطمہ آرہی ہے۔۔ میری فاطمی۔۔ بارہ سال بعد دیکھوں گا اسے میں۔۔ لیکن وہ کیسے سہہ پائے گی اپنی بیٹی کو
اس حال میں دیکھ کر

وہ بے حال سے ہو کر دوبارہ آنکھیں موند گئے۔

ڈی ایس پی زیادہ دیر رک نہیں سکتے تھے۔۔ ابھی جا کر انہوں نے مجرموں سے تفتیش بھی کرنی تھی۔۔ اسی
لیے وہ دوبارہ آنے کا کہہ کر چلے گئے۔۔

اذان کی صدا بلند ہوئی تو سب کے قدم خود بخود مسجد کی جانب اٹھنے لگے۔۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ سکول سے آج جلدی آگئی تھیں۔۔ دل کو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ سوچا کچھ دیر آرام کر لیتی ہوں پھر شاید طبعیت سنبھل جائے۔۔

لیٹ کے بھی دل کو چین نہیں ملا۔۔ بار بار دعا کا خیال ستانے لگا۔

میرا خیال ہے اسکو فون کر کے اسکی خیریت معلوم کر لیتی ہوں

سوچتے ہوئے انہوں نے دعا کو فون کیا مگر جواب نہ دار۔۔ دوبارہ کیا مگر نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر تک عانیہ بھی آگئی۔ امی کو یوں پریشان بیٹھے دیکھا تو پوچھنے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امی کیا ہوا ہے؟ ایسے کیوں بیٹھیں ہیں؟

دعا کا خیال آ رہا ہے پتا نہیں میری بچی کس حال میں ہوگی۔ ٹھیک بھی ہوگی یا نہیں

عانیہ لا پرواہی سے بیگ صوفے پہ اچھالتی خود بھی وہیں بیٹھ گئی۔۔

ارے امی آپنی کو کیا ہونا ہے۔۔ گھر سے چلی گئی ہیں عیاشی کر رہی ہوں گی۔۔

عانیہ تمیز سے بات کرو بڑی بہن ہے وہ تمہاری۔ فاطمہ نے ناگواری سے ٹوکا۔

اب وہ میری کچھ نہیں لگتی جو زندگی سے چلا جائے اسکے ساتھ میرا کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔۔ وہ مرگئی ہیں میرے لیے۔۔ جیسے بابا مر گئے۔۔

سنگدلی سے کہتی وہ یونیفارم بدلنے چلی گئی۔۔ اسے جیسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ دعا جیسے یا مرے۔

www.kitabnagri.com

فاطمہ اسکو بعد میں ڈانٹنے کا ارادہ کرتے ہوئے دوبارہ دعا کا نمبر ڈائل کرنے لگیں لیکن نمبر ہنوز بند تھا۔

اسکے دوستوں کو فون کرتی ہوں۔۔ بڑبڑاتے ہوئے وہ اب ہادی کو کال کرنے لگیں۔۔

بیل جا رہی تھی لیکن وہ فون اٹھا نہیں رہا تھا

اللہ خیر گھبراتے ہوئے ارتج کو کال کی لیکن اسکا نمبر بھی بزی جا رہا تھا۔۔

عانیہ ماں کی بے چینی اور بے قراری نظر انداز کر کے آرام سے کھانا کھانے لگی

"امی کھانا کھالیں۔ بھوکا رہنے سے آپکی بیٹی واپس نہیں آئے گی۔۔"

"تم ہی کھاؤ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

فاطمہ نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کندھے اچکا کہ دوبارہ کھانے لگی۔۔ کھانے سے فراغت پا کے وہ اندر کمرے میں چلی گئی۔۔ آدھے گھنٹے بعد دوبارہ بیگ سمیت باہر آئی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"امی میں اکیڈمی جارہی ہوں اب ظاہر ہے اب مجھے کوئی ی پڑھانے والا تو ہے نہیں۔۔ تو میں نے سونیا سے اکیڈمی کا پوچھا تھا۔ اسی کی اکیڈمی جایا کروں گی سپر ز تک۔ تین گھنٹے بعد آ جاؤں گی۔۔"

پہلے اسے جو بھی مسئلہ ہوتا دعا سے سمجھا دیتی تھی اب وہ نہیں تھی تو کل وہ غصے میں اکیڈمی کا پوچھ کر آئی تھی اور آج پہلے دن جارہی تھی۔۔

"اچھا جاؤ لیکن وقت پر واپس آ جانا۔ بلکہ سونیا کو کہنا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تمہیں گھر تک چھوڑ جائے۔۔"



فاطمہ کے اجازت دینے پر سر ہلاتے وہ باہر نکل گئی تو وہ بڑبڑانے لگیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس ایک دو دن کی بات ہے پھر دعا واپس آ جائے گی تو اس کا دماغ بھی ٹھکانے پہ آ جائے گا۔۔"

تقریباً آدھے گھنٹے بعد فاطمہ کے موبائی ل پہ بیل ہوئی۔۔۔ بے چینی سے فون اٹھایا

Posted on Kitab Nagri

"دعا کہاں ہو تم؟ ٹھیک ہونا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔"

"آنٹی میں عمر بات کر رہا ہوں۔۔ ماہین میڈم آئی ی مین دعا میڈم کا جونٹی ر"

"دعا کا فون تمہارے پاس کیا کر رہا ہے؟"

فاطمہ نے پریشانی سے سوال کیا

"میری بیٹی ٹھیک ہے نہ؟ اسے کچھ ہوا تو نہیں"

"آنٹی۔۔۔ وہ اصل میں انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تو ہم انہیں ہسپتال لے آئے ہیں۔۔ آپ بھی پلیز جلدی سے آجائیں"

www.kitabnagri.com

عمر نے ہسپتال کا نام بتا کر جلدی سے فون کر دیا۔

فاطمہ کے تو پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

"یا اللہ کیا ہو گیا میری بیٹی کو۔۔۔ ہسپتال میں کیوں ہے وہ"

روتے ہوئے انہوں نے چادر لی بیگ پکڑا اور وازے کو تالا لگایا اور ہسپتال جانے کے لیے روانہ ہو گئی۔۔۔

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹھل رہا تھا۔ آج وہ بال بال بچا تھا اور نہ ایک بار وہ انکے ہاتھ لگ جاتا تو ساری زندگی جیل میں گزر جانی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سر جھٹک کر اس نے گویا سوچوں سے پیچھا چھڑایا
اور ٹیبل پہ پڑے موبائی ل سے ایک نمبر ڈائی ل کیا

رابطہ ہونے پہ پریشانی سے بتانے لگا کہ ملک وہاج اور جلال اکبر پکڑے گئے ہیں۔۔

Posted on Kitab Nagri

سارا پلان فیل ہو گیا ہے اور آج تو میں خود بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا ہوں لیکن میں نے بھی پورا پورا بدلہ لیا ہے۔ انکی ایک ساتھی کو جان سے مار دیا ہے اور دوسرے کو زخمی کر دیا ہے۔۔۔

ہا ہا ہا ارے واہ یہ تو بہت اچھا کیا تم نے۔۔ دوسری جانب سے قہقہہ لگا کر اسے داد دی گئی۔

اب آگے کا پلان بتاؤ کیا کرنا ہے؟ میرا خیال ہے شاید میں انکی نظروں میں آچکا ہوں تو ایک دو مہینے تک انڈر گروئنڈ ہو جاتا ہوں اور تم لوگ بھی کچھ عرصے تک اپنی ساری سرگرمیاں ترک کر کے روپوش ہو جاؤ۔۔ اوکے؟

اوکے جیسا تم نے کہا ہے اب ویسا ہی ہو گا ہم ابھی اپنی کرنٹ لوکیشن چھوڑ کے کہیں اور انڈر گروئنڈ ہو جاتے ہیں

www.kitabnagri.com

بائے اینڈ بی کی ٹی ریفل۔۔ اس نے فون رکھ دیا۔۔

آئی نے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے اب وہ لینز لگا رہا تھا۔۔ لینز لگا کر آنکھوں پر چشمہ لگالیا

"لیٹس ریڈی فار یور این اور کریکٹر"

فاطمہ سارے راستے دعائی میں کرتی آئی تھیں۔۔۔ ہسپتال پہنچتے ہی انہیں سامنے سے ارتج آتی دکھائی دی

آئی آپ میرے ساتھ آئی میں ماہین میڈم اوپر ہیں

فاطمہ پریشانی سے اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگیں۔۔۔ وہ پوچھنا چاہتی تھیں کہ کیا ہوا انکی بیٹی کو وہ ہسپتال کیسے پہنچ گئی مگر انکی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ یہ سوال پوچھیں۔۔۔ دل بار بار کسی انہونی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔

آپریشن تھیٹر کے سامنے پہنچ کے ارتج نے فاطمہ کے

ہاتھ تھام لیے

"آئی آپ پوچھیں گی نہیں کہ آپکی بیٹی کو کیا ہوا ہے اور وہ کس حال میں ہے"

"کیا ہوا ہے میری دعا کو"۔۔ فاطمہ کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی

"گولیاں لگی ہیں ان کو۔۔ آپریشن تھیٹر میں ہیں"

"کیا۔۔ کہا۔۔ گو۔۔ گولیاں؟؟ آپریشن تھیٹر"

فاطمہ نے بدقت کہا انکو لگا وہ سانس نہیں لے پائی گی۔۔ دم گھٹنے لگا۔۔

"آئی آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں آپ بیٹھیں میں پانی لاتی ہوں آپ کے لیے"

Kitab Nagri

ارتج گھبراہٹ سے انکو کرسی پہ بٹھا کے پانی لینے بھاگی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

فاطمہ کا دل اب پہلے جیسا مضبوط نہیں تھا۔۔ سارے رشتے کھودے تھے اب دو بیٹیوں کے سوا انکے پاس رہا ہی کیا تھا۔۔ انکو لگا کہ وہ مر رہیں ہیں۔۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ نہیں آئے گی۔۔ میری دعا واپس نہیں آئے گی۔۔ وہ بھی اپنے باپ پہ گئی ہے وہ واپس نہیں آئے گی میں جانتی ہوں۔۔"

فاطمہ سر ہاتھوں میں دیے روتے ہوئے کہہ رہی تھیں جب کسی نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"اسکا باپ واپس آ گیا ہے فاطمہ۔۔ وہ بھی آ جائے گی۔ ہماری بیٹی کو کچھ نہیں ہوگا"

یہ آواز۔۔۔۔۔ فاطمہ چونک کہ سیدھی ہوئی یں

ساتھ ہی وہ شخص بیٹھا تھا جس کے لوٹ آنے کی امید بھی فاطمہ نے کھودی تھی۔۔

"سکندر"۔۔ لب بے آواز ہلے تھے انہیں جیسے اپنی بصارت پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ فاطمہ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے یہ انکا خواب ہو جو آنکھیں کھلنے پر ٹوٹ جائے گا۔۔ آس پاس کیا ہو رہا ہے انہیں کچھ خبر نہیں تھی۔۔۔ سب کچھ جیسے بہت سلوموشن میں ہو رہا تھا۔۔

"فاطمہ۔۔ کیسی ہو تم۔"۔ سکندر نے رسان سے کہتے ہوئے فاطمہ کے ہاتھ تھامے۔۔ وہ کتنے عرصے بعد انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

"سکندر۔۔۔ تم سچ۔۔۔ میں میرے۔۔ سامنے ہو"

فاطمہ نے بے یقینی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ انکے چہرے پہ پھیرا
وقت جیسے کچھ پل کے لیے تھم گیا۔۔ ان دونوں کے ذہن میں ایک دوسرے کے ساتھ گزارے پل گردش کرنے لگے۔۔

بارہ سال بعد ملنے والے وہ بارہ گھنٹے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے تو کم تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"سکندر۔۔۔"۔ فاطمہ روتے ہوئے انکے گلے سے لگ گئی۔۔۔

خود سکندر کی آنکھیں بھی نم ہو رہیں تھیں۔۔۔

"بس فاطمہ نہ رو۔" انہوں نے فاطمہ کا سر تھپکتے ہوئے کہا

"ہماری بیٹی۔۔۔ سکندر ہماری بیٹی وہ مر رہی ہے۔۔۔ وہ مر جائے گی۔۔۔ مجھے دیکھنا ہے اسے"

فاطمہ اٹھتے ہوئے آپریشن تھیٹر کی طرف بھاگیں۔۔۔

فاطمہ۔۔۔۔۔ فاطمہ۔۔۔ سکندر نے انہیں پکڑ کے دوبارہ بٹھایا

Kitab Nagri

اسے کچھ نہیں ہو گا فاطمہ۔۔۔ یقین کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

"نہیں ہو گی وہ ٹھیک"۔۔۔ فاطمہ نے غصے سے کہا تھا

"وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو گی وہ مر جائے گی۔۔۔"

"میں جانتی ہوں نہ اپنی قسمت کو مجھے کبھی پوری خوشیاں نہیں ملیں۔۔ بھائی چلا گیا تو بابا نے سنبھالا پھر بابا چلے گئے تو تم مل گئے پھر جب تم چلے گئے تو میری بچیاں تھیں میرے پاس۔۔ لیکن اب تم آگئے ہو نہ تو وہ چلی جائے گی۔ مجھے کبھی مکمل خوشیاں نہیں ملیں تو اب کیسے ملیں گی۔۔ وہ نہیں پیچھے کی سکندر۔۔"

وہ روتے ہوئے سکندر کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔

نماز کے بعد عمر زبردستی ہادی کو باہر سبزے میں لے آیا۔۔ وہ چاہتا تھا وہ پر سکون ہو جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"موحد تم ماہین میڈم کو بہت پسند کرتے ہو نہ"

عمر نے جھجکتے ہوئے ہادی سے پوچھا۔

"پسند لفظ تو بہت چھوٹا ہے عمر۔۔ میں نہیں جانتا کہ انکے لیے میرے جذبات کیا ہیں بہت زیادہ عزت کرتا

ہوں میں انکی۔۔ وہ اس قابل ہیں کہ ان سے محبت کی جائے۔"

عمر کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔ اسے ہمیشہ سے لگتا تھا کہ موحد ماہین میڈم کے بارے میں حد سے زیادہ سوچتا ہے۔۔ اسکی گفتگو ماہین کے نام کے بغیر ادھوری ہوتی تھی۔۔ بہت دفعہ سوچا کہ پوچھ لے لیکن ہمیشہ کسی مناسب موقع کا انتظار کرتا رہا۔۔ اور یہ مناسب موقع آج ہو گا یہ تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔۔

"تم فکر نہیں کرو موحد وہ ٹھیک ہو جائی گی چلو اندر چلتے ہیں"

"نہیں میں اندر نہیں جاؤں گا میں کسی بری خبر سے ڈرتا ہوں۔۔ ہمیشہ انکو زندگی سے بھرپور ہنستے مسکراتے دیکھا ہے ابھی انکو یوں موت سے لڑتے نہیں دیکھ پاؤں گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عمر اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔ وہ بھی واپس جانے کے بجائے وہیں بیٹھ گیا۔

"پتا ہے میں تو شروع دن سے ہی انکی ہر بات مانتا آیا ہوں۔ وہ ایک گریڈ سینئر تھیں مجھ سے۔۔ کالج کی رائی زنگ سٹار۔۔ ہر کام میں آگے۔۔ میں بہت متاثر ہوتا تھا ان سے۔۔ بات کرنے کے بہانے تلاش کرتا تھا۔۔۔ لیکن وہ سب کو جھاڑ کے رکھ دیتیں۔۔۔"

پھر میں ٹریننگ کا بہانہ بنا کر ان کے آس پاس رہنے کی کوشش کرتا۔۔۔ وہ جب جب کوئی کام کرنے کا کہتیں میں بھاگ کے کرتا تھا۔۔۔ میں جانتا تھا وہ مجھے تنگ کرتی ہیں۔۔۔ لیکن مجھے اچھا لگتا تھا جب جب وہ مجھے تنگ کرتیں تھیں۔ میں جان بوجھ کے انکے ہاتھوں بیوقوف بنتا۔۔۔ کالج کی دیواریں پھلانگ کر بازو چھل جاتے مگر جب انکو ہنستے دیکھتا تو ساری تکلیف بے معنی ہو جاتی۔۔۔۔۔ پھر جب وہ کالج چھوڑ کے گئی تو مجھے لگا جیسے کالج ویران ہو گیا ہے۔۔۔ جب تک دن میں ایک بار بات نہ کرتا مجھے سکون نہیں ملتا تھا۔"

وہ روتے ہوئے عمر کو بیتے دنوں کی باتیں بتا کر دل کا بوجھ ہلکا کر رہا تھا۔۔۔

"عمر تمہیں پتا ہے میں آئی بی بی میں بھی انکی وجہ سے ہی آیا ہوں۔۔۔ انکی وجہ سے ہی مجھے اپنے ملک سے محبت ہوئی۔۔۔ تمہیں پتا ہے وہ مجھے بڑا چڑاتی تھیں کہ میں ان سے اچھی ایکٹنگ نہیں کر سکتا۔۔۔ یار میں واقعی ایسی ایکٹنگ نہیں کر سکتا کہ انکو اس حال میں دیکھ کر صبر سے وہاں کھڑا رہوں۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر عمر کے گلے لگ کے رو دیا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نہیں جانتا کہ یہ کیسا جذبہ ہے جو مجھے اندر سے کھا رہا ہے لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ میں کبھی انکے بارے میں کچھ غلط نہیں سوچ سکتا بہت عزت کرتا ہوں انکی"۔۔

"فکر نہیں کرو۔"۔۔ عمر نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔۔ وہ چاہ کر بھی کچھ اور نہیں کہہ پایا

جہاں اتنی محبتیں اور شدتیں ہوں وہاں کچھ کہنا ہیچ لگتا ہے۔۔۔ بعض دفعہ خاموش رہنا پڑتا ہے کیوں کہ وقت سارے مرہم خود لگا دیتا ہے

"کچھ دعائیں جلدی قبول کیوں نہیں ہوتیں اسی وقت جس وقت مانگیں جائیں۔۔ فوراً اسے پہلے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خالی ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے عزیر یہی سوچ رہا تھا کہ کاش میری دعا بھی قبول ہو جائے اور وہ ابھی ٹھیک ہو جائے مگر۔۔۔۔۔

وہ بو جھل دل سے مسجد سے باہر آیا افراس باہر ہی اسکا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے لیے عزیر کی یہ شکستہ حالت ناقابلِ فہم تھی۔۔۔

"عزیر کیا تم آفیسر ماہین کو پہلے سے جانتے ہو؟"

افراز اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ وہ اب ہسپتال کی عمارت کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

"ہاں"۔ اس نے مختصر جواب دیا

افراز کو اس جواب کی توقع نہیں تھی اسے امید تھی کہ عزیر کا جواب نہیں میں ہوگا

Kitab Nagri

"کب سے جانتے ہو؟" سیڑھیاں چڑھتے ہوئے افراز نے سرسری سا پوچھا

"دو سال پہلے سے"۔ عزیر بھی سپاٹ سے انداز میں بتا رہا تھا جیسے معمول کی بات ہو رہی ہو

وہ اب کوریڈور سے آپریشن تھیٹر کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

"کیسے۔۔۔ کیسے جانتے ہو؟"۔۔۔ پھر سے سرسری سوال

وہ اب آپریشن تھیٹر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔۔۔ عزیز کا جواب بچ میں ہی رہ گیا۔۔۔ ڈاکٹر ابھی بھی آپریشن میں مصروف تھے۔۔۔

"میجر سکندر کہاں ہیں؟" افراز نے ہادی اور عمر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

ارتج ایک طرف بیٹھی فاطمہ کو تسلی دے رہی تھی۔ ہادی اور عمر ایک طرف کھڑے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وہ ابھی ریسپشن پہ گئے ہیں۔ ماہین میڈم کا ابھی ابھی ایک اور آپریشن ہو گا۔ گولیاں تو نکال دیں ہیں مگر بیک بون بری طرح متاثر ہوئی ہے اسی لیے میجر سکندر دستخط کرنے گئے ہیں۔"

عمر نے ہی بتانا شروع کیا ورنہ ہادی کا تو کچھ بھی بولنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

"میجر سکندر کے دستخط؟" افران نے حیرت سے پوچھا اسے سمجھ نہیں آئی کہ اس قسم کے اجازت نامے تو ماں باپ ہی سائی ن کرتے ہیں نہ تو پھر میجر سکندر۔۔۔

عمر اسکی الجھن سمجھ گیا۔ اسکی حیرت دور کرتے ہوئے فاطمہ کی طرف اشارہ کیا۔

"میجر سکندر فاطمہ آنٹی کے شوہر اور ماہین میڈم کے والد ہیں۔"

اسے اور ہادی کو بھی ابھی دس منٹ پہلے ہی پتا چلا تھا جب سکندر فاطمہ کے ہاتھ تھامے انکو تسلی دے رہے تھے تو فاطمہ نے بہت دھیرے سے انکا تعارف اپنے شوہر کے طور پہ کروایا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ان سب کے دماغ دعا کے حادثے میں اتنے الجھے ہوئے تھے کہ وہ صحیح سے حیران بھی نہ ہو پائے۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

تھوڑی دیر بعد سکندر بھی آگئے۔۔ وہ بہت تھکے ہوئے لگ رہے تھے جیسے اعصاب پہ بہت بھاری بوجھ ہو۔ جوان بیٹی کی سانسیں اٹکی ہوں تو باپ کو کہاں سکون ملتا ہے۔

وہ فاطمہ کے قریب ہی بیٹھ گئے۔۔ کچھ پل یو نہی خاموشی سے گزر گئے۔
"اتنا عرصہ اپنی بیٹیوں سے دور رہا ہوں اور آج وہ مل بھی رہی ہے تو کس حال میں۔۔"

سوچتے سوچتے سکندر کو عانیہ کا خیال آیا تو ادھر ادھر دیکھنے لگے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"فاطمہ عانیہ کہاں ہے؟ وہ نظر نہیں آرہی۔"

فاطمہ بھی چونک کے سیدھی ہوئی یں وہ اتنی افراتفری میں آئی یں تھیں کہ عانیہ کا خیال ہی ذہن سے نکل گیا
پھر یہاں ہسپتال میں بھی تب سے بس دعا کی سلامتی کی فکر تھی اب سکندر نے پوچھا تو انکو بھی یاد آیا

"عانیہ تو اکیڈمی گئی ہے۔ مجھے اسے بتانا یاد ہی نہیں رہا کہ میں ہسپتال جا رہی ہوں۔ اسے ابھی فون کر کے ادھر آنے کا کہتی ہوں"

وہ موبائی ل نکال کر سونیا کا نمبر ملانے لگیں

عانیہ کا آج اکیڈمی میں پہلا دن تھا اور اسے اکیڈمی کا ماحول بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"عانی تم نے کبھی اکیڈمی میں پڑھا نہیں ہے نہ اسی لیے تمہیں اتنا عجیب لگ رہا ہے۔ فکر نہیں کرو دو تین دن میں عادی ہو جاؤ گی۔"

www.kitabnagri.com

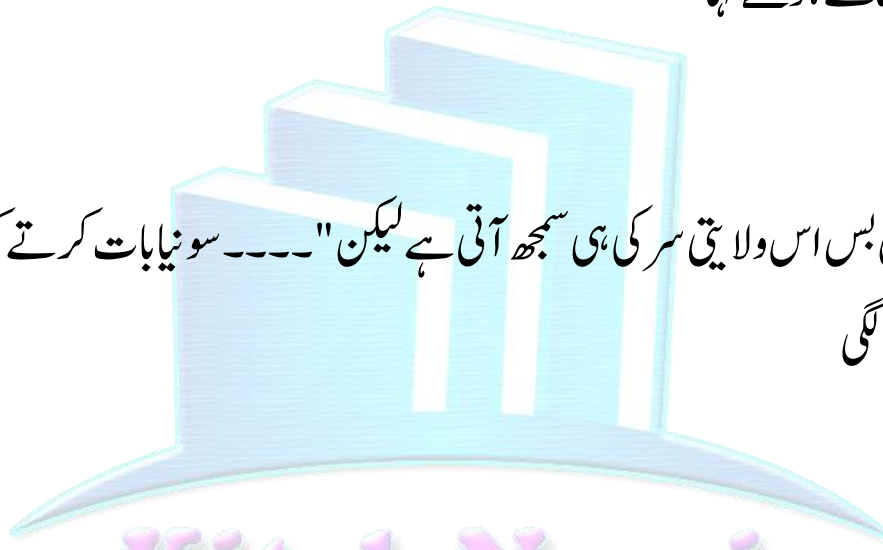
سونیا نے اس کے منہ کے بگڑے زاویے دیکھ کر اسے تسلی کروائی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں ابھی پانی پینے کے بہانے کو لڑکے پاس کھڑیں تھیں۔۔ بقول عانیہ تھوڑی دیر ریلکس کر کے پھر دوسرا سبجیکٹ پڑھیں گے

"مجھے زیادہ مسئلہ انگلش میں ہے لیکن یہاں کے انگلش ٹیچر کی مجھے ذرا سمجھ نہیں آئی۔ میں نہیں آرہی کل سے۔" عانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں پتا ہے تمہیں بس اس ولایتی سر کی ہی سمجھ آتی ہے لیکن"۔۔۔ سونیات کرتے کرتے رکی اور الجھن سے اسکی طرف دیکھنے لگی



"عانیہ تمہیں انگلش میں مسئلہ کیوں ہے تمہیں تو سرولی بہت پسند ہیں نہ پھر"

www.kitabnagri.com

"ہاں تو سرولی پسند ہیں لیکن انگلش نہیں پسند تو اب میں کیا کروں"

عانیہ نے اک ادا سے شانے جھٹکے

(اب تمہیں کیا بتاؤں سونیات میں تو پورا لیکچر بس انکو دیکھتی رہتی ہوں لیکچر کبھی سمجھا ہی نہیں)

"دیکھو عانیہ تمہیں سختی سے کہہ رہی ہوں سرولی کو ایک کلاس ٹیچر کے طور پہ لو۔ اس سے زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔"

فون کی بجتی بیل نے سونیا کی ڈانٹ کو وہیں روک دیا۔ عانیہ کو گھورتے ہوئے بیگ سے موبائی ل نکالا۔ سکریں پہ فاطمہ آنٹی کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا۔

"عانیہ تمہاری امی کال کر رہی ہیں"۔ کہتے ہوئے اس نے کال پک کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم آنٹی"۔ بشاشت سے مسکراتے ہوئے اس نے سلام کیا۔

"جی آنٹی عانیہ اس وقت میرے ساتھ ہی ہے۔ فون دوں کیا اسے؟"

عانیہ اشارے سے پوچھنے لگی کہ امی کیا کہہ رہی ہیں مگر سونیا کے اڑتے رنگ اسے دہلا گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آنٹی آپ پریشان نہ ہوں میں ابھی بھائی کی کو فون کر کے بلواتی ہوں اور عانیہ کو ساتھ لے کر آتی ہوں۔ آپ فکر نہ کیجیے گا"

فون بند ہوتے ہی عانیہ اس پہ چڑھ دوڑی

"کیا کہہ رہیں تھیں امی۔ میری بات کیوں نہیں کروائی اور کدھر جانے کی بات کر رہی تھی تم"

"عانیہ ہمیں ابھی ہسپتال جانا ہے۔ دعا آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک وہ ہسپتال میں ہیں۔" سونیا نے اسے آہستہ سے بتایا تو اسکی جان نکل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگرچہ وہ دعا سے بہت ناراض تھی مگر اپنی بہن سے پیار بھی بہت کرتی تھی ابھی بھی اسکے ہسپتال میں ہونے کا سن کے وہ دہل کے رہ گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تنگ و تاریک گلیوں میں تیز تیز چلتا ہوا وہ جلد از جلد مین روڈ پہ پہنچنا چاہتا تھا۔ وہ ایک عام اور سادہ سا شخص دکھائی دے رہا تھا۔ شلوار قمیض میں ملبوس پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ کہیں سے بھی ملک دشمن ایجنٹ نہیں لگ رہا تھا۔

اسکے ساتھی پکڑے جا چکے تھے اگر انکی زبان کھل گئی تو وہ بھی پکڑ میں آ سکتا تھا اسی لیے اسے کسی محفوظ ٹھکانے پر پہنچنا تھا۔

سڑک پہ پہنچ کے وہ بس میں بیٹھ گیا۔ اپنا موبائل اور سم وہ پہلے ہی توڑ چکا تھا۔ اسکا ارادہ تھا ابھی وہ کسی نچلے درجے کے ہوٹل میں جائے گا اور دو تین دن بعد وہ ملک سے باہر چلا جائے گا۔ اسکے پاس بہت پیسا تھا۔ اسے یقین تھا وہ بچ نکلے گا۔ آخر پچھلے تین سالوں سے غداری کے بدلے ملنے والا حرام کا پیسا جو اس نے اکٹھا کر رکھا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملک وہاج اور جلال اکبر کو ہاتھ باندھ کر ٹارچر سیل میں رکھا گیا تھا۔ اندھیرا کمر اور گرفتاری کا خوف ان دونوں کو خوف زدہ کر رہا تھا آدھا گھنٹہ گزرا تھا کہ دروازہ کھلا اور اک اور وجود کو اندر دھکیل دیا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"اب کس کو پکڑ لیا ہے تم لوگوں نے؟" با آواز بلند ملک وہاج چلایا تھا۔

پھینکا جانے والا وجود ابہتاج کا تھا جو اندھیرے میں رینگتے ہوئے رک گیا۔

"ڈیڈ۔ یہ آپ ہو؟" ابہتاج آواز پہچان کے حیرت سے بولا

"ابہتاج"۔ وہاج اور جلال شدید حیرانگی سے اک ساتھ بولے۔

انہیں جیسے امید نہیں تھی کہ وہ بھی یہاں ہوگا

Kitab Nagri

"یس ڈیڈ میں ہوں ابہتاج۔" وہ اندازے سے اپنے باپ کی آواز کی طرف بڑھنے لگا۔

"ابے گدھے کی اولاد، الو کے پٹھے تو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

ملک وہاج نے طیش میں آکر اسے ٹانگ رسید کی۔

Posted on Kitab Nagri

"ابہتاج تم یہاں کیسے آئے ہو؟" جلال نے بھی حیرت سے پوچھا۔

"آپ دونوں کو تو ابھی پکڑا گیا ہے مجھے تو دودن ہوگئے ان کی تحویل میں۔" ابہتاج نے اپنی ٹانگ سہلاتے ہوئے کہا

"اف ڈیڈ اتنے زور سے لات کیوں ماری ہے میں کیا گدھا ہوں؟"

"تو گدھے سے بھی بڑا گدھا ہے۔ یقیناً تو نے کچھ بکواس کی ہوگی تبھی ہم پکڑے گئے ہیں۔" ملک وہاج نے غصے سے اسے پھر لات ماری۔

ابھی ابہتاج کچھ کہنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ یکدم دروازہ کھلا اور ساتھ ہی کمرے میں بتیاں روشن ہوں گئیں۔۔

www.kitabnagri.com

ڈی ایس پی اندر داخل ہوئے انکے ساتھ تین اور آفیسرز بھی تھے جو شکل سے ہی خراٹ نظر آرہے تھے۔

"جلال اکبر ویکم ان آور ٹرائل روم۔ تم سے تفسیش کرنے کا وقت شروع ہوا چاہتا ہے"

Posted on Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" جلال خوف سے اپنی جگہ پہ کھڑا ہو گیا

ڈی ایس پی کے اشارے پہ دو آفیسر آگے بڑھے اور اسکو کھینچتے ہوئے سیل سے باہر لے گئے۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔ چھوڑ دو۔۔ رفتہ رفتہ اسکی آواز مدہم ہوتی گئی

"جلال سے نفیسش کے بعد تمہاری باری ہے وہاج۔ تب تک ذہنی طور پہ تیار ہو جاؤ تکلیف ذرا کم ہوگی۔"

"مجھے جانے دو۔ میرے پاس بہت دولت ہے ساری کی ساری لے لو اور یہاں سے جانے دو پلیز۔۔"

www.kitabnagri.com

وہاج نے لالچ دیا تو وہ آگے بڑھے اور اسکے منہ پہ کھینچ کے چماٹ رسید کی۔ وہاج اوندھا ہو کر زمین پہ گر گیا۔

"تم بیان نہ بھی دو تو بھی تمہارے خلاف اتنے ثبوت ہمارے پاس ہیں کہ تمہیں سزائے موت ہو کر رہے گی۔"

Posted on Kitab Nagri

پھنکارتے ہوئے ڈی ایس پی نے اسکو ایک اور تھپڑ مارا اور باہر جانے کے لیے واپس مڑ گئے۔۔

"عابدان تینوں کے بینک اکاؤنٹس اور موبائی ل کی تفصیلات سے معلوم کرو کہ یہ کس کس سے رابطے میں تھے۔"

"اوکے سر۔" عابد نے سر خم کرتے ہوئے کہا۔۔

ملک وہاج کے چیخنے کی آوازیں ابھی تک باہر آرہی تھیں

"میں سچ کہہ رہا ہوں میری ساری دولت لے لو مگر مجھے چھوڑ دو۔۔ میری زمینیں بھی لے لو۔۔ سب کچھ لے لو۔۔ میں سارا پیسہ دینے کو تیار ہوں بدلے میں مجھے آزادی دے دو۔۔"

www.kitabnagri.com

ملک وہاج ایک دفعہ پھر زور زور سے چلانے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں لگتا تھا پیسے کے بل پہ وہ سب کچھ خرید سکتے ہیں انسان بھی۔ مگر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو بکتے نہیں بلکہ اپنے وطن کی خاطر اپنا مال کیا جان تک قربان کر دیتے ہیں۔۔ ان کی رگوں میں لہو نہیں وطن کی محبت دوڑتی ہے وہ بک کر اپنی دنیا نہیں بلکہ جان دے کر اپنی آخرت سنوار لیتے ہیں۔۔



اے پتر ہٹاں تے ننیں وکدے
تو لبھنی ایں وچ بازار کڑے
اے دین اے میرے داتا دی
نہ ایویں ٹکراں مار کڑے
اے پتر وکا وچیز ننیں
مل دے کے جھولی پائیے نی
اے ایڈا ستامال ننیں
کی توں جا کے منگ لیا ییے نی
اے سودا نقد وی ننیں ملدا
تو لبھدی پھریں ادھار کڑے

سونیا نے اپنے بھائی کی کو فون کر کے بلوالیا تھا اور اب وہ دونوں اسکے موٹر سائی یکل پہ ہسپتال پہنچیں تھیں۔۔ سارے راستے عانیہ مسلسل دعائی یں کرتی آئی ی تھی۔

مطلوبہ فلور پہ پہنچتے ہی وہ بھاگتی ہوئی ی فاطمہ کی جانب دوڑی تھی۔

"امی کہاں ہے آپ؟ وہ ٹھیک ہے نہ؟"



عانیہ کے سوالوں پہ فاطمہ نے آپریشن تھیٹر کی جانب اشارہ کیا تھا

www.kitabnagri.com

سونیا بھی آ کے فاطمہ کے گلے لگتے دعا کی خیریت پوچھنی لگی۔

"آنٹی جی دعا آپ کیسی ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک نہیں ہے وہ دعا کرو گولیاں ماری گئی ہیں" میری بچی کو۔"

فاطمہ کہتے ہوئے زار و زار رونے لگیں

"گولیاں۔۔" عانیہ نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"یہ۔۔۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا امی؟ آپ کی کو گئے ابھی دو دن ہوئے تھے اور انکے ساتھ یہ ہو گیا"

عانیہ کو لگ رہا تھا کہ جس لڑکے کے ساتھ دعا گئی تھی اسی نے دعا کو مارا ہو گا۔

فاطمہ عانیہ کو گلے لگاتے رو پڑیں تھیں۔۔ سکندر سے رہانہ گیا تو قریب آ کے عانیہ کے سر پہ ہاتھ رکھا

www.kitabnagri.com

"دعا کو کچھ نہیں ہو گا وہ ٹھیک ہو جائے گی تم دعا کرو اسکے لیے"

عانیہ نے چونک کر سر اٹھایا۔۔ الجھن سے سکندر کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو آپ کون ہیں

Posted on Kitab Nagri

وہ سات سال کی تھی جب اس نے سکندر کو آخری دفعہ دیکھا تھا اب بارہ سال بعد دیکھ رہی تھی تو دل کو کچھ عجیب سا مجسوس ہو رہا تھا

"عانیہ یہ تمہارے بابا ہیں۔۔ سکندر حیات خان"

فاطمہ نے عانیہ کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے اسکی سماعتوں پہ بم پھوڑا

ایک کے بعد ایک جھٹکا لگ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ خوش ہو افسردہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بابا۔۔" بے آواز اسکے لبوں سے نکلا تھا

کچھ منٹ وہ یونہی سکندر کو دیکھتی رہی جیسے یقین کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔ آنسو تو اتر کے ساتھ بہہ رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

"عانی۔ میری گڑیا"۔ سکندر اسے گلے لگانے کے لیے آگے بڑھے مگر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گئی

"کون ہیں آپ؟۔ میں آپ کو نہیں جانتی۔" آنسو پونچھتے ہوئے وہ سرد لہجے میں بولی تھی

سکندر کا چہرہ عانیہ کے الفاظ پہ تاریک ہوا تھا۔ اندر موت کی کشمکش لڑتی بیٹی کی تکلیف زیادہ تھی یا اس بیٹی کے کہے گئے الفاظ کی۔ وہ فیصلہ نہ کر پائے

"عانیہ بد تمیزی نہیں کرو"۔ فاطمہ نے سختی سے اسے ڈانٹتے ہوئے ارد گرد دیکھا

باقی سب ان سے کافی فاصلے پہ تھے۔۔۔ سونیا بھی وہیں ارتج کے پاس کھڑی اس سے بات کر رہی تھی

"امی میرا کوئی باپ۔۔۔۔۔"

ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلا

وہ سب ایک ساتھ ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے تھے

"پیشنت کے پیرنٹس کون ہیں؟" ڈاکٹر نے ماسک اتارتے ہوئے ان سب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی جی ڈاکٹر صاحب میں اسکا والد اور یہ اسکی والدہ ہیں آپ بتائی میں میری بیٹی کیسی ہے؟"

سکندر نے بے تابی سے دعا کی خیریت پوچھی تھی

"آپکی بیٹی کے بازو میں لگی ہوئی گولی تو ہم نے نکال دی ہے مگر کمر میں لگنے والی گولی نے ریڑھ کی ہڈی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اور خون بھی بہت بہہ چکا تھا۔ آپریشن کر کے انکی جان تو بچالی گئی ہے مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ شاید وہ زندگی بھر اپنے پیروں پہ کھڑی نہ ہو پائی۔"

ان سب کی دھڑکنیں ایک ساتھ رکی تھیں۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

سانسیں تھم سی گئی ہیں۔ ہسپتال کی چھت جیسے انکے سروں پہ گر گئی۔

ڈاکٹر اپنی کہہ کر جاچکا تھا یہ دیکھے بغیر کہ اسکی اس ایک بات نے ان سب کے چہروں کی حالت بگاڑ کے رکھ دی ہے۔ پریشانی، دکھ، اذیت کیا نہیں تھا ان سب کے چہروں پہ۔۔۔ وہ سب ایک ہی مشترکہ سوچ کے زیر اثر تھے۔

ایک ایجنٹ کا بیکار ہو جانا اسکے لیے موت سے بڑی تکلیف ثابت ہوتی ہے۔۔۔ کیا دعا یہ تکلیف سہہ پائے گی

فاطمہ ڈھے سی گئی ہیں۔۔۔ سکندر بے بسی کی انتہاؤں پہ تھے۔

عانیہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔ اسکی خودار بہن کبھی کسی سے احسان نہیں لیتی تھی اب کیا وہ ساری زندگی دوسروں کے آسیرے پہ رہے گی۔

ہادی اور عزیز کے دلوں کی ایک سی حالت تھی۔ وہ دونوں ہی سخت اذیت میں تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"سر آپ فکر نہیں کریں وہ ٹھیک ہو جائی گی۔"

عزیر سکندر کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ اس وقت انکی حالت سمجھ سکتا تھا۔ آج اس نے دوسری بار انکو روتے دیکھا تھا۔ افراز بھی انکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

عمر اور ارتج فاطمہ کو تسلی دینے لگے۔۔۔ سونیا عانیہ کو سنبھالنے میں لگ گئی۔۔۔ وہاں عجیب سا تسلیوں اور دلاسوں بھرا ماحول بن گیا تھا۔۔۔

وہ ایک لڑکی جو اتنے دلوں میں رہتی تھی اسکی زندگی اور صحت کے لیے ان سب کے دلوں سے اسکے لیے دعائیں نکل رہیں تھیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پورے دو دن بعد وہ مکمل ہوش میں آئی تھی۔۔۔ دعا کو اب کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ اس وقت اسکے پاس فاطمہ، سکندر اور عانیہ تھے۔ جبکہ باقی سب اپنی اپنی ڈیوٹی پہ تھے۔

دعا سکندر کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔۔ دو گھنٹے سے وہ انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئی تھی کہ کہیں وہ دوبارہ نہ چلے جائیں۔

"دعا تم اب ٹھیک ہونہ؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟" فاطمہ بار بار بے چینی سے بس یہی سوال کرتی تھیں

اور وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیتی۔۔ ابھی کمزوری بہت زیادہ تھی تو اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

سکندر اسکے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھے ہوئے تھے۔ لاڈ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ اپنی بیٹی پہ فخر محسوس کر رہے تھے۔

عانیہ دور صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھی دعا کے بیڈ پہ اسکے ساتھ بیٹھے اور ڈھیروں باتیں کرے مگر سکندر کی وجہ سے وہ یہاں علیحدہ سے صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ جان بوجھ کے سکندر سے اختراز برت رہی تھی۔۔۔

دعا نے اشارے سے اسکو اپنے پاس بلایا۔ وہ اٹھ کے اسکے پاس آئی

Posted on Kitab Nagri

دعانے اسکا ہاتھ پکڑ کے ہونٹوں سے لگایا۔ آہستگی سے پوچھا

"عانی کیسی ہو؟"

عانیہ بھی سمٹ کر اسکے پاس بیٹھ گئی۔ اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھ کر رہانہ گیا تو بے اختیار رو پڑی۔

"عانی پلیز رو نہیں۔"۔ بہت مشکل سے اس نے کہا تھا۔

دعا تم بات نہیں کرو ابھی بس چپ رہو ورنہ تکلیف ہوگی۔"

۔ سکندر نے نرمی سے کہا تو فاطمہ بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بولیں۔

Kitab Nagri

"ہاں بس چپ رہو عانیہ تم بھی بہن سے کوئی بات نہ کرو۔"۔
www.kitabnagri.com

"ہاں اب میری ضرورت کہاں ہوگی کسی کو۔۔ سکندر صاحب جو واپس آگئے ہیں۔" وہ غصے سے سوچتے

ہوئے اٹھی

Posted on Kitab Nagri

"آپی تم آرام کرو۔ میں ابھی آتی ہوں"

کہہ کر جلدی سے وہ اپنا بیگ پکڑ کے باہر نکل گئی۔۔

سکندر تم اسے سچ بتا کیوں نہیں دیتے کب تک وہ تم سے ناراض رہے گی۔ فاطمہ نے پریشانی سے کہا تھا

ابھی نہیں۔ اور تم بھی اسے میرے یادعا کے اصل کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔ ہمارا یہ مشن پورا ہو جائے تو میں خود اسے سب بتا دوں گا۔ ابھی وقت سے پہلے بتانا مناسب نہیں۔

بابا ٹھیک۔۔۔۔ کہہ رہے ہیں۔ مجھے اپنا مشن۔۔۔۔ ابھی پورا کرنا ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ آنکھیں بند کیے ہی اٹک اٹک کر بولی تھی۔

ہاں بالکل میری گڑیا تم ٹھیک ہو جاؤ پھر باپ بیٹی مل کر مشن پورا کریں گے۔ اور عانیہ کو میں سنبھال لوں گا تم کوئی فکر اپنے ذہن پہ سوار نہ کرو۔

سکندر نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا۔۔

انہیں امید تھی کہ وہ بہت جلد عانیہ کو منالیں گے۔ وہ جانتے تھے کہ عانیہ ابھی باہر جا کے رو رہی ہوگی۔

انہوں نے تاسف سے بند دروازے کو دیکھا تھا

وہ روتے ہوئے باہر آئی تھی۔ آنسو صاف کرتے ہوئے وہیں کر سی پہ پیٹھ گئی۔

"کیا سمجھتے ہیں یہ اتنے سالوں بعد آکر باپ بن جائیں گے حق جتائیں گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہنہ بارہ سال کا حساب پھر کہاں جائے گا۔"

www.kitabnagri.com

بڑبڑاتے ہوئے پھر سے رونے لگی۔۔

"اور امی اور آپنی کو دیکھو وہ ان کے صدقے واری جارہیں ہیں جیسے بہت بڑے کارنامے سرانجام دے کر وہ واپس آئے ہوں۔"

غصے سے اٹھ کر وہ ادھر سے ادھر ٹھلنے لگی۔ بڑبڑانے کا سلسلہ ہنوز جاری تھا۔

"میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کبھی نہیں۔ میرا دل امی اور آپنی جیسا نرم نہیں۔ اور ویسے بھی انکو کونسا میری فکر ہے برسوں پہلے بھی منائے بغیر اور ملے بغیر چلے گئے تھے اور اب بھی میں کہاں نظر آرہی ہوں ان کو۔۔ صرف دعا آپنی کی ہی فکر ہے"

وہ پھر سے بیٹھ گئی۔ نہ جانے کیوں دل برا ہو رہا تھا۔ وہ سخت بے سکونی میں تھی۔ دل تھا کہ چاہتا تھا بھاگ کر اپنے باپ کے گلے لگ جائے اور سارے آنسو بہا ڈالے مگر خود ساختہ اناروک لیتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فون کی گھنٹی نے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا۔ بیگ سے فون نکال کر کال کرنے والے کا نام دیکھا تو اپنا سارا رونا بھول گئی۔

"اسلام علیکم سر۔" شدید حیرانگی سے اس نے سلام کیا۔

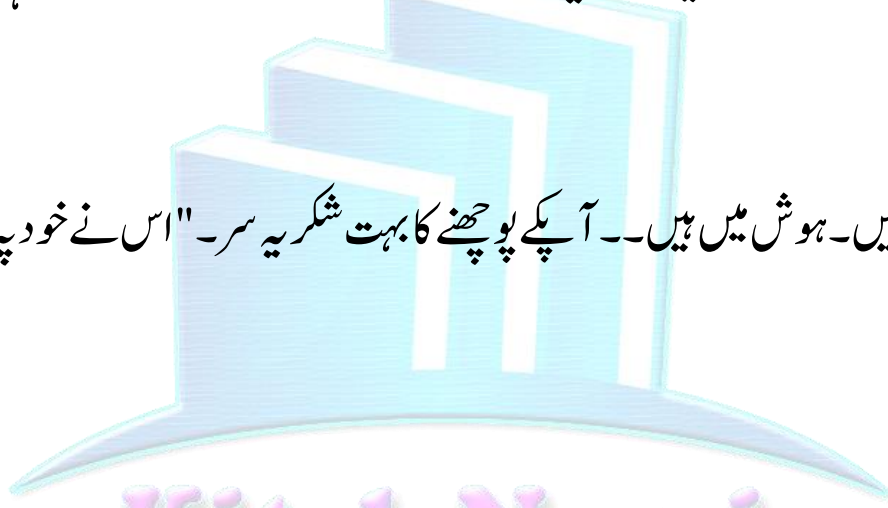
Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم سلام عانیہ۔ آپ دودن سے کالج نہیں آئی یں تو مجھے پریشانی ہوئی ی پھر آپکی فرینڈ سے پوچھا اس نے آپکی بہن کے ہو سپٹل میں ہونے کا بتایا تو میں نے سوچا خیریت دریافت کر لوں۔"

ولی نے نرمی سے بولتے ہوئے اپنے فون کرنے کا مقصد بتایا۔

عانیہ حیرانی سے فون کان سے ہٹا کر دیکھنے لگی جیسے یقین کر رہی ہو کہ واقعی ولی کی ہی کال ہے۔

"جی سراب وہ ٹھیک ہیں۔ ہوش میں ہیں۔ آپکے پوچھنے کا بہت شکریہ سر۔" اس نے خود پہ قابو پاتے ہوئے نارمل انداز میں کہا۔



کیا ہوا تھا انکی طبیعت کو؟ ولی کے پوچھنے پہ وہ گڑبڑا گئی۔

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں۔ میرا مطلب ہے کچھ خاص نہیں بس آپی سیڑھیوں سے گر گئی تھی تو سر پھٹ گیا تھا لیکن اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

جلدی جلدی بات سنبھال کر دل ہی دل میں وہ سونیا کی شکر گزار ہوئی تھی کہ اس نے سرولی کو سچ نہیں بتایا تھا

"تو اس کا مطلب ہے آپ کل کالج آرہیں ہیں؟" ولی کے جلدی سے پوچھنے پر وہ حیران ہو گئی۔

(یہ سر کو کیا ہو گیا ہے ایسے آنے کا پوچھ رہے ہیں جیسے میری بڑی دوستی ہو ان سے)۔

"سرا بھی تو کچھ کہہ نہیں سکتی۔ میرا خیال ہے کہ شاید نہ آسکوں کیوں کہ ہم ابھی ہسپتال میں ہی ہیں۔

عانیہ نے بو جھل پن سے کہا تھا۔ نہ جانے کیوں اس کا دل چاہا کہ ابھی کے ابھی کالج پہنچ جائے

Kitab Nagri

"او کے ٹھیک ہے۔ مگر کوشش کیجیے گا کہ جلد کالج آجائیں کیوں کہ آپ کے فائی ٹل پیپرز قریب آرہے ہیں۔
گڈ بائے۔"

ولی نے روکھے لہجے میں کہتے ہوئے فون رکھا تھا۔

عانیہ کے گڈ بائے کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے اور کال ڈراپ ہو گئی۔

"لگتا ہے سرولی ناراض ہو گئے ہیں۔ میں امی سے آج بات کروں گی کہ مجھے کل کالج جانے دیں۔ لیکن مجھے یقین نہیں آرہا واقعی سرولی نے مجھے کال کی۔۔۔ سو نیا اور نمرہ کو بتاؤں گی تو وہ یقین ہی نہیں کریں گی۔۔۔"

سوچتے سوچتے وہ رکی۔۔

"نہیں اگر ان دونوں کو بتایا تو پھر سے حکایتیں دینا شروع ہو جائیں گی۔۔۔"

کتنی دیر ہی وہ یو نہی فون ہاتھ میں پکڑے ولی کا سوچ سوچ کے خوش ہوتی رہی۔

آئی بی ڈپارٹمنٹ میں آئی بی ایس آئی کی شمولیت یہ ظاہر کر رہی تھی کہ کیس واقعی پیچیدہ تھا۔ ان سب کو دو دن دیے گئے تھے کہ وہ اپنا اپنا ٹاسک پورا کریں۔ اور ابھی وہ اے آئی بی جی کو رپورٹ کرنے میٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ڈی ایس پی نے میٹنگ کا آغاز کرتے ہوئے رپورٹ دینا شروع کی۔

Posted on Kitab Nagri

"سر جیسا کہ ملک وہاج اور جلال اکبر پکڑے جا چکے ہیں۔ ان سے تفسیش کی گئی ہے اور ثابت ہوا ہے کہ جو تصویر ہمیں آئی ی ایس آئی کی طرف سے ملی تھی وہی شخص انکولید کر رہا تھا۔"

"مجھے امید تھی کہ وہی شخص ہو گا۔ خیر اور کیا معلومات ملی ہیں اس کے بارے میں۔"

اے آئی ی جی نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا

"سر اسکا نام ولید ہے۔ وہاج اور جلال کے بینک اکاؤنٹس میں ایک اکاؤنٹ نمبر مشترک تھا۔ لیکن جب تحقیق کی گئی تو وہ کسی اور کے نام کا تھا۔ لیکن وہ دونوں اس بات کی تصدیق کر چکے ہیں کہ اسی اکاؤنٹ سے انکورقم ٹرانسفر کی جاتی تھی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عابد آپکا ٹاسک کہاں تک پہنچا؟" انہوں نے عابد کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

عابد نے کھڑے ہو کے کچھ کاغذات انکی طرف بڑھائے۔

Posted on Kitab Nagri

"سریہ دونوں مجرموں کے موبائی ل فونز کے ڈیٹا کا مکمل ریکارڈ ہے۔ ان کے سارے کنٹیکٹس کی ڈیٹیل بھی اسی میں ہے۔ ولید نے کبھی انکو ایک نمبر سے فون نہیں کیا ہر دفعہ نمبر بدل کے کال کرتا تھا۔ اور کوئی ی نمبر بند ہے تو کوئی ی کسی پی ٹی سی ایل کا ہے۔۔"

"گڈ ورک۔ پلیز سٹ ڈاؤن"۔ انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اب ہادی اور ارتج کی طرف دیکھا۔

"آپ دونوں کی کیا رپورٹ ہے؟ کچھ مزید بتایا انہوں نے؟"

ہادی نے ارتج کو اشارہ کیا کہ وہ بتائے۔ اس موقع پہ وہ ماہین میڈم کی کمی شدت سے محسوس کر رہا تھا اور اسکا بولنے کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارتج اثبات میں سر ہلا کے رپورٹ دینے لگی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سروہ تین لڑکے جو خود کش بمبار بننے کے ارادے سے آئے تھے اور بعد ازاں انکو ایسا کرنے سے روک لیا گیا تھا ان سے کافی تفصیل معلوم ہوئی ہے۔"

وہ شمالی وزیرستان کے رہائی شہی ہیں۔ دو لڑکے احمد اور مشہود بھائی ہیں اور تیسرا لڑکا سعید انکا دوست ہے۔ یہ تینوں ایک مدرسے نما سکول میں زیر تعلیم تھے اور جہاں اب بھی بہت سے طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اس مدرسے کا کنٹرول جلال اکبر کے ہاتھوں میں تھا وہ وہاں کا ہیڈ تھا۔

سروہاں دینی تعلیم کی آڑ میں وہ معصوم بچوں کے ذہنوں کو ملک و قوم کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ انکو جنت کی بشارت دے کر اس طرح کے خود کش حملوں کے لیے بھی اکسایا جاتا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک لمحے کے توقف سے وہ دوبارہ گویا ہوئی

"سر مزید اہم بات یہ ہے کہ اس ادارے میں سارے یتیم اور بے سہارا بچے ہیں اور انکو وہیں رکھا جاتا ہے اور کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔"

Posted on Kitab Nagri

سرنے تو صیفی نظروں سے اسکی کار کردگی کو سراہا۔

"گڈ۔۔ تو اب میٹنگ ختم ہونے کے بعد پہلا کام یہی ہو گا کہ اس مدرسے کی اطلاع آرمی کو دی جائے تاکہ وہاں سے بچوں کو ریسکیو کیا جائے اور گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں۔۔"

"سریہ کام آل ریڈی ہو چکا ہے۔ کیپٹن عزیز نے ذمہ داری لی تھی۔" ارتج نے عزیز کی طرف اشارہ کیا

عزیز ج کافی دیر سے خاموش بیٹھا سب کی رپورٹ سن رہا تھا۔ کھنکھار کے متوجہ ہوا۔

"جی بلکل میں نے ذمہ داری لی تھی۔۔ میرے بڑے بھائی میجر عمیر کی ڈیوٹی شمالی وزیرستان میں ہی ہے میں نے کل ان کو انفارم کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ دو دنوں میں وہ ریڈ کر کے معاملہ سنبھال لیں گے۔ فلحال انہوں نے اس علاقے کو خفیہ طریقے سے گھیرے میں لے لیا ہے۔ سمجھیں یہ کام ہو گیا۔"

"یہ تو اچھا کیا آپ نے کیپٹن۔ مجھے خوشی ہے کہ اس مشن میں آئی آئی بھی ہمارے ساتھ ہے۔"

وہ خوشی سے کہتے ہوئے اب عمر اور افراز کی جانب دیکھ کر مخاطب ہوئے۔

"جی تو آپ دونوں کی کیا رپورٹ ہے؟"

عمر نے ایک فائل اٹھ کے انکے سامنے رکھی۔

"سراسر فائل میں وہ تمام نام اور کنٹیکٹس موجود ہیں جن کو اسلحہ فراہم کیا جاتا تھا اور جن سے خریداجاتا تھا۔"

Kitab Nagri

اے آئی جی ان سب کو دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے
www.kitabnagri.com

"اٹس امیزنگ۔ آپ سب ابھی جو نیئی رہیں مگر سب نے دو دن کے اندر اندر اپنے ٹاسک مکمل کر کے مجھے حیران کر دیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

ڈی ایس پی نے فخر سے اپنی ٹیم کی طرف دیکھا تھا۔

"سر سچ کہوں تو یہ سب ماہین کی ٹریننگ کا نتیجہ ہے۔ وہی ان سب کو لیڈ کر رہی تھی۔"

انکی بات نے سب کو ہی اداسی میں ڈال دیا۔ اسکی کمی اس میٹنگ کو ادھورا بنا رہی تھی۔۔

"یہ تو ہے وہ بچی بہت آؤٹ سٹینڈنگ ایجنٹ ہے۔ مجھے شروع میں یہ تھا کہ وہ لڑکی ہے تو شاید ہینڈل نہ کر پائے مگر اس نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔ میٹنگ سے پہلے مجھے میجر سکندر کی کال آئی ی تھی۔ اللہ کا شکر ہے اسے ہوش آگیا ہے۔"

ان کی بات سن کر سب کے اداس چہروں پہ رونق آگئی تھی۔۔ سب کی زبانوں سے بے اختیار شکر ادا ہوا تھا۔۔

"مجھے امید ہے وہ جلد پوری طرح سے صحت یاب ہو جائے گی۔" ڈی ایس پی کے لہجے میں دعا کے لیے شفقت تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ان شاء اللہ۔" ایک ساتھ کئی دلوں سے صدا آئی

"اچھا چلیں اب آگے کالائی حہ عمل طے کر لیں۔ اس ولید نامی شخص کو پکڑنے کے لیے پلاننگ بھی تو کرنی ہے۔"

اے آئی جی نے سب کی توجہ دوبارہ کام کی طرف دلائی۔

وہ سب اب باریک بینی سے ہر پوائنٹ کا جائزہ لے کر آگے کالائی حہ عمل طے کرنے لگے۔
ٹن۔ ٹن۔ ٹن۔

فون کی مسلسل بجتی بیل ولید کا پارہ چڑھا گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا مسئلہ ہے؟ جب ایک دفعہ فون نہیں اٹھایا تو اس کا مطلب ہے میں بات نہیں کرنا چاہتا پھر کیوں ڈھیٹوں کی طرح کال کیے جا رہے ہو؟"

اس نے غصے سے کال اٹھاتے اگلے بندے کو بے نقط سنائی یں تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"ضروری بات تھی ورنہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا تم جیسے بد تمیز سے رابطہ کرنے کی"۔ دوسری جانب سے بھی حساب برابر کیا گیا

"بولو کونسی ضروری بات ہے؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے؟" اسے یکدم تشویش نے گھیرا

"خیریت نہیں ہے؟ ایجنسی والوں نے سب کچھ پتا کر لیا ہے۔ دھڑا دھڑا گرفتاریاں کیے جا رہے ہیں۔ اسلحے کے سارے خریدار انکی نظروں میں آگئے ہیں۔ اور شمالی وزیرستان میں بھی حالات سخت کر دیے ہیں۔ فوج کی مزید نفری بھی ادھر بھیج دی ہے۔ اب وہ تمہاری تلاش میں ہیں۔ خفیہ طریقے سے معلوم ہوا ہے کہ انکو تمہاری تصویر بھی مل گئی ہے۔"

Kitab Nagri

"یہ تو بالکل اچھی خبر نہیں سنائی تم نے۔ سارا پلان پہلے ہی چوپٹ ہو گیا ہے۔ نہ مزار پہ حملہ ہوا اور نہ فوج پہ۔ اب ہم اس بڑے پلان کا کیا کریں گے؟"

ولید نے کوڈز ورڈ میں آگے کا پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"فلحال دو تین ماہ مکمل خاموشی اختیار کرنی پڑے گی۔ تم جہاں چھپے ہو وہیں رہو۔ ہم سب بھی اپنی اپنی جگہ محصور رہیں گے تاکہ معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے۔ بس کچھ بندے فعال رہیں گے اور سارے معاملات کی خبر لیتا رہیں گے"

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا"۔ وہ بیڈ پہ لیٹتے ہوئے بولا۔

"اور ہاں ذرا تمیز سے بات کیا کرو۔ کوئی یہاں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہے جو تمہاری الٹی سیدھی بکواس سنے۔ اگر اگلی بار ایک بیل پہ جواب نہیں دیا تو مرنا پھر وہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں بتائے گا۔"۔ مقابل نے سختی سے کہہ کر فون بند کیا تھا

Kitab Nagri

"ہنہ۔ مجھے ڈراتے ہیں۔ سی آئی اے کے بندے کو"۔ میں کیوں مانوں انکی بات۔ وہ ناک بھوں چڑھا کر بڑبڑایا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا حلیہ بدل کر باہر نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کافی دیر سے آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی جب اچانک کمرے میں شور سا بلند ہوا۔ گھبرا کر اس نے آنکھیں کھولیں تو ہر طرف پھول ہی پھول نظر آئے۔۔

اسکے دوست ہاتھوں میں پھولوں کے گلہستے لیے کھڑے تھے۔۔

وہ بھرائی آنکھوں سے سب کو دیکھنے لگی

ہادی، ارتج، عمر، ملیحہ، عابد، ڈی ایس پی اور۔۔۔۔۔

وہ دیکھتے دیکھتے رکی۔ دونوں نے چہرے بھی نظر آرہے تھے۔ جواب اسکے بابا کے پاس جا کر بیٹھ گئے تھے۔

"کیسی طبعیت ہے اب ہماری ہماری ہونہار آفیسر کی؟" ڈی ایس پی شفقت سے پوچھنے لگے۔

"آئی ایم فائن سر۔ اللہ کا شکر ہے میری زندگی بچ گئی اب میں بس جلدی سے ٹھیک ہو کر اپنا مشن مکمل کرنا چاہتی ہوں۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ آج اسکی طبیعت کافی بہتر تھی۔ اور اب یوں سب کو سامنے دیکھ کر وہ اور بہتر محسوس کر رہی تھی۔

"میری ٹیم کیسی ہے؟ میرے بغیر بہت مزے میں ہوں گے۔ ڈانٹ جو سننے کو نہیں ملی ہوگی۔"

وہ شرارت سے ہادی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ایسا تو نہ بولیں ماہین میڈم۔ ہم سب آپ کی ڈانٹ کو بہت مس کر رہے ہیں؟"

ارتج نے جذباتی انداز میں اسکے ہاتھ پکڑ کے کہا

"لیکن یہ موحد صاحب تو خوش ہوں گے نہ؟ دیکھو تو ابھی میرے سامنے کیسا چوسنی جیسا منہ بنایا ہوا ہے مگر اندر سے یہ خوش ہے۔۔۔"

دعا کے شرارتی انداز پہ سب کھل کے ہنسنے لگے۔ ہادی کا موڈ بھی بہتر ہوا اور نہ وہ اسکو اس حالت میں دیکھ کر بہت اپ سیٹ تھا۔

عزیر نے سکندر سے بات کرتے کرتے رک کے حیرت سے اسے دیکھا
کیا لڑکی ہے یہ ابھی بھی زندگی سے بھرپور باتیں کر رہی ہے ورنہ ایسی حالت میں لوگ ناامید اور مایوس ہو جاتے
ہیں۔

افرا نے اسے اشارہ کیا کہ چلو ہم بھی خبر گیری کر لیں۔ مگر اس نے سرنفی میں ہلادیا۔
وہ اسکو آکھیں دکھاتا ہوا خود اٹھ کے اب دعا کے پاس جا رہا تھا۔

"اسلام علیکم پیاری بہن"۔ بڑے ادب سے اس نے با آواز بلند سلام کیا تو وہ چونک کے اسے دیکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

ابھی وہ سلام کا جواب دینے ہی لگی تھی کہ افراز پھر سے شروع ہو گیا۔

"میں جانتا ہوں آپ مجھے حیرت سے کیوں دیکھ رہی ہیں۔ آپ یہی سوچ رہی ہوں گی کہ یہ کون ہے تو آپ کی
اطلاع کے لیے عرض ہے میں آپکا بہت بڑا فین ہوں۔ آپکے اس بھائی کو افراز کہتے ہیں۔"

اس تعارف پہ سب کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ سب افراز کے باتونی پن سے واقف ہو گئے تھے مگر دعا تو اسے دیکھ ہی پہلی مرتبہ رہی تھی۔

دلچسپی سے اس نے افراز کا جائی زہ لیا۔

"افراز بھائی آپ میرے فین ہیں تو آپ یہاں کیوں ہیں؟" معصومیت سے اس نے کہا تھا

"ہیں؟ تو مجھے اور کہاں ہونا چاہیے تھا؟" افراز الجھن سے پوچھنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوپر"۔ اس نے کمرے کی چھت کی جانب اشارہ کیا جہاں ایک عدد پنکھا لگا ہوا تھا۔

"فین کی اصل جگہ تو وہی ہے۔ کیوں بابا میں نے صحیح کہا نہ؟" سکندر کو اپنی طرف متوجہ پا کر اس نے تائیید چاہی تھی۔

"ہاں بلکل افراز چلو اب جلدی سے پنکھا بن کے چھت سے لٹک جاؤ"۔ سکندر کے کہنے پہ سب کھکھلا کے ہنسنے لگے۔

افراز کا منہ بن گیا۔

"یہ تو میرے جذبات کی توہین ہے۔ زندگی میں پہلی بار کسی کو بہن بنایا ہے اور وہ بھی میرے ساتھ ایسا سلوک کرے گی۔ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔"

"او کے ایم سوری افراز بھائی"۔ دعا نے فوراً معذرت کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اٹس او کے۔ لیکن جب تم ٹھیک ہو جاؤ تو مجھے چاکلیٹ کھلا دینا۔ میں سوری ایکسیپٹ کر لوں گا۔"

مسکراتے ہوئے اس نے شرط بتائی

Posted on Kitab Nagri

"دعا یہ کیپٹن افراز ہے اور یہ کیپٹن عزیز۔ یہ دونوں آئی ی ایس آئی ی سے ہیں اور میرے ساتھ اس مشن کے لیے آئے ہیں۔"

سکندر نے عزیز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دونوں کا تعارف کروایا۔
عزیز اور دعا نے رسمی انداز میں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا۔

دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی

سب اسکے آس پاس سے ہٹ گئے۔ وہ معمول کے انداز میں اسکا چیک اپ کرنے لگی۔ اور اسکی رپورٹس دیکھ کر فائل میں کچھ لکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

"ایکسیوزمی سسٹر۔۔ آپ پلیز مجھے میری رپورٹس کے بارے میں بتائیے۔ کسی نے اب تک مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں؟" اس نے سختی سے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

سکندر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اسکو کچھ بھی پتا چلے۔ وہ نرس کو منع کرنا چاہتے تھے کہ وہ کچھ نہ بتائے مگر وہ پرو فیشنل انداز میں شروع ہو چکی تھی۔

"مس ماہین آپکے بازو کا ایکسرے کیا گیا ہے۔ ہڈی زیادہ متاثر نہیں ہوئی۔ مگر جو گولی آپکو کمر پہ لگی ہے اس نے آپکی ریڑھ کی ہڈی کے بری طرح متاثر کیا ہے۔ کمر کے نچلے حصے کے حرکت والے جوائنٹس اور ہڈیاں بھی فریکچر ہوئی ہیں۔۔ شاید آپ اب کبھی اپنے پیروں پہ کھڑی نہ ہو سکیں۔"

اسکا چہرہ تاریک ہوا تھا۔۔ بے یقینی سے وہ نرس کو دیکھ رہی تھی۔

ان سب کو بھی سانپ سونگھ گیا۔ سکندر چاہتے تھے ابھی اسکو یہ بات پتا نہ چلے مگر یوں یہ بات کھل کے اسکے سامنے آئے گی یہ تو سوچا بھی نہیں تھا۔۔

www.kitabnagri.com

نرس اسے زلزلوں کی زد میں چھوڑ کہ جا چکی تھی

"دعا بیٹے"۔۔ وہ آگے بڑھے مگر اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

"آپ سب جائی یں یہاں سے پلیز"۔۔ سپاٹ انداز میں اس نے کہا

"دعائیری بات سنو"۔۔ سکندر کی بات کو کاٹ کہ وہ پوری شدت سے چلائی ی تھی۔

"پلیز لیو می لون۔۔۔ جائی یں سب یہاں سے"

وہ اب ہسٹریائی انداز میں اپنی ڈرپ کھینچ کے اتارنے لگی۔۔ ہاتھ سے خون نکلنے لگا مگر اسے پروا نہیں تھی۔

سکندر اسے سنبھالنے کو آگے بڑھے مگر وہ نفرت سے پاس پڑی وہیل چی ئی رکودیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

#ایک_ہفتے_بعد

کمرے کی کھلی کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی نے اسے اٹھنے پہ مجبور کر دیا۔ ورنہ اسکا دل تھا کہ ابھی کچھ دیر اور سوتی رہے۔ بلکہ اب تو اسکا دل کچھ چاہتا ہی نہیں تھا۔ جو سب کہتے وہ چپ چاپ کر لیتی۔

Posted on Kitab Nagri

"فاطمہ کھڑکی کے پردے برابر کر کے اسکے پاس آئی ہیں۔ دعا میری جان چلو اب اٹھو تمہارے ناشتے کا وقت ہو رہا ہے پھر تم نے دوائیاں بھی کھانی ہیں۔"

وہ اسے سہارا دے کر وہیل چئی یہ پہ بٹھاتی باتھ روم میں لے کر گئی ہیں۔۔

"امی میں اتنی اپاہج نہیں ہوئی کہ اپنے ہاتھ منہ بھی نہ دوں سکوں۔"۔۔ فاطمہ اسکا منہ دھور ہی تھیں جب وہ سپاٹ انداز میں بولی۔

بدقت اپنے آنسو ضبط کرتے وہ اسے باہر لے کر آئی ہیں اور دوبارہ اسکے بیڈ پہ بٹھا دیا۔

وہ اب ڈسچارج ہو کے گھر آچکی تھی مگر اب وہ پہلے جیسی نہ رہی تھی۔ بہت خاموش اور چپ چاپ رہنے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسے بٹھا کر فاطمہ روتے ہوئے کچن میں آئی ہیں تھیں۔ سکندر نے انہیں تاسف سے دیکھا۔ وہ فاطمہ کو سمجھاتے تھے لیکن وہ ماں تھیں کیسے صبر کرتیں۔ دعا کے سامنے جاتے ہی تسلی دلا سے کے سارے الفاظ جیسے غائب ہو جاتے اور وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ جاتیں۔

سکندر ناشتہ کی ٹرے اٹھائے اسکے کمرے میں چلے آئے۔

"بھئی میں تو انتظار کر رہا تھا کہ کب میری بہادر بیٹی اٹھے اور میں اسکے ساتھ ناشتہ کروں۔ قسم سے بہت بھوک لگ رہی تھی۔ اور تمہیں مزے کی بات بتاؤں یہ ناشتہ میں نے خود خاص طور پر اپنی بیٹی کے لیے بنایا ہے۔ یہ پراٹھا کھا کہ بتانا کہ کیسا بنا ہے اور یہ آملیٹ۔ ایسا آملیٹ تمہیں فاطمہ نے بھی کبھی بنا کے نہیں کھلایا ہو گا۔"

سکندر جوش سے اسے بتاتے ہوئے وہیں بیڈ پہ بیٹھ گئے اور ناشتہ کی ٹرے درمیان میں رکھ دی۔

"بابا آپ نے مجھے میری بہادر بیٹی کیوں کہا ہے؟" اس نے سکندر کی ساری بات سنی ہی نہیں تھی بس لفظ بہادر پہ اٹکی ہوئی ی تھی

"کیا میں اس لیے بہادر ہوں کہ میں نے گولیاں کھائی ہیں؟" عجیب سے انداز میں اس نے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

سکندر نے نوالہ بنا کر اسکی طرف بڑھایا تو وہ کھانے لگی۔

"نہیں تم اس لیے بہادر نہیں ہو کہ تمہیں گولیاں لگی ہیں۔ جس فیلڈ سے ہم تم تعلق رکھتے ہیں یہ معمول کی بات ہے۔ اصل بہادری تو یہ کہ تم اپنی بیماری سے لڑ رہی ہو۔ خود کو سنبھال رہی ہو۔ بیٹا زندگی میں حادثات سب کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا میں بہت سے لوگ ایسی بیماریوں میں بھی مبتلا ہیں جن کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن اپنے حالات کو قبول کرنا انکے ساتھ اپنے بچاؤ کی جنگ کرنا اصل بہادری ہے۔ جینا تو ہے تو پھر ایسے جینے میں کیا ہرج ہے کہ اپنے آپ ناز کر کے جیا جائے۔"

وہ خاموشی سے انکو بولتے ہوئے سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ بابا اسے بہادر کیوں سمجھتے ہیں جبکہ وہ تو ابھی تک ناامید ہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہے تھے اور دل میں سوچ رہے تھے کہ "میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہی ہو لیکن تم بہادر بنو گی"

اسے پانی پلاتے ہوئے وہ دکھی لہجے میں کہنے لگے

"بعض دفعہ ہماری زندگی میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جب ہر طرف ناامیدی اور مایوسی کا اندھیرا دکھائی دیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے زندگی ختم ہو گئی ہو۔ اور بعض دفعہ تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے وقت ہمارے لیے رک گیا ہے۔ مایوسی کے سائے اتنے گہرے ہونے لگتے ہیں کہ انسان سمجھتا ہے کہ وہ ساری زندگی ایسے ہی رہے گا۔ اسکی طرف کوئی خوشی بھری نوید نہیں آئے گی۔ وہی یونہی تکلیفوں کی زد میں رہے گا۔ لیکن میں تمہیں بتاؤں کہ حالات بدلتے ہیں۔ آپ کتنے ہی مشکل حالات میں کیوں نہ ہو۔ کتنی ہی اذیتوں سے کیوں نہ گزرے ہوں بس یہ یاد رکھیں کہ وقت سدا ایک سا نہیں رہتا۔ جو خالق ہمیں آزمائی شوں میں ڈالتا ہے پھر وہی ہمیں نکالتا بھی ہے۔ اور پھر یوں لگتا ہے جیسے وہ گزرے ایام کبھی زندگی میں تھے ہی نہیں۔ لیکن اس سارے سفر میں شرط ہے یقین کامل اور صبر کی۔"

وہ اس وقت تین سال پہلے کے اس اندھیرے کمرے میں پہنچے ہوئے تھے جہاں قید ہوئے نہ دن کا پتا چلتا تھا اور نہ رات کا۔ تب انہیں بھی ایسے لگتا تھا جیسے یہ تاریکی انکو نگل لے گی۔

"بابا میں بھی تو صبر کر رہی ہوں۔ پچھلے ایک ہفتے سے اسکے سوا اور کیا کیا ہے۔" سکندر کے بڑھائے گئے لقمے کو منہ میں ڈالتے وہ دکھ سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں تم صبر نہیں جبر کر رہی ہو۔" وہ سیدھے سیدھے انداز میں بولے

"مطلب؟" وہ بہت الجھن سے بولی

"ہمیں صبر اور جبر میں فرق کرنا سیکھنا چاہیے۔ صبر یہ ہے کہ آپ خود پہ آئی تکلیف کو کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کریں۔ اس کی مدد طلب کریں اور شکر ادا کرتے رہیں کیوں کہ تب بھی اللہ نے آپ کو بہت سی مشکلوں سے بچایا ہوتا ہے۔ آپ تب بھی بہت سے لوگوں سے بہتر ہوتے ہیں۔ اور جبر یہ ہے کہ اپنے حالات کو مجبوراً برداشت کرنا۔ شکوے شکایت کرنا کہ اللہ نے ہمیں ہی کیوں یہ تکلیف اور آزمائش دی پھر کہنا کہ ہم صبر کر رہے ہیں۔ نہیں ہم تب صبر نہیں جبر کر رہے ہوتے ہیں کیوں کہ ہمارے پاس اس آزمائش کو سہنے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہوتا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اب کھانا کھا چکی تھی اور مہبوت ہو کے سکندر کی بات سن رہی تھی۔ اسے شرمندگی ہوئی کہ واقعی وہ صبر نہیں جبر کر رہی تھی۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ پیار سے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے پانی پلانے لگے۔

"اگر تم سمجھتی ہو کہ تم ساری زندگی ایسے ہی رہو گی تو غلط سوچ رہی ہو۔ اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ کیا فاطمہ کو تمہیں ایسے دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے یاد رکھ۔"

سکندر کے پوچھنے پر وہ رونا بھول کر خفگی سے بولی۔

"یہ کیسا سوال ہوا۔ امی مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں۔ وہ مجھے تکلیف میں دیکھ کر کیسے خوش ہو سکتی ہیں۔"

"تو پھر اللہ تو تم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے پھر اسے کیا تمہارے دل کے حال کی خبر نہیں ہو گی؟ وہ کیا تمہاری پریشانی اور دکھ سے واقف نہیں ہو گا؟ یقیناً وہ باخبر ہے اور اسکے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ وہ تمہیں اس حال میں ڈال سکتا ہے تو اس سے نکلنے پہ بھی قادر ہے۔ بس اس پہ یقین کامل رکھ کے دعا مانگو"

www.kitabnagri.com

اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکے دل سے بھاری سلیں ہٹ رہی ہوں۔ اک نادیدہ سا بوجھ تھا جو اسکے وجود سے پرے ہٹ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نے دوسرے ہسپتالوں کے ڈاکٹرز سے بھی مشورہ کیا ہے۔ ففٹی پرسنٹ چانس ہے کہ ایک اور آپریشن کے ذریعے تم دوبارہ پہلے جیسی ہو جاؤ۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے یقین بھرے انداز میں کہنے لگے۔

"خود تو ناشتہ کر لیا ہے بابا کے ہاتھوں سے۔ اب مجھے بھی کھلاؤ نہ اتنی بھوک لگ رہی ہے"

۔ وہ اسے شرارت سے دیکھ کر بولے تو وہ ہنستے ہوئے انہیں کھانا کھلانے لگی۔

یہ شہر کا عام درجے کا ایک ریسٹورینٹ تھا جہاں اس وقت معمول کا رش تھا۔

ہادی، عمر، ارتج، عزیز اور افراسب ایک ہی میز کے گرد بیٹھے کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ بحث میں مشغول تھے

"ایک ہفتہ ہو گیا ہے مگر وہ سانپ اپنے بل میں ہی چھپا ہوا ہے۔ اتنی بانسریاں بجائی ہیں مگر کوئی فائی دہ نہیں ہوا۔"

عمر کا اشارہ ان تمام پلانز کی طرف تھا جو انہوں نے ولید کو باہر نکالنے کے لیے بنائے تھے

ہاں سچ کہہ رہے ہو۔ لیکن سانپ کو بل سے نکالنے کے لیے بین بجائی جاتی ہے بانسری نہیں"
افراز نے اسکی درستگی کی تو ارتج ہنسنے لگی

ہاں وہی بین۔۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے وہ سانپ ایک دن باہر آئے گا اور اسکا زہر میں اپنے ہاتھوں سے نکالوں
گا۔۔ عمر نے کھانا کھاتے ہوئے اپنے ہاتھ سامنے کیے۔

"یہ آپ لوگ کیا سانپ سانپ کر رہے ہیں۔ کھانا کھا رہے ہیں ہم سب دل تو خراب نہ کریں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارتج غصے سے عمر کو دیکھ کے بولی۔

"ڈیٹی راسے کہتے ہیں کوڈورڈز میں گفتگو کرنا۔" عمر نے دانشمندانہ انداز میں اسکے علم میں اضافہ کرنا چاہا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں۔۔ سیر یسلی۔ بہت شکریہ بتانے کا۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔" اس نے بھی دو بدو جواب دے کر اسے شرمندہ کیا۔

"تو میں نے بتا دیا ہے نہ۔ آئی ندہ بھولنا مت۔ اور سانپ کو سانپ نہ کہیں تو کیا کہیں۔۔ ویسے ارتج اگر تم کہو تو ہم اسے سانپ کی بجائے کو بڑا یا نیولا یا مگر مجھ بھی کہہ سکتے ہیں۔"

عمر نے از حد سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"کیا چاہتے ہو میں کھانا چھوڑ دوں۔ لو چھوڑ دیا۔۔ نہیں کھایا جا رہا مجھ سے یہ گندے گندے جانوروں کا نام سن کر۔۔ میرے حصے کا بھی تم ٹھونس لو۔"

www.kitabnagri.com

ارتج نے اپنی پلیٹ اسکی طرف کھسکائی

"لڑو تو نہیں تم دونوں۔" افرانے ہی ان دونوں کو ٹوکا جبکہ ہادی اور افران خاموشی سے یوں کھا رہے تھے جیسے ارد گرد کچھ ہو ہی نہ رہا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

"ہمیں کچھ اور سوچنا پڑے گا ارتج۔ کوئی می سولڈ پلان بنانا پڑے گا تاکہ وہ سانپ آئی می ولید باہر آ جائے۔"

"ہاں عمر اب کوئی می بڑا پلان بنانا پڑے گا۔" ارتج بھی سر ہلاتے ہوئے بولی۔

پانچ منٹ بعد ہی وہ دونوں یوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے جیسے کبھی کوئی می لڑائی می ہی نہ ہوئی می ہو۔

"و کے گائی زاب باتیں ختم کرو ہم کچھ کام کے بارے میں ڈسکس کر لیں۔" عزیز نے سنجیدگی سے سب کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ بھی اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

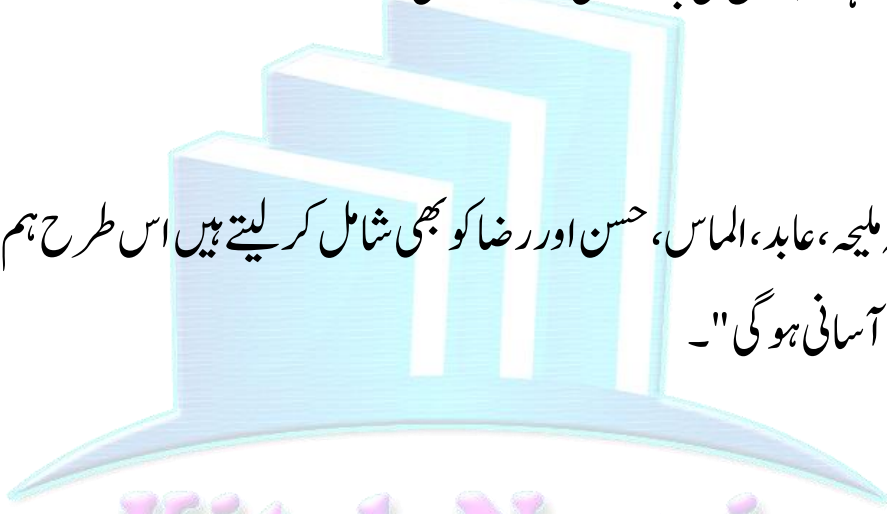
"ایک بات تو طے ہے ولید کراچی سے باہر نہیں نکلا کیوں کہ ہم نے سختی سے ہر طرف ناکہ بندی کی ہوئی می ہے۔ وہ شہر میں ہی ہے اور کہیں چھپا ہوا ہے۔ ہمیں اس پورے شہر میں زیادہ آبادی والے علاقوں میں اسے تلاش کرنا پڑے گا۔"

"زیادہ آبادی والے علاقوں میں کیوں۔ وہ کم گنجان آباد علاقوں میں بھی تو ہو سکتا ہے۔" ارتج نے نقطہ اٹھایا۔

"کیوں کہ زیادہ تر مجرم رش والی جگہوں پہ چھپتے ہیں تاکہ وہ لوگوں میں گھل مل جائیں اور بھیڑ میں پہچانے نہ جائیں۔ لیکن بہر حال دوسرا امکان بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔"

عزیر نے سوچتے ہوئے کہا کہ ارتج کی بات بھی درست تھی۔

"ہم ایسا کرتے ہیں کہ ملیحہ، عابد، الماس، حسن اور رضا کو بھی شامل کر لیتے ہیں اس طرح ہم زیادہ لوگ ہوں گے تو اسے ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی۔"



اب کی بار ہادی نے تجویز پیش کی تھی۔ جسکو پسند کیا گیا۔

www.kitabnagri.com

"ہاں یہ گڈ آئیڈیا ہے ابھی فون کر کے انہیں بھی بلوا لیتے ہیں۔"

عمر تائی د کرتے ہوئے اب سب کو فون کر رہا تھا۔

اگلے بیس منٹ میں وہ سب بھی وہاں موجود تھے۔

عزیر پلان کو آگے بڑھاتے ہوئے ان سب کو گائیڈ کرنے لگا

"اوکے تو ہم اب دس لوگ ہیں اور ہمارے پاس صرف ایک مہینہ ہے۔ اور کراچی شہر بہت بڑا ہے تو ہم پورے شہر کو تیس بڑے حصوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ ایک حصے میں جتنے بھی علاقے ہوں گے وہ ہم دس لوگوں کو ایک دن میں چیک کرنے ہوں گے۔ ہم کہنے کو صرف دس لوگ ہوں گے مگر ہمیں اپنے تمام کنٹیکٹس کو بھی اپنے ساتھ ملانا ہو گا۔ ہم سب بھیس بدل کر خفیہ طریقے سے وہ سارے علاقے پہلے چھانیں گے جہاں اسکی موجودگی کا زیادہ امکان ہو۔ اس طرح روزانہ کا ایک حصہ کور ہوتا جائے گا اور امید ہے کہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے پہلے ہم کامیابی حاصل کر لیں گے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن ایک اور امکان بھی تو ہے۔" عابد پر سوچ انداز میں کہنے لگا

"اگر ہم بھیس بدل کر اسکو تلاش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ اس نے بھی اپنا گیٹ اپ تبدیل کیا ہو"

ہاں یہ ہو سکتا ہے۔" افراز سر ہلا کے کہنے لگا

"وہ ولید نامی شخص اگر باہر نکلے گا تو یقیناً اپنے حلیہ تبدیل کر کے۔ کیوں اب تک وہ جان چکا ہو گا کہ ہم اب اس کے پیچھے ہیں تو ایسی صورت میں اس کے بدلے ہوئے حلیوں کو بھی ہمیں مد نظر رکھنا ہو گا۔ عام طور پہ کرمنلز کیپ اور گاکلز پہنا شروع کر دیتے ہیں۔ زیادہ تر ڈاڑھی مونچھ بڑھالیتے ہیں یا شیو کروالیتے ہیں۔ آنکھوں میں لینز لگا لیتے ہیں۔ لباس بھی مقامی لوگوں جیسا پہنتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اسکی تصویر کے خاکے بنا کر اس کے ہر حلیے کو جانچنا ہو گا۔"

"افراز صحیح کہہ رہا ہے۔" عزیز نے اثبات میں سر ہلایا

"مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ بالکل ہی انڈر گراؤنڈ ہو اور ایسی صورت میں جب وہ اپنے ٹھکانے سے ہی باہر نہیں نکلے گا تو ہمارے بنائے گئے سارے پلانز فیل ہیں۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے"

عمر نے تشویش سے کہا تھا۔

"مطلب اسے پہلے باہر نکالنا ہو گا۔" ملیحہ پر سوچ انداز میں بولی تھی

Ye Ghazi Ye Tere Purisar Banday Novel by Bisma Ijaz

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.facebook.com/KitabNagri) Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"لوجی بات گھوم پھر کے وہیں آگئی ہے کہ اس سانپ کو اسکے بل سے نکالیں کیسے۔"
ارتج نے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کوفت سے کہا۔

وہ سب چپ ہو کے رہ گئے مسئلہ جہاں سے شروع ہوا تھا اب بھی وہیں تھا۔ سب کاموڈ آف ہو گیا

Kitab Nagri

سارے راستے بند نظر آرہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب باری باری اپنے پلانز شیئر کرنے لگے۔ لیکن اگلے
ایک گھنٹے کی بحث کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا خیال ہے ابھی ہم سب ٹینس ہیں۔ کچھ دیر ریلیکس کریں گے تو مائی نڈ فریش ہو جائے گا۔ اور پھر سوچا بھی جائے گا۔ تو ہم سب ابھی ماہین میڈم کے گھر جا رہے ہیں۔ فاطمہ آنٹی کی کال آئی تھی وہ آنے کا کہہ رہی تھیں۔"

ہادی اٹھتے ہوئے ان سب کو کہنے لگا تو وہ سب وہاں جانے کے لیے تیار ہو گئے۔

"افراز تم تو بیٹھو ہم کو نسا اسکے دوست ہیں جو ہم بھی منہ اٹھا کر چلے جائیں"

افراز کو بھی جوش و خروش سے اٹھتے دیکھ کر عزیز نے واپس کھینچ کر بٹھایا۔

"کیا ہے عزیز۔۔ میں نے اسے بہن اور اس نے مجھے بھائی بنالیا ہے اور میں اپنی بہن کی عیادت کو جا رہا ہوں۔ وہ پھر سے کھڑا ہو گیا۔"

www.kitabnagri.com

"چلو ٹھیک ہے پھر میں بھی چلتا ہوں اس بہانے میجر سکندر سے مل لوں گا کافی دن ہوئے بات چیت ہوئے۔"

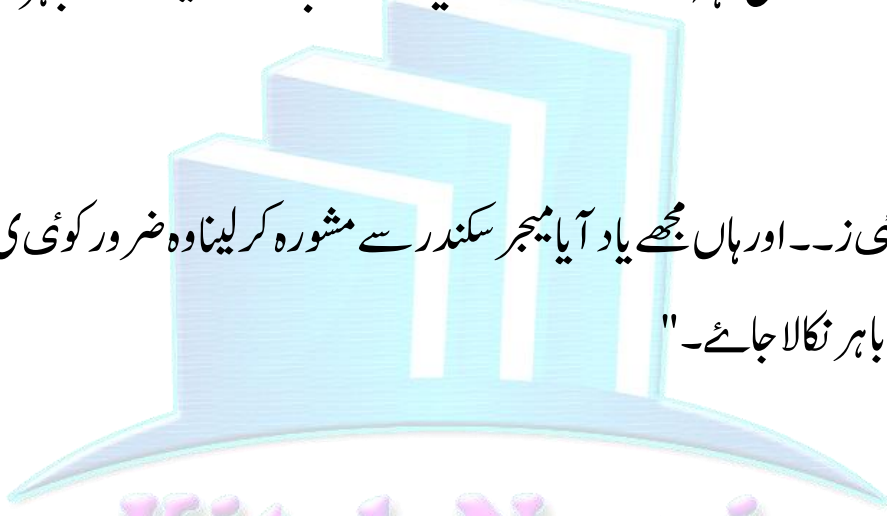
Posted on Kitab Nagri

عزیر بھی سر کھجاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی بہانے وہ دعا کو دیکھ لے گا

"سب سمجھتا ہوں یہ میجر سکندر سے ملنے کے بہانے ابھی پرسوں ان سے بات ہوئی تو تھی فون پہ۔ تم نہ جاؤ
میں تمہارا سلام پہنچا دوں گا"

افرا نے سر سری سے انداز میں کہہ کر اسکے تاثرات دیکھے۔ وہ اب ریسٹورینٹ سے باہر نکل رہے تھے۔

"اچھا میں چلتا ہوں گاؤ ز۔۔ اور ہاں مجھے یاد آیا میجر سکندر سے مشورہ کر لینا وہ ضرور کوئی حل بتائیں گے کہ
سانپ کو بل سے کیسے باہر نکالا جائے۔"



عزیر ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو عمر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا

www.kitabnagri.com

"نہیں کیپٹن آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ اور ویسے بھی میجر سکندر ہی ولید کی تصویر سات سمندر پار سے لے
کر آئے ہیں تو وہ واقعی بہتر مشورہ دے سکتے ہیں اور آپ چونکہ انکے ساتھی ہیں تو آپ ہی ان سے بات کیجیے
گا۔ ہمیں تو جھجک محسوس ہوگی۔"

Posted on Kitab Nagri

"عمر ٹھیک کہہ رہا ہے افراز اور عزیز آپ دونوں ہمارے ساتھ چل رہے ہیں۔" ہادی فیصلہ کن انداز میں بولا۔

عزیر نے فاتحانہ انداز میں عزیز کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہوں "اب بتاؤ"

"چلو۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔ جانا بھی ہے کہ نہیں۔" افراز منہ بناتا ہوا سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا

وہ قافلہ اب میجر سکندر کے گھر کی طرف گامزن ہو چکا تھا۔

کالج لان میں حسب معمول لڑکیاں گروپ بنا کر بیٹھی ہوئی ہیں تھیں۔ نمرہ اور سونیا عانیہ کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں آئی ہیں تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سونیا۔ عانی تو یہاں بھی نہیں ہے۔ پورا کالج دیکھ لیا ہے لیکن وہ نظر ہی نہیں آرہی"

نمرہ وہیں تھک کے گھاس پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"مجھے کچھ شک ہو رہا ہے کہ وہ کہاں ہو سکتی ہے۔ چلو میرے ساتھ"

Posted on Kitab Nagri

سونیا کہتے ہوئے جلدی سے اسے اٹھاتے ہوئے بولی

"کہاں ہو سکتی ہے؟" نمرہ کے سوالیہ انداز پہ وہ کچھ نہ بولی بلکہ اسکا ہاتھ پکڑ کے وہاں سے چلنے لگی۔

وہ دونوں اب ایک آفس کے سامنے کھڑی تھیں۔

"سونیا یہ تو سرولی کا"۔۔۔ نمرہ کی بات آفس سے نکلتی عانیہ کو دیکھ کر ادھوری رہ گئی۔

عانیہ بھی ان دونوں کو دیکھ کر گڑبڑاگئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا کرنے گئی تھی تم سرولی کے آفس میں؟" نمرہ نے اسے بازو سے دبوچتے ہوئے غصے سے پوچھا

"وہ۔۔۔ میں سرولی سے کچھ نوٹس لینے گئی تھی۔ پچھلے دنوں چھٹیاں کی تھیں نہ تو"۔۔ عانیہ نے دھڑلے

سے جھوٹ بولا

"سونیا چلو یہاں سے ہمیں اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔" نمرہ غصے سے کہتی سونیا کا بازو پکڑ کر وہاں سے لے گئی۔

"سونیا۔۔۔۔۔ نمرہ۔۔۔ یار میری بات تو سنو تم دونوں۔" عانیہ ان دونوں کے پیچھے بھاگتی ہوئی چلائی

"عانیہ تم مجھ سے یا سونیا سے بھی نوٹس لے سکتی تھی لیکن تمہیں تو سرولی کے پاس جانا تھا نہ تم چلی گئی اب ہمارے پیچھے کیوں آرہی ہو۔ جاؤ سرولی کی نیکسٹ کلاس میں بھی جا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔ وہ تو شکر ہے کہ وہ انگلش ٹیچر ہیں تو ایک ہی لیکچر ہوتا ہے انکا ہماری کلاس میں ورنہ تو اس نے حد ہی پار کر دینی تھی۔ اور سرولی اتنے فلرٹی ہوں گے کہ اپنی سٹوڈنٹ کے ساتھ آفس میں گپیں ہانکیں گے۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔"

www.kitabnagri.com

نمرہ تو جو بولنا شروع ہوئی تو عانیہ اور سرولی کو خوب باتیں سنائی۔۔۔

"نمرہ مجھے جو کہنا ہے کہہ لو۔ لیکن پلیز سرولی کو کچھ مت کہنا مجھے برا لگے گا۔" عانیہ کو بھی غصہ آگیا۔
"اچھا اچھا ریلیکس کرو دونوں ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔" سونیا دونوں کو پریشانی سے دیکھ کر کہنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ کینیٹین میں عانیہ کو سمجھانے میں مشغول نظر آئی۔

"عانی تم جانتی ہو نہ ہم اس طرح کی دوستیں نہیں ہیں۔ ہم تمہیں کبھی کسی غلط راستے پہ چلنے کا نہیں کہہ سکتے۔ سر ولی اچھے ہوں گے۔ مگر ان کی اچھائی سے تمہیں کیا لینا دینا۔ تم دور رہو ان سے بس ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔"

سونیا اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ نمرہ کا تو اسے تھپڑ مارنے کا جی چاہ رہا تھا۔

"میں کیا کروں سونیا۔ میں بہت سمجھاتی ہوں اپنے دل کو لیکن جب جب انکو اپنے سامنے دیکھتی ہوں نہ حواس کھودیتی ہوں۔ مجھے لگتا ہے جیسے میں جی اٹھی ہوں۔ میں بہت بے بس ہوں"

www.kitabnagri.com

وہ روتے ہوئے اپنے جذبات عیاں کر رہی تھی۔

"عانی سیدھی اور صاف بات ہے کہ یہ محبت و جت کچھ نہیں۔ ہم تھوڑے دنوں تک کالج سے فری ہو رہے ہیں۔ تب تک تم سر ولی سے کوئی بات نہیں کرو گی۔ اگر وہ تم سے مخلص ہیں تو شادی کریں۔ نہ کہ یوں چھپ چھپ کے تم سے عاشقی معشوقی کے تعلق بنائیں"

Posted on Kitab Nagri

نمرہ آگے کو ہوتی ہوئی ی اسے سپاٹ انداز میں کہہ رہی تھی۔

اور عانیہ سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں وہ یہ بات سرولی سے کبھی کر بھی سکے گی یا نہیں
ولید غصے سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ شہر سے باہر بھی نہیں جاسکتا تھا۔ ہر طرف ناکہ بندی ہوئی ی تھی۔

"یہ ایجنسی والے مرجائی یں۔ دل تو کر رہا ہے ابھی کے ابھی دو چار دھماکے کروا کے اس شہر کا سکون غارت کر
دوں۔"



جھنجھلا کے وہ اب کسی کو فون کر رہا تھا۔ رابطہ ہوا تو وہ پھٹ پڑا

"میں آخر کب تک یوں قید میں رہوں۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اب۔۔"

"ہم سب بھی انڈر گراؤنڈ ہیں۔ تمہاری طرح شور نہیں مچا رہے۔ باہر نکلو گے تو مارے جاؤ گے۔"

دوسری طرف سے سخت لہجے میں سمجھایا گیا

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی میرا تو چلو ان کو معلوم ہو گیا ہے مگر تم تو راکے ایجنٹ ہو تم لوگ تو اپنا کام کرو
"۔

ولید نے مقابل کو مشورہ دیا جس پہ وہ ہنسنے لگا

"تم ٹیشن نہیں لو ہم جانتے ہیں ہمیں کب اور کیا کرنا ہے۔ ابھی ہم صرف دھیرج سے حالات کو دیکھ رہے
ہیں۔ ٹھیک سے آنے دو بس۔"



"اوکے بائے"۔ اس نے بے زاری سے فون رکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایک دفعہ یہ سارے مسئلے ختم ہو جائیں تو پھر وہ آرام سے امریکہ چلا جائے گا اور وہیں رہے گا۔"

سوچتے ہوئے وہ پرسکون سا آنکھیں موند کے سو گیا۔

اسلام آباد کے کمرشل ایریا میں بنی پانچ منزلہ عمارت کے دوسرے فلور پہ فلیٹ نمبر بیالیس میں را کے ایجنٹ رہائش پذیر تھے۔ وہ پچھلے ایک سال سے یہاں رہ رہے تھے۔ سب کو یہی پتا تھا کہ اس فلیٹ میں تین بھائی احمد، ابو بکر اور عثمان رہتے تھے۔ جبکہ اصل میں وہ سنجے، وکاش اور ورما تھے۔ را کے اہم آفیسرز جو پاکستان ایک خاص مقصد سے آئے تھے۔

جب سے کرتار پور بارڈر سکھ زائی رین کے کھولا گیا تھا تب سے پاکستان کا مقام اونچا اور دشمنوں کی ذہنیت نیچی ہوتی جا رہی تھی۔

اس مقصد کے لیے موساد اور درپردہ سی آئی ای اے بھی را کے ساتھ تھی۔ سی آئی ای اے اور را کے ایجنٹ پاکستان میں ولید پہ انحصار کر رہے تھے۔ ولید، ملک وہاج اور جلال اکبر کے ذریعے اسلحہ دہشتگردوں کو پہنچاتا تھا اور جو آرڈرز اسے دیے جاتے وہ انکو پورا کرتا۔

مزار پہ حملہ تو ایجنسی والوں اور فوج کو ڈان دینے کے لیے کیا جانا تھا۔ درحقیقت اصل پلان تو کچھ اور تھا جس سے ولید بھی بے خبر تھا۔

وہ کرتار پور بارڈر پہ حملہ کرنا چاہتے تھے وہ بھی سینکڑوں سکھ زائرین کی موجودگی میں تاکہ پاکستان پہ انگلیاں اٹھائی جاسکیں۔۔

ابھی اس منصوبے سے آئی بی ڈی والے لاعلم تھے اور انکا سارا فوکس ولید کو پکڑنے میں تھا۔

ابھی بھی وہ تینوں اس پلان پہ بحث کر رہے تھے جب ولید کا فون آیا۔

"ورما آج پھر تم نے کچھ الفاظ ہندی کے بولے ہیں۔ تمہیں کتنا سمجھایا ہے کہ اگر ایک لفظ بھی لوگوں کے سامنے ہمارے منہ سے نکلا ہم پکڑ میں آجائیں گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سنجے نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہو گیا

"سوری سرنیکسٹ آئی بی ڈی ول بی ویری کی رفل"

"گڈ۔ اب کام پہ فوکس کرتے ہیں۔" کہتے ہوئے اس نے اپنے سامنے ڈھیروں نقشے پھیلاتے ہوئے کہا۔

اس بند کمرے میں خطرناک سازش تیار ہونے جا رہی تھی۔۔۔

گھر کے بڑے کمرے میں خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ کمرہ ان پھولوں سے مہک رہا تھا جو وہ سب دعا کے لیے لے کر آئے ہوئے تھے۔ سکندر اور فاطمہ بھی وہیں تھے۔ عانیہ البتہ اپنے کمرے میں تھی۔

اسے وہ سب ہنستے بولتے ہوئے زہر لگ رہے تھے۔ دل چاہ رہا تھا سب کچھ تھس تھس نہس کر دے۔

"سب کو بس دعا کی فکر ہے کسی کو میرا خیال نہیں۔ بابا کو بھی نہیں۔ اور امی تو بھول ہی گئی ہیں کہ میں بھی انکی بیٹی ہوں۔" وہ کلستے ہوئے ٹی وی کا والیوم بڑھاتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پانچ منٹ بعد ہی فاطمہ غصے سے اندر داخل ہوئی تھیں۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے عانیہ۔ تمہیں ذرا بھی احساس ہے کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ایک تو ان کے پاس جا کر نہیں بیٹھی اور دوسرا اتنی اونچی آواز سے ٹی وی سن رہی ہو۔"

اسکے ہاتھ سے ریموٹ چھینتے ہوئے وہ درشتی سے بولیں

"کیا ہے امی مجھے نہیں جانا مہمانوں کے پاس۔ اچھے مہمان ہیں ہر دوسرے دن منہ اٹھا کے آ جاتے ہیں۔" عانیہ ناک سیڑ کر کہنے لگی

"اور ویسے بھی آپ کے ڈیئر ہسبینڈ انکو کمپنی دے تو رہے ہیں پھر آپکو مجھ سے کیا مسئلہ ہے؟"

فاطمہ کچھ دیر صدمے سے اسے دیکھتی رہیں پھر دکھ سے بولیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مسئلہ یہ ہے کہ تم دن بہ دن خود سر ہوتی جا رہی ہو۔ جب سے سکندر آئے ہیں تمہارا رویہ انتہائی خراب ہوتا جا رہا ہے۔ بڑے چھوٹے کا لحاظ ہی بھول گئی ہو تم۔ ذرا دعا کے دوستوں کو جانے دو پھر تمہاری اچھے سے خبر لوں گی۔"

Posted on Kitab Nagri

آخری بات خطرناک تیور لیے کہہ وہ وہاں سے چلی گئی۔

"ہنہ۔ سکندر حیات خان۔۔۔ آپ میرے بابا نہیں ہیں۔ صرف دعا کے بابا ہیں۔ اسی کا خیال کریں۔ اسی کو نوالے بنا بنا کے کھلائیں مجھے ذرا برابر بھی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

وہ روتے ہوئے ایک ہی بات کی تکرار کیے جا رہی تھی۔ حقیقت تو یہ تھی کہ اسے فرق پڑتا تھا۔ وہ چاہے جتنا خود کو بہلا لیتی مگر جب وہ سکندر کو دعا سے پیار کرتا دیکھتی تب اسکا بھی دل چاہتا کہ ساری باتوں کو بھلا کے اپنے باپ کے سینے سے لگ جائے۔ سارے گلے شکوے بھول جائے۔ مگر خود ساختہ انا آڑے آجاتی۔ اسے یہی گلہ تھا کہ اگر اس نے آگے بڑھنے میں پہل نہیں کی تو سکندر نے بھی اسکا غصہ اور شکوہ ختم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر یونہی رونے کے بعد وہ اٹھی اور اپنے موبائی ل سے ولی کو میسج بھیجا۔

"ہیلو سر! کیسے ہیں آپ؟ کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں؟"

"بس اب میں بھی کسی کی پروا نہیں کروں گی۔ بس اپنے دل کی سنوں گی۔ وہی کروں گی جو دل چاہے گا۔"

اپنا بھیجا پیغام پڑھ کے وہ سوچتے ہوئے مسکرائی می تھی۔۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی ہوئی می تھی۔ ارتج، الماس اور ملیحہ اسکے ساتھ ہی بیٹھیں تھیں جبکہ لڑکے صوفوں پہ دراز تھے۔ تقریباً سب ہی اس سے بات کر رہے تھے سوائے عزیز کے۔ وہ سکندر کے ساتھ بیٹھا ان سے باتوں میں مشغول تھا۔

"یہ کیپٹن نما آدمی کچھ عجیب سا ہے۔ روڈ سا۔" دعا عزیز کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

"کچھ بھلا سا نام تھا اسکا۔ اف یاد کیوں نہیں آرہا۔" وہ ذہن پہ زور دیتے ہوئے بڑبڑائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرا خیال ہے اب کام کی بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا"

عزیز کے سنجیدہ انداز پہ وہ سب باتیں چھوڑ کے اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

"فاطمہ آپ تب تک بچوں کے لیے چائے بنا لائی یں۔ کولڈ ڈرنک پیے بہت دیر ہوگئی ہے"

Posted on Kitab Nagri

۔ فاطمہ سکندر کا اشارہ سمجھ گئی یں۔ سر ہلاتے ہوئے وہ وہاں اٹھ گئی یں تاکہ وہ سب تسلی سے اپنے کام کی باتیں کر سکیں۔

ارتج اب تک کی ساری کاروائی دہرا رہی تھی۔ ساری بات اور اپنے پلانز بتا کے وہ اب پریشانی سے کہہ رہی تھی۔

"لیکن ماہین میڈم بس اس آخری بات پہ آ کے ہم سب رک جاتے ہیں کہ اسے اسکے خفیہ ٹھکانے سے نکالیں کیسے۔؟"



ہم تو یہ مسئلہ ہے لیکن یہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے۔ "سکندر سوچ کر کہنے لگے۔

www.kitabnagri.com

"دیکھو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ولید کی ساری پرووائی ل کو دوبارہ چیک کرو۔ وہاں اور جلال سے اسکے متعلق ایک ایک بات پوچھو۔ کوئی نہ کوئی کلیو تو مل ہی جائے گا جو کام آ سکے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بابا میں بھی کچھ مشورہ دوں؟ اگرچہ اب میں فزیکلی کسی کام نہیں آسکتی مگر میں شاید تھوڑی مدد دے سکوں۔" انکی بات سن کر کچھ منٹ تک سوچنے کے بعد دعانے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔

وہ اپنے آپ کو اس کیس سے الگ سمجھ رہی تھی اسی لیے ہچکچا رہی تھی کہ اب شاید کوئی اسکی بات سنے گا بھی یا نہیں۔

"ضرور۔ میرا بیٹا کیوں نہیں۔ تم بھی تو اس کیس کا حصہ ہو۔ اور آج نہیں تو کل ان شاء اللہ تم فزیکلی بھی پارٹسپٹ کروں گی تو یوں ہچکچاہٹ سے نہیں بلکہ بے دھڑک ہو کے کہو جو کہنا ہے۔" سکندر کی حوصلہ افزا باتوں سے اسے کچھ تسلی ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بلکل ماہین میڈم آپ اب بھی ہماری لیڈر اور باس ہیں۔ انفیکٹ ہم آپ سے ہی تو آرڈرز لینے آئے ہیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔"

عمر پر جوش انداز میں کھڑا ہو کے بولا تو باقی بھی اسکی تائیید میں سر ہلانے لگے۔

"او کے تو پھر ٹھیک ہے۔" وہ خوشی سے سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔

"سب سے پہلے تو مجرم کی جگہ خود کو رکھ کے سوچیں کہ اگر آپ اسکی جگہ پہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اس سوال کے جواب کے لیے اس کی عادات کو سمجھنا ہوگا۔

جیسا کہ بابا نے کہا کہ اسکی پرو فائل کو دوبارہ سٹڈی کیا جائے تو مجھے بتائیں کہ وہ غدار تو ہے لیکن اسکے علاوہ اور کس جرم میں ملوث ہے؟"

اسکے سوالیہ انداز پہ ہادی نے جھکا سر اٹھایا۔ وہ اب ماہین میڈم کو اسکی اصلی روپ میں دیکھ کر خوش تھا۔

"میڈم وہ خوبصورت لڑکیوں کی اسمگلنگ بھی کرتا ہے۔ اپنے

ملک سے شپس یا غیر قانونی ذریعے سے وہ لڑکیاں دوسرے ملکوں میں اسمگل کرتا ہے اسکے علاوہ اسلحے کی خرید و فروخت کا بھی ذمہ دار ہے۔۔۔"

ہادی کے تفصیلی جواب پہ اس نے ہنکارا بھرا تھا۔

کچھ دیر پہلے جو ماحول قہقہوں سے گونج رہا تھا وہاں اب سنجیدگی نے جگہ لے لی تھی۔ وہ سب اب مکمل طور پہ ایجنٹس کی میٹنگ کا منظر پیش کر رہے تھے۔

"سر مجھے سمجھ آگئی ہے کہ اب ہمیں آگے کیا کرنا ہو گا۔ دراصل ہم یہی پوائنٹ مس کر رہے تھے کہ وہ اور کن

جرائم میں ملوث ہے۔ اب اسے باہر نکالنا آسان ہو گیا ہے۔"

عزیر نے سکندر سے سرگوشی میں کہا۔ وہ دعا کا پلان سمجھ چکا تھا۔ سمجھ تو سکندر کو بھی آگئی تھی اسی لیے انہوں نے پروفائل چیک کرنے کا ہنٹ دیا تھا۔ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دعا کو دیکھنے لگے جواب بہت جوش و خروش سے ان کو پلان سمجھا رہی تھی۔۔

سکندر چاہتے تھے کہ انکی بجائے دعا اپنے طور پہ پلان سوچے اور سب کو گائیڈ کرے۔ اسی لیے عزیر کو بولنے سے منع کر دیا تا کہ وہ بولے اور اپنے آپ کو اس مشن کا حصہ سمجھے اور کسی گلٹ میں مبتلا نہ ہو۔۔ وہ میجر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باپ ہونے کا فرض بھی نبھا رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

ولی اس وقت ایک اہم فائل سٹڈی کر رہا تھا جب اسکے موبائی ل پیپ ہوئی ی۔ دیکھا تو سٹوڈنٹ کے نام سے میسج آیا ہوا تھا۔

"اوہ! عانیہ"

۔ مسکراتے ہوئے اس نے جوابی میسج کیا۔

"ہیلو! ہاؤ آریو عانیہ؟"

سیکنڈز میں عانیہ کا اگلا میسج آیا تھا۔



"میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا؟"

ولی نے ایک نظر اپنے ضروری کام کی طرف دیکھا پھر فائل بند کر کے لکھنے لگا

"نہیں میں اس وقت فری ہوں۔ آپ بتائیں کچھ ضروری کام ہے؟۔"

اس بار کچھ منٹ گزر گئے تو ولی کو بے چینی ہوئی ی اس سے پہلے کہ وہ میسج کر کے پوچھتا عانیہ کا میسج آگیا

"سر کیا میں آپ سے ضروری کام کے علاوہ بات نہیں کر سکتی؟" وہ پڑھ کر سوچ میں پڑھ گیا کہ اب کیا لکھے۔

"آپ کر سکتی ہیں اس اوکے۔"

میسج بھیج کر وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے کچن میں آگیا۔ فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور منہ سے لگا کر پینے لگا۔

اسی اثنا ۶ میں عانیہ کی کال آنے لگی۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال اٹھائی۔

www.kitabnagri.com

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اچانک ہی عانیہ نے پوچھ لیا۔

"سر آپ فارنر ہیں نہ؟ کالج میں ساری لڑکیاں کہتی ہیں سر پاکستان کے نہیں ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

پانی پیتے پیتے اسے اچھو لگ گیا۔ بمشکل ہنستے ہوئے وہ کہنے لگا

"ارے نہیں میں فارز تو نہیں ہوں۔ اصل میں میرا تعلق بلوچستان سے ہے نہ اور وہاں کے لوگ بہت گورے ہوتے ہیں اسی لیے شاید آپ کو لگا"

"اچھا صحیح کہہ رہے ہوں گے پھر آپ۔ اچھا آپ سے اک اور سوال پوچھوں؟" فطری تجسس سے مجبور ہو کر عانیہ نے پوچھا

"ارے ہاں یاد آیا عانیہ مجھے ایک ضروری کام سے مارکیٹ تک جانا ہے۔ پھر بات کرتے ہیں اوکے بائے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فٹافٹ کہہ کر ولی نے فون رکھ دیا اور سر تھام کے بیٹھ گیا

"اومائی گاڈشی از آمید گرل۔۔۔ ڈیم اٹ"

Posted on Kitab Nagri

آخر کار ایک طویل میٹنگ کے بعد چائے نوش کر کے وہ سب اب دروازے سے باہر نکل رہے تھے جب ارتج نے ہادی کو آواز دی۔

"موحد سنو تمہیں ماہین میڈم بلار ہی ہیں۔ تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے شاید"

"مجھے بلار ہی ہیں؟" وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"ہاں کہہ رہی ہیں جلدی ہادی کو بھیجو۔ اور تم ادھر مجھ سے سوال جواب میں لگے ہوئے ہو۔ جاؤ اب"

وہ اسے کہتے ہوئے خود باہر کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ وہ حیران ہوتا ہوا دعا کے پاس چلا آیا۔

www.kitabnagri.com

"ماہین میڈم آپ نے مجھے بلایا؟" دروازے پہ دستک دیتے ہوئے اس نے پوچھا

"ہاں بلایا ہے۔ آؤ بیٹھو یہاں۔" وہ ابھی تک وہیں بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی سامنے صوفے پہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

Posted on Kitab Nagri

"جی کہیے کیا ضروری بات کرنی ہے آپ کو؟" وہ الجھن سے بولا

"موحد تمہیں کتنی دیر ہوگئی ہے اپنے گھر گئے ہوئے؟" اس نے بلا تمہید اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ گڑبڑا کے رہ گیا۔ ماہین میڈم کے موحد کہنے کا مطلب تھا کہ وہ اس سے خفا تھیں۔

"شاید تین مہینے ہوگئے ہیں۔" سر جھکاتے ہوئے وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

"وجہ جان سکتی ہوں؟" تیکھے تیوروں سے وہ اسے گھورنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عمر نے جب آپ کو میرے گھر نہ جانے کی اطلاع دی ہے تو یقیناً وجہ بھی بتائی ہوگی۔"

اب کی بار ہادی سر اٹھاتے ہوئے اعتماد سے بولا تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ یہ رپورٹ عمر نے ہی دی ہوگی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بتائی ہے کہ تمہارے بڑے بھائی نے تمہیں ملک و ہاج کے سکیورٹی گارڈ ہونے کی حثیت سے پہچان لیا تھا تو۔۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہے تم انہیں ایکسپلین کر سکتے ہو۔"

وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔ وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگا کہ کتنی اچھی ہیں ماہین میڈم اس حال میں بھی وہ دوسروں کی خوشی کا خیال رکھ رہی ہیں

"ہادی دیکھو میں تمہیں ایک دوست ہونے کے ناطے سمجھا رہی ہوں کہ تمہیں اپنے گھر جانا چاہیے۔ اور کسی کے لیے نہ سہی اپنی ماں کے لیے۔۔۔"



وہ اب کھڑکی سے فاطمہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔
"یہ جو مائیں ہوتی ہیں نہ اپنی اولاد کا دکھ برداشت نہیں کر سکتیں۔ پھر چاہے وہ اپنے بیٹے کو نہ دیکھنے کی صورت میں ہو یا پھر اپنی بیٹی کی بیماری دیکھنے کی صورت میں۔"

دعا کی بات سن کر ہادی کو اپنے سے زیادہ اسکے لیے دکھ ہوا وہ اسے تسلی دینے کے لیے ابھی الفاظ جوڑ ہی رہا تھا کہ وہ تحکمانہ لہجے میں بولی۔

"مسٹر موحد آپ آج شام کو اپنے گھر تشریف لے جا رہے ہیں اور بس۔۔ اب میں مزید کوئی بات سنو گی نہ کرو گی۔"

"مگر ماہین میڈم"-----

"مسٹر موحد آپ اب جاسکتے ہیں"

وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ اسکی بات کاٹ کر دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ زیر لب مسکراتے ہوئے بظاہر سختی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

"اوکے فائین۔ آپ ہمیشہ سے اپنی بات منواتی آئی ہیں اب بھی ماننی پڑے گی۔ خدا حافظ گیٹ ویل سون۔"

منہ بناتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔

ہادی کے جاتے ہی فاطمہ اسکی دوائی یاں پکڑے چلی آئی یں۔

"دعا اپنی دوا کھا لو بیٹا۔ آدھا گھنٹہ پہلے کھلانی تھی مگر میرا دماغ دیکھو عانیہ کے چکر میں تمہیں دوا دینا بھول ہی گئی۔ مگر تم بھی تو خود اپنا خیال نہیں رکھتی بندہ کم از کم اپنی دوائی یاں تو وقت پہ کھالے۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



وہ اسے دوا اور پانی پکڑاتے ہوئے نان سٹاپ بولے چلی جا رہی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"امی یہ عانیہ کو کیا ہوا ہے میں بھی نوٹس کر رہی ہوں کہ کچھ دنوں سے تو وہ مجھے بھی نہیں بلارہی۔ ایسا پہلے کبھی ہوا تو نہیں پھر اب کیا ہو گیا اسے؟"

دوا کھا کر وہ پریشانی سے بولی تو فاطمہ سر جھٹک کر لا پرواہی سے بولیں

Posted on Kitab Nagri

"ارے کچھ نہیں بس سکندر سے ناراض ہے تھوڑی۔ وقت گزرنے دو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔

اچھا اب تم زیادہ ٹینشن نہ لو اور چپ کر کے سو جاؤ۔"

اسے لیٹا کر سونے کا کہتی ہوئی وہ اب عانیہ کے کمرے میں جا رہی تھیں۔ ارادہ اسکی ٹھیک ٹھاک کلاس لینے کا تھا

رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا جب اس نے اپنے گھر کے دروازے پہ دستک دی۔ وہ دل بڑا کر کے آتو گیا تھا مگر گھر والوں کے متوقع رویے سوچ کر جی چاہ رہا تھا کہ یہیں سے پلٹ جائے۔ اگرچہ اب وہ ایک مقام تک پہنچ چکا تھا مگر بھابیوں کے طعن اور طعنوں سے وہ آج بھی خائف رہتا تھا۔

اسکے آئی بی میں ہونے کا صرف اسکی امی اور چھوٹی بہن نمرہ کو پتا تھا۔ باقیوں کو بتانے سے اس نے منع کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

دروازہ کھلا تو سامنے فرقان بھائی کی کاچہرہ نظر آیا۔

"اسلام علیکم بھائی ی۔" وہ سپاٹ سے انداز میں سلام لیتا ہوا اندر بڑھا۔

فرقان کے اونچی آواز سے دھاڑنے پر سب اپنے کمروں سے باہر نکل آئے۔

"جی نکال دیا گیا ہے مجھے گارڈ کی نوکری سے۔ اور آپ فکر نہ کریں میں یہاں رہنے نہیں بلکہ اپنی ماں اور بہن سے ملنے آباہوں"

سینے پہ ہاتھ باندھ کر وہ بھی اسی کی ٹون میں بولا۔

Kitab Nagri

"بھائی ی"۔۔۔۔۔نمرہ دوڑتے ہوئے اس سے آکر لیٹ گئی۔

"موحد۔۔۔۔۔ میرا بیٹا"۔۔۔۔۔ شگفتہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کے اب موحد کو پیار کر رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"اپنے لاڈلے بیٹے سے پوچھیں نہ یہ تو بڑا کہتا تھا کہ ایک جگہ مینیجر کی نوکری لگی ہے تو پھر یہ اس سیاستدان کا گارڈ بنا کیا کر رہا تھا؟"

بڑی بھابی نے بھی موقع کی مناسبت سے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

"ہاں نہ خالہ پوچھیں موحّد سے کہ اس نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا۔" چھوٹی بھابی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

"بھابی میں نے جھوٹ بولا تھا مگر اس سے کسی کا کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ میں گارڈ کی نوکری کر رہا تھا تو میری عزت پہ حرف آیا ہے آپ لوگوں کو کیوں فکر ہو رہی ہے۔"

موحّد نے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلیں جی آپ کا بھائی تو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا ہے۔ ذرا سی بات کیا پوچھ لی صاحب زادے کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔"

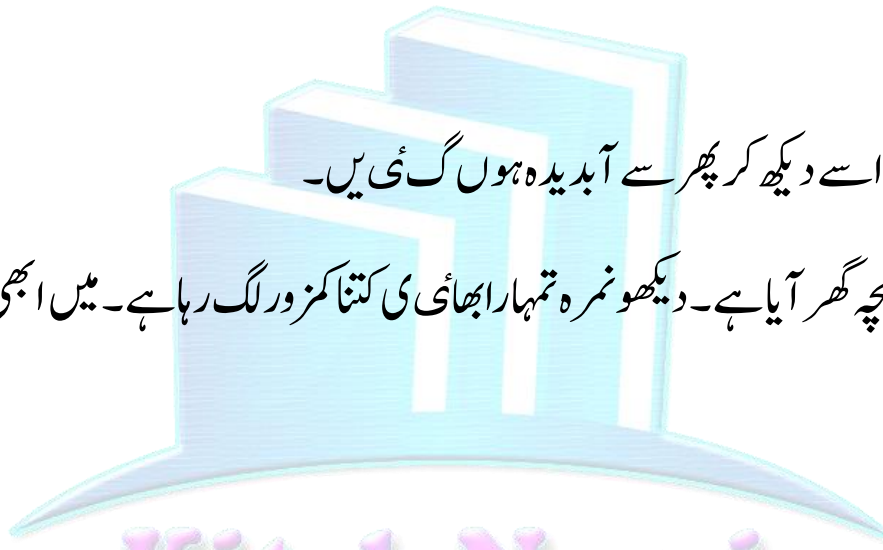
بڑی بھابی نخوت سے کہتے ہوئے اپنے میاں کو بازو سے پکڑے اندر لے گئیں۔

Posted on Kitab Nagri

"ہنہ۔ اتنا پڑھ لکھ کے گارڈ ہی بننا تھا تو پہلے بن جانا تھا فضول میں فیسوں کے پیسے حرام کیے۔"
چھوٹی بھابی کے طنزیہ وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ نمبرہ نے منع کر دیا۔

بھائی چلیں چھوڑیں۔۔ اندر آئیں اتنی ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں آپ سے۔"

"موحد۔۔۔۔۔ شگفتہ اسے دیکھ کر پھر سے آبدیدہ ہوں گئی۔
"اتنے دنوں بعد میرا بچہ گھر آیا ہے۔ دیکھو نمبرہ تمہارا بھائی کتنا کمزور لگ رہا ہے۔ میں ابھی اپنے بیٹے کے لیے
کھانا لاتا ہوں۔۔۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کھانا لینے چلی گئی تو نمبرہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

"بھائی آپکی ماہین میڈم کیسی ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

"ہمیشہ کی طرح مضبوط"۔ اسکی نظروں میں دعا کا سراپا لہرا گیا جواب وہ ہیل چٹائی پر پہ ہونے کے باوجود بہت مضبوط تھا

"مجھے پتا تھا آپ یہی کہیں گے۔ لیکن بھائی ی اک مزے کی بات بتاؤں"؟ وہ تجسس بھرے لہجے میں کہنے لگی۔

"ہاں بتاؤ۔ وہ مسکرا کر پوچھنے لگا

"میں بالکل آپکی ماہین میڈم کی طرح بننے کی کوشش کر رہی ہوں۔ مضبوط اور پر اعتماد۔ سٹائلش سوبر اور خوبصورت"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نمرہ کی بات سن کے وہ بے اختیار ہنس پڑا

"ماہین میڈم جیسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ اکلوتا پیس ہیں۔ تمہیں پتا ہے ابھی میں انکے کہنے کی وجہ سے ہی آیا ہوں"۔

Posted on Kitab Nagri

"پھر تو بہت اچھی ہیں وہ۔ آپ کے ساتھ ساتھ میری بھی آئی ڈیل خاتون"۔ نمرہ شرارت سے بولی

کچھ دیر میں شگفتہ کھانا لے آئی۔ کھاتے ہوئے وہ ان سے بھی ہنسی مذاق کرتا رہا۔

یو نہی باتوں باتوں میں رات کے بارہ کب بجے کچھ پتا ہی نہیں چلا۔ نمرہ سوچکی تھی اور وہ اپنی امی کی گود میں سر رکھ کے لیٹا ہوا اپنی باتیں سنارہا تھا جب فون بجا۔ دوسری جانب عمر تھا۔

"موحد جلدی پوائی نٹ تھری پہ پہنچ۔ ارجنٹ میٹنگ ہے۔ میں بھی گھر سے نکل رہا ہوں تو بھی فوراً نکل"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا ٹھیک ہے"۔ وہ فون بند کرتے ہوئے اٹھا

"امی میں چلتا ہوں اللہ حافظ"۔ انکے گلے لگتے وہ رنجیدگی سے بولا

"واپس کب آؤں گے؟" مامتا کی آس نے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"پتا نہیں امی بس دعا کیا کریں۔" بیٹے نے رخصت چاہی تو نہ جانے ماں کا دل کیوں دہل گیا

ان کا دل چاہا کہ اسے روک لیں۔ انہیں ایسا لگا کہ وہ اپنے بیٹے کو آخری دفعہ دیکھ رہی ہیں

رات کے ایک بجے میٹنگ شروع ہوئی تھی تب تک سب لوگ پہنچ چکے تھے۔ پوائنٹ تھری شہر کے اندر ہی ایک کمرشل عمارت کا آفس تھا جہاں اس وقت وہ سب موجود تھے۔

میجر سکندر، عزیز اور افراز بھی افراتفری میں پہنچے تھے۔ ایک بار پھر سے سارے پلان پہ غور کیا جا رہا تھا۔ وقت بہت کم تھا اوپر سے مسلسل دباؤ تھا کہ مجرم کو جلدی پکڑیں۔

"میجر سکندر کیا آپ کو یقین ہے یہ پلان کام کرے گا؟ میڈیا والے آپشن کو استعمال کرنا کیا مناسب رہے گا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایس ایس پی صغیر تھوڑی کشمکش کا شکار تھے۔ میجر سکندر انکو دیکھتے ہوئے پرسونل انداز میں گویا ہوئے

"میرا خیال ہے یہ آئیڈیا ٹھیک رہے گا کیوں کہ ہمارے پاس اسکے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے۔ آل ریڈی ہم ایک ہفتہ ضائع کر چکے ہیں اور اس پلان کے ورک کے لیے بھی تو ہمیں ایک ہفتہ انتظار کرنا ہو گا ایکدم سے تو یہ بھی ورک نہیں کرے گا"

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ تو ٹیم تیار رہیے گا کل سے پلان پہ کام شروع ہو جانا چاہیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

انہوں نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو سب نے اوکے کہتے ہوئے سر ہلایا

تین بجے تک میٹنگ ختم ہو گئی سب گھروں کو جانے لگے

میجر سکندر بھی نکلنے ہی والے تھے جب انکے خاص موبائی ل پہ کال آئی۔ وہ چونک گئے۔ رات کے اس وقت بلاوا آیا تھا تو یقیناً کچھ بہت اہم کام تھا

موسم آج کچھ اچھا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں لیٹائی وی دیکھ رہا تھا۔ اتنے دنوں سے گھر میں قید تھا اور اب تو اس کے صبر کی انتہا بھی ختم ہونے والی تھی۔

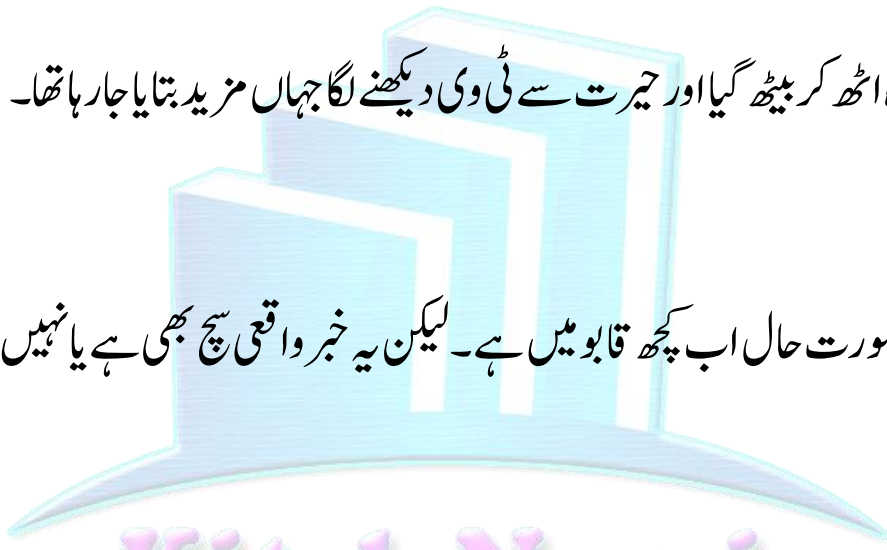
بیزاری سے چینل بدلتے ہوئے اس نے موبائی ل نکالا تھا جب ایک خبر پہ چونک گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک بہت اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں۔ کرپشن اور اسلحے کی خرید و فروخت کے مقدمے میں گرفتار ملک وہاج کے خلاف سیکیورٹی فورسز کو کوئی قابل ذکر ثبوت نہ مل سکا۔ اسکے ساتھ ساتھ ایک اور خبر یہ سننے میں آئی ہے کہ دوسرے مجرم جلال اکبر کی گرفتاری سے بھی کچھ خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ آئی ایس آئی بھی کوئی ثبوت نہ فراہم کر سکی"

"یہ سب کیا ہے؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ٹی وی دیکھنے لگا جہاں مزید بتایا جا رہا تھا۔

"ارے واہ مطلب صورت حال اب کچھ قابو میں ہے۔ لیکن یہ خبر واقعی سچ بھی ہے یا نہیں؟"



کچھ سوچ کر اس نے کسی کو کال ملائی

www.kitabnagri.com

"ہیلو! ڈبلیو ایم میں ولید بات کر رہا ہوں۔ میں نے ابھی ابھی ایک نیوز سنی ہے وہ سچ ہے یا نہیں وہ صرف تم ہی پتا کر سکتے ہو۔"

وہ اب اسے خبر کی تفصیل بتا رہا تھا تا کہ سچ اور جھوٹ کا معاملہ حل ہو سکے

رنگارنگ روشنیوں اور قتموں کا سیلاب ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ لڑکیاں تتلیوں کی مانند ادھر سے ادھر منڈلاتی پھر رہی تھیں۔ آج بی ایس سی پارٹ ٹو کی الوداعی پارٹی تھی۔

عانیہ، سونیا اور نمرہ ایک علحدہ ٹیبل پہ بیٹھ کے بیتے دنوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

"کتنی جلدی سال گزر گیا ہے نہ۔ دیکھتے ہی دیکھتے پتا ہی نہیں چلتا اور وقت گزر بھی جاتا ہے۔" سونیا نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں یار ٹھیک کہا تم نے واقعی ابھی کل کی بات لگتی ہے جب ہم لیکچر لے لے کر بور ہو جاتے تھے۔ اور اب دیکھو کالج سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور ایک ہفتے بعد پیپرز بھی شروع ہو رہے ہیں"

نمرہ نے بھی اسکی تائیید کی۔ عانیہ البتہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اسکا دل جیسے خالی ہو رہا تھا۔ وہ آج کے بعد ولی کو دیکھ نہیں پائے گی یہ سوچ اسکا سکون غارت کر رہی تھی۔

"کیا ہو عانیہ تم خاموش کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ بلکہ اب تو تم اکثر خاموش ہی رہتی ہو۔ کچھ بتاتی بھی نہیں ہو کہ بات کیا ہے۔"

نمرہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے پوچھا

"کچھ نہیں تم دونوں بیٹھو میں واشر ووم جارہی ہوں ابھی آتی ہوں۔" عانیہ ولی کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر تیزی سے اٹھی اور اس کے پیچھے بھاگی۔

پارٹی ایک خوبصورت ہال میں منعقد کی گئی تھی۔ ہال سے باہر ایک باغ بھی تھا جہاں اس ولی کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

وہ اس وقت پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔ شام کی ہلکی ہلکی کرنیں اس کے سرخ و سفید رنگ کو اور بھی چمکارہیں تھیں۔

عانیہ نے چپکے سے موبائی ل نکال کر اس کی تصویر لے لی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ویسے تصویر نہیں بنائے گا۔ آج بہت سی لڑکیاں اس کے ساتھ سیلفی لینا چاہتی تھیں مگر وہ سب کو منع کر رہا تھا۔ اسی لیے اس نے چوری چوری اس کی کافی زیادہ تصویریں لے لیں۔

موبائی ل گلے میں ڈالے کلچ میں رکھ کر وہ واپس جانے کے لیے مڑی جب ولی کی آواز سے رک گئی۔

"ہے عانیہ واٹ آر یو ڈوئی نگ ہی ئی ر؟"

وہ گھبراتے ہوئے اسکی جانب مڑی۔

"نتھنگ۔۔۔ نتھنگ سر"

"ہم اوکے۔ بائی داوے یو آر کنگ بیوٹیفل"

ولی نے اسکے دلکش سراپے پہ ایک تو صیفی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

عانیہ نے پیروں تک آتی گلابی رنگ کی باربی فرائک پہنی ہوئی ی تھی۔ ہلکے سے میک اپ اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ واقعی بہت دلکش لگ رہی تھی۔

"تھینک یو سر"۔ وہ بے تحاشہ خوش ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"کم ان عانیہ تم مجھے اب ولی کہہ سکتی ہو کیوں کہ آج کے بعد سے میں تمہارا ٹیچر نہیں رہوں گا۔" اس نے سادگی سے کہتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

عانیہ وہیں کھڑی کچھ پل خوشگوار حیرت سے اس کے الفاظ پہ غور کرتی رہی پھر وہ بھی جلدی سے ہال کی جانب بڑھی تھی۔



#ایک_ہفتے_بعد

نار تھ ناظم آباد کے ایک چھوٹے سے محلے کے ایک چھوٹے سے گھر میں جشن کا سماں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ خوشی سے ناچ رہا تھا۔ گارہا تھا اور اونچی اونچی آواز سے چلا رہا تھا۔

"میں آزاد ہو گیا۔ آخر کار میں اس قید سے آزاد ہو گیا۔ اب میں باہر نکلوں گا گھوموں گا پھروں گا اور خوب عیاشی کروں گا۔"

ولید راؤ اس وقت اپنے بے انتہا خوش تھا۔ اسے ایک طویل قید سے رہائی می جو مل رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ مستقبل کا خیال بھی اسے تقویت بخش رہا تھا

"میرا خیال ہے راکے پلوں کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ احتیاط چھوڑ دو اب اور جو چاہتے ہو وہ کھل کے کرو۔" نخوت سے سوچتے ہوئے اس نے کال ملائی تھی۔

"ہاں ولید بولو۔" دوسری جانب سے مصروف انداز میں کہا گیا تھا

"تم نے ٹی وی پہ خبریں سنی ہیں؟" ولید راؤ نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ فضول کی خبریں سنتے رہیں۔ کوئی ضروری بات کرنی ہے تو کرو ورنہ فون بند کرنے لگا ہوں میں۔"

دوسری جانب درما تھا جو تھوڑی دیر پہلے اپنے باس سے کھائی ڈانٹ کا غصہ ولید پہ نکال رہا تھا۔

"ارے غصہ کیوں ہو رہے ہو۔ کام کی ہی تو بات ہے مگر اب میں نہیں بتاؤں گا تم چلا لو پہلے مجھ پہ۔"

ولید نے بھی چیخ کر جواب دیا

"تم بھولو نہیں کہ ہم تمہارے ملازم نہیں بلکہ تم ہمارے لیے کام کرتے ہو۔ ابھی بکوجو بھی بکنا ہے کیوں کہ تمہیں اسی کام کے پیسے ملتے ہیں۔ اگر نہیں بتانا تو پھر پیسے بھی بھول جاؤ"

درشتی سے کہتے ہوئے ولید کا دماغ درست کیا گیا

"سالے تیری تو۔۔۔ اس نے دل میں گالی دیتے ہوئے خود کو ٹھنڈا کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ولید اب بتاؤ جلدی سے۔۔۔ ورنہ تمہارے تحکم سے کہا

"مجھ سے سننے سے بہتر ہے خبروں والا چینل لگا کر دیکھ لو نہیں تو میرا یقین نہیں کرو گے۔"

اس نے خراب موڈ کے ساتھ کہہ کر فون بند کیا

"کینے۔۔ یہ راوالے خود کو سمجھتے کیا ہیں۔ میں مجبری نہ کروں اور انکو اندر کی خبریں نہ دوں تو یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا بھی موڈ خراب کر دیا اچھا بھلا خوش ہو رہا تھا ستیاناس ہو ان کا بے عزتی کر دی میری۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنی کھولن کم کرنے لگا۔۔ نظریں دوبارہ ٹی وی پہ پڑیں تو سب کچھ بھول کے وہ پھر سے خوش ہو گیا۔ خبر ہی ایسی تھی کہ اسکا خوش ہونا بنتا تھا



"کیا کہہ رہا تھا وہ بد دماغ آدمی؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ورمانے فون رکھا تو وکاش نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

ورما اٹھ کے ٹی وی آن کرتے ہوئے بتانے لگا

"کہہ رہا تھا کہ نیوز دیکھو کوئی بڑی اہم خبر ہے۔ اب دیکھتے ہیں کیا بکواس کر رہا تھا وہ۔"

خبریں لگا کر وہ دونوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

"ناظرین ابھی ابھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملک وہاج اور جلال اکبر پہ اسلحے کی خرید و فروخت کے سلسلے میں جو کیس کیے گئے تھے وہ بند کر دیے گئے ہیں۔ کوئی معقول ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے شاید انکو بہت جلد رہا بھی کر دیا جائے۔

وزیراعظم کا اظہار برہمی۔ سیکورٹی فورسز اور سیکرٹ ایجنسیز تنقید کی زد میں آگئی ہیں۔ کراچی میں امن و امان کی صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے اس وجہ سے بھی آرمی پہ سوال اٹھائے جا رہے ہیں"

"تمہیں کیا لگتا ہے ورمایہ سب کیا چل رہا ہے؟"

وکاش نے پرسوج انداز میں سنجیدگی سے پوچھا
وہ ولید کی طرح نہ تو حیران ہوئے تھے اور نہ ہی خوش۔
www.kitabnagri.com

"ارے یہ کسی کام کے نہیں ہیں اب دیکھو یہ عوام اپنی

فوج کے خلاف ہی باتیں کرے گی۔ ویسے ہمیں پہلے بھی کوئی خطرہ نہیں تھا اور اب تو مزید آسانی ہو جائے گی۔"

ورمانے اٹھتے ہوئے بازو پھیلا کے کہا۔ سنجے ابھی وہاں پہ نہیں تھا وہ دوسرے کمرے میں اک کال سن رہا تھا۔

"ہاں کیا ہو اور کیا بات ہو رہی ہے؟"

سنجے نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تو اس نے ٹی وی کی طرف اشارہ کر دیا

"اسکا مطلب ہے وہ ولید کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔" وہ سوچتے ہوئے بولا

"لگ تو یہی رہا ہے نہیں تو اب تک وہ گرفتار ہو چکا ہوتا۔" ورماشانے اچکاتا ہوا بولا

www.kitabnagri.com

"لیکن ہمیں جو اطلاع ملی تھی کہ ان کے پاس ولید کی تصویر ہے اس کا کیا؟"

وکاش نے ایک اہم نکتے کی جانب اشارہ کیا

"ہو سکتا ہے وہ غلط اطلاع ہو۔" سنجے نے خیال ظاہر کیا

"میرا بھی یہی خیال ہے ہمیں سنائی سنائی سے زیادہ آنکھوں دیکھے پہ یقین رکھنا چاہیے۔" ورمانے ٹی وی دیکھتے ہوئے کہا

"سر ہمیں اوور کانفیڈینس نہیں ہونا چاہیے۔ آئی ایس آئی اتنی معصوم تو نہیں ہے کہ یوں آرام سے بیٹھی ہوئی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے انکا کوئی پلان ہو"

وکاش کو ان دونوں کا مطمئن ہو جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا
اسے کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وکاش تم اور تھنکنگ کر رہے ہو۔ اور آئی ایس آئی کچھ بھی نہیں ہے۔ ساری دنیا میں سب سے طاقت ور ایجنسی رہے۔ ہم پاکستان آرمی سے زیادہ مضبوط ہیں"

ورما کو اسکی بات ہضم نہ ہوئی تو منہ بناتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں ایسا ہی ہے۔ راکے آگے آئی ی ایس آئی ی ہمیشہ ہی سرینڈر ہوتی آئی ی ہے۔ اور اب تم انکی مزید وکالت مت کرنا۔"

وکاش کے کچھ بولنے سے پہلے ہی سنجے نے اسے کہہ دیا۔ وہ اور ورمایسے لوگوں میں سے تھے جو بس اپنے آپ کو عقل کل اور چالاک سمجھتے ہیں۔۔

"ورما تم ولید کو فون کر کے کہو کہ اب ایکشن میں آجائے ویسے بھی کافی دنوں سے ہمارا کام نہیں ہو رہا تو اب تیزی سے اپنا پلان شروع کریں۔"

سنجے نے صوفے پہ پاؤں پسار کر بیٹھتے ہوئے ورماکو آرڈر دیا تو وہ سر ہلا کے ولید کا نمبر ملانے لگا

www.kitabnagri.com

"ان دونوں کے دماغ میں ماتارانی عقل ڈالے۔ باؤ لے ہو گئے ہیں۔ یہ آئی ی ایس آئی ی کو ہلکا لے رہے ہیں جب وہ کتوں کی طرح راکو دوڑائے گی تب میری بات مانیں گے۔"

وکاش کلستے ہوئے سوچ رہا تھا اور وہ دونوں بے فکر ہو کے ولید کے ساتھ مل کے نئے پلان بنا رہے تھے۔

عانیہ کے پیپر ز شروع ہو چکے تھے۔ کل اسکا دوسرا پیپر تھا۔ سارا دن وہ کمرے میں بند رہتی۔ اب تو وہ دعا کو بھی بلانا چھوڑ چکی تھی۔ ولی سے وہ اب بھی مسلسل رابطے میں تھی اور اس رابطے میں اس سے زیادہ ولی کا کمال تھا اس نے پارٹی کے بعد خود ہی اسکو میسج کیا تھا۔

ولی سے بات کرنے کے بعد وہ کتاب اور رجسٹر پکڑے باہر سیڑھیوں پہ آ کے بیٹھ گئی۔
دعا نے اسے کمرے کی کھڑکی سے باہر بیٹھے دیکھا تو اپنی وہیل چئی یردھکیل کر اسکے پاس چلی آئی۔

"عانیہ"۔۔۔ اس نے ہولے سے اسے پکارا تو وہ چپ چاپ اٹھ کر اسکے پاس پہلی سیڑھی پہ آ کے بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عانی تم مجھ سے ناراض ہو؟" اس نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا

"نہیں میں نے ناراض کیوں ہونا ہے؟" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی

"تم نے مجھ سے بات کرنا چھوڑ دی ہے۔ میرا حال تک نہیں پوچھتی تم۔ میں اب مفلوج ہو گئی ہوں تو تم بھی بدل گئی ہو۔"

اسکی آواز میں نمی گھل گئی۔ اس وقت دعا کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی بہن کی بے بسی پہ رودے۔ وہ عانیہ کو بہت چاہتی تھی اور اب اسکا یہ رویہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں تم نے خود مجھ سے نظریں پھیر لی ہیں۔ اب تمہاری زندگی میں مجھ سے زیادہ اہم لوگ آچکے ہیں۔ اب تمہیں خود میری کوئی فکر نہیں تم اوروں کی فکر کرو۔"

عانیہ سپاٹ انداز میں کہہ کر کتاب کھول کر بیٹھ گئی۔ وہ خود بھی شرمندہ تھی کہ اسے دعا کا خیال رکھنا چاہیے مگر جب سکندر اسے نظر انداز کر کے دعا کے پاس جاتے وہ اپنے خول میں سمٹ کر رہ جاتی۔

Kitab Nagri

"تم بابا کی بات کر رہی ہونا۔ یقین کرو وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں مگر آجکل حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے ہیں وہ میری معذوری کی وجہ سے میرا زیادہ خیال رکھ رہے ہیں"

دعا اور سکندر کا زیادہ وقت کیس کو ہی ڈسکس کرتے گزرتا تھا اس لیے عانیہ شکوہ کر رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"جو بھی ہے عانیہ وہ تمہارے بھی بابا ہیں۔ تم انکے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کرو۔ بابا نے سالوں ہماری جدائی سی سہی ہے اب تو انکا حق بنتا ہے نہ کہ ہم ان سے پیار کریں"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں سے سکندر اندر داخل ہو رہے تھے۔

وہ تین دن بعد گھر واپس آئے تھے۔ دعا نے انہیں دیکھ کر جوش سے سلام کیا تھا
"اسلام علیکم بابا۔ کیسے ہیں آپ؟ اتنے دنوں سے کہاں تھے؟"

"وعلیکم سلام۔ بس کچھ مصروف تھا۔" انہوں نے اسکے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم"۔ دعا کی باتوں کا اثر تھا کہ عانیہ نے بھی ہولے سے سلام کیا

وعلیکم سلام۔ انہوں نے خوشگوار حیرت سے جواب دیتے عانیہ کے سر پہ بھی ہاتھ پھیرا اور وہیں ان کے پاس بیٹھ گئے۔

"بابا کل عانیہ کا پیپر ہے آپ اسے سینٹر چھوڑ کے بھی آئی ہیں گے اور لے کے بھی آئی ہیں گے اوکے؟"

اس نے لاڈ سے فرمائی ش کی

"ایم سوری بیٹا کل تو مجھے بہت ضروری کام ہیں۔ تمہارے آپریشن کے سلسلے میں ابھی بہت سے کاغذات وغیرہ بنوانے ہیں۔"

انہوں نے معذرت کی۔ پھر سوچتے ہوئے کہنے لگے

"لیکن میں افراز کو بول دوں گا کہ وہ عانیہ کو چھوڑ آئے کیوں کہ عزیز سے تو مجھے خود کام ہے۔ اور تو میں کسی کو جانتا نہیں۔"

www.kitabnagri.com

"آپ کو اتنی مہربانی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں نے کل سونیا کو بول دیا تھا وہ مجھے پک کر لیا کرے گی اور واپس پہ ڈراپ بھی کر دے گی۔"

پیر پٹختے ہوئے عانیہ غصے سے کہہ کر واک آؤٹ کر گئی۔

"بابا کیا ہو جاتا اگر اسے چھوڑنے چلے جاتے۔ میرا خیال ہے وہ ناراض ہوگئی ہے۔" وہ پریشانی سے بولی

"بیٹا ابھی اسے منالوگا میں بس ایک دفعہ یہ کیس حل ہو جائے۔ کل واقعی وقت نہیں میرے پاس۔ ابھی بہت سے کام پڑے ہوئے ہیں۔"

"کون سے کام بابا؟ اور آپریشن کے سلسلے میں کون سے کاغذات بنوانے ہیں آپ نے؟" وہ الجھن سے انکو دیکھنے لگی۔

"تمہارے آپریشن کے لیے ہم ملک سے باہر جارہے ہیں کیوں کہ ایسا مجھے آرڈر دیا گیا ہے۔" انہوں نے سرگوشی میں کہا

www.kitabnagri.com

"ہم کس ملک جارہے ہیں بابا؟" وہ بھرپور حیرت سے جوابی سرگوشی میں بولی

انڈیا۔۔۔۔۔ انہوں نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا

"انڈیا۔ لیکن کیوں بابا؟" وہ شدید حیرانی سے گویا ہوئی۔

"کمرے میں جا کر بات کرتے ہیں۔"

وہ اسکی وہیل چئی ردھکیل کر اسکے کمرے میں لے جانے لگے۔

"بتائیں بابا۔ کیا کچھ بہت ضروری کام ہے؟ اور میرا آپریشن کیا پاکستان میں ممکن نہیں؟"

کمرے میں جا کر اس نے بے چینی سے پوچھا

"ممکن تو ہے مگر۔۔۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"نہیں بابا مجھے نہیں انڈیا جانا۔ آئی ی ہیٹ۔۔"

وہ منہ بسور کر محب الوطن پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بولی

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا تمہارا آپریشن تو محض ایک بہانہ ہے۔ اصل میں ہمیں وہاں کسی خاص سے ملنا ہے اور اور اس سے اپنی بقا کے لیے کچھ خاص لینا ہے۔"

انہوں نے سرگوشی کرتے ہوئے کوڈورڈز میں بات پوری کی۔ حالانکہ فاطمہ اور عانیہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں مگر پھر بھی احتیاط لازم تھی۔

"اوکے ٹھیک ہے بابا۔" وہ بات سمجھ کر رضامندی سے بولی پھر کچھ یاد آنے پہ بولی۔

"اچھا یہ تو بتائی میں میری فائی ٹل رپورٹس آئی ہیں کہ نہیں تاکہ مجھے ایگزیکٹولی پتا تو چلے کہ مجھے کون سا ڈس آرڈر ہے؟ ڈاکٹر تو کبھی کچھ کہتے تھے اور کبھی کچھ"

"ہاں تین دن پہلے ہی رپورٹس آگئی ہیں تھیں اور ڈاکٹر سے میری تفصیلی بات بھی ہوئی تھی مگر مجھے اسی دن جانا پڑ گیا تھا تو تمہیں بتا نہیں پایا۔"

www.kitabnagri.com

وہ اٹھ کر الماری سے ایک فائی ل نکال کر اسکے پاس آ بیٹھے۔

Posted on Kitab Nagri

"دعا جو گولی تمہیں کمر میں لگی تھی اس نے سپائی نل کاڑڈ کے lumber region کو متاثر کیا ہے۔ کافی زیادہ
بونز اور جوائی نٹس dislocate ہو چکے ہیں اور اسی وجہ سے تمہیں paraplegia paralysis ڈس آرڈر
ہوا ہے۔"

وہ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی تفصیل کو من و عن دہراتے ہوئے سپاٹ انداز میں کہہ رہے تھے لیکن اندر سے ایک
باپ ہونے کے ناطے وہ کس طرح اپنی بیٹی کو اسکی بیماری کی تفصیلات سے آگاہ کر رہے تھے یہ وہی جانتے تھے



paraplegia paralysis....

یہ کیا بلا ہے بابا؟ وہ مزے سے بولی

"فالج کی کئی قسمیں ہوتی ہیں بعض اوقات جسم کے ایک حصے یا ایک سائیڈ پہ ہو جاتا ہے اور کئی دفعہ
پورے جسم کو متاثر کرتا ہے۔"

اگر فالج صرف اک limb یعنی صرف ایک بازو یا ایک ٹانگ پہ اثر انداز ہو تو اسے Monoplegia
paralysis کہتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

اگر یہ جسم کی صرف ایک مکمل سائیڈ کو ایفکٹ کرے یعنی دائیں یا بائیں بازو پہ اگر فالج کا ایک ہو گا تو دائیں یا ٹانگ بھی مفلوج ہوگی۔ اس قسم کو Hemiplegia paralysis کہتے ہیں۔

ایک تیسری طرح کا فالج جس میں انسان کی ساری باڈی مکمل طور پہ مفلوج ہو کے رہ جائے اسے Quardiplegia paralysis کہتے ہیں

ایک اور قسم Diplegia paralysis کی ہے جس میں باڈی کی دونوں سائیڈز کا سیم ایریا ایفیکٹ ہوتا ہے مثلاً دونوں اطراف کے بازو یا چہرے کی دونوں سائیڈز۔۔۔۔۔"

"تو پھر تو Diplagia paralysis ہو انہ کیوں کہ میرے دونوں ٹانگیں مفلوج ہو گئی ہیں۔"

www.kitabnagri.com

وہ الجھن سے سن کے بولی تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے

"نہیں تمہارا کیس تھوڑا مختلف ہے۔ ڈائی پلیجیا میں باڈی کے اوپر پارٹس اثر انداز ہوتے ہیں جبکہ۔۔۔۔۔"

پیرا پلیجیا پیرالائس ایسا ڈس آرڈر ہے جس میں جسم کا صرف نچلے حصہ یعنی دونوں ٹانگیں مفلوج ہو جاتی ہیں اور حرکت کرنے سے قاصر ہوتی ہیں جبکہ باقی سارے جسم میں حرکت رہتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

نارمل وجوہات میں زیادہ تر کار ایکسیڈینٹ کیسز ایسے ہوتے ہیں جن میں اس قسم کی انجری ہوتی ہے۔ یا پیدائشی ایسا ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کسی وجہ سے مسلز وغیرہ میں کچھائو بھی فالج کی وجہ بن سکتا ہے

یہ انجری عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی۔ اگر تو ہڈیوں کا فریکچر زیادہ نہیں تو فزیو تھراپی سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زیادہ بڑا سپائنل کارڈ اور ورٹبرل کالم کا مسئلہ ہو جائے تو آپریشن یا سرجری کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔ آپریشن کامیاب ٹھرے تو مریض اپنی زندگی میں پھر سے چل پھر سکتا ہے مگر۔۔۔۔۔"

وہ کہہ کر ر کے تو وہ بغور انکے چہرے کے اتاؤ چڑھائو دیکھتی رہی۔ انکی مشکل آسان کرتے ہوئے وہ خود ہی بات مکمل کرتے ہوئے بولی۔

"مگر آپریشن کامیاب نہ ہو تو پھر باقی ماندہ زندگی وہیل چئیر پر گزارنی پڑتی ہے۔ ہے نا؟" اس نے تائیید چاہی۔

www.kitabnagri.com

"بلکل ایسا ہی ہے۔" ایک تھکی تھکی سی سانس لے کر وہ کہنے لگے۔

Posted on Kitab Nagri

"ہمیں زندگی میں ہر قسم کے حالات کے لیے پہلے سے ہی خود کو ذہنی طور پر تیار کر لینا چاہیے۔ یہ جو خوف ہوتا ہے نہ۔۔۔ کہ ایسا نہ ہو جائے اور ویسا نہ ہو جائے یہ ہمیں ہمیشہ بے چینی اور غیر یقینی میں رکھتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ سوچا جائے کہ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا اور جو بھی ہو گا اچھا ہو گا۔ ویسے بھی ہمارے سوچنے سے پریشان ہونے سے جو ہماری قسمت میں لکھا ہے وہ بدل نہیں جائے گا تو اپنے آپ کو بے وجہ خیالوں اور اذیتوں میں نڈھال کرنے کا کافی دہ۔ ہاں مگر صرف ایک چیز ہے جو تقدیر بدل سکتی ہے۔ وہ ہے دعا۔ تو انسان کو دعا کرنی چاہیے۔۔"

"آپ صحیح کہہ رہے بابا۔ میں یہی کروں گی اور بالکل فضول نہیں سوچوں گی۔"

وہ ہولے سے انکے ہاتھ تھکتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

"جانتی ہو انسان کو اس کا سب سے بڑا خوف ہی اصل میں جینے نہیں دیتا۔ تمہارا Biggest fear کیا ہے دعا؟"

جاننے کے باوجود انہوں نے اس سے پوچھا جواب کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"آئی بی کے لیے ڈس ایبل ہو جانا۔ مجھے یہ سوچ کر بہت تکلیف ہوتی ہے کہ اگر میں ناکارہ ہو گئی تو کیا ہو گا۔"

نطریں ہنوز باہر ہی تھیں وہ یہ بات کسی کی آنکھ میں دیکھ کر کر ہی نہیں سکتی تھی۔

"تو کیا ہو گا دعا؟ کچھ نہیں ہو گا۔ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اپنے ملک کی خدمت کے لیے آرڈ فور سز میں ہونا ضروری نہیں تم ویسے بھی بہت کچھ کر سکتی ہو۔ کسی سٹریٹ کرائی م کور وکنا، اپنے گلی محلے کے ماحول کو تنازعات سے پاک رکھنا، کسی کی مدد کرنا، سگنل نہ توڑنا اور قانون کی پاسداری کرنا وغیرہ یہ سب بھی کنٹری کے لیے سروسز میں آتا ہے۔"

اندر چائے لاتی فاطمہ نے یہ بات سن لی تھی۔ انہیں بے اختیار کچھ یاد آیا تھا۔ کچھ ایسا ہی منظر تھا جب ظفر روتی ہوئی فاطمہ کو دلاسا دیتے ہوئے یہی باتیں کر رہے تھے۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں تمہارے بابا۔" وہ چائے کی ٹرے بیڈ پہ رکھتے ہوئے بولیں۔

"سب سے بڑی نعمت ہے زندگی اسکا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔"

ایک کپ اسے اور دوسرا سکندر کو پکڑاتے ہوئے وہ بھی وہیں انکے پاس بیٹھ گئی۔

"ویسے سکندر اور دعا آپ میری عانیہ کے ساتھ بہت زیادتی کر رہے ہیں۔ کیا یہ فرق نہیں کہ اسکو آپ بلکل ٹائی م نہیں دیتے"

۔ وہ شکوہ کناں انداز میں گویا ہوئی۔

وہ سمجھ چکی تھیں کہ عدم توجہ کی وجہ سے عانیہ کا رویہ بدل رہا تھا۔

"فاطمہ میں ابھی عانیہ کو کچھ نہیں بتا سکتا ایک تو مشن بہت حساس نوعیت کا ہے اور دوسرا تم عانیہ کی بے چین اور جذباتی طبیعت سے واقف ہو۔ اگر کسی کے سامنے اس نے لا پرواہی کی اور منہ سے کچھ بھی نکال دیا تو

تم سوچ نہیں سکتی کہ ہم کتنی بڑی مشکل میں پھنس سکتے ہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بے چارگی سے بولے۔

"بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں عانیہ کی فطرت ہے وہ ہر ایک پہ جلدی اعتبار کر لیتی ہے اور اپنی ساری باتیں شئی پر کر لیتی ہے۔" وہ رسان سے سکندر کی حمایت کرتے ہوئے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"ابھی کی ہی مثال لے لیں آپ نے اسے منع کیا تھا کہ دعا کی گمشدگی کا کسی کو نہیں بتانا لیکن میڈم نے پھر بھی اپنی دوستوں کو بتایا ہوا تھا۔ لیکن آپ فکر نہ کریں یہ مشن ختم ہو جائے اور عانیہ بھی تھوڑی میچور ہو جائے پھر اسے بھی اپنی فیلڈ میں ہی لے آئیں گے۔"

"اچھا ٹھیک ہے جو تم لوگوں کو بہتر لگے۔" وہ نیم رضامندی سے کہتے ہوئے گھونٹ گھونٹ چائے پینے لگیں۔

فاطمہ کے پیچھے پیچھے کمرے میں آتی عانیہ اپنا نام سن کر وہیں دروازے پہ رک گئی تھی۔

"یہ کیا بات چل رہی ہے؟ مشن۔۔۔ فیلڈ۔۔۔ دعا اور بابا کیا کرتے ہیں اور ایسا کیا ہے جو امی کو بھی پتا ہے مگر مجھے نہیں پتا۔"

وہ لفظ مشن پہ الجھن سے سوچتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

کبھی کبھی انسان لا علم ہی رہے تو اچھا ہوتا ہے۔ ضرورت سے زائی دجان لینا بعض اوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

عزیر کو صبح ہی صبح سکندر نے آنے کا کہہ دیا تھا۔ آج انکو بہت ضروری کام نمٹانے تھے۔ عزیر نے بھی انکے ساتھ ہی جانا تھا لیکن وہ ڈائی ریٹلی پاکستانی ہونے کے سبب انڈیا نہیں جاسکتے تھے کیوں کہ ایسے وہ کسٹم حکام اور امیگریشن کے سوالوں کی زد میں آسکتے تھے۔ اس لیے وہ انڈیا بطور انڈین ہونے کی صورت میں جانا چاہتے تھے۔

ایسے حالات میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دعا اور سکندر پہلے متحدہ عرب امارات جائیں گے۔ انہیں وہاں کے رہائی شہ ہونے کے مکمل کاغذات فراہم کیے جائیں گے اور پھر وہاں سے وہ فلاحی ٹولے کرانڈیا جائیں گے جبکہ عزیر کے بارے میں طے ہوا تھا کہ وہ پہلے سنگاپور جائے گا اور وہاں سے انڈیا۔

اسی سلسلے میں ایجنسی سے میٹنگ کر کے اور سارے معاملات فائی نل کر کے وہ اب واپس آرہے تھے۔ عزیر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب اسکے فون پر رنگ ہوئی۔ سکندر نے اسکو گاڑی ایک طرف روک کر بات سننے کا اشارہ کیا۔۔۔

"اسلام علیکم ماما۔۔۔ گاڑی کو ایک سائیڈ پر لگاتے وہ بشاشت سے بولا

Posted on Kitab Nagri

"وعلیم سلام۔ کیسے ہو؟ مجھے عمیر نے بتایا تھا کہ تم آجکل کراچی میں ہو۔ کتنی غلط بات ہے کہ ماں سے ملنے بھی نہیں آئے۔"

وہ چھوٹے ہی اس کی کلاس لینا شروع ہوگئی

"جی وہ ماما اصل میں ابھی وہ مصروفیت بہت زیادہ ہے فری ہو کے چکر لگاؤں گا کبھی۔"

وہ کبھی پہ زور دیتے ہوئے شرارت سے کہنے لگا

"کبھی کے بچے میں تمہارے لیے رشتے ڈھونڈتی پھر رہی ہوں اور تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔"

عالیہ نے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر کو عزیر کی اپنی ماں سے نوک جھوک بہت بھلی لگ رہی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں ایسا تو نہ کریں۔ آپ کو سب کچھ بتایا تو تھا میں نے۔" وہ حقیقتاً بوکھلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"بتایا تھا تو میں کیا کروں اب ساری عمر تمہاری طرح انتظار کرتی رہوں کہ کب وہ لڑکی تمہیں ملے اور کب بات آگے بڑھے۔۔۔"

عالیہ اب کے زور سے بولیں تو وہ بے اختیار سٹپٹا گیا کہ اب سکندر کے سامنے کیا بولے

"آپ فکر نہ کریں آپکی اور میری تلاش ختم ہو چکی ہے۔" وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں بولا

"واقعی؟ تو کیا وہ لڑکی مل گئی؟" وہ اور جوش سے پوچھنے لگیں۔

"جی بالکل۔۔۔ عزیز نے ایک نظر ساتھ بیٹھے لڑکی کے باپ کی طرف دیکھا اور مختصر اُکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا تو نام کیا ہے اسکا؟ کیسی ہے وہ؟ مجھے کب ملواریے ہو؟"

عالیہ کے اشتیاق بھرے انداز میں پوچھنے پر وہ منحصرے میں پڑ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"دعا"۔۔۔ آپ بس دعا کریں سب بہت جلد ہو جائے گا"۔۔۔ سکندر کو ایک بار پھر دیکھتے ہوئے اس نے چالاکی سے بات بنائی۔۔۔

"اچھا ماما پھر بات ہو گی خدا حافظ۔"۔۔۔ انکے مزید سوالوں سے بچنے کے لیے اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔۔۔

"توبہ لڑکی کے باپ کے سامنے اسکے بارے میں پوچھیں جارہی تھیں۔ ماما نے مروانا تھا آج" وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

میگنم کراچی کا ایک اعلیٰ درجے کا ہوٹل تھا جہاں آج ولیدرائو کی میٹنگ فکس تھی۔ وہ اپنے معمولات میں واپس آچکا تھا اور اپنا کام دوبارہ سے شروع کر چکا تھا۔ ویسے بھی بقول اسکے دھندے میں چھپن چھپائی تو چلتی رہتی ہے اب ڈر کے کام تو نہیں چھوڑا جاسکتا نہ

اسی لیے وہ آج یہاں موجود تھا۔۔۔ اس نے تھری بیس سوٹ پہنا ہوا تھا تاکہ وہ معقول اور بزنس مین نظر آ سکے۔

تھوڑی دیر بعد ہی مین ڈور سے ایک آدمی اور ایک عورت اندر داخل ہوئے۔ مرد نے برانڈڈ جینز اور ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور منہ میں قیمتی سگار دبایا ہوا تھا جبکہ اسکے ساتھ جو عورت تھی وہ جینز کے ساتھ لانگ کوٹ میں ملبوس تھی۔ آنکھوں پہ گگلز لگائے تھے وہ تیز میک اپ اور اونچی پونی کیے ہوئے تھی۔

ولید نے انہیں دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر ہاتھ ہلایا تو وہ اسکی جانب چلے آئے۔ وہ انہیں لے کر ایک پرائیویٹ کین میں چلا آیا جو پہلے سے بک تھا

"ہائے مسٹر البرٹو"۔ ولید رائو نے ہاتھ ملایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہائے رائو"۔ وہ جواباً سر دمہری سے بولا تھا

"ہائے مس مرینا"۔ اب کی بار اس نے اس لڑکی کی جانب ہاتھ بڑھایا تو وہ اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر کے چٹائی پر پہ بیٹھ گئی۔ تو وہ بھی کھسیانہ ہو کے بیٹھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"راؤ آج یہ تیسری میٹنگ ہے اور اگر آج بھی تم ہمیں مطمئن نہیں کر سکتے ہو تو ہم یہ کنٹریکٹ کسی اور کو دے دیں گے۔"

البرٹو نے بغیر کسی تمہید کے بات کا آغاز کیا۔

"مسٹر البرٹو اصل میں میرے جو پہلے کنٹیکٹس تھے ان سے کسی وجہ سے اب تک رابطہ نہیں ہو رہا۔"
کنٹیکٹس سے اسکی مراد جلال اور وہاج تھے۔

"لیکن آپ فکر نہیں کریں میرے کچھ اور کنٹیکٹس بھی ہیں اور میں جلد آپ کا کام کر دوں گا۔"

Kitab Nagri

"کام ہونا بھی چاہیے راؤ آخر ہم سب کو چھوڑ کے صرف تمہارے پاس آئے ہیں۔"

مرینا نے ایک ادا سے عینک اتار کر کہا تو ولید راؤ کے دل میں گھنٹاں بجنے لگیں۔

"مرینا جی کام ہو جائے گا بس آپ ڈیمانڈ بتائیں کتنا اسلحہ چاہیے۔" وہ مرینا پہ فدا ہو جانے والے انداز میں بولا

Posted on Kitab Nagri

"کیا گارنٹی ہے اس بات کی؟" البرٹو نے تیکھے انداز میں اسے گھورا۔

"تمہارے کنٹیکٹس سے تمہارا رابطہ نہیں ہو رہا اور تم ہمیں جھوٹی تسلیاں دے رہے ہو۔ اور جو کنٹیکٹس ہیں انکے نام تک ہمیں نہیں پتا۔ بزنس میں پہلی شرط بھروسہ ہوتی ہے راؤ۔ ہم نے تو اپنے بارے میں سب کھل کے بتا دیا ہے مگر آج تک تم نے اپنے کام سے متعلق اپنے لوگوں سے متعلق کچھ نہیں بتایا جبکہ ہمارے پورے گینگ سے تم مل چکے ہو۔"

البرٹو نہایت غصے میں بول رہا تھا۔

"ریلیکس بے بی۔۔۔ مرینا نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پرسکون کرنا چاہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"واٹ ریلیکس مرینا۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔

"دیکھو راؤ ہم تمہیں کوئی معمولی رقم آفر نہیں کر رہے پورے ایک ملین ڈالر دے رہے ہیں۔۔۔ ہمارا پورا حق ہے کہ تمہارے بارے میں ہمیں سب کچھ ڈیٹیل سے پتا ہو۔ اگر تم نے ہمیں دھوکہ دیا تو؟"

Posted on Kitab Nagri

اب کی باروہ نرمی سے اپنی بات بیان کر رہا تھا۔ ولید کی رال دس لاکھ ڈالر کاسن کر ٹکنے لگی تھی۔۔

"مسٹر البرٹو۔ آپ کو میرے بارے میں کس قسم کی ڈیٹیل چاہیے؟" ولید نے سنجیدگی سے پوچھا

"سیدھی سی بات ہے راؤ تم جس سے اسلحہ خریدتے ہو جس کو بیچتے ہو اور کون کون سی بڑی مچھلیاں تمہارے ساتھ ہیں سب کی ڈیٹیل۔۔ ہمیں اور لوگوں سے بھی آفرز ہوئی ہیں تھیں اور ان میں سے کئی لوگوں کے دوسری ایجنسیوں سے بھی تعلقات ہیں جو ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہو گا۔ تو تم اچھے سے سوچ لو۔"

البرٹو کہہ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سگار کے کش لینے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولید اسکی بات سن کر استہزائی یہ انداز میں ہنسنے لگا۔

"مسٹر البرٹو آپ کو نہایت غلط قسم کی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس پورے شہر میں اگر کسی شخص کے

دوسری ایجنسیوں سے تعلقات ہیں تو وہ صرف ولید راؤ ہے۔"

"کیا واقعی؟" البرٹو نے ابرو اچکا کے پوچھا جیسے یقین نہ آیا ہو

"ہاں بالکل"۔۔ گیند اب ولید کے کورٹ میں تھی۔۔

البرٹو ابھی کچھ کہنے لگا تھا کہ اسکے فون پہ بیل ہوئی وہ ایکسیوز کرتا ہوا کین سے باہر چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد مرینا نے ولید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

"ایک مشورہ دوں رٹو۔ ویسے تو البرٹو میرا باس ہے مگر میں چاہتی ہوں اس ڈیل میں تمہارا فائدہ ہو۔"

"وہ کیسے؟" ولید نے دلچسپی سے آگے ہو کے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"تم البرٹو کو نہیں جانتے۔ اگر تمہارا سچ میں دوسری ایجنسیوں سے رابطہ ہے تو وہ تمہیں منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہو گا۔ تم اس سے تین ملین مانگو گے تو وہ بھی البرٹو بخوشی دینے کو تیار ہو گا۔

مرینہ کی بات پہ ولید نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"ایک بات بتائیں اپنے باس کے خلاف کیوں ہیں آپ؟"

مرینہ کے چہرے پہ زردی پھیل گئی۔

"کیوں کہ وہ مجھے ٹوٹل پرافٹ کا صرف دس فیصد دیتا ہے حالانکہ اسکے سارے کام میں نے سنبھالے ہوئے ہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پھر وہ سنبھلتے ہوئے کہنی لگی

"تم اس سے تین ملین کی ڈیمانڈ کرو گے۔ وہ نہیں مانے گا لیکن میں اسے منالوں گی۔"

"اس میں آپ کا کیا فائدہ ہو گا؟" اس نے مطلب کی بات پوچھی تو وہ ہنسنے لگی۔

"مجھے یہ فائی دہ ہو گا کہ تین میں سے ایک ملین تم مجھے دو گے۔"
اس نے شاطرانہ انداز میں کہا تو ولید کی سمجھ میں سارا معاملہ آ گیا۔

اتنے میں البرٹو آ گیا تو انکی گفتگو کا سلسلہ وہیں رک گیا۔

"ہاں تو رٹو بتاؤ پھر تمہارا کیا فیصلہ ہے؟" بیٹھتے ہوئے البرٹو بولا

"تین ملین"۔۔ وہ دو لفظی جواب دے کر بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مطلب؟" وہ چونک کر بولا

"مطلب یہ کہ تم جس طرح کی انفارمیشن لینا چاہو میں تین ملین ڈالر کے بدلے دینے کو تیار ہوں۔"

"یہ رقم کچھ زیادہ نہیں ہے؟"

"بلکل بھی نہیں ہے اگر مجھ سے بزنس کرنا ہے تو اتنی رقم تو دینی پڑے گی۔ اور میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہیں نقصان نہیں ہوگا۔"

ولید کے پر اعتماد انداز پہ کچھ سوچ میں پڑ گیا

"البرٹو میرا خیال ہے ہمیں یہ ڈیل لے لینی چاہیے۔"

مرینا نے ولید کی حمایت کی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں سوچ کر بتاؤں گا راؤ۔ ایکدم سے ہاں نہیں کر سکتا۔"

"ویسے ایک بات بتاؤ تمہیں دوسری ایجنسیوں کی معلومات کیوں چاہیے؟ کہیں تم کوئی جاسوس وغیرہ تو نہیں ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ کچھ شک سے گویا ہوا تو البرٹو کو اسکا انداز پسند نہیں آیا۔

"راؤ تمہارے پاس بھی تو انکی معلومات ہیں تو کیا میں یہ سمجھوں کہ تم بھی ایک جاسوس ہو؟ تم اور ہم جیسے لوگوں کا دین دھرم سب بس پیسہ ہوتا ہے۔ تم اپنے ملک کی خبریں انہیں دیتے ہو گے اور بدلے میں پیسہ لیتے ہو گے تو ہمارا بھی کچھ ایسا مقصد ہو گا۔ ویسے بھی تمہیں پیسہ چاہیے تو تم ڈبل پیسہ کما سکتے ہو۔۔۔"

انکی خبریں ہمیں دے کر اور اپنے ملک کی انکو دے کر۔۔۔ اور رہی بات ہماری تو ہماری مرضی کہ ہم اس انفارمیشن کو کیسے اپنے فائی دے کے لیے استعمال کریں۔۔۔"

"اچھا چھوڑو یہ سب باتیں اب کچھ آرڈر کر لیں تو بہتر ہو گا۔ راؤ جاؤ آرڈر دے کہ آؤ"

۔ مرینہ نے خوبصورتی سے بات کا رخ موڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

ولید آرڈر دینے کی بن سے باہر چلا گیا تو البرٹو اور مرینہ نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا تھا۔ سب کچھ انکے انڈر کنٹرول تھا بس اب صبر سے آگے بڑھنا تھا۔ ذرا سی بے احتیاطی سارا کھیل بگاڑ سکتی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ای ٹی رپورٹ کے لیے نکلنے والے تھے۔ دو گھنٹے بعد انکی فلائی ٹ تھی۔ وہ اس وقت عانیہ کے کمرے میں تھی

-

"عانی کچھ پتا نہیں ہمیں علاج کے لیے کتنے ماہ لگ جائیں تم نے اپنا اور امی کا خیال رکھنا ہے۔ ان سے بد تمیزی نہیں کرنی۔"

"اچھا ٹھیک ہے کیوں فکر کر رہی ہو ایسا ہی ہو گا۔" عانیہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولی۔

"سنو عانیہ مجھے آجکل تمہاری حرکتیں کچھ مشکوک لگ رہی ہیں تم سمجھدار ہو بس اتنا ہی کہوں گی کہ لڑکی کے لیے اسکی اور اسکے ماں باپ کی عزت ہر نامحرم رشتے اور دوستی سے بڑھ کے ہونی چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

اسکی بات پہ وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔

"اور سنو تمہارے پیپر ز ہو چکے ہیں تو بہتر ہے رزلٹ آنے تک کسی اچھے سے کمپیوٹر انسیٹیوٹ میں ایڈمیشن لے لینا۔ اور وہاں کسی سے دوستی دوستی نہ کر لینا تم بہت جلد لوگوں پہ اعتبار کر لیتی ہو۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکی نصیحتیں ابھی مزید جاری رہتیں کہ سکندر کمرے میں داخل ہوئے۔۔

"اچھا عانیہ بیٹے ہم جارہے ہیں ہمارے پیچھے اپنی ماں کا خیال رکھنا"

انہوں نے اسکے سر پہ شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

سرد مہری کی دیوار اب آہستہ آہستہ پگھل رہی تھی۔

فاطمہ اور عانیہ کو مزید ہدایتیں دینے کے تھوڑی دیر بعد سکندر اور ایئرپورٹ روانہ ہو گئے۔۔



جنح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی کا اور پاکستان کا مصروف ترین ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل ایئرپورٹ جانا جاتا ہے۔ یہ گلستانِ جوہر کے علاقے میں ہے۔ اس ایئرپورٹ کا پرانا نام قادیان عظیم انٹرنیشنل ایئرپورٹ تھا جو کہ پاکستان کے گورنر جنرل اور رہنما محمد علی جناح کے نام پہ رکھا گیا تھا۔ اس ایئرپورٹ کا ٹوٹل ایریا تقریباً 1150 ہیکٹر ہے

40000 مسافر ایک دن میں جبکہ 12 ملین مسافر ایک سال میں اس ایئرپورٹ سے سفر کرتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

یہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن PIA کی فلائی ٹس کا بڑا ذریعہ ہے۔ پاکستان کی دوسری بہت سی ایئر لائنز بھی اسی ایئر پورٹ کو استعمال کرتی ہیں۔

جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے چار ٹرمینل ہیں۔ پہلے تین ٹرمینلز کو بالترتیب ٹرمینل ون، ٹو، اور تھری کہتے ہیں جبکہ چوتھے ٹرمینل کا نام جناح ٹرمینل ہے۔

اس ایئر پورٹ میں ریسٹورینٹس، ڈیوٹی فری شاپس، شاپنگ ایریاں، بک شاپ اور دوسری بہت سی سہولیات کے ساتھ ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی ہے جہاں بس اور ٹیکسی سے آپ اپنا مزید سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔

وہ اور سکندر کیب سے اترے۔ اترنے سے پانچ منٹ پہلے انہوں نے کسی کو فون کر دیا تھا اسی لیے وہاں پہلے سے ہی وہیل چیئر کا انتظام تھا۔ وہ اسے لیے ایئر پورٹ کے ڈیپارچر کی جانب بڑھ گئے۔

ٹکٹس انہوں نے پہلے سے ہی لے رکھیں تھیں۔ ٹکٹ پہ ہر طرح کی تفصیل ہوتی ہے کہ کس گیٹ اور کس ٹرمینل سے آپ کی کتنے بجے کی فلائی ٹ ہے۔ وہ جناح ٹرمینل کی جانب بڑھ گئے۔ اور وہیں لائن میں بیٹھ گئے ابھی انکی فلائی ٹ میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔

سکندر بیٹھتے ہی اپنے فون پہ مصروف ہو گئے تو وہ بوریت سے ادھر سے ادھر جاتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔

"بابا ایک بات پوچھوں؟" تھوڑی دیر بعد دعائے اکتا کر بات شروع کی

"جی میرا بیٹا پوچھو"۔ انہوں نے موبائی ل سے نظریں ہٹا کر جواب دیا

ہم براہ راست اپنے ملک سے پڑوس میں کیوں نہیں جاسکتے؟"

وہ موبائی ل جیب میں رکھ کر اب مکمل طور پہ اسکی جانب متوجہ ہو گئے۔

"اگر ہم اپنے ملک سے پڑوس میں گئے تو شک کی ضد میں آسکتے ہیں کیوں کہ ہمارے مشن کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ اپنی اصل شناخت چھپا کے جانا پڑے گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا تو پھر یہ پہلے یو اے ای جانے کا فیصلہ کیوں کیا۔ ہم کسی اور ملک میں بھی تو جاسکتے ہیں نہ؟"

اس نے دماغ میں کلبلائی الجھن کا حل پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو ہم کسی اور ملک میں بھی جاسکتے ہیں مگر یو اے ای کو منتخب کرنے کی ایک خاص وجہ ہے۔ یو اے ای کا پاسپورٹ اس وقت دنیا کا نمبر ون پاور فل پاسپورٹ تصور کیا جاتا ہے۔ دوسرے نمبر پہ سنگاپور اور جاپان آ جاتے ہیں۔۔"

یو اے ای کے سٹیزن 167 ممالک میں بغیر ویزا کے جاسکتے ہیں۔ انکو 113 ممالک میں visa free کی سہولت دی جاتی ہے اور 54 ممالک میں ان کو visa on arrival دیا جاتا ہے۔۔"

اور دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ دبئی میں میرے کافی کنٹیکٹس ہیں تو ہمیں وہاں کی نیشنلیٹی کے جعلی کاغذات دو دن کے اندر مل جائیں گے اور تین دن قیام کے بعد ہم انڈیا کے لیے پرواز بھریں گے۔"

"اوہ اچھا اب سمجھی میں ساری سیاست۔۔" وہ ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے دانش مندانہ انداز میں بولی۔

Kitab Nagri

"بابا آپ نے تو کہا تھا کہ آپکا وہ جو جونئی ریکپٹن ہے وہ بھی ہمارے ساتھ ہی جائے گا مگر وہ آیا نہیں ابھی تک؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

عزیر کا نام وہ ہمیشہ بھول جاتی تھی اس وقت بھی یاد نہیں آ رہا تھا تو ایسے ہی پوچھ لیا

"عزیر کی بات کر رہی ہو تم؟ نہیں وہ ہمارے ساتھ نہیں جائے گا بلکہ وہ دوسری ایئر لائن سے دو گھنٹے بعد کی فلائیٹ سے جائے گا۔ لیکن ابھی وہ ادھر ہی آ رہا ہے مجھ سے ملنے۔"

وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بلکہ عزیر کو ڈھونڈتے ہوئے بولے۔

"اوہ! تو اس کا نام کیپٹن عزیر ہے لیکن مجھے ایسے کیوں لگتا ہے کہ میں نے اسے پہلے کہیں دیکھا ہے۔" وہ الجھن سے سوچ رہی تھی۔

دومنٹ بعد ہی عزیر ایک جانب سے چلتا نظر آیا۔ سفید رنگ پہ ہلکے آسمانی رنگ کی لائی نزوالی شرٹ اور بلیو پیٹ پہنے بالوں کو سلیقے سے ایک طرف کیے وہ بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم سر۔" قریب آ کر اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم سلام۔" سکندر نے خوشدلی سے جواب دیا انہیں عزیر کی یہ عادت بہت اچھی لگتی تھی کہ وہ ہمیشہ سلام کرتا تھا۔

"لوجی میں نظر نہیں آئی جو صرف سر کو سلا میں پیش ہو رہی ہیں"۔ اس نے برے منہ بناتے سوچا تھا۔

"عزیر سب کچھ سمجھ آگیا نہ کوئی کنفیوژن ہے تو ابھی پوچھ لو کیوں کہ بعد میں ہمارا کنٹیکٹ صرف انڈیا جا کے ہی ہو سکے گا۔"

اس نے اپنی توجہ سکندر کی طرف کی جواب عزیر سے پوچھ رہے تھے۔

"نو سر کوئی کنفیوژن نہیں ہے۔ مجھے سب سمجھ آگیا ہے۔ آپ فکر نہ کریں جیسا آپ نے سمجھایا ہے سب ویسا ہی ہو گا۔" وہ انہیں تسلی دے کر دعا کی جانب دیکھنے لگا جو خود کو انکی گفتگو سے بے نیاز ظاہر کر رہی تھی۔

کچھ دیر کی مزید گفتگو کے بعد وہ جانے کے لے کھڑا ہو گیا

www.kitabnagri.com

"Ok Allah hafiz Sir and best of luck for your daughter's operation .May

Allah bless her."

Posted on Kitab Nagri

وہ دعا کے لیے اسکے سامنے غائی بانہ دعائی یں کر رہا تھا۔۔

"شکر یہ عزیر بس دعا کرنا دونوں آپریشنز خیر خیریت سے ہوں۔" انکا اشارہ اپنے مشن کی جانب بھی تھا۔

"ان شاء اللہ سر۔" وہ کہتا ہوا واپس جانے کے لیے پلٹ گیا۔۔

"ویسے بابا یہ آپکا جوئی رکافی کھڑوس ہے لیکن افراز بھائی بہت مزے کے انسان ہیں۔" وہ کہے بغیر نہ رہ سکی تو سکندر ہنس دیے۔

Kitab Nagri

"ارے ایسا نہیں ہے عزیر بہت سمجھدار اور سلجھا ہوا بچہ ہے۔ بہت ذہین اور پر اعتماد۔۔ اگرچہ یہ اسکا پہلا مشن ہے لیکن مجھے امید ہے کہ وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا۔"

"کم ان بابا بچہ تو نہ کہیں اب کم سے کم تیس سال کا تو ہو گا۔ اور ویسے بھی مجھ سے زیادہ ذہین نہیں ہو گا کیوں کہ میرا بھی یہ پہلا نہیں تو دوسرا تیسرا مشن ہی ہو گا۔"

اسے عزیر کی تعریفیں ہضم نہ ہوئی یں تو شانے اچکاتے ہوئے وہ منہ بگاڑ کے بولی۔

سکندر کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"ارے میری بیٹی کو غصہ آگیا ہے۔ لیکن آپس کی بات ہے وہ بیچارہ بھی صرف چھبیس سال کا ہے۔۔۔"

اسکے بگڑتے زاویے دیکھ کر انہوں نے جلدی سے بات بدلی۔۔

Kitab Nagri

"لیکن میری بیٹی سے بڑھ کے ذہین اس دنیا میں کوئی بھی نہیں نیوٹن اور آئی ن سٹائن بھی نہیں۔۔۔"

"ہاں نہ اچھا ہوا وہ ٹائی م سے مرگئے ورنہ میری قابلیت دیکھ کر تو انہوں نے ویسے ہی مر جانا تھا۔" فرضی کالر جھاڑے گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا چلو فلحال تو فلائی ٹ کاٹائی م ہو رہا ہے۔ یہ نہ ہونیوٹن نامے سن کر ہماری فلائی ٹ مس ہو جائے۔۔"

وہ اسکی وہیل چئی یردھکلتے ہوئے شگفتگی سے بولے۔

بورڈنگ پاس لینے اور سیکیورٹی چیک ان کے بعد ان کو جہاز میں بیٹھنے کی اجازت مل گئی۔۔

حسب معمول لانگ کورٹ اور جینز کے ساتھ اونچی پونی اور ریڈ کلر کے لپ اسٹک لگائے مرینا دور سے ہی ولید کی توجہ کھینچ رہی تھی۔ اس دفعہ وہ ایک اوپن ریسٹورینٹ میں مل رہے تھے۔

"ہائے راؤ کیسے ہو تم؟" وہ ٹیبل کے پاس آ کے ہاتھ ہلاتی ہوئی بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہائے مس مرینا"۔ ولید راؤ نے بھی جوابی خوش اخلاقی نبھائی۔

"او کم ان راؤ تم مجھے مرینا کہہ سکتے ہو مجھے اچھا لگے گا۔ آخر کو ہم بزنس پارٹنر بننے جا رہے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

مرینا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ حیران رہ گیا کہاں پچھلی ملاقات میں اسکا سخت انداز اور کہاں آج کی ملاقات میں اسکی مسکراہٹ اور ادائی۔

"ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں بندہ حکم کی تعمیل کرے گا۔" دانت نکوستے وہ خوش آمدانہ انداز میں بولا۔

"چلو چھوڑو یہ ادھر ادھر کی باتیں۔ مطلب کی بات پہ آتے ہیں تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں بلوایا ہے؟"

اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ولید نفی میں سر ہلا گیا۔ آج صبح جب مرینا نے اسے خود کال کر کے ملنے کے لیے کہا تھا تو وہ خود حیران ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے تمہیں ایک اچھی خبر دینی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے البرٹو کو منالیا ہے۔ وہ تمہیں تین ملین ڈالر دینے کو راضی ہو گیا ہے۔" وہ دبے دبے جوش سے بولی

"واقعی؟" وہ خوشی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا

"ہاں۔ مجھے بھی یقین نہیں آ رہا تھا مگر جب اس نے کہا کہ وہ تمہارے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کر دے گا تو مجھے یقین آیا۔ اچھا تم بیٹھو تو سہی میں تمہیں ساری بات تفصیل سے بتاتی ہوں۔"

اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اسے ساری بات بتانے لگی۔

"اصل میں البرٹو کو ایسے آدمی کی ہی تلاش تھی جسکے دوسری ایجنسیوں سے بھی رابطے ہوں اور وہ اپنے ملک کی خبریں بھی ہمیں دے سکے۔ وہ ایک ٹرپل ایجنٹ ہے اسکے خود کے پاس اپنے ملک کی بہت ساری معلومات ہیں جو وہ وقتاً فوقتاً بیچتا رہتا ہے۔ اب بھی اس نے اپنا فائیو سو چارہ تین ملین دے کر وہ خود چھ ملین کمائے گا۔ بڑے بڑے ملکوں سے تعلقات کا یہی تو کمال ہوتا ہے منہ مانگی قیمت دیتے ہیں۔ تمہارا کن ممالک کی ایجنسیوں سے رابطہ ہے؟"

بات کرتے کرتے اس نے روانی سے پوچھا تو وہ بھی بے اختیار بول اٹھا۔

"را اور سی آئی ی اے۔۔"

ولید بتا کر کچھ بتایا۔ وہ یہ بات ابھی نہیں بتانا چاہتا تھا مگر۔۔۔

اس نے افسوس سے سر جھٹکا اور ویٹر کو بلا کر کافی کا آرڈر دیا۔

"اچھی بات ہے ویسے موساد سے ابھی تک کوئی ی آفر نہیں ہوئی تمہیں۔ وہ تو پاکستان کو نقصان پہنچانے کے خواہش مند رہتے ہیں۔۔"

کافی کے گھونٹ بھرتی مرینا سرسری سا پوچھ رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں صرف را اور سی آئی ی اے سے ہی رابطے ہیں اور انہوں نے خود مجھ سے رابطہ کیا تھا اور بھاری معاوضے کے عوض ملکی راز اور دہشتگردوں کو پناہ دینے کا کہا تھا۔۔"

ولید کو بتاتے ہوئے ذرا بھی شرمندگی نہ ہوئی کہ وہ اپنے وطن سے غداری کر رہا ہے۔

"کہیں جو شمالی وزیرستان میں حالات خراب ہونے کی وجہ تم لوگ ہی تو نہیں ہو؟" اس نے ہنستے ہوئے مذاق سے پوچھا

"ایسا ہی ہے۔" وہ کافی کپ سینٹرل ٹیبل پہ رکھتے ہوئے رساں سے کہنے لگا۔

"راکے ذریعے دہشتگردوں کو اسلحہ دیا جاتا ہے اور وہ اسے شمال وزیرستان کے مشن میں استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ پچھلے سال جو ایک مال میں دھماکہ ہوا تھا وہ بھی رانے کروایا تھا۔"

"ویری انٹر سٹنگ۔۔ اچھا تو پھر سی آئی اے کی تم سے کیا ڈیمانڈز ہیں۔ آئی ی مین امریکہ تو سپر پاور ہے نہ پھر اسے کیا ضرورت پڑ گئی۔"

مرینا کی دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی۔

"کچھ زیادہ نہیں انکے ایجنٹس کو پاکستان کی شہریت دلوانا اور اصل میں انکوار کی بھی خبریں دینا کہ وہ پاکستان میں کیا کر رہے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ولید کے کہنے پہ وہ ستائی ش سے تالیاں بجانے لگی۔۔

"ارے واہ یار۔۔ تم تو بڑے کمال کی چیز ہو۔ میری سوچ سے کہیں زیادہ کام کے بندے ہو تم۔"

مرینا نے بے تکلفی سے اسکے کندھے پہ ہاتھ مارا جیسے وہ دونوں بہت گہرے دوست ہوں۔

"لیکن راؤ تم اگر کبھی پھنس گئے نہ تو بہت بری ہو گی تمہارے ساتھ۔ ان بڑے لوگوں کا تو کچھ نہیں جائے گا تم مشکل میں آ جاؤ گے۔ تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اسی لیے احتیاط سے کام کیا کرو۔۔"

مرینا نے ہمدردی کے جذبات سے مغلوب ہو کے کہا۔ ولید کو اسکی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی کی جھلک دکھائی دی۔۔

www.kitabnagri.com

"مرینا تم فکر نہیں کرو۔ میں اتنا کچا کھلاڑی نہیں ہوں میرے پاس انکے خلاف سارے ثبوت ہیں۔ کب کس جگہ انہوں نے مجھ سے کیا بات کی ہر ویڈیو بنائی ہے میں نے۔"

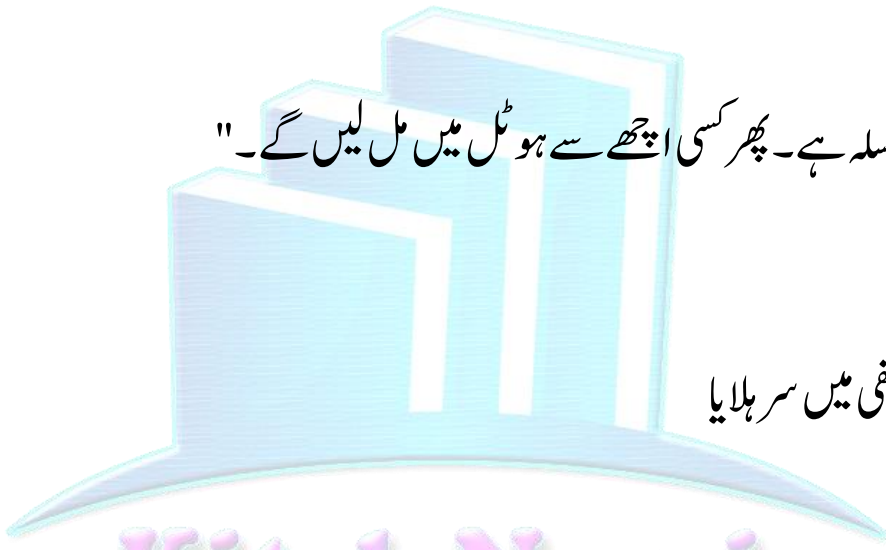
تفاخر سے اس نے اپنے کارنامے کے بارے میں بتایا

"یہ تو بہت اچھا کیا تم نے۔ ویسے تم ایشیائی مرد بہت سویٹ ہوتے ہو۔ مجھے تم بہت اچھے لگے ہو راولو آئی ویش کہ ہم پھر اس طرح اکیلے میں ملیں۔"

مرینا کپ کے ڈیزائن پہ انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"تو اس میں کونسا بڑا مسئلہ ہے۔ پھر کسی اچھے سے ہوٹل میں مل لیں گے۔"

"نہیں۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا



"دیکھو راولو میں سیدھی اور صاف بات کرنے کی عادی ہوں۔ میں تم سے اس طرح روز روز ہوٹلز میں نہیں مل سکتی۔ اگر البرٹو کو پتا چل گیا تو وہ میرا جینا حرام کر دے گا۔ اب میرا کوئی گھر تو ہے نہیں یہاں تمہارا گھر البرٹو نے دیکھا ہوا ہے تو اگر تم مجھ سے ملنا چاہو تو اپنے کسی ایسے خفیہ ٹھکانے پہ لے چلنا جس کا تمہارے سوا کسی کو بھی پتا نہ ہو۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چلو سوچتا ہوں اس بارے میں بھی کچھ۔"

"او کے میں چلتی ہوں اسے شک نہ ہو جائے۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولی تو وہ بھی اسکے ساتھ ہی جانے کے لیے اٹھ گیا۔

عانیہ کچن میں دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی۔ فاطمہ کی طبیعت کچھ ناساز تھی تو صبح سے سارے کام وہی کر رہی تھی۔ ابھی بھی انکو آرام کرنے کا کہہ کر وہ کھانا بنانے کچن میں آگئی تھی کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔۔

"اس وقت کون ہے اور کیوں ہے؟" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کمر کے گرد بندھا ڈوپٹہ کھولا اور اچھے سے سر پہ لیا اور بھاگتی ہوئی دروازے پہ گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کون ہے؟" اس نے با آواز بلند پوچھا۔۔

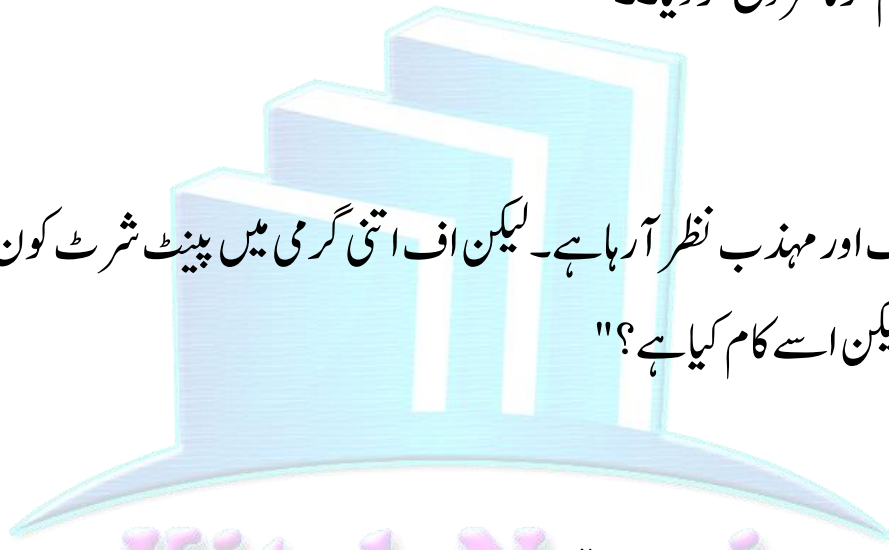
"جی وہ میں۔۔ مجھے آپکے بابا نے بھیجا ہے۔۔۔ باہر کھڑے افراز کو سمجھ نہ آئی کہ اپنا کیا تعارف کروائے۔

Posted on Kitab Nagri

جھٹکے سے اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک خوش شکل سالڑ کا کھڑا تھا۔ اسے یاد آیا وہ اسے دعا کی عیادت کے سلسلے میں دو تین بار اپنے گھر دیکھ چکی ہے۔

"آپ کو کیوں بھیجا ہے بابا نے؟ کیا کام ہے؟" دروازے پہ کھڑے کھڑے ہی عانیہ نے نظروں ہی نظروں اس کی شخصیت کا پوسٹ مارٹم کرنا شروع کر دیا۔

"ہم دیکھنے میں شریف اور مہذب نظر آرہا ہے۔ لیکن اتنی گرمی میں پینٹ شرٹ کون پہنتا ہے وہ بھی اتنے تیز رنگ میں۔ لیکن اسے کام کیا ہے؟"



وہ انہیں سوچوں میں بغور اسے دیکھے جارہی تھی کہ اس کی آواز پہ چونک گئی۔

www.kitabnagri.com

"مادام اگر آپ میرا جائی زہ لے چکی ہیں تو پلینز فاطمہ آنٹی کو یہیں بلا دیں تاکہ میں آپ کے والد صاحب کا پیغام انکو دے سکوں کیوں آپ تو مجھے اندر آنے کو کہیں گی نہیں۔"

افراز نے اس کی ٹھیک ٹھاک کی تو اسے ہوش آیا

Posted on Kitab Nagri

اور شرمندہ ہوتے ہوئے اسکو اندر آنے کا راستہ دیا۔

"ایم سوری۔ آپ پلیز تشریف لائیے۔"

وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا اور اسکی معیت میں چلتا ہوا ڈرائی نگ روم تک پہنچ گیا۔

"آپ بیٹھیں میں امی کو بھیجتی ہوں۔" وہ اسے بیٹھنے کا کہہ کر خود فاطمہ کو بلانے چلی گئی۔

وہ کمرے میں لیٹی ہوئی سکندر اور دعا کے بارے میں ہی سوچ رہیں تھیں۔ تین دن گزر چکے تھے اور ابھی تک انکی خیریت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔

عانیہ نے کمرے میں آ کے انکو بتایا۔

www.kitabnagri.com

"امی وہ بابا نے کسی کو بھیجا ہے آپ کے لیے کوئی پیغام ہے شاید۔ میں نے ڈرائی نگ روم میں بٹھایا ہے

آپ دیکھ لیں جا کے میں تب تک کولڈ ڈرنک لے آتی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے اور کوڈرنک کے ساتھ کچھ نمکوبسکٹ وغیرہ بھی لے آنا۔" فاطمہ اٹھتے ہوئے بولیں تو وہ سر ہلا کے کچن میں چلی آئی۔۔۔

"اسلام علیکم آئی۔" فاطمہ ڈرائی نگ روم میں داخل ہوئی یں تو وہ کھڑا ہو گیا۔

"ارے افراز بیٹا۔۔۔ وعلیکم سلام۔۔۔ بیٹھو"

وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی یں تھیں۔

"وہ مجھے آپ کو میجر سکندر کا میسج دینا تھا کہ وہ اور دعا خیریت سے ہیں۔ آپ انکی فکر نہ کیجیے گا۔ اصل میں انکو ابھی صرف اپنے یونٹ سے بات کرنے کی پر میشن ہے تو انہوں نے مجھے بول دیا کہ آپ کو جا کے بتاؤں۔"

www.kitabnagri.com

وہ وضاحت سے بتانے لگا تو فاطمہ کو تسلی ہوئی۔

"ہاں یہ آپ نے اچھا کیا جو مجھے بتا دیا ورنہ میں نے تو پریشان ہی ہوتے رہنا تھا۔" کھانستے ہوئے فاطمہ نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"آئی آپکی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی"۔ وہ بغور انکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

ہاں وہ اصل میں رات سے بخار اور کھانسی ہے۔۔ کل سے نزلہ زکام بھی ہو رہا ہے۔۔ نمونیا ہو گیا ہے شاید۔" وہ نقاہت سے بولیں تو ٹرے پکڑے اندر آتی عانیہ چونک گئی۔۔ اسکے خیال میں امی کی بس معمولی سی ہی طبعیت خراب تھی۔

اس نے کولڈ ڈرنک اور دیگر لوازمات افراز کے سامنے رکھے مگر اس نے انکی طرف دیکھا بھی نہیں۔ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا وہ سنجیدہ لہجے میں فاطمہ سے مخاطب ہوا۔

"آئی آپکے پاس صرف پانچ منٹ ہیں جلدی سے تیار ہو جائیں میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہا ہوں۔"

www.kitabnagri.com

"ارے نہیں بیٹا ابھی تھوڑا آرام کروں گی اور پیناڈول کھاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔ تم بیٹھو نہ یہ کولڈ ڈرنک پیو نہیں تو گرم ہو جائے گی۔"

انہوں نے سہولت سے انکار کیا۔ باہر انتہائی گرمی تھی اور وہ اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھیں۔

"آنٹی سکندر سر نے مجھے خاص طور پہ کہا ہے کہ انکے گھر اور گھر والوں کا خیال رکھوں تو مجھے میری ڈیوٹی ادا کرنے دیں۔"

وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تو عانیہ کو غصہ آگیا۔

"آپ کے ریسپیکٹڈ سر سے پہلے ہم اکیلے ہی تھے اور سارے مسئلے ہم خود ہینڈل کرتے تھے اسی لیے آپ کو اور آپ کے سر کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی امی کو خود ہی ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہوں۔"

"اوہ ریئی لی!! افراز نے تم سخرانہ نظروں سے عانیہ کو دیکھا

"اگر آپ کو لے کے جانا ہو تا تو اب تک لے جا چکی ہوتیں کیوں کہ آنٹی کی طبیعت ابھی سے نہیں کل رات سے خراب ہے۔"

"اچھا آنٹی میں چلتا ہوں۔ ابھی کچھ دیر میں ڈاکٹر خود گھر آ جائے گا تو اچھے سے چیک اپ کروالیجے گا۔ خدا حافظ"

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں اس طرح زبان چلانے کی۔ نہایت بد تمیز ہو گئی ہو۔ اسے خود کوئی ہی شوق نہیں تھا تمہارے گھر آنے کا سکندر نے کہا تھا اسے۔"

فاطمہ نے چیختے ہوئے کہا۔ اونچا بولنے کی وجہ سے مزید کھانسنے لگیں۔

"امی آپ چادر وغیرہ لیں میں ذرا کھانے کو دیکھ لوں پھر ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔"

وہ ان سے نظریں چراتی کچن کی جانب چلی گئی۔ قصور اس کا ہی تھا وہ ولی سے بات کرنے کے چکروں میں اتنی مصروف ہو گئی تھی کہ امی کا خیال بھی نہ رکھ سکی اور اب انکی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔

فاطمہ غصے سے کمرے میں جا کر دوبارہ لیٹ گئی گو یا عانیہ کے ساتھ وہ کہیں نہیں جائی گی۔

www.kitabnagri.com

پندرہ منٹ بعد ہی افراز کا بھیجا ہوا ڈاکٹر آگیا تو وہ افراز کو دعائی میں دیتیں چیک اپ کے لیے ڈرائی نگ روم میں چلی گئی۔ انکی طبیعت واقعی بہت خراب ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

میٹنگ روم میں اس وقت سب ہی موجود تھے سوائے دو نفوس کے۔

پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔

"لوجی ہمارے البرٹو اور مرینا بھی آگئے۔"

ہادی نے شگفتگی سے کہتے ہوئے اندر آتے عمر اور ارتج کو دیکھا جن کے چہرے کامیابی کی خوشی سے جگمگا رہے تھے۔



"ویسے تمہیں اس سے اچھا نام نہیں ملا تھا رکھنے کو۔ البرٹو جیسے کسی یورپی بکرے کا نام ہو جو نشہ بھی کرتا ہو"

عمر ہادی کے پاس رکھی کرسی دھکیل کر بیٹھا تو اس نے سرگوشی کی۔

"یار کیا کرتا اور کوئی فینسی سا نام ذہین میں نہیں آ رہا تھا۔ یہی اچھا لگا تو رکھ لیا۔"

وہ دبی دبی سی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔

"او کے سب آگئے ہیں تو میٹنگ شروع کرتے ہیں۔" ایس پی صاحب نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ بھی سب باتیں چھوڑ کے انکی جانب متوجہ ہو گئے۔

جی تو البرٹو اینڈ مرینا شروع ہو جاؤ اب تک کیا معلوم ہوا ہے تم دونوں کو۔۔
ارتج نے عمر کو اشارہ کیا تو وہ ایک فائل سر کی جانب بڑھاتے ہوئے بتانے لگا۔
"سروہ ولید راؤ مکمل طور پر ہمارے قابو میں ہے۔"

اب تک بہت سی معلومات ہم اس سے نکلوا چکے ہیں۔ اس فائل میں اسکے خلاف سارے ثبوت ہیں۔ اسکے علاوہ اس سے جو بھی بات ہوئی ہے وہ بھی ہم نے ریکارڈ کی ہے۔"
www.kitabnagri.com
عمر نے ایک یو ایس بی انکے پاس میز پر رکھی

"سر اسکے اسے تعلقات تو ہیں مگر وہ بہت چالاک ہے ابھی تک یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ را کے ایجنٹس پاکستان میں ہیں مگر وہ کس شہر میں ہیں یہ پتا نہیں چل سکا۔ لیکن ہم یہ بھی معلوم کر لیں گے۔ ان شاء اللہ کچھ دنوں تک ساری صورت حال قابو میں ہوگی۔"

"عابد اور موحد آپ دونوں کو جو دوسرا ٹاسک دیا گیا تھا وہ کہاں تک مکمل ہوا؟" سر نے اپنا رخ موڑ کے ان دونوں سے سوال کیا

"یس سر کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے بس تھوڑا سا انتظار ہے کہ کب شکار جال میں پھنسے۔"

ہادی نے کھڑے ہو کر سر کو اب تک کے کام کی بریفنگ دینی شروع کی۔

ولید کو اسکے بل سے نکالنے کے لیے وہ ہر ہتھکنڈا استعمال کر چکے تھے مگر وہ اپنے ٹھکانے سے باہر نہیں نکلا تھا۔ پھر آخر کار اس دن جب وہ سب دعا کے گھراکھے ہوئے تھے تو اس مسئلے کا حل بھی ڈھونڈ لیا گیا۔ اب پلان چلیج تھا۔

اب انہیں ولید کو نہیں بلکہ ولید کو انہیں ڈھونڈنا تھا۔ سب سے پہلے تو انہوں نے میڈیا کے ذریعے یہ خبر پھیلائی کہ وہاج اور جلال کے خلاف ایجسز کو ثبوت نہیں ملے نہ ہی کسی قسم کی انفارمیشن حاصل ہوئی ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے اسی قسم کی خبریں چلوانی شروع کر دیں جس سے یہ تاثر ملتا تھا کہ ان کو ولید کے بارے میں کچھ علم نہیں۔

Posted on Kitab Nagri

پھر وہی ہوا جو وہ چاہتے تھے۔ سانپ اپنے بل سے باہر آگیا۔ ولید نے اپنا دھند دوبارہ شروع کر دیا۔ اسی دوران عمر اور ارتج البرٹو اور مرینا بن کے جرائم کی دنیا میں داخل ہوئے۔ انہوں نے پرکشش پیمینٹ پہ چھوٹے موٹے کام کروانے شروع کیے تو بہت جلد یہ بات پھیل گئی کہ وہ بہت پیسے والے ہیں اور منہ مانگی قیمت پہ کام

کرواتے ہیں۔ یہ اڑتی اڑتی افواہیں ولید کے کانوں میں بھی پڑیں تھیں کہ دو غیر ملکی ڈالرز دے کر اسمگلنگ کرواتے ہیں۔ اور ولید کا تو اصل بزنس ہی اسمگلنگ تھا۔ بیج کے دو چار آدمیوں کے ذریعے ولید کی البرٹو سے ملاقات ہوئی۔ اور انہی ملاقاتوں اور پیسوں کا نتیجہ تھا کہ ولید بک گیا۔

وہ جب بھی ولید سے ملاقات کرتے تو عمر بٹن کیمرے کے ذریعے اسکی ساری باتیں ریکارڈ کر لیتا۔ ابھی تک ان کو خاطر خواہ معلومات حاصل ہو چکیں تھیں صرف راکے ایجنٹس کی موجودگی کا پتا چلانا باقی تھا اسکے علاوہ ولید کی اسمگلنگ کے گینگ کو بھی پکڑنا تھا۔ سب کچھ انڈر کنٹرول تھا صرف چند دنوں کی بات تھی پھر ولید نامی غدار بھی اپنے انجام کو پہنچ جاتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہ جانے ایسے لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اگر جانباڑوں، شہیدوں اور غازیوں کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھتی ہے تو بھولتی غداروں کو بھی نہیں۔ یہ نسلوں کے سودے ہوتے ہیں جو بگڑ بھی سکتے ہیں اور سنور بھی سکتے ہیں بس اپنے ضمیر اور ایمان کی بات ہوتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اندر اگانڈھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ نیو دہلی کے علاقے پالم میں اور ریلوے اسٹیشن کے جنوب مغربی حصے میں واقع ہے۔ پالم ایک رہائی شہی کالونی ہے اور اس ایئر پورٹ کا پرانا نام "پالم ایئر پورٹ" تھا جو بعد میں بدل کر انڈیا کی وزیراعظم اور جواہر لعل نہرو کی بیٹی اندریا پر یادرسن نہرو عرف اندراگانڈھی کے نام پر رکھ دیا گیا۔ دہلی میں صرف دو ایئر پورٹ ہیں۔ صفدر جنگ ایئر پورٹ اور اندراگانڈھی ایئر پورٹ جو کہ دہلی کا سب سے بڑا اور انٹرنیشنل ایئر پورٹ ہے۔

تمام بین الاقوامی پروازیں اسی کے ذریعے ہوتی ہیں۔ نیو دہلی اصل میں ایک تحصیل ہے جو کہ دہلی شہر میں واقع ہے اور اسے Capital of india بھی کہتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات کے شہر دبئی میں دعا اور میجر سکندر نے تین دن کے قیام کیا تھا۔ اسی دوران ان کو تمام ڈاکو منٹس دے دیے گئے جن کے مطابق سکندر انڈیا کے ہی رہائی شہی تھے جو پچھلے پچیس سالوں سے یو اے ای میں مقیم تھے دبئی کی انٹرنیشنل ایئر پورٹ سے تین گھنٹے کی فلائی ٹلے کر اب وہ اندراگانڈھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پہ لینڈ کرنے والے تھے۔ عزیزان سے ایک دن پہلے ہی یو اے ای کے رہائی شہی ہونے کی حثیت سے چھ ماہ کے وزٹ ویزے پہ دہلی پہنچ چکا تھا

"بابا مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ کہیں ہم پکڑے گئے تو؟ انہیں شک ہو گیا تو کیا ہو گا؟"

Posted on Kitab Nagri

اس نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کوئی دسویں بار یہ سوال کیا تھا۔

وہ پہلی دفعہ اس طرح جاسوس بن کر جا رہی تھی وہ بھی اپنے ازلی دشمن کے گھر۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا تم بس پر اعتماد ہو۔ تم نے بس چپ رہنا ہے اور کسٹم والے جو سوال پوچھیں گے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دینا کیوں کہ یہ معمول کی کاروائی ہی ہوتی ہے۔"

سکندر اسکی ڈھارس بندھاتے ہوئے بولے۔

پانچ منٹ بعد ہی ٹرمینل تھری پہ جہاز کی لینڈنگ ہو گئی۔ اس ایئرپورٹ کے تین ٹرمینل ہیں ون، ٹو اور تھری۔

www.kitabnagri.com

ٹرمینل تھری 2010 میں بنایا گیا تھا اس سے پہلے ٹرمینل ون سے انٹرنیشنل فلائی ٹس جاتی تھیں۔ اس ٹرمینل کے بن جانے سے اب زیادہ تر اسی کو استعمال کیا جاتا تھا۔

اسکے لیے وہیل چئیر کا پہلے سے ہی انتظام تھا۔ وہ اور سکندر arrival section کی طرف جانے لگے جو لوئی رفلور پہ تھا۔ ہر طرف رنگ برنگے لوگ اور چہل پہل تھی۔ ایک بات جو اس نے نوٹس کی وہ یہ تھی کہ اگر

Posted on Kitab Nagri

چہ پاکستان اور انڈیا پہلے اکٹھے تھے اور اب دونوں ہی ایشیا میں آتے ہیں اسکے باوجود ایک واضح فرق موجود تھا۔ نوے فیصد چہروں کو دیکھ کر ہی پتا چل جاتا تھا کہ یہ انڈین ہیں۔ Arrival section پہ پہنچ کے سکیورٹی چیک ان, بورڈنگ پاس اور ان کے سارے ڈاکو منٹس چیک کیے گئے۔

کسٹم پہ جو آفیسر تعینات تھا وہ شکل سے ہی دعا کو خرانٹ اور خوفزدہ لگ رہا تھا جو ہر آنے والے سے انتہائی ٹیرھے سوال کر رہا تھا۔

اپنی باری پہ وہ تھوگ نکلتی ہوئی آگے بڑھی اسکے بالکل پیچھے سکندر تھے جو برابر اسکو تسلیاں دیے جا رہے تھے۔

اس آفیسر نے سر سے پاؤں تک اس لڑکی کا جائزہ لیا جو وہیل چئیر پہ بیٹھی ہوئی تھی۔

سفید رنگ کی جینز پہ ہلکی آسمانی رنگ کی لانگ شرٹ، گلے میں سالر پلیٹے، اونچی پونی کیے اور پیروں میں جو گرز پہنے وہ حسب معمول معصوم دکھائی دینے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

"سوواٹ از یور گڈ نیم؟" وہ آفیسر خشک انداز میں اسکے پاسپورٹ پہ نظریں جمائے بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"مائی گڈ نیم از گیتی اینڈ بیڈ نیم از گیتو جو مجھے بلکل بھی پسند نہیں"

۔ وہ ناک سکوڑ کے معصومانہ انداز میں بولی تو اسے ایک جوانی گھوری سے نوازا گیا۔ جبکہ سکندر تو اپنی لاڈلی کی ایکٹنگ پہ غش کھانے والے ہو گئے۔۔

اسکا دل تو چاہ رہا تھا کہ کہے "اندھے تجھے پاسپورٹ پہ لکھا نظر نہیں آ رہا جو پوچھ رہا ہے۔۔"

مگر صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

وہاں وہ ہر کسی کی نظروں میں تھی۔ ائی رپورٹ پہ بوڑھے لوگوں کو وہیل چئیر پہ بیٹھے دیکھنا معمول کی بات ہوتی ہے مگر اتنی پیاری اور معصوم لڑکی کو معذور دیکھ کر سب کی آنکھوں میں تاسف ابھر رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کے انڈیا آنے کی وجہ؟" وہ دوبارہ سے سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

"اصل میں میرا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا اور میں معذور ہو گئی ہوں۔۔ تو ہم ٹریمنٹ کے لیے آئے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

کہتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو لڑکھنے لگے۔ دیکھنے والے مزید دکھی ہو گئے۔۔ سکندر دل ہی دل میں اسکی ایکٹنگ پہ مسکرا رہے تھے۔

"یور فادر"؟ کچھ مزید سوالوں کے بعد اس نے ابرو اچکا کے پوچھا تو سکندر جلدی سے بولے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



"یس آئی ایم ہر فادر۔۔ وشنود کھنا"

"آپ پچھلے کئی برسوں سے یو اے ای میں رہ رہے ہیں تو وہاں سے ٹریٹمنٹ نہ کروانے کی وجہ؟"

"اف موٹے سائڈ۔۔ اللہ کرے تیرے زبان تالو"

سے چپک جائے اور تو مزید اور کوئی سوال کرنے کے قابل نہ رہے۔" وہ دل میں بدعائیاں کرنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"سر جس ہو سپٹل سے ہم نے ٹریٹمنٹ کروانا ہے وہاں میری مسز کی بہت اچھی دوست ہیں جو مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں۔ آپ نے انکا نام سنا ہو گا۔ ڈاکٹر نیہار نجیت۔۔۔"

سکندر کے خوشدلی سے بتانے پر وہ آفیسر چونکا

"ڈاکٹر نیہار نجیت؟ وائی ف آف کرنل رنجیت سنگھ؟"

"یس۔۔ وہ میری مدر کی بہت اچھی دوست ہیں اور میرا آپریشن وہی کریں گی۔ ہم انہی کے گیسٹس ہیں۔" اب کی بار مس گیتی نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کسٹم آفیسر ڈاکٹر نیہار اور کرنل رنجیت سنگھ سے اچھی طرح سے واقف تھا۔ وہ دونوں ہی آجکل خبروں میں بہت ان تھے

سر جھٹکتے ہوئے اس نے ان دونوں کو جانے کی اجازت دی تو اسکی جان میں جان آئی۔۔

Posted on Kitab Nagri

شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے وہ اپا میگریشن کا ونٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

وہ دلچسپی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی انٹرنیس پہ ہاتھی کا بڑا سا مجسمہ لگایا گیا تھا۔ اسکی داہنی جانب ڈیوٹی فری شاپس تھیں جہاں سے گزر کر وہ کاؤنٹر پہ گئے اور اپنا سامان لیا اور ائی ر پورٹ سے چیک آؤٹ کیا۔

"ویسے یہ ائی ر پورٹ جناح ائی ر پورٹ سے بڑا ہے اور میرے خیال میں زیادہ پیارا بھی۔" سکندر نے سرسری سے لہجے میں شرارت سے کہا تو حسبِ توقع وہ تپ گئی۔

"یہ ائی ر پورٹ اگر دس گنا زیادہ بڑا اور پیارا بھی ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا جیسے دبئی ائی ر پورٹ کی دفعہ نہیں پڑا تھا۔ میں بہت محب الوطن ہوں اور مجھے پوری دنیا سے زیادہ پاکستان کے ائی ر پورٹس پیارے لگتے ہیں۔" انفیکٹ مجھے اپنے ملک کی ہر چیز اچھی لگتی ہے۔

میں سوئی یز رلینڈ بھی دیکھ کے کہوں گی کہ مری زیادہ پیارا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ویسے مری سے زیادہ سوات، چترال، ناران اور کاغان کے علاقے زیادہ خوبصورت دلکش، اور پیارے ہیں۔" انہوں نے

اسکی معلومات میں اضافہ کیا

"ہاں لیکن میں نے وہ دیکھے نہیں ہوئے۔ میں تو مری ہی کہوں گی نہ۔" اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔ سکندر بے ساختہ اسکے جواب پہ ہنس دیے۔

انہیں یاد آیا برج خلیفہ دیکھ کر بھی اس نے کچھ اسی قسم کا جواب دیا تھا۔

"بابا یہ برج خلیفہ بہت شاندار ہے۔ اس آمیزنگ۔ کمال ہے اور لائی ٹنگ دیکھیں کتنی شاندار لگ رہی ہے۔" وہ محویت سے دیکھتے ہوئے بے اختیاری سے بولی۔ پھر ذرا رک کے بولی۔

www.kitabnagri.com

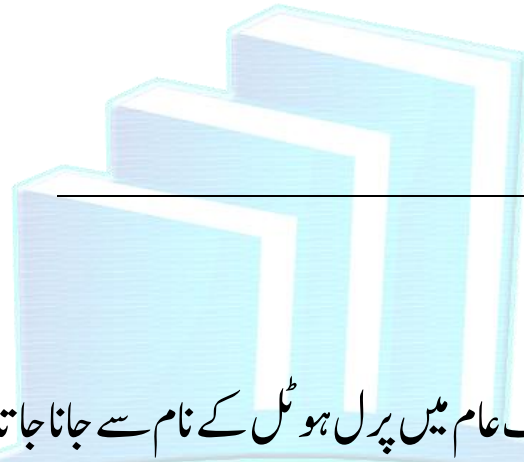
"لیکن مینار پاکستان کی تو کیا ہی بات ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی عمارت بھی مجھے مینار پاکستان کے آگے ہیج لگتی ہے۔۔ میں اینٹ سیمنٹ سے بنے ہوئے عجوبے دیکھ کر متاثر تو ہو سکتی ہوں مگر پیار نہیں کر سکتی۔ پیار تو جذبات سے گندھی ہوئی عمارتوں سے ہوتا ہے چاہے وہ مٹی سے ہی کیوں نہ بنی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ جذبات سے چور لہجے میں کہہ رہی تھی اور یہ کہتے ہوئے اسکے چہرے پہ جو چمک تھی وہ بہت خاص تھی۔

"اچھا چلو کوئی کیب دیکھتے ہیں اب سارا دن یہیں تو نہیں گزار سکتے ہم۔"

وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئے اور اسے لے کے چلتے ہوئے ائی رپورٹ سے باہر کی جانب بڑھنے لگے



نیو دہلی پرل کوٹنمینٹل ہوٹل کو عرف عام میں پرل ہوٹل کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ ہوٹل اندرا گاندھی ایئرپورٹ سے تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیو پہ تھا۔ اس ہوٹل کے تھرڈ فلور کے پانچویں کمرے میں اس وقت حشر نشرب پاتا تھا۔ وہ تیزی کے ساتھ ہاتھ چلا رہا تھا۔ اس نے پورے کمرے کا نقشہ بگاڑ دیا تھا مگر ابھی تک کچھ بھی نہیں ملا تھا۔ کمرے کا مالک بھی ابھی کچھ دیر میں آنے والا تھا۔

اس نے گھڑی میں وقت دیکھا ابھی اسے کسی کام سے باہر بھی جانا تھا۔ ایک گہری سانس بھر کے وہ دوبارہ کام میں جت گیا۔ پانچ منٹ بعد ہر چیز اپنی جگہ پہ تھی اور کمرہ اپنی اصل حالت میں واپس آچکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کام سے فارغ ہو کر اس نے احتیاط سے کمرہ لاک کیا اور بالکل سامنے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دو منٹ بعد وہ جلدی سے باہر آتا دکھائی دی۔ اس کا رخ اب ای ٹی رپورٹ کی جانب تھا جہاں سے اسے کسی کو پک کرنا تھا۔ اسکے اندازے کے مطابق اب تک فلائی ٹ لینڈ ہو چکی تھی اور وہ پورے پندرہ منٹ لیٹ تھا۔

وہ کب سے سڑک کنارے کھڑے کسی سواری کا انتظار کر رہے تھے۔ مگر سکندر صاحب ہر ٹیکسی والے کو منع کر دیتے۔ وہ اب اس صورت حال سے جنگھلا چکی تھی۔

"پٹاشری آپ کو میری سوگند (قسم) لگے مجھ پہ کرپا (رحم) کریں اور یہاں سے چلیں۔"

آدھی ہندی اور آدھی اردو بولتے ہوئے وہ شرارت سے گویا ہوئی

www.kitabnagri.com

"بیٹاشری بس دس منٹ اور انتظار کا کٹ اٹھالیں۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے ہوئے بولے

Posted on Kitab Nagri

"اچھانہ بابا میں بہت تھک گئی ہوں۔ آپ کسی ٹیکسی میں بھی نہیں بیٹھ رہے۔ کیا کسی نے ہمیں لینے آنا ہے؟"

"

ہاں میرا خیال ہے وہ بس پہنچنے والا ہی ہو گا۔ انہوں نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اف یہ لڑکا کہاں رہ گیا؟" وہ پریشانی سے سوچ رہے تھے جب ایک دم سے ایک گاڑی انکے سامنے آکر رکی۔

"چلو دعا بیٹھو جلدی سے۔"

اسے بیٹھا کر سارا سامان ڈکی میں رکھ کے خود بھی اسکے برابر میں بیٹھ گئے۔ گاڑی سڑک پہ فڑاٹے بھرنے لگی۔

"عزیر تم پورے پندرہ منٹ لیٹ ہو کیوں؟" سکندر نے گاڑے چلاتے عزیر کو مخاطب کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"اوہ یہ تو کیپٹن کھڑوس ہے۔" دعا جو سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کر رہی تھی، چونک کر سیدھی ہوئی۔

"سر آج وہ شخص اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا تو میں نے اسکا پیچھا کیا۔ ریسپشن پہ اسکی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ضروری کام سے کچھ دیر کے لیے باہر جا رہا ہے تو میں نے یہ موقع غنیمت سمجھا اور اسکے کمرے کی تلاشی لینے کے چکر میں، میں لیٹ ہو گیا۔ ایم سوری سر"

دھیمے لہجے میں اسکی کی گئی معذرت پہ دعانے بے اختیار اسے دل میں سراہا تھا۔

"اُس اوکے۔ تم یہ بتاؤ کہ کچھ ملا کہ نہیں؟" سکندر نے پوچھا

www.kitabnagri.com

"نوسر۔۔ وقت کم تھا بس سر سری سی تلاشی لے سکا۔ کچھ خاص نہیں ملا۔"

وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"اچھا یہ بتاؤ کہ کتنی دیر میں پہنچیں گے؟" انہوں نے اکتا کر پوچھا۔

"سر بس پانچ منٹ کی ڈرائی یونگ رہ گئی ہے پھر آپ پرل ہوٹل کے اندر ہوں گے۔" وہ شگفتگی سے مسکرا کے بولا۔

وہ دونوں آپس میں یوں گفتگو کر رہے تھے جیسے ان کے سوا گاڑی میں اور کوئی موجود نہ ہو۔

وہ منہ بنا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ صاف ستھری سڑکیں۔ ٹریفک بھی ایک خاص رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔ بڑے بڑے ہوٹلز اور عمارتیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہوں اچھا شہر ہے لیکن اسلام آباد زیادہ پرسکون اور پیارا ہے۔" اس نے حتمی فیصلہ کیا۔

کچھ منٹ بعد وہ مطلوبہ ہوٹل میں پہنچ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

گاڑی رکنے سے پہلے ہی وہاں ہوٹل کے سٹاف کی وجہ سے وہیل چئی یہ موجود تھی جس پہ سکندر نے اسے بیٹھنے میں مدد کی۔ اسے سب کی نظروں میں واضح ہمدردی نظر آرہی تھی مگر وہ پر اعتمادی سے نظر انداز کر کے اپنے باپ کے ہمراہ آگے بڑھ رہی تھی۔

آج کا سارا دن اس نے ریسٹ کرنا تھا اور کل کا سارا دن ہو سپٹل میں گزرنا تھا۔ سکندر نے اس کے لیے ایک نرس کا انتظام بھی کروایا ہوا تھا جسے دعا کے کمرے میں ہی اس کے ساتھ رہنا تھا تاکہ وہ اس کا خیال رکھ سکے

ہوٹل سے پانچ منٹ کے واکنگ ڈسٹینس پہ سرگنارام ہو سپٹل تھا جہاں آج اسے جانا تھا۔

سرگنارام نام کا اسپتال لاہور میں بھی ہے جو کہ اصل ہو سپٹل ہے اور اسے قیام پاکستان سے پہلے بنایا گیا تھا۔

رائے بہادر گنارام ایک سول انجینئر تھے جو برٹش گورنمنٹ کے لیے کام کرتے تھے۔ 1921 میں لاہور میں سرگنارام ہو سپٹل انہوں نے ہی بنوایا تھا۔ پاکستان اور بھارت کی علیحدگی کے بعد دہلی میں دوبارہ سے انہوں نے سرگنارام اسپتال کی تشکیل دینی شروع کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ الیکٹرک وہیل چئی پر پہنچی تھی اور خود بٹن دبا کے اسے چلا رہی تھی۔ اسکی ایک جانب سکندر تھے تو دوسری جانب عزیز۔ وہ عزیز کو دیکھتے ہوئے پھر سے کنفیوز ہو رہی تھی کہ اسے کہیں تو دیکھ رہا ہے مگر یاد نہیں آ رہا تھا۔

"خیر میں خود ہی پوچھ لوں گی کہ وہ مجھے کہاں دکھائی دیا تھا۔" اس نے سوچتے ہوئے خود کو تسلی دی۔

عزیز انتظار گاہ کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ وہ دونوں باپ بیٹی نیورودڈی پارٹمنٹ کی طرف جانے لگے جہاں ڈاکٹر نیہا کا آفس تھا۔ وہ نیوروسرجن تھی اور اپنے پیشے میں کافی مشہور تھی۔ وہ یونہی ہر کسی کا آپریشن نہیں کرتی تھی۔ سکندر نے آن لائن اس اسپتال میں درخواست دائر کی تھی اور ڈاکٹر نیہا سے علاج کے بدلے بھاری پیمنٹ کی آفر کی تھی۔ اسی وجہ سے وہ آج اس اسپتال میں تھے

Kitab Nagri

ابھی وہ آفس سے چند فٹ کے فاصلے پہنچے تھے جب سکندر کو کال آئی۔ وہ کال سننے کے لیے کافی فاصلے پہنچ چکے تھے۔

"توبہ اتنی لمبی کیا بات کر رہے ہیں بابا؟" وہ کوفت سے سوچتی ہوئی بٹن پریس کر کے اپنی وہیل چئی پر کو سائیڈ پہ لے گئی۔

یہ خاص اور بہت مہنگا ڈپارٹمنٹ تھا اس وجہ سے یہاں بہت زیادہ رش نہیں تھا۔ اکا دکا کوئی ی گزر جاتا تھا۔ دس منٹ مسلسل انتظار کے بعد بھی وہ نہ آئے تو وہ بوریٹ سے ارد گرد دیکھنے لگی مگر دیکھنے کو اسپتال کی دیواروں کے سوا اور تھا بھی کیا۔ وہ سامنے دیکھنے لگی جہاں سے اسی کی عمر کی ایک لڑکی چلی آرہی تھی۔ شکل و صورت سے وہ بہت بیمار لگ رہی تھی۔ اسکے ہاتھ میں فٹ بال تھا جسے وہ زور زور سے زمین پہ پٹخ رہی تھی۔

جیسے ہی وہ قریب آنے لگی ایک زور کی ہٹ سے فٹ بال اچھل کر دعا کے قدموں کے پاس آکر رک گیا۔

وہ لڑکی بھی پاس آکر رک گئی۔ وہ فٹ بال اٹھانا چاہتی تھی کہ دعا نے جھک کے اسکا فٹ بال اٹھا کے اسے پکڑا دیا۔

"تھینک یو"۔ وہ کہتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتی تھی کہ دعا نے اسکی جانب ہاتھ بڑھا دیا

"ہائے مائی نیم از گیتی۔"

"سونیا۔"۔ اس لڑکی نے مختصر جواب دیا۔

"کیا آپ بھی پیشنٹ ہیں یہاں؟" سونیا جانا چاہتی تھی مگر دعابات بڑھانے کے موڈ میں تھی۔

"ہاں میں کینسر کی پیشنٹ ہوں۔"

سونیا نامی وہ لڑکی تھکی تھکی سی آواز میں بولی۔

Kitab Nagri

"اوہ سوسیڈ۔"۔ اسے سن کے تاسف ہوا تھا www.kitabnagri.com

"میں بھی پیشنٹ ہوں اور یو اے ای سے سپیشل ٹریٹمنٹ کے لیے یہاں آئی ہوں۔ میری دونوں ٹانگیں مفلوج ہیں اسی لیے میں وہیل چئیر پہ ہوں۔"

"اوہ سوسیڈ۔"۔ سونیا نے بھی رسمی دکھ کا اظہار کیا تھا رونے کے لیے اسکا اپنا غم ہی کافی تھا۔

"آپکی اتج کیا ہے؟" دعا پھر سے شروع ہو گئی۔

"اس دفعہ بائی یس سال کی ہو جاؤں گی اگر میں زندہ بچ گئی تو۔" تلخی سے کہتے ہوئے وہ لڑکی دعا کو بہت قابلِ رحم لگی۔

"ایسے نہ بولو گاڈ تمہیں لمبی زندگی دے۔"

دعا نے اسے بے ساختہ دعا دی تو وہ حیرت سے اسکا منہ دیکھنے لگی۔ پہلی دفعہ تھا کہ کوئی اس سے نفرت کا اظہار نہیں کر رہا تھا بلکہ دعائیں دے رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ویسے میں بھی تمہاری اتج کی ہی ہوں۔ آج میں پہلے دن "یہاں آئی ہوں تو مجھے تم سے بات کر کے بہت اچھا لگا۔ امید ہے دوبارہ ملیں گے۔"

دعا کے پر خلوص انداز پہ حیران رہ گئی تھی۔

"میں چلتی ہوں"۔ وہ نظریں چراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ اس نے گردن موڑ کے دیکھا تو سکندر بھی چلے آرہے تھے

"بابا یہ کوئی اچھی بات نہیں میں کب سے آپکا ویٹ کر رہی تھی"۔ وہ خفگی سے بولی

"سوری بیٹا بہت ارجنٹ کال تھی"۔ وہ اسے لے کر چلتے ہوئے بولے۔

"آپ بہت ہوشیار ہیں خود تو موبائل پہ بڑی رہتے ہیں اور میری کوئی فکر ہی نہیں۔ مجھے بھی نیو موبائل لا کے دیں میں نے امی اور عانیہ سے بات کرنی ہے۔"

www.kitabnagri.com

اسکے نروٹھے انداز پہ وہ ہنس دیے۔

"اور کوئی حکم؟"

نہیں آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ وہ بے نیازی سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

باتوں باتوں میں ہی وہ آفس کے سامنے پہنچ گئے۔ دستک دے کر اندر داخل ہوئے تو سامنے ڈاکٹر نیہا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ خوبصورت نقوش کی حامل خاتون تھی جو دیکھنے میں تیس سے اوپر کی نہیں لگتی تھی۔ اس نے ساڑھی کے اوپر سفید اور آل پہنا ہوا تھا۔ بالوں کا جوڑا اور میک اپ کیے وہ جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔

"ہائے ڈاکٹر نیہا۔ ایم وشنو د کھنا اینڈ شی از مائی ڈاٹر۔"

سکندر نے تعارف کروایا تو وہ مسکراتے ہوئے انکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"پلیز سٹ۔ یور ڈاٹر از سوپر پیٹی"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تھینک یو ڈاکٹر"۔ وہ رسمی سے انداز میں بولے

"آپ کو میں نے گیتی کی ساری رپورٹس میل کر دی تھیں مگر آپ ایک دفعہ پھر بھی دوبارہ یہ پڑھ لیجیے گا۔"

اسکی میڈیکل فائل انہوں نے ڈاکٹر نیہا کی جانب بڑھائی۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے مسٹر کھنّا۔ میں ساری رپورٹس دیکھ لوں گی مگر ہم گیتی کے سارے ٹیسٹس دوبارہ کریں گے تاکہ ہماری تسلی ہو جائے۔ آپ کل آئیے گا نیشی ل (ابتدائی) ٹیسٹ تو کل ہی ہو جائیے گے۔"

"اوکے ڈاکٹر ہم آجائیں گے کل۔" وہ سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے۔

کچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد وہ آفس سے نکل کر ویننگ روم کی طرف بڑھ گئے جہاں عزیز انتظار کر رہا تھا۔

اب انکا ارادہ ایک مزے دار سے لنچ کے بعد ہوٹل جانے کا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شام کا وقت تھا۔ سکندر نہ جانے کہاں غائب تھے۔ وہ بوریت سے بچنے کے لیے نرس سے سوال جواب کر رہی تھی۔

"سنو نام کیا ہے تمہارا؟ میں نے کل سے تمہارا نام تو پوچھا ہی نہیں۔"

"جی میرا نام ند اہے۔" وہ دھیمی آواز میں بولی۔

"مسلم ہو؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"جی۔ جی۔۔۔ وہ ڈرتے ہوئے بولی کہ کہیں اسے مسلم ہونے کی وجہ سے نوکری سے ہی نہ نکال دیا جائے۔"

ند اچیس سال کی ایک خوش شکل سی نرس تھی۔ دعا کو دیکھنے میں وہ معقول لگی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا یہ بتاؤ جاب کیوں کرتی ہو؟"

"ضرورت ہے مجھے۔ ہم بہت غریب ہیں۔" دعا کے بے تکلفانہ انداز پہ اسے ڈھارس ملی تھی۔

"ہمم گھر کدھر ہے تمہارا؟"

Posted on Kitab Nagri

ندا بھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ دستک دے کر عزیز اندر چلا آیا۔

"مس ندا آپ تھوڑی دیر کے لیے لابی میں گھوم پھر آئیں صبح سے کمرے میں قید ہیں۔"
عزیز نے نرمی سے کہا تو وہ اسکا مطلب سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا کے باہر چلی گئی۔

"دعا یہ آپکا سیل فون سر نے دیا ہے۔" وہ اسکو ایک فون پکڑاتے ہوئے بولا
آج پہلی دفعہ اس نے یوں براہ راست دعا کو مخاطب کیا تھا۔ (دعا کے خیال میں)



"تھینک یو۔۔" وہ مبہم سا مسکرائی

"آپ کو کچھ اور چاہیے تو بتائی میں لا دیتا ہوں۔"

"نہیں شکریہ۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"اوکے میں چلتا ہوں۔ آپ نے کسی کو کال کرنی ہے تو کر لیں۔ میں نے ضروری ایپس انسٹال کر دی ہیں۔"

وہ کہہ کر واپس جانے کے لیے پلٹا تو وہ بے اختیار اسے پکار بیٹھی۔

"سنیں کیپٹن۔۔"

"جی۔" وہ بھرپور حیرت سے مڑا

"آپ پلیز بیٹھیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" اسے صوفے پہ بیٹھنے کا کہہ کر وہ انگلیاں چٹخانے لگی۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بات کیسے شروع کرے۔

www.kitabnagri.com

"جی بولیں آپ کو کیا بات کرنی ہے۔" وہ بغور اس کے چہرے کے اتاؤ چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ۔۔ اصل میں۔۔۔ وہ ہکلاتے ہوئے رک گئی

"کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟" یکدم ایک ہی سانس میں تیزی سے اس نے پوچھا

وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے وہ بے نیازی سے شانے اچکا کے کہنے لگا

"اگر میں کہوں جی ہم پہلے مل چکے ہیں تو؟"

"تو مجھے ڈیٹیل سے بتائیے کہ کب، کہاں اور کیسے۔ مجھے بھی لگ رہا تھا جیسے میں نے آپ کو پہلے کہیں دیکھ رکھا ہے۔ سوچنے کی کوشش کی تھی مگر یاد نہیں آ رہا تھا تو میں نے سوچا آپ سے ہی پوچھ لوں۔ میں کیوں فضول میں اپنے دماغ پہ زور ڈالوں۔ ویسے بھی میں صرف کام کی باتیں ہی یاد رکھتی ہوں۔"

www.kitabnagri.com

وہ اپنی کہہ کر اب اس کے جواب کی منتظر تھی۔

"یہی تو ملال ہے کہ آپ نے اپنے ذہن پہ زیادہ زور دینا پسند نہیں کیا۔ آپ کیا صرف کام کی باتیں یاد رکھتیں ہیں کام کے انسان نہیں؟" وہ اداسی سے مسکرایا تھا۔

"اینی ویز میں چلتا ہوں۔ کچھ باتیں ابرویشنز میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ جیسے عزیر شاہ زیب اعوان کو یو ایس اے اور دعا فاطمہ ماہین کو ڈی ایف ایم کہہ سکتے ہیں۔"

"ڈی ایف ایم۔۔۔" وہ اس لفظ کو دہرا کر ہنساتھا۔

دعا نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو "آپ خود سوچیں۔"۔۔ کہتا ہوا وہ اسے الجھن میں ڈال کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

عزیر کو گئے پندرہ منٹ ہو چکے تھے اور وہ مسلسل دو لفظوں کو دہرا رہی تھی۔

"ڈی ایف ایم اور یو ایس اے۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ نام میں نے سنے ہوئے ہیں کہیں۔"۔۔ وہ پر سوچ انداز میں بڑبڑائی

"ڈی ایف ایم یعنی دعا فاطمہ ماہین اور یو ایس اے یعنی عزیر شاہ زیب اعوان۔"

Posted on Kitab Nagri

"فٹے منہ یار۔۔ مجھے یاد کیوں نہیں آرہا۔" وہ جنبھلائی۔۔

"ایک منٹ۔۔ ایک منٹ۔" وہ بڑبڑائی۔ کچھ کلک ہوا تھا ذہن میں۔

اچانک ایک جھماکہ ہوا اور اسے سب یاد آگیا۔ یہ دو سال پہلے کی بات تھی جب وہ ایک چھوٹے سے مشن پہ دو ہفتوں کے لیے ایک سکول میں جاب کر رہی تھی۔ یہ سکول ایک سیاستدان کی بیوی کا تھا

ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اسے خاطر خواہ معلومات مل چکی تھیں۔ دسویں دن کی بات تھی جب ایک بچے کا کوئی فوجی رشتہ دار اسکی رپورٹ لینے آفس میں آیا تھا۔

"سنوڈ عاکیپٹن عزیز آئے ہیں نرسری کلاس کے عباد کے چچا ہیں۔ قسم سے بہت ہینڈ سم ہیں۔"

www.kitabnagri.com

مس نورین نے اسکے آفس میں آکر اسے مطلع کیا تو وہ اسے اندر بھیجنے کا کہہ کر اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ وہ دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا تو اس نے سنجیدگی سے اس کو بیٹھنے کا کہا۔

"اسلام علیکم مس"

کیپٹن عزیز نے شوخ نظروں سے اسکے سراپے کا بھرپور جائی زہ لیتے ہوئے کہا

اس نے سادہ سفید کاٹن کا سوٹ پہنا تھا اور میرون کلر کے ڈوپٹے سے حجاب کیا ہوا تھا سنگھار کے نام پہ آنکھوں میں سرمہ بھر بھر کے ڈالا تھا۔ چہرے پہ چھائی بیزار جیسے کسی مغرور شہزادی کا تاثر دے رہی تھی

"وعلیکم سلام"



www.kitabnagri.com

عزیز کے برعکس اسنے کافی لٹھ مار انداز میں سلام کا جواب دیا

عزیز بغور اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولا

"میرا خیال ہے پہلے ہم اک دوسرے کو اپنا اپنا تعارف کروادیں تو اچھا رہے گا"

"جی کافی نیک خیال ہے آپکا۔ (اللہ آپ کو جنت دے اس خیال کے بدلے)"

وہ جبراً مسکراتے ہوئے آخری فقرہ دل میں ادا کرتے ہوئے بولی

جبکہ عزیز تو خواہ مخواہ اسکو دیکھ کر مسکرائے جارہا تھا

وہ دونوں اس وقت آفس میں بیٹھے ہوئے تھے اسی لیے وہ مروتاً مجبور تھی اسکی باتوں کا جواب دینے کے لیے

"جی تو مس مجھے سب #یو_ایس_اے کہتے ہیں اور آپ کو؟"

وہ جان بوجھ کے اسکو تنگ کر رہا تھا

Kitab Nagri

اور توقع کے عین مطابق وہ واقعی چڑگئی تھی تبھی طنزیہ لہجے میں بولی

"اگر آپ کو یو ایس اے کہتے ہیں تو امریکہ کو یقیناً کچھ اور کہتے ہوں گے ہیں نا؟"

Posted on Kitab Nagri

"مس آپ مذاق نہ سمجھیں مجھے میرے سب قریبی لوگ واقعی یو ایس اے کہتے ہیں یہ میرے نام کی ایبرویشن (abrevation) ہے مطلب "عزیر شاہریب اعوان"

عزیر نے سادگی سے کہا تو اسکو اپنے روڈ ہونے پہ شرمندگی ہوئی

"اچھا چلیں اب اپنا بتائیں آپ کو سب کیا کہتے ہیں؟" وہ پر تجسس لہجے میں گویا ہوا۔

اب اسکو بھی موقع ملا اپنی قابلیت جھاڑنے کا بڑے فخر سے بولی

مجھے سب #ڈی_ایف_ایم کہتے ہیں

کیا؟؟؟؟؟_

www.kitabnagri.com

وہ حیرت سے اچھل پڑا اور تصدیق کرنے کے دوبارہ پوچھا

"آپ کو سب ڈی ایف ایم (dfm) کہتے یو مین سب آپ کو ڈر فٹے منہ کہتے ہیں؟؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ فلک شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے اسکو دیکھنے لگا جسکا چہرہ غصے کی وجہ سے لال ہو چکا تھا

اسکو اگر پتا ہوتا کہ اسکے نام کی ابریویشن اسکو اتنی مہنگی پڑے گی تو وہ سیدھا سیدھا اپنا نام بتا دیتی اس ابریویشن کے چکر میں پڑتی ہی نہ

"ڈر فٹے منہ آپ کا میرے نام کی اتنی غلط ابریویشن کرنے کے لیے"

وہ غصے سے بولتے ہوئے جانے کے لیے اٹھی اور اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے بڑبڑانے لگی

"ہو نہہ بڑے ذہین بنتے ہیں ویسے میرے نام کا تو پتا چلا نہیں سکے وڈے آئے کیپٹن"

بڑبڑاہٹ اتنی اونچی ضرور تھی کہ عزیر با آسانی سن سکے

Posted on Kitab Nagri

پنسل، پیپر اور باقی چیزیں اٹھا کے بیگ میں گھسیریں اور اسکو خشمگیں نگاہوں سے گھورتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی

"مس آپ نے اپنا نام تو بتایا نہیں آپ نے تو وہ بتایا ہے جو سب آپ کو کہتے ہیں۔ پلیز جاتے جاتے اپنا نام بتاتی جائیں"



معصومیت کی تمام حدوں کو توڑتا ہوا وہ ملائی مت سے بولا
اس نے غصے سے پلٹ کر عزیر کو گھورا اور اک اک لفظ چبا کے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ڈی ایف ایم (Dfm) لیکن آپکا"

اور یہ کہہ کر جلدی سے دروازے سے باہر نکل گئی اور وہ محض ہنس دیا اسکے ردِ عمل پہ۔
آفس سے باہر نکل کر اس نے مس نورین کو کہا تھا کہ وہ اسکی جگہ رپورٹ دے دیں۔

Posted on Kitab Nagri

بات آئی ی گئی ہوگئی تھی اور وہ بھول بھی چکی تھی کیوں کہ تین دن بعد ہی اس نے سکول چھوڑ دیا تھا۔ اب دو سال بعد جب سے اس نے عزیز کو دیکھا تھا اسے لگ رہا تھا کہ وہ پہلے بھی اسے کہیں دیکھ چکی ہے۔۔

"افف یار ڈی ایف ایم مطلب در فٹے منہ"۔ وہ جی بھر کے بد مزہ ہوئی۔

"اس کھڑوس کیپٹن کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔ ایک دفعہ اپنے پیروں پہ کھڑی ہو جاؤں دوڑا دوڑا کے ماروں گی۔"



وہ مستقبل کے پلان بناتی ہوئی لیٹ گئی۔۔

وہ محتاط قدموں سے ادھر ادھر دیکھتے جارہے تھے۔ یہ دیار غیر تھا جہاں پکڑے جانے خوف ہر لمحہ ساتھ ساتھ سفر کرتا تھا۔

مطلوبہ مقام پہ جا کے وہ رک گئے۔ یہ ایک ویران سی جگہ تھی جہاں کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

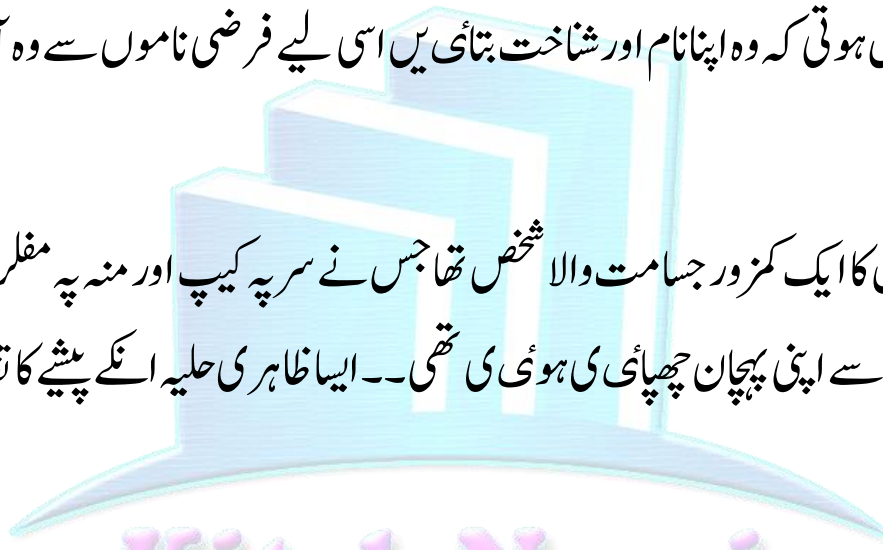
دس منٹ بعد ہی ایک شخص ادھر آتا دکھائی دیا۔

سکندر کے قریب پہنچ کے اس نے کوڈور ڈبولے تو انکو یقین ہو گیا کہ یہی ایجنٹ گولڈ ہے۔

انہوں نے بھی جوابی کوڈ بول کے اسکی تسلی کروائی۔

ایجنٹس کو اجازت نہیں ہوتی کہ وہ اپنا نام اور شناخت بتائیں اسی لیے فرضی ناموں سے وہ آپس میں ملتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

وہ تیس سے بتیس سال کا ایک کمزور جسمت والا شخص تھا جس نے سر پہ کیپ اور منہ پہ مفکر لپیٹا ہوا تھا۔ سکندر نے بھی کچھ اسی طرح سے اپنی پہچان چھپائی ہوئی تھی۔۔ ایسا ظاہری حلیہ انکے پیشے کا تقاضا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کوڈز کے تبادلے کے بعد ایجنٹ گولڈ نے تشویش سے بتانے لگا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"تین دن بعد یہاں سے دو مزید را کے ایجنٹس پاکستان بھیجے جارہے ہیں جو وہاں پہلے سے ہی موجود ایجنٹس کے
ساتھ مل کر اپنا منصوبہ پورا کریں گے۔"

"کیسا منصوبہ"۔۔ سکندر نے چونک کر پوچھا

گندگی کے ڈھیروں سے اٹھتا تعفن وہاں کھڑے ہونا محال کر رہا تھا۔ کوئی عام شخص ہوتا تو اب تک اس ناقابل برداشت بدبو سے بے ہوش ہو چکا ہوتا۔ مگر آئی آئی ایسی آئی بھی اگر اتنی ہی نازک ہوتی تو کبھی بھی کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پہ

ڈیوٹی دیتے کیپٹن قدیر کلجھوشن جیسے ایجنٹوں کو نہ پکڑ پاتے۔ ایسی اور بہت سی داستانیں ہیں کہ پاک اسپائی مشن کی خاطر

فقیر بنا ہوا ہے اور اسے اسکی سگی ماں تک پہچان نہیں پاتی۔ کہیں وہ کڑی دوپہر میں خوانچہ فروش بنا ہے تو کہیں وہ ہم میں ہی ہنستا بولتا اک عام سا شہری۔ کہیں وہ ہاتھ میں جھاڑو پکڑے دشمنوں کے اندر تک گھس کے صفائی کر رہا ہے تو کہیں دیارِ غیر میں اپنے وطن کی سلامتی کی خاطر مختلف بھیس اپنائے ہوئے۔ مارخور کبھی چھپتا نہیں ہے مگر اسے کوئی ڈھونڈ بھی نہیں سکتا۔ وہ ہر جگہ ہے ہر روپ میں۔

"وہ کرتار پور باڈر پہ حملے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اس پہ تین مہینے سے کام چل رہا ہے اور اب دو یا تین ماہ بعد وہ اس پہ عمل کر دیں گے"

Posted on Kitab Nagri

- ایجنٹ گولڈ نے کچھ مڑے مڑے سے کاغذ اپنی جیب سے نکالے اور سکندر کے حوالے کیے۔

"یہ کچھ لوکیشنز ہیں جہاں کراچی میں وہ موجود ہو سکتے ہیں۔ تین دن بعد وہ دوائیجنٹس یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ انکے نام اور کوڈز سمیت ہر تفصیل میں نے ان کاغذات پہ لکھی ہوئی ہے۔"

"میں یہ خود نہیں بھیج سکتا تھا۔ انکو مجھ پہ شک ہونے لگا ہے۔ میرا کمپیوٹر سسٹم اور موبائل ہیک کیا جا رہا ہے اور پیچھا بھی کیا جا رہا ہے۔ اسی لیے آپ کو یہاں بھیج گیا ہے۔ اب اگلے معاملات آپ کو سنبھالنے ہوں گے۔۔ اور ہاں اگلی ملاقات آخری ہوگی اور رابطہ میں خود کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" سکندر نے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب میں وہ کاغذ ڈالے۔

www.kitabnagri.com

ایجنٹ گولڈ تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تو دس منٹ بعد کے وقفے سے وہ بھی وہاں سے نکل گئے۔

کرتار پور باڈر پاکستان کے ضلع نارووال کی تحصیل شکر گڑھ میں ہے جبکہ انڈیا میں یہ باڈر گرداس پور کے علاقے میں ہے۔ یہ باڈر امن و امان کے حوالے سے پاکستان کا نام دنیا میں روشن کر رہا ہے کیوں کہ انڈیا سے سکھ

Posted on Kitab Nagri

زائی رین اسی باڈر کے گیٹ کو کراس کر کے پاکستان کی حدود میں قدم رکھتے ہیں جہاں انکا گردوارا ہے۔ (کچھ وقت کی پہلے کی خبروں کے مطابق بھارت کی خفیہ ایجنسی رائے اسی باڈر پہ حملے کا منصوبہ بنایا تھا جسے آئی ی ایس آئی نے ناکام بنا دیا۔)

اگلے دن دعا کے ٹیسٹ ہونے تھے۔ صبح ہی صبح نرس ندا کی مدد سے وہ تیار ہو گئی تھی۔ ناشتہ بھی اس نے اکیلے کیا تھا۔ تقریباً نو بجے سکندر اسکے کمرے میں آئے اور اسے لے کر ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر نیہا کے کیبن میں بیٹھے انکو پندرہ منٹ ہو چکے تھے مگر وہ ابھی تک کہیں مصروف تھی۔ بیس منٹ کے انتظار کے بعد وہ آئی ی تو انکو دیکھ کر معذرت خواہانہ انداز میں بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایم سوری مجھے ایک ایمر جنسی کیس کو دیکھنا پڑ گیا تھا۔"

"اٹس اوکے"۔ دعا نے مسکرا کے کہا

Posted on Kitab Nagri

"گیتی آپ بہت کیوٹ ہو۔ میں چاہوں گی کہ بہت جلد آپ اپنے پیروں پہ کھڑی ہو جائیں۔"
ڈاکٹر نہیا کو یہ بھولی بھالی معصوم سی گیتی بہت اچھی لگی تھی۔

"تھینک یو ڈاکٹر"۔ وہ پھر سے مسکرائی۔

"سب سے پہلے تو آپ کے ٹیسٹ ہوں گے پھر ہی باقائے دہ ٹریٹمنٹ شروع کریں گے۔"
کہتے ہوئے ڈاکٹر نہیا نے میز پر رکھے ٹیلی فون کو اٹھایا۔
"ڈاکٹر عائشہ کو بھیجیں ایک پشمنٹ کے ٹیسٹ لینے ہیں۔"

ریسیور رکھ کر وہ مڑی تو دونوں باپ بیٹی کے چہرے پہ چھائی می حیرانی بھانپ گئی۔

"میں اصل میں ذات، پات، رنگ، نسل اور مذہب کے فرق کو نہیں مانتی۔ میرے نزدیک انسانیت سب سے اہم ہے۔ اگرچہ میں اس ہو سپٹل کے نیجنگ ڈائی ریکٹرز میں سے ہوں مگر یہاں بہت سے مسلم ڈاکٹرز بھی ہیں

Posted on Kitab Nagri

اور پیشنٹ بھی۔ ڈاکٹر عائشہ بھی نیوروسرجن ہیں۔ گیتی کے ٹیسٹ وہ خود اپنی نگرانی میں کروائیں گی۔ آپ ٹینشن نہ لیجیے گا۔"

"ٹینشن کس بات کی۔ آپ کی سوچ قابلِ تعریف ہے۔ میرے نظریات بھی کچھ اسی قسم کے ہیں۔"
سکندر کو جان کے خوشی ہوئی تھی۔

اسی دوران ڈاکٹر عائشہ کمرے میں آگئی۔
وہ چالیس سال کی پر شفیق سی خاتون تھیں۔ انہوں نے قمیض شلوار پہ سفید اور آل پہنا ہوا تھا

"جی ڈاکٹر۔ کس پیشنٹ کے ٹیسٹ کروانے ہیں؟" بولتے بولتے انکی نظر اس پہ پڑی تھی۔
"کیا اس کیوٹ سی بچی کے؟"

"جی یہ وہی پیشنٹ گیتی ہے جس کے بارے میں کل ہماری بات ہوئی تھی۔ اسکے ایکسرے، ایم آر آئی اور
باقی ٹیسٹ آپ خود اپنی نگرانی میں کروائیں گی اور رپورٹ بنا کر مجھے دیں گی۔"

"او کے ڈاکٹر میں کر لوں گی۔ چلو گیتی میرے ساتھ۔"
وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

ڈاکٹر نیہا انکے جانے کے بعد سکندر کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مسٹر وشنود۔ اگر رپورٹ ویسی ہوئی جیسی مجھے امید ہے تو ایک سے دو ہفتوں کے دوران ہم آپریشن کر دیں گے۔"



"کتنے عرصے میں وہ اپنے پیروں پہ چل سکے گی؟"

سکندر کے امید سے پوچھنے پر وہ انہیں بتانے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں پیر الائی سس کے کیس میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ متاثرہ مریض کتنے عرصے میں ٹھیک ہو سکے گا یا اپنے پیروں پہ کھڑا ہو سکے گا۔ یہ ڈیپینڈ کرتا ہے کہ اٹیک کتنا شدید ہے۔ عام طور پہ چھ مہینے سے ایک سال کا عرصہ بھی لگ جاتا ہے اور اس سے کم بھی۔ اگر ریگولر فزیو تھراپی ہوتی رہے اور باڈی کو کم سے کم ڈٹ بجھوا ہو تو پھر آپریشن کے بعد چانس ہے کہ ایک دو مہینے بعد وہ چل پھر سکے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس طرح کے کامیاب تجربات کیے گئے ہیں جن میں مریض کی کمر کے متبرہ حصے میں الیکٹریکل ڈیوائس فٹ کی جاتی ہے جو دماغ سے سگنل لے کر ٹانگوں میں سینسیشن پیدا کرتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ اپنے پیروں پہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ جہاں تک گیتی کی بات ہے میرا خیال ہے کہ آپریشن کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے گی کیوں کی اسکی ول پاور بہت سٹر ونگ ہے۔ جبکہ ایسی عمر میں کوئی جان لیوا بیماری لگ جائے تو بچے مایوسی سے ہی مر جاتے ہیں۔"

ڈاکٹر نیہا کی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔ اپنے آپ کو پھرتی سے سنبھالتے ہوئے وہ گویا ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تین سے چار گھنٹے میں ٹیسٹ ہو جائی یں گے۔ تب تک آپ ویٹنگ روم میں انتظار کرنا چاہیے تو کر لیں۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولی تو سکندر بھی کھڑے ہو گئے۔

نہیں ہوٹل پاس ہی ہے۔ میں چار گھنٹے بعد آکر اسے پک کر لوں گا۔ آپ اسے بتا دیجیے گا۔"

"او کے ایزووش۔" وہ شانے اچکاتے ہوئے کین سے باہر چلی گئی تو سکندر بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی باہر نکل گئے۔

ابھی بہت سے ضروری کام ہونے والے تھے۔ چار گھنٹے وہ بیٹھ کر نہیں گزار سکتے تھے۔

ٹیسٹ کروانے کے بعد وہ ویٹنگ روم میں آکر سکندر کا انتظار کرنے لگی۔ وہاں طرح طرح کے لوگ بیٹھے تھے جو عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ تنگ آکر وہ خود ہی وہیل چئی یردھکیلتی ویٹنگ روم سے باہر نکل گئی۔ نیورودپیپارٹمنٹ کی بلڈنگ سے باہر بنے لاؤنج میں جانے کے ارادے سے وہ جارہی تھی جب اس نے سونیا کو دیکھا۔ وہ کل کی طرح فٹ بال ہاتھ میں پکڑے سامنے سے آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہائے سونیا۔ اس نے دور سے ہی ہاتھ لہرایا

Posted on Kitab Nagri

وہ لمحے بھر کو ٹھٹکی۔ اسے دیکھا۔ آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھری۔ اسے یاد آیا کل اسی لڑکی سے تھوڑی سی بات چیت ہوئی تھی۔

وہ اسکی جانب بڑھی اور گرجوشتی سے پوچھا

"کیسی ہو تم سونیا؟ میں صبح سے ڈھونڈ رہی تھی مگر مجھے تم کہیں نظر ہی نہیں آئی ی"

"تم مجھے ڈھونڈ رہی تھی؟" وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔

"ہاں نہ۔ تم مجھے کل بہت اچھی لگی تھی اور میں نے تمہیں فرینڈ بھی بنالیا تھا۔ کیا میں تمہیں اچھی نہیں لگی؟" معصومانہ انداز میں معصومانہ سوال کیا گیا۔

www.kitabnagri.com

سونیا نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔

وہ اسکی ہم عمر ہی تھی۔ معصوم سا چہرہ۔ اسکی بے تکلفی سونیا کو بہت بھائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم مجھے اچھی لگی ہو۔ لیکن مجھے تمہارا نام بھول گیا۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

"ارے کوئی بات نہیں۔ میرا نام گیتی ہے۔ ابھی چلو ہم کسی اچھی سی جگہ پہ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ویسے میں تو پہلے ہی بیٹھی ہوئی ہوں۔ کھڑی تو تم ہو۔"

وہ کہہ کر اپنی بات کا مزہ لے کر خود ہی ہنسنے لگی
"چلو باہر لاؤنج میں جاتے ہیں۔" سونیا کے کہنے پہ وہ بٹن پیش کر کے وہیل چئی پر آگے بڑھانے لگی۔

"تمہیں برا نہیں لگتا کہ سب تمہیں اس طرح ہمدردی سے دیکھ رہے ہیں؟" سونیا ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولی تو دعا ہنس دی۔

www.kitabnagri.com

"میں پچھلے دو مہینے سے وہیل چئی پر پہ ہوں اب تو عادت سی ہو گئی ہے۔"

میں پچھلے ایک سال سے کینسر سے لڑ رہی ہوں مگر مجھے "ابھی تک عادت نہیں ہوئی"۔

Posted on Kitab Nagri

لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے وہ تھکی تھکی سی بولی۔

"ادھر بیٹھو میں تمہیں سمجھاتی ہوں کہ اپنی بیماری کو کیسے ہر اتے ہیں۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے کرسی پہ بٹھاتے ہوئے دعا نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

"جب میں اس طرح اپنے پیروں سے وہیل چئی یہ آئی تھی نہ تو شروع شروع میں، میں بھی بہت چیخی چلائی تھی۔ پھر مجھے بابا نے سمجھایا کہ ایسے نہیں جیا جائے گا۔ مجھے اپنی بیماری کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ اگر یہ میرے نصیب میں لکھ دی گئی ہے تو دنیا کا کوئی ڈاکٹر اسے

www.kitabnagri.com

ٹھیک نہیں کر سکتا لیکن اگر میرا صحت یاب ہونا طے ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی"

"بابا کون؟" سونیا کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی

Posted on Kitab Nagri

اس نے اپنا سر پکڑ لیا اتنی باتوں میں اسے صرف اسی لفظ کا مطلب جانتا تھا

"میرے فادر۔ میں انہیں بابا کہتی ہوں۔" وہ رسان سے بولی

"اوہ۔ میں اپنے فادر کو ڈیڈی کہتی ہوں۔ وہ انڈین

آرمی میں ہیں۔۔ تم مجھے دوبارہ آسان لفظوں میں سمجھاؤ کیا کہنا چاہ رہی ہو؟"

"دیکھو سونیاسیدھی سی بات ہے ہمیں اپنی بیماری کے ساتھ جینا سیکھنا ہو گا۔ اب تمہیں کینسر ہے تو کیا تم مسکرا نا

چھوڑ دو گی؟ تم مجھے کیوں نہیں دیکھتی؟ تم اپنے پیروں پہ چل پھر سکتی ہو لیکن میں سہارے کی محتاج

ہوں۔ انسان کو اسکی بیماری نہیں اسکی مایوسی مار ڈالتی ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن۔۔۔ سونیا نے کچھ کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں اب میں تمہاری دوست ہوں تمہیں میری بات ماننی ہو گی۔ کل سے تم مجھے ہنستی مسکراتی

اور فریش نظر آؤ۔"

"او کے باس"۔۔ سو نیا عرصے بعد کھل کے مسکرائی۔۔ اسے یہ شوخ و چنچل سی اپنی نئی دوست بہت پسند آئی تھی۔

"ویسے تم یہاں وہاں کیا پھرتی رہتی ہو؟" دعا نے سرسری سا پوچھا

"میری ممی یہاں ڈاکٹر ہیں۔ اسی لیے میں اکثر یہیں پائی جاتی ہوں۔" اس نے ہنستے ہوئے بتایا

"واؤ کیا نام ہے تمہاری ممی کا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

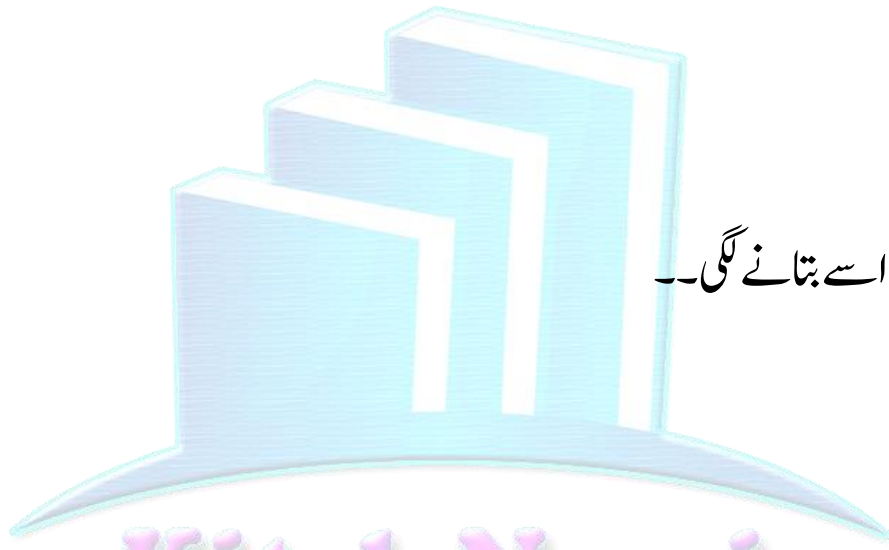
"ڈاکٹر نیہار نجیت"۔۔

"ارے واہ وہی تو میری ڈاکٹر ہیں"۔ دعا خوشی سے چلائی۔

"مجھے ڈاکٹر نیہا بہت اچھی لگتی ہیں۔ بہت سویٹ اور کائی نڈ سی ہیں۔"

"ہاں سب میری مُمی کے بارے میں یہی کہتے ہیں۔ اب اپنے بارے میں بتاؤ نہ کہاں رہتی ہو؟ کیا کرتی ہو؟"

"میں یو اے ای میں پیدا ہوئی ہوں ویسے میرے بابا انڈین ہیں مگر وہ پچیس سالوں سے وہاں ہی رہ رہے ہیں۔۔۔۔"



وہ رٹی رٹائی کی کہانے اسے بتانے لگی۔۔

سکندر اسے واپس ہوٹل چھوڑ کے پھر سے کہیں جا چکے تھے۔ ندا اس کے لیے کافی لینے گئی ہوئی تھی
کچھ دیر وہ سوچتی رہی پھر اپنی وہیل چائی رگھسٹتی ہوئی کی کمرے سے باہر چلی گئی۔

سامنے سے ندا اس کے لیے کافی لیے آرہی تھی

"میم آپ باہر کیوں آگئی ہیں۔ میں آپ کے لیے کافی لا رہی تھی۔" اس نے بوکھلاتے ہوئے کہا

"ند امیں ڈائی ننگ ہال میں جارہی ہوں۔ آپ یہ کافی خود ہی کمرے میں جا کر پی لیں اور ہاں امن صاحب کو میرے پاس بھیجیے گا۔"

وہ اسے تحکم سے کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی تو نند اسر ہلاتے ہوئے امن کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

وہ ڈائی ننگ ہال کے آخری کونے والی میز کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"آج تو سارا حساب کتاب چکنا کیا نہ تو پھر دعانام نہیں میرا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فون کی پیب بجی تو نکال کر دیکھا تو واٹس ایپ پہ فاطمہ کی کال تھی۔

"اسلام علیکم امی کیسی ہیں آپ؟" اس نے بشاشت سے پوچھا

"وعلیکم سلام تم کیسی ہو؟" انہوں نے بے چینی سے پوچھا

"ٹیسٹ ہوگئے ہیں امی اور اللہ کا شکر ہے اب پہلے سے بہتر ہوں میں۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"سکندر کہاں ہیں میری کال پک نہیں کر رہے۔"

"پتا نہیں امی کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں۔ میرے پاس بھی بہت کم ٹکنتے ہیں۔ آپ کے شوہر کے ارادے مجھے
ٹھیک نہیں لگ رہے۔ ابھی بھی وہ بہت ہینڈ سم ہیں۔ ان پہ کڑی نظر رکھا کریں۔"

اس نے شرارت سے کہا تو وہ بھی ہنس دیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایسی بات نہیں میرا شوہر بہت شریف انسان ہے۔ مجھے پورا بھروسہ ہے اس پہ۔"

"اچھا سنو۔" کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد انہوں نے مطلب کی بات پہ آتے ہوئے کہا

Posted on Kitab Nagri

"جی امی بولیں کیا کوئی خاص بات ہے؟" اس نے

پریشانی سے پوچھا

"دعا میں عانیہ کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ دن بدن بد تمیز ہوتی جا رہی ہے۔ آدھا دن تو گھر سے باہر رہتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو موبائل میں گھسی رہتی ہے۔ پتا نہیں اسے کیا ہو گیا ہے مجھ سے تو کوئی بات بھی نہیں کرتی۔ تم اسے کال کر کے پوچھنا کہ مسئلہ کیا ہے تمہیں ضرور بتائے گی۔"

"ٹھیک ہے امی آپ پریشان نہ ہوں۔ میں اسے سمجھاؤں گی۔ آپ ٹینشن نہ لیجیے گا اور اپنا خیال رکھیے گا۔ خدا حافظ"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے سامنے سے آتے عزیر کو دیکھ کر بات ختم کی۔

"نمستے گیتی جی۔" اس نے باقائے دہ ہاتھ جوڑ کے پر نام کیا تو وہ مسکراہٹ دبا گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"بیٹھے امن عرف نقلی امریکہ صاحب"۔ اس نے جنادیا کہ اسے سب یاد آچکا ہے۔

عزیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"توفائی نلی آپ کو سب یاد آگیا"۔ اس نے محفوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جی بلکل اور ڈی ایف ایم ہے آپکی ابریویشنز پہ"۔

منہ بناتے ہوئے اس نے کہا

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کسی نے بڑے فخر سے مجھے بتایا تھا کہ ڈی ایف ایم اسکے نام کی ابریویشن ہے"۔

وہ معصومیت سے بولا تو اسکا دل چاہا کہ اسکا سر پھاڑ دے۔

"ویسے آپکا نام امن نہیں بلکہ جنگ ہونا چاہیے تھا۔ منہ سے آگ کے گولے برساتے ہیں۔"

عزیر نے دلچسپی سے اسکے خفا خفا چہرے کو دیکھا۔

"او کے ایم سوری فارمائی ابرویشنز۔"

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا

"اٹس او کے۔ کیالیں گے آپ کافی یا۔"

"میں نے لچ نہیں کیا ابھی تک اور میرا خیال ہے آپ نے بھی نہیں کیا تو کھانا آرڈر کرتے ہیں۔"



اسکی بات کاٹ کر اس نے خود ہی فیصلہ سنا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دھیان سے حلال فوڈ آرڈر کیجیے گا بلکہ خود کھانا

لے کر آئیے گا"

۔ اسے کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر اس نے کہا تو سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ بھی عجیب مصیبت ہے۔ اپنے ملک میں ہوتے ہیں تو دھڑلے سے آنکھیں بند کر کے جو مرضی کھا لیتے ہیں اور پرانے ملکوں میں تو ٹینشن ہی لگی رہتی ہے کہ کہیں کچھ غلط کھا کر اپنا ایمان ہی خراب نہ کر لیں۔ اور یہاں تو انکی گائے ماتا سے ہی ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں تبرک کے طور پہ کچھ کھانے میں ہی نہ ملا دیں۔

وہ بڑا بڑاتے ہوئے منہ بنا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

ذہن میں فاطمہ کی باتیں گردش کرنے لگیں۔

اچانک ایک کوند اسادماغ میں لپکا۔

اس نے ایک نمبر ملایا۔ رابطہ ہونے پر وہ دھیمی سی آواز میں کہنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے عانیہ کی مکمل رپورٹ چاہیے وہ بھی کل تک ہر حال میں۔۔۔۔"

سورج کی کرنیں تپتی دوپہر کو اور جھلسا کر گرمی میں اضافہ کر رہی تھیں۔ کراچی میں تو گرمی کو بس موقع چاہیے ہوتا ہے کہ کب وہ ہیٹ سٹروک کی شکل میں بندوں کی جان لے۔

Posted on Kitab Nagri

ایسے میں ان ساری باتوں سے بے نیاز وطن کے رکھوالے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ آج پھر آئی بی بی والوں کی پوائی نٹ تھری پہ میٹنگ تھی۔

"جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ صورت حال نہایت گھمبیر ہو چکی ہے۔ بات ملکی دفاع پہ آگئی ہے۔ اب مزید ہاتھ پہ ہاتھ دھرے ہم نہیں بیٹھ سکتے۔"

ڈی ایس پی ایم فراز نے سب کو ایک ساتھ مخاطب کرتے ہوئے کہا

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔ اب واقعی حتمی فیصلے کا وقت ہے۔ مزید انتظار دشمنوں کو موقع دینے کے مترادف ہے۔"

www.kitabnagri.com

ہادی نے سر ہلاتے ہوئے تائید کی۔

"عمر ولید سے تمام انفارمیشن تم نکلوا چکے ہو اب بس یہ سوچ کروہ راکاٹھکانا بتائے گا، ہم اسے مزید ڈھیل نہیں دے سکتے۔ اور میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ وہ اتنے پاگل تو نہیں ہیں کہ اپنے سہولت کاروں کو اپنا پتا دیتے رہیں۔"

ایم فراز نے عمر کی طرف دیکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا

"جی سر۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ اس ڈرامے کو وائی اینڈ اپ کیا جائے اور مجرم کو تحویل میں لیا جائے۔ اسکے سارے کنٹیکٹس، پارٹنرز اور اسکے ساتھ اسلحے کی اسمگلنگ میں جتنے افراد بھی ملوث ہیں ان سب کے بارے میں ہم معلوم کر چکے ہیں تو پھر دیر کس بات کی۔"

ارتج نے سر ہلاتے ہوئے انکے موقف کی حمایت کی تھی۔

"لیکن سر پھر ہم یہ کیسے معلوم کریں گے کہ راکے ایجنٹس کہاں کہاں پہ موجود ہیں؟" ملیحہ نے پریشانی سے سوال پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسکی آپ فکر نہ کریں۔ آئی ایس آئی سب سنبھال لے گی۔ انفیکٹ میجر سکندر نے ہیڈ کوارٹر اب تک رپورٹ بھی کر دی ہو گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگے تو سب کے چہروں پہ اطمینان پھیل گیا۔ واقعی آئی ایس آئی سب سنبھال سکتی ہے۔

"تو پھر عمر اور ارتج اس ڈرامے کا اختتام ایک شاندار اور زبردست پرفارمنس کے ساتھ ہونا چاہیے۔"

ہادی نے مشورہ دیا جسے سب نے ہی پسند کیا

سر کے جانے کے بعد تو عمر نے باقائے دہ کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا

"So Guys Be Ready For The Wonderful End Of This Drama....."



میٹنگ کے بعد ہادی سب کو خدا حافظ کہہ کر اکیلا ایک ریستورینٹ چلا آیا۔ اسے ابھی ایک بہت ضروری کام نمٹانا تھا۔ ویٹر کو تھوڑی دیر بعد آرڈر لانے کا کہہ کر اس نے کسی کو کال ملائی۔

"اسلام علیکم بھائی۔"۔ نمرہ نے چمکتے ہوئے کہا

Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم سلام۔ کیسی ہونہی؟" وہ اسے پیار سے نہی کہتا تھا

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔ مگر امی بہت اداس رہتی ہیں آپ کے بغیر۔ ہر وقت آپ کو یاد کرتی رہتی ہیں۔" اس نے اداسی سے بتایا۔

"امی سے کہنا میں بہت جلد آؤں گا۔" ہادی نے کہا پھر کچھ توقف سے سرسری انداز میں پوچھنے لگا

"تم سنو کیا کر رہی ہو آجکل؟ ابھی تک زلٹ تو آیا نہیں ہوگا؟"

Kitab Nagri

"جی بھائی زلٹ نہیں آیا لیکن میں فارغ نہیں بیٹھی ہوئی کیپوٹر کورسز کر رہی ہوں۔"

نمرہ نے وضاحت دی

"اچھا تو یہ بتاؤ کہ تم تینوں دوستیں ایک ہی انسٹیٹیوٹ میں کورس کر رہی ہو؟"

اس نے پھر سے سرسری سا سوال کیا جس پہ نمرہ نے حیرت سے موبائی ل کو دیکھا

"یہ بھائی کو کیا ہو گیا؟ انہیں کب سے میری دوستوں میں دلچسپی ہو گئی" (اسلام علیکم!)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.facebook.com/KitabNagri) Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"نہیں بھائی صرف میں اور سونیا ہی کمپیوٹر کورس کر رہے ہیں۔"

"اور عانیہ؟ وہ کیوں نہیں تم لوگوں کے ساتھ"

ہادی کے سوال پہ نمرہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اس کے موحد بھائی نے کبھی اس سے اس قسم کے ذاتی سوال نہیں کیے تھے اور اب وہ اسکی دوست کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں بھائی وہ ہمارے ساتھ نہیں۔۔ وہ پتا نہیں

کیا کر رہی ہے آجکل۔ میرا تو اس سے کافی دن ہوئے رابطہ ہی ختم ہے۔"

وہ الجھن سے بتانے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"لیکن بھائی آپ کیوں عانیہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟"

اس سے پہلے وہ جواب دیتا اسے ایک تصویر موصول ہوئی جسے دیکھ کر وہ بری طرح چونک گیا۔

"نمرہ میں تمہیں لوکیشن بھیج رہا ہوں۔ جتنی جلدی ہو سکے یہاں پہنچو۔ تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"لیکن بھائی۔۔۔۔۔ نمرہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی

کال ختم کر کے اس نے فوراً اس نمبر پر کالملائی جس سے ابھی ابھی ایک تصویر موصول ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ خبر کی ہے نہ؟" رابطہ ہونے پر اس نے بے چینی سے پوچھا۔

تھوڑی دیر تک دوسری جانب سے بات سننا رہا پھر تشکرانہ انداز میں بولا

Posted on Kitab Nagri

"تھینک یو سوچ سحر۔ تم نے ہمیشہ میری مدد کی ہے۔ ابھی بھی میں نے صرف تم پہ بھروسہ کیا ہے۔
نہیں۔۔ تمہیں مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں باقی میں سنبھال لوں گا۔ اوکے خدا حافظ۔"

کال بند کر کے وہ ایک مرتبہ پھر سے اس تصویر کو دیکھنے لگا۔

وقت گزاری کی خاطر کولڈ ڈرنک آرڈر کر کے پینے لگا۔

بیس منٹ بعد نمرہ کی تشریف آوری ہوئی تھی

"کیا بات ہے بھائی آپ نے اس طرح اچانک کیوں بلا لیا؟"

وہ بیٹھ کر پریشانی سے بولی

Kitab Nagri

"نمرہ میں جو بھی پوچھوں گا مجھے سچ سچ جواب دینا ٹھیک ہے بھائی۔"

"تمہاری دوست عانیہ کیا کسی کو پسند کرتی ہے؟" بغیر کسی تمہید کے اس نے پوچھا

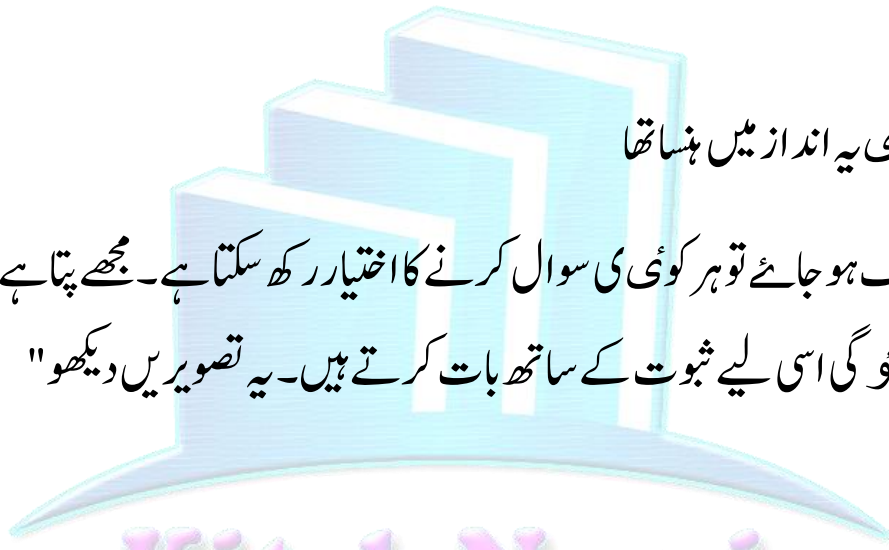
نمرہ کو اس سوال کی ہر گز بھی امید نہیں تھی۔ وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہو گئی تھی کہ
بھائی کو کیسے پتا چلا

"سوری ٹو سے مگر آپ کو اپنی دوست کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی کیوں کہ وہ اسکا پرسنل میٹر ہے کہ وہ کسی کو پسند کرے یا نہ کرے۔ لیکن آپ کیوں سوال کر رہے ہیں؟"

نمرہ نے اپنی حیرانی چھپاتے ہوئے سختی سے منع کیا کہ وہ کچھ نہیں بتائے گی۔

"پرسنل؟" وہ استہزائی یہ انداز میں ہنسا تھا

"پرسنل میٹر جب پبلک ہو جائے تو ہر کوئی یہ سوال کرنے کا اختیار رکھ سکتا ہے۔ مجھے پتا ہے تم دوستی کی دیوی اس طرح کچھ نہیں بتاؤ گی اسی لیے ثبوت کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ یہ تصویریں دیکھو"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کی۔

ایک تصویر میں عانیہ ولی کے ساتھ ایک کیفے میں بیٹھی ہوئی لہجہ کر رہی تھی

اس نے اگلی تصویر دکھائی جس میں وہ ولی کی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

وہ ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ سوچ رہی تھی۔

"عانہ کے ساتھ یہ شخص کون ہے اور کیوں ہے؟"

یہ اب تم مجھے بتاؤ گی۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی غلط راستے پہ بہت آگے چلی جائے۔ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری دوست شکار ہونے سے بچ جائے تو تمہیں میری بات ماننی ہوگی اور مجھے شروع سے ساری بات بتانی ہوگی۔"

www.kitabnagri.com

وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ نمرہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"یہ سرولی ہیں۔ ہمارے انگلش ٹیچر۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے بتانے لگی کہ کب، کیسے اور کہاں سے یہ ساری کہانی شروع ہوئی تھی۔

وہ اس وقت سونیا کے ساتھ ہسپتال کی کینیٹین میں موجود تھی۔

"گیتی تمہیں پتا ہے آج می اور ڈیڈی مجھ سے بہت خوش ہوئے تھے جب میں یوں خوشی خوشی تیار ہو رہی ہو کر ہو سپٹل آرہی تھی۔ کیوں کہ میں نے اپنا خیال رکھنا بالکل چھوڑ دیا تھا۔"

سونیا پر جوش انداز میں اسے بتا رہی تھی۔

وہ ریڈ کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی۔ ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ واقعی فریش نظر آرہی تھی۔

دعا مسکراتے ہوئے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں شاید پتا نہیں گیتی۔ میرے ڈیڈی کرنل ہیں ان کے پاس گھر کے لیے اتنا وقت نہیں ہوتا مگر وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ مجھ میں یہ چینجنگ کیسے آئی تو میں نے بتایا کہ میری ایک بہت سویٹ سی فرینڈ کی وجہ سے۔"

وہ اسکی باتیں سنتے سنتے چونک گئی۔

"کیا تم نے انہیں میرے بارے میں بتا دیا؟"

"ہاں میں نے کہا کہ گیتی کی وجہ سے ہی میں اب خوش رہنے لگی ہوں۔ انفیکٹ مئی بھی تمہاری بہت تعریف کر رہی تھیں کہ گیتی بہت کیوٹ ہے سویٹ ہے اور بہت اچھی ہے۔ اور تمہیں پتا ہے یہ سب سن کر ڈیڈی نے کیا کہا؟"

www.kitabnagri.com

"کیا کہا؟" اس نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

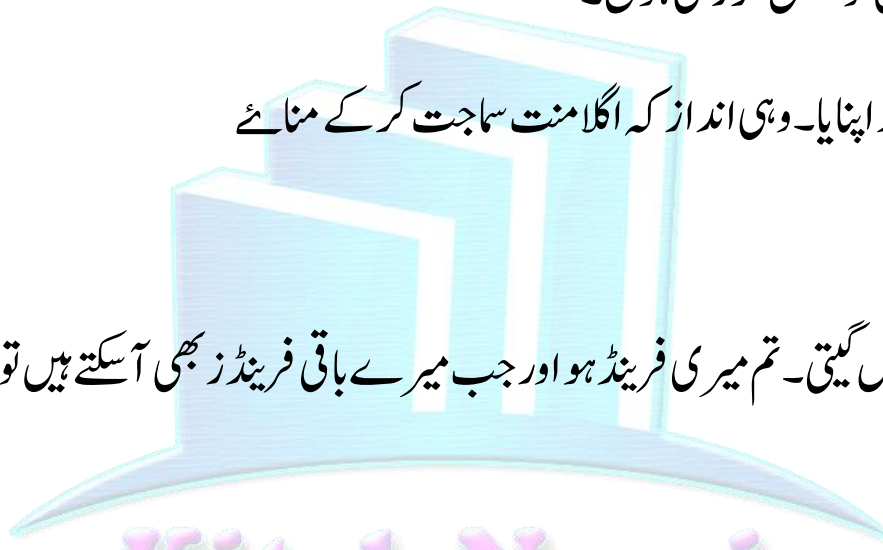
Posted on Kitab Nagri

"ڈیڈی نے کہا کہ میں تمہیں نیکسٹ ویک اپنی برتھ ڈے پر اپنے گھر انوائٹ کروں۔ وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"نہیں سونیا۔ میں یوں کیسے تمہارے گھر آسکتی ہوں۔ اچھا نہیں لگتا۔ وہ ویسے بھی کرنل ہیں یہ نہ سمجھیں کہ میں کوئی فیور لینے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

اس نے معصومانہ انداز اپنایا۔ وہی انداز کہ اگلا منت سماجت کر کے منائے

"ایسی کوئی بات نہیں گیتی۔ تم میری فرینڈ ہو اور جب میرے باقی فرینڈز بھی آسکتے ہیں تو تم کیوں نہیں۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن سونیا۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ مہی تمہیں خود کارڈ دیں گی۔ دیکھوں گی انکو کیسے منع کرو گی تم۔"

"سونیا! دس ازنٹ فائیو۔ تم جانتی ہو کہ میں ڈاکٹر نیہا کو منع نہیں کر سکتی۔" وہ نروٹھے انداز میں بولی۔

"ہا ہا اسی لیے میں نے ممی کو کہا تھا کہ آپ خود گیتی کو انوائٹ کیجیے گا۔" سونیا ہنستے ہوئے بولی

"اب نیکسٹ ٹائی م تم مجھ سے ملنے میرے ہوٹل آؤ گی۔ پھر وہاں سے ہم گھومنے پھرنے جائیں گے اور خوب سارا مزہ کریں گے۔ میرے ڈیڈی کے پاس تو میرے لیے ٹائی م ہی نہیں ہوتا۔ وہ اصل میں اپنا بزنس وائی نڈ اپ کر کے انڈیا میں شفٹ ہونے کا سوچ رہے ہیں اسی لیے بڑی رہتے ہیں۔"

"واؤ اس کا مطلب ہے تم ہمیشہ کے لیے انڈیا شفٹ ہو جاؤ گی۔" سونیا خوشی سے چلائی

Kitab Nagri

"ہاں لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔" وہ شانے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

"چلو ٹھیک ہے پھر ملیں گے ابھی میری ڈاکٹر سے اپائی نمٹنٹ ہے۔" سونیا ہاتھ ہلاتے ہوئے چلی گئی

Posted on Kitab Nagri

وہ اس کے جانے کے کچھ دیر بعد وہیں بیٹھی رہی۔ پھر عزیر کو کال کی تاکہ وہ پک کرنے آجائے مگر اس نے کال ریسیو نہیں کی۔

"لگتا ہے موصوف بھی اپنے باس کی طرح کہیں مصروف ہیں۔" بے دلی سے سوچتے اس نے موبائی ل بیگ میں رکھنا چاہا کہ وہ بج اٹھا۔

ایک تصویری مسیج موصول ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کچھ دیر تک وہ دیکھتی رہی جیسے یقین کرنے کی کوشش کر رہی ہو کہ جو وہ دیکھ رہی ہے وہی سچ ہے۔



دس منٹ کے وقفے کے بعد اس نے خود پہ قابو پا کر ہادی کو کال ملائی۔

www.kitabnagri.com

"ماہین میڈم آپ ٹھیک تو ہیں نہ۔" اس نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہونا ہے۔" وہ اندر کی گھٹن کو چھپاتے زور سے ہنسی۔

"نہیں میں جانتا ہوں کہ آپ ٹھیک نہیں ہیں۔" وہ تردید کرتے ہوئے بولا۔

"عانیہ آپ کی چھوٹی بہن نہیں آپ کی جان ہے اس میں۔ آپ اسکے بارے میں یہ سب جان کر بالکل بھی ٹھیک نہیں۔"

وہ بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"وہ میری بہن نہیں میرا سب کچھ ہے۔ ایسے کیسے وہ غلط راستوں پہ جاسکتی ہے۔ میں تو اس کو ہر وقت سمجھاتی رہتی تھی پھر میں کیسے غافل ہو گئی اس سے۔۔ امی کو پتا چلا تو وہ ٹوٹ جائی گی۔ ساری عمر انہوں نے ہماری اچھی تربیت میں گزار دی ہے۔ وہ تو جیتے جی مر جائی گی۔"

"وہ ابھی کم عمر ہے۔ نادان ہے۔ ابھی بھی وقت ہے وہ ان سارے چکروں سے نکل سکتی ہے۔ آپ اسے سمجھائیے گا۔ وہ سمجھ جائے گی۔"

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"یقیناً اسی آدمی نے اسے ورغلا یا ہو گا۔ آپ فکر نہ کریں میں اس کی اچھے سے خبر لوں گا۔"

"لڑکیاں اتنی نا سمجھ نہیں ہوتیں کہ کسی کے ورغلانے میں آجائیں۔ انہیں سب سمجھ ہوتی ہے کہ کون اچھا ہے یا برا۔ وہ جان بوجھ کر لڑکوں کے چنگل میں پھنستی ہیں۔ وہ میری بہن ہے تو میں اسے مار جن نہیں دے سکتی کہ اسے ورغلا یا گیا ہے۔"

وہ اپنے آپ کو س "نبھالتے ہوئے بولی۔ اسے عانیہ سے ہر گز بھی ایسی امید نہیں تھی۔

"محبت میں اتنی عقل نہیں ہوتی کہ وہ لڑکیوں کو سمجھائے کہ غلط طریقے سے بننے والے تعلق کبھی تکمیل تک نہیں پہنچتے۔ محبت کہاں سوچتی ہے کہ کوئی کسی کے قابل ہے یا نہیں۔ ساری سمجھیں مفلوج کر دیتی ہے۔"

وہ بس سوچ سکا کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ وہ دعا کی کسی بات سے اختلاف کر ہی نہیں سکتا تھا۔

"ہادی مجھے ڈیٹیل سے ساری بات بتاؤ تاکہ مجھے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ کس کا قصور ہے۔"

وہ اب اپنے حواسوں میں تھی۔ وہ بیٹھ کر رونے والوں میں سے نہیں تھی۔ اسے اب فیصلہ کرنا تھا کہ وہ کیا کرے۔

ہادی نمبرہ سے حاصل کردہ ساری تفصیل بتانے لگا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا نمبرہ نے بتایا ہے۔" ساری بات سننے کے بعد اس نے پر خیال انداز میں کہا

"مطلب؟" وہ بری طرح چونکا

"مطلب یہ کہ ضروری نہیں کہ جو جیسا نظر آرہا ہو وہ اصل میں بھی ویسا ہو۔ ہم دوسروں کی معلومات پہ انحصار نہیں کر سکتے۔ تم خود اس کے بارے میں سب پتا کرواؤ۔"

www.kitabnagri.com

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بس یہ ولید والا مسئلہ ختم ہو جائے تو پھر میں خود ساری معلومات اکٹھی کروں گا۔"

وہ تابعداری سے بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"سوری میں اس بارے میں تو پوچھنا ہی بھول گئی۔ بتاؤ کہاں تک وہ معاملہ پہنچا۔" اس نے ندامت سے پوچھا

"بس تین دن بعد دی اینڈ ہو جائے گا۔ سارا پلان ریڈی ہے۔ البرٹو اور مرینا بھی فل فارم میں ہیں۔ ان شاء اللہ سب اچھا ہو گا۔"

"ویسے ان دونوں کو یہ نام کہاں سے مل گئے۔ مرینا تو پھر بھی چلو ٹھیک ہے۔ مگر البرٹو۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے کسی اچھے خاصے البرٹ نام کے بندے کے کان مڑورے ہوئے ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"میں ہوتی تو کم سے کم نام تو اچھے رکھتی ان دونوں کے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"صحیح کہہ رہی ہیں عمر نے تو واقعی عجیب نام رکھا ہے۔ خیر آپ بتائیے کہ آپریشن کب ہے؟"

وہ موضوع بدلتے ہوئے بولا

Posted on Kitab Nagri

"دو ہفتے بعد ہے۔ دعا کرنا میں پھر سے اپنے پیروں پہ کھڑی ہو جاؤں۔ میں چاہتی ہوں میں بھاگوں، دوڑوں، اپنے پیروں پہ چلتی جاؤں بغیر رکے ادھر سے ادھر۔ گول گول گھوموں۔ پنجنوں اور ایڑھیوں کے بل اچھلتی پھروں۔"

وہ زندگی سے بھرپور لوگوں کو ادھر سے ادھر چلتے پھرتے دیکھ کر حسرت سے کہہ رہی تھی۔

ہادی خاموش سا ہو گیا۔ دعا نے اسکی خاموشی محسوس کر لی تھی۔

"اور اک مزے کی بات بتاؤں میں نے سوچ لیا ہے جب میں ٹھیک ہو جاؤں گی تو اتنا چلوں گی کہ پیدل ہی انڈیا سے پاکستان آ جاؤں گی۔"

www.kitabnagri.com

وہ بے اختیار ہنس دیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کسی بھی کیفیت کو زیادہ دیر تک خود پہ سوار نہیں کرتی تھی۔۔۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے مجھے اپڈیٹ کرتے رہنا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر بات ہوگی۔ خدا حافظ"

"خدا حافظ ماہین میڈم۔ اپنا خیال رکھیے گا۔" اس نے

مدہم سے لہجے میں تلقین کی

فون بند کر کے وہیں میز پر رکھ کر وہ سوچوں میں ڈوب گئی۔

کچھ دیر بعد اس نے دوبارہ فون اٹھالیا۔

"اسلام علیکم امی۔ کیسی ہیں آپ؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وعلیکم سلام میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ سب خیرت ہے نہ"۔ انہوں نے تشویش سے پوچھا

"سب خیریت ہے۔ آپ میری عانیہ سے بات کروادیں۔ وہ میری کال نہیں اٹھا رہی۔"

Posted on Kitab Nagri

"عانیہ تو ابھی انسٹیٹیوٹ میں ہوگی۔ کیا خاص بات کرنی ہے اس سے؟"

"افوہ امی خود ہی تو کہا تھا آپ نے کہ عانیہ کو سمجھاؤ۔ اسی لیے بات کرنا چاہ رہی تھی۔"

وہ جنجھلا کے بولی

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے عانیہ اسے جان بوجھ کے اگنور کر رہی تھی۔ اس سے بات نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

نہ جانے اسے وہاں بیٹھے کتنی دیر ہوگئی تھی۔ سامنے سے آتی سونیا کو دیکھ کر اس نے سوچا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"گیتی تم ابھی تک یہیں ہو۔ مجھے لگا تم چلی گئی ہوگی۔" وہ شدید حیرانی سے بولی

"آں۔۔ ہاں۔۔ وہ میں تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ کب تم آؤ تو ہم مل کے لپچ کریں۔" وہ بات بناتے ہوئے

بولی۔

"تم تین گھنٹوں سے میرا انتظار کر رہی تھی۔ ہائے سو سو سو آف یو گیتی۔ تم میری بہت اچھی فرینڈ ہو۔"
اس نے لاڈ سے دعا کے گلے میں بانہیں ڈالیں تو وہ جھینپ گئی۔

"چلو پھر تمہارے ہوٹل ہی جاتے ہیں وہاں ہی لنچ کریں گے۔" سونیا نے تجویز پیش کی۔

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے وہاں سے دور جانے لگیں۔۔۔



ساحل سمندر پہ واقع کاٹیجز میں سے ایک کاٹیج میں اس وقت جشن کا سماں تھا۔ یہ کاٹیج ولید راؤ کے ایک عیاش دوست کا تھا جو اس نے آج کی پارٹی کے لیے ادھار لیا تھا۔ یہ

کافی بڑا کاٹیج تھا جس کے پچھلے حصے میں خوبصورت لان رنگ برنگ لائی ٹوں کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔ ساری تیاری مرینہ نے ولید کے ساتھ مل کر کروائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

دودن پہلے البرٹو اور مرینا سے اس کی بہت بڑی ڈیل ہوئی تھی اور اسی خوشی کو سلیبریٹ کرنے کا مشورہ مرینا کی جانب سے آیا تھا جس کے نتیجے میں راؤ کے تمام دوست، بزنس پارٹنرز اور سارے کنٹیکٹس یہاں موجود تھے۔

"اچھا ہے سب ایک ساتھ پکڑے جائیں گے ورنہ ہم اور کتنے بھیس بناتے رہیں گے" ارتج نے سب کو خوشگپوں میں مصروف حرام مشروب پیتے دیکھ کر دل میں سوچا۔

"مرینا تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ وہاں آؤ سب کتنا انجوائے کر رہے ہیں۔"

ولید نے اس کے پاس آکر لگاؤٹ سے کہا تو وہ جبری

مسکراہٹ سے اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

www.kitabnagri.com

عمر اور ارتج نے بلو تو ٹھڈیوائی س کانوں میں لگا رکھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ تم کس خوشی میں اسکے ساتھ گھوم رہی ہو؟ بڑے پر نکل رہے ہیں تمہارے۔ سچ میں اپنے آپ کو مرینا سمجھنے لگی ہو۔" وہ اسکے کانوں میں چیخا۔

وہ چلتے چلتے رکی۔ پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ وہ رینگ کے ساتھ ٹیک لگائے اسے غصے سے گھور رہا تھا۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔ اپنے ساتھ چپکی وہ ڈائیں تمہیں نظر آرہی ہے۔" وہ دبے لہجے میں غرائی

عمر نے بے اختیار اپنے ساتھ کھڑی اس ڈائیں کی طرف دیکھا۔ میک اپ سے لدے چہرے کے ساتھ نامناسب لباس پہنے وہ عورت نمائش کی ولید کی پارٹنر تھی جو لڑکیوں کی اسمگلنگ کرتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ واقعی اسکے ساتھ کھڑی اس کو متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ رسمی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا وہاں سے ہٹ گیا۔

"کیا مصیبت ہے۔ وہ جھلا کے پھر سے اسکے کانوں میں بولا۔

"ہاں پتا ہے سب۔ میرے سامنے اسے مصیبت کہہ رہے ہو ورنہ دل میں تولڈ وکیا ساری مٹھائی یاں پھوٹ رہی ہوں گی۔"

وہ بظاہر سب سے ہیلو ہائے کرتی اس پہ غصہ ہوئی۔

"اچھا چھوڑو یہ سب باتیں منشا صاحب ابھی تک کیوں نہیں آئے؟" اس نے کام کی بات پوچھی۔

منشا بھائی ی بلوچستان میں دہشتگردی کا بڑا ذریعہ تھا۔ ابھی تک صرف اسکا انتظار ہو رہا تھا کیوں کہ وہ بہت کم منظر عام پہ آتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولید راؤ ان کی سوچ سے کہیں زیادہ آگے تھا۔ ملک میں بڑھتے جرائی م کی پچاس فیصد ذمہ داری اس نے سنبھالی ہوئی تھی جسے وہ اپنے سہولت کاروں کے ذریعے بخوبی نبھاتا تھا۔

تھوڑے انتظار کے بعد وہ بھی چلا آیا جس کے انتظار میں سب ہلکان ہو رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

چالیس سال کا تو انا مرد اور چہرے پہ چھائی سی سفاکی۔ ارتج نے اسے دیکھ کر بے اختیار جھرجھری لی۔

"سروہ آچکا ہے۔ ہمارے مطلوبہ سارے مجرم آچکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ چھاپہ مار دیا جائے۔ یہ مناسب وقت ہے۔ میں جیسے ہی سگنل دوں آپ لوگ اٹیک کر دیجیے گا۔"

عمر سب سے ذرا دور ہٹ کے بات کر رہا تھا۔ نظریں ہنوز ارتج پہ تھیں جو تتلی کی مانند ادھر ادھر منڈلا رہی تھی۔

"اس کو تو بعد میں پوچھوں گا۔" غصے سے کڑھتے ہوئے اس نے سوچا۔ وہ آگے بڑھتا کہ راؤ اور منشا کی باتیں سن سکے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"راؤ میں بس تمہارے لیے یہاں آیا ہوں ورنہ تم جانتے ہو کہ میں عموماً اپنے علاقے سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔"

منشا نخوت سے کہہ رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"یہ تو آپکی نوازش ہے منشا بھائی ی۔" ولید نے خوش آمدانہ انداز اختیار کیا۔

"ان سے ملیے یہ ہے البرٹو۔ اسی سے میری ساری ڈیلز ہوتی ہیں آجکل۔ بہت کمال بندہ ہے یہ۔"

ولید کے کہنے پہ منشا نے گہری نظروں سے قریب آ کے کھڑے ہوئے عمر کا جائی زہ لیا۔

"ہائے مسٹر منشا۔" البرٹو نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا جو اس نے تھام لیا۔

"خوشی ہوئی ی کہ ہم پہلی بار مل رہے ہیں۔" منشا نے بھاری آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

"اور آخری بار بھی۔" عمر کی زبان پھسلی۔

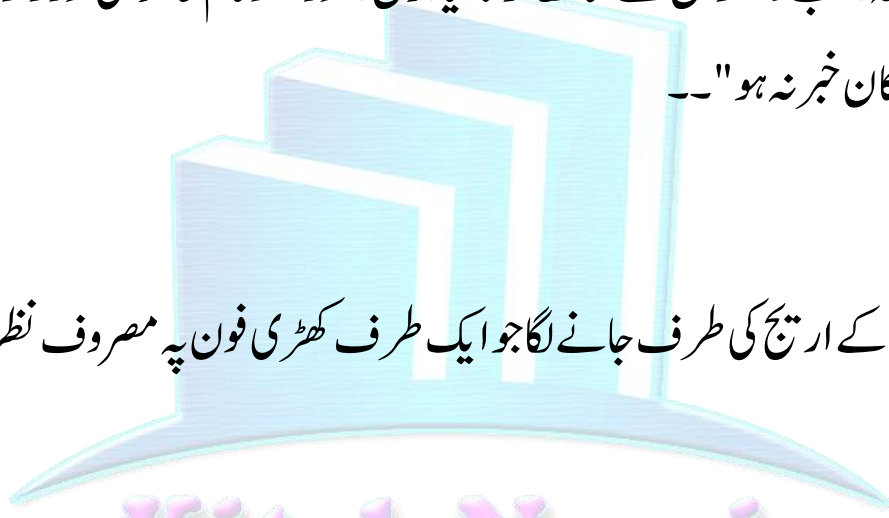
"میرا مطلب ہے آپ تو بہت کم نظر آتے ہیں اور ہم بھی شاید کچھ دنوں تک اپنے ملک واپس لوٹ جائیں۔"

اس نے جلدی سے بات سنبھالی تھی

"میں ذرا ایک کال کر لوں"۔ منشا کہتے ہوئے ان سے دور ہٹ گیا۔

"جو جی یہ جو راؤ کے نئی سے ساتھی ہیں نہ ان کو ابھی کے ابھی اٹھاؤ۔ ان کی وجہ سے راؤ نے اسلحے کی کھیپ دینے سے انکار کیا تھا نہ۔ اب دیکھو ان کے ساتھ کرتا کیا ہوں۔ اور سنو کام خاموشی اور رازداری سے ہونا چاہیے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔"

عمر بھی وہاں سے ہٹ کے ارتج کی طرف جانے لگا جو ایک طرف کھڑی فون پہ مصروف نظر آرہی تھی۔



دفعۃً عمر کے موبائی ل پہ پب ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"عمر کتنی دیر اور ہے؟ ارتج کا مسیج تھا

"بس دس منٹ اور پھر سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔" اس نے جوابی مسیج کیا۔

عمر کاٹیج کے پیچھے حصے کی جانب چلا گیا تاکہ پوچھے کہ وہ کہاں ہیں۔

اچانک کسی نے پیچھے سے اس کے سر پہ کچھ زور سے دے مارا۔ اس کا سر گھوم کے رہ گیا۔

بمشکل مڑ کے دیکھا تو دو آدمی کھڑے تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں ہاکی تھی جسے اس نے عمر کے سر پہ رسید کیا تھا

اس سے پہلے وہ دوسرا وار کرتا کسی نے ان دونوں پہ پستول تان دی۔

"خبردار ذرا سا بھی ہلے تو شوٹ کر دوں گی۔" یہ ارتج تھی جو دو مشکوک افراد کو عمر کے پیچھے جاتے دیکھ کر یہاں آئی تھی۔

"کون ہو تم لوگ بتاؤ جلدی ورنہ یہ ساری گولیاں تم دونوں پہ چلا دوں گی۔" ارتج نے دھمکی دی۔

Posted on Kitab Nagri

عمر اتنی دیر میں خود کو سنبھال چکا تھا۔ جلدی سے آگے بڑھا اور وہی ہاکی اس شخص کی ٹانگوں پہ زور سے ماری۔ اسکی چیخیں نکل گئیں مگر میوزک کی تیز آواز نے معاملہ دبا لیا۔

"بتاؤ۔۔" کہتے ہوئے اس نے پھر سے مارنے کے لیے ہاکی اٹھائی۔

"ہمیں منشا بھائی نے کہا تھا کہ آپ دونوں کو اٹھا کر اپنے اڈے پہ لے جائیں۔" دوسرے نے جلدی سے کہا۔

"عمر ہم بس پہنچ گئے ہیں تم دونوں خیریت سے ہو؟" بلو تو ٹھ سے ہادی کی آواز آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں تم لوگ نہ پہنچو ابھی بھی۔ جب میرا سر پھٹ جائے اور میں اغوا کر لیا جاؤں تب پہنچنا۔" اس نے جھلاتے ہوئے کہا تو اس نازک صورت حال میں بھی ارتج کی ہنسی چھوٹ گئی۔

اسی لمحے باہر کی جانب سے شور اٹھا تھا۔ آرمی کے جوان پہنچ چکے تھے اور آپریشن شروع کر دیا گیا تھا۔ شور و غل، ہنگامہ اور بھاگ دوڑ شروع ہو چکی تھی۔

عمران دونوں کو بھی دھکیلتے ہوئے باہر لے گیا جہاں سب کو گرفتار کیا جا رہا تھا۔

ہادی عمر کو ڈھونڈتا ہوا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب وہ اور ارجن نظر آئے جنہوں نے دو لوگوں پہ پستول تان رکھی تھی

ان نے اپنے ساتھ آرمی کے جوانوں کو اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھ کے ان کو بھی گرفتار کرنے لگے۔۔

سب کو گرفتار کرنے کے بعد لے جانے لگے تو ولید شور مچانے لگا۔

"یہ البرٹو اور مرینا۔۔ یہ بھی میرے ساتھی ہیں۔ ان کو بھی گرفتار کرو۔ یہ دونوں بھی میرے ساتھ ملوث ہیں۔ پکڑو ان کو بھی۔"

وہ ہڈیانی انداز میں چلا رہا تھا۔ البرٹو اور مرینا دو قدم آگے بڑھے۔

Posted on Kitab Nagri

"ولید راؤ مجھ سے ملیے میں ہوں انسپکٹر عمر اسحاق فرام انٹیلیجنس بیورو آف پاکستان۔"

اس نے اپنی نقلی داڑھی مونچھ اتارتے ہوئے کہا۔

"اور میں ہوں انسپکٹر ارتج حیات عرف مرینا۔ تم سے مل کر خوشی ہوئی ی راؤ۔ امید ہے پھر جیل میں ملیں گے۔"

وہ خوش اخلاقی سے اپنا تعارف کروانے لگی۔

"بائے بائے راؤ"۔ عمر اور ارتج ایک ساتھ بولے۔



"تم لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا۔ چھوڑاں گا نہیں تم دونوں کو۔ ایک دفعہ باہر نکلن دو مجھے میں اپنا بدلہ لوں گا تم لوگوں سے۔"

وہ بے انتہا حیران تھا کہ اس جیسے گھاگ بندے کو بھی دھوکہ ہو گیا۔ ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی انسان کو اکثر ڈبو دیتی ہے۔ اور ویسے بھی مجرموں پہ جب گھیرا تنگ ہو جائے پھر ان کا یوم حساب بہت جلد آ جاتا ہے۔

آخر ایک کامیاب ڈرامے کا دلچسپ اختتام ہوا تھا

عانیہ جان بوجھ کر دعا کی کال اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔ اسے بہت غصہ تھا کہ بابا نے ایک دفعہ بھی اسے کال نہیں کی تھی۔ اس کے خیال میں سکندر کو بس دعا کی ہی فکر تھی۔
جب کسی کو اس کی فکر نہیں تھی تو وہ کیوں کرے۔

انہیں سوچوں میں غلطیاں تھی کہ ولی کا فون آگیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عانیہ میں کافی شاپ میں بیٹھا ہوا ہوں تم جلدی سے پہنچو۔"

"اوکے ولی۔ میں دس منٹ میں آرہی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

لباس تبدیل کر کے اس نے چادر لی۔ کندھے پہ بیگ لٹکایا۔

"عانیہ یہ غلط ہے۔ تم گمراہی کے راستے پہ جا رہی ہو۔ مت جاؤ"

ہمیشہ کی طرح کوئی اس کے اندر سے بولا اور ہمیشہ کی طرح اس نے اس آواز کو جھٹک دیا۔

جب محبت کی جھوٹی پٹی آنکھوں پہ بندھی ہو تو ضمیر کی آواز یوں نہیں دہکتی ہے۔

اسلام آباد کی پرسکون فضا میں ڈھیروں کھلے ہوئے سرخ گلاب صبح کو خوش نمائی بخش رہے تھے۔ افراز اور ہادی کو ہیڈ کوارٹر طلب کیا گیا تھا۔

میجر عاصم بھی وہیں تھے۔ یعنی معاملہ نہایت سریس اور گھمبیر تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جینٹلمین آپ دونوں خیریت سے پہنچ گئے کوئی پر اہم تو نہیں ہوئی راستے میں۔" میجر جنرل عبید خان نے پر شفیق انداز سے پوچھا۔

"نوسر۔" دونوں بیک وقت سرنفی میں ہلاکے بولے۔

"میجر سکندر نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس کے مطابق کل دو انڈین آفیسرز یہاں کراچی آرہے ہیں۔ وہ کراچی تک تو آجائیں گے مگر آگے انکوریسیو کرنا ہمارا کام ہوگا۔"

ہادی اور افراز آپ دونوں کو ان دو انڈین آفیسرز کی شناخت لے کر مشن کو مزید آگے بڑھائیں گے۔ میجر عاصم آپ کو لیڈ کریں گے۔"

پھر وہ ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔

یہ کیس آئی بی اور آئی ایس آئی کی دونوں کا ہی ہے۔ اسی لیے آپ کو یہاں بلایا گیا ہے۔ ولید راؤ کارا کے جن ایجنٹس سے رابطہ تھا ان کا پتا میجر سکندر نے ہمیں مہیا کر دیا ہے۔ ہمیں بس اب انکو اپنے چنگل میں پھنسا کر سب اگلوانا ہے۔"

"لیکن سرجو کرتار پور باڈر کی رپورٹ ہے اس کا کیا؟ ہم اس کے بنا کچھ بھی ثابت نہیں کر پائیں گے۔"

میجر عاصم نے پریشانی سے کہا

"وہ رپورٹ کرنل رنجیت سنگھ کے گھر کے خفیہ لا کر میں ہے۔ اور میجر سکندر کی بیٹی اور آئی بی ایجنٹ بہت جلد اس کرنل کے گھر کے اندر ہوں گی۔"

میجر جنرل عبید خان نے فاتحانہ مسکراہٹ سے کہا۔

ہادی کے لیے یہ نئی بات تھی۔ اسے اپنی ماہین میڈم پہ فخر سا ہوا تھا۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



ہادی اور افراز کو انکی ڈیوٹی اچھے سے سمجھادی گئی تھی۔ انڈیا میں ہونے والی کاروائی کی کاسار ادارہ مدد دعا
فاطمہ ماہین پہ تھا۔

وہ اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہونے کے باوجود دشمنوں کے پیروں تلے سے زمین نکالنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

سنو ! اے چاند سی لڑکی

ابھی تم تتلیاں پکڑو

یا پھر گڑیوں سے کھیلو تم

یا پھر معصوم سی آنکھوں سے

ڈھیروں خواب دیکھو تم

فراز و فیض محسن کی

کتابیں مت ابھی پڑھنا

یہ سب لفظوں کے ساحر ہیں

تمہیں الجھا کہ رکہ دیں گے

تمہیں معلوم ہی کب ہے؟

محبت کے لبادے میں

ہوس اور حرص ہوتی ہے

یہ انسانوں کی دنیا ہے

مگر ان سے کہیں بڑھ کر

یہاں وحشی درندے ہیں

وہ وحشی جن کی آنکھوں میں

مچلتے پیار کے پیچھے



Posted on Kitab Nagri

ہوس اور حرص ہوتی ہے

ابھی کچی کلی ہو تم

ابھی کانٹوں سے مت کھیلو

ابھی اپنی ہتھیلی پر

کسی کا نام مت لکھو

ابھی اپنی کتابوں میں

گلابی پھول مت رکھو

ابھی شعروں میں مت الجھو

ابھی تو عمر باقی ہے

ابھی خود کو سنبھالو تم

ابھی مت گنگناؤ تم

ابھی سے عشق مت سوچو

ابھی سب بھول جاؤ تم

سنو ! اے چاند سی لڑکی

(منقول)

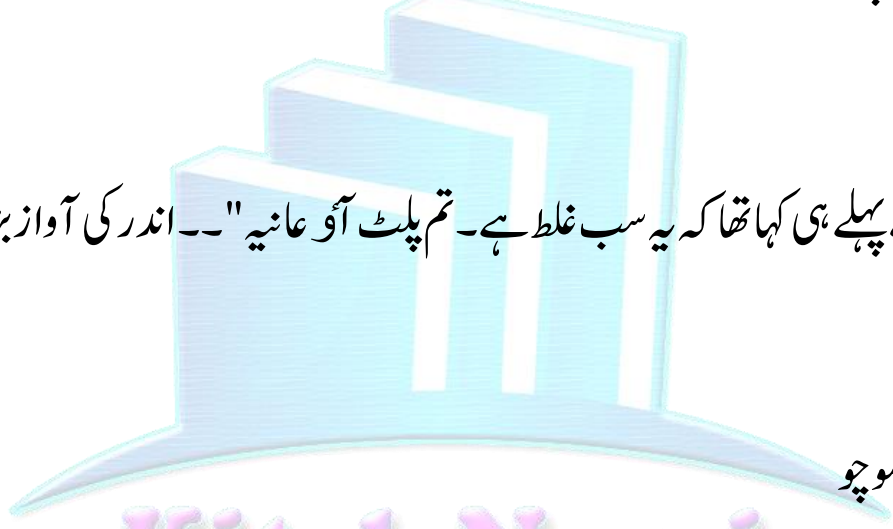


Posted on Kitab Nagri

وہ کمرے میں چت لیٹی موبائل ہاتھ میں پکڑے اس نظم کو پڑھے جارہی تھی جو دکانے سے سینڈ کی تھی۔ جب بھی دعا کو کوئی شاعری اچھی لگتی تھی تب وہ اسے ضرور سینڈ کرتی تھی۔

فاطمہ حسب معمول اپنے سکول میں تھیں۔ جبکہ اس نے آج چھٹی کی ہوئی تھی۔ اس نظم کو پڑھتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ کیا دعاسب جان چکی ہے اور کیا یہ کوئی ان کہا پیغام ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔ پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ماتھے سے بہنے لگیں۔

"عانیہ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سب غلط ہے۔ تم پلٹ آؤ عانیہ۔"۔ اندر کی آواز بڑھنے لگی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی سے عشق مت سوچو

ابھی سب بھول جاؤ تم

"نہیں ولی بہت اچھا ہے۔ وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتا۔"۔ اس نے ساری آوازوں کو جھٹکا۔

"عانیہ میں تمہیں کتنا سمجھاتی رہتی تھی لیکن تم نے میرے ایک نہ سنی۔"

Posted on Kitab Nagri

۔ دعا کی آواز کہیں آس پاس ہی گونجی تھی

"عانیہ میری تربیت کا یہ صلہ دیا ہے تم نے؟ اپنی ماں کو جیتے جی مار دیا ہے تم نے"۔ اسے لگا جیسے فاطمہ نے اسکو تھپڑ مارا ہو۔

"بیٹا تمہیں میری محبت کی ضرورت تھی نہ پھر کیسے کسی اور مرد کی محبت تمہارے دل میں آسکتی ہے۔" سکندر کی شکوہ کناں آواز اس کے دل کو دہلا گئی۔

"سونیا یہ اب ہماری دوست رہی نہیں یہ غلط لڑکی بن گئی ہے"۔ نمرہ کا غصے والا انداز۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عانی تم اچھی لڑکی نہیں ہو۔"۔ سونیا کی بے رخی

سنو اے چاند سی لڑکی

محبت کے لبادے میں

ہوس اور حرص ہوتی ہے

ساری آوازیں گڈ مڈ سی ہونے لگیں۔۔ دعا کی فاطمہ کی سکندر اور اسکی دوستوں کی

"آہ!!!" وہ چلا اٹھی۔۔

"میں اچھی لڑکی ہوں۔ کیا محبت کرنا کوئی جرم ہے؟ نہیں زور چلتا میرے دل پہ میرا۔۔ کیا کروں۔ سب مجھے غلط اور قصور وار کہہ رہے ہیں۔۔۔"

وہ دھاڑیں مار مار کے رونے لگی۔۔

"کیوں کسی مرد کی محبت میرے نصیب میں نہیں ہے۔۔ بابا کی محبت اگر مجھے ملتی تو شاید میں اس طرف جاتی ہی نہ۔۔"

ابھی تو عمر باقی ہے

ابھی خود کو سنبھالو تم

موبائی ل پہ بیل ہوئی ی تو آنسو صاف کر کے دیکھا۔

دعا کی کال آرہی تھی۔ وہ کیا سامنا کر سکتی تھی اپنی بہن کا؟ لیکن یہ دل پہ بڑھتا بوجھ اسکی جان نکال رہا تھا۔ دعا اسے ضرور کوئی ی اچھا مشورہ دے گی۔

خود کو کمپوز کر کے اس نے کال اٹھائی۔۔

انڈین انٹیلیجنس ایجنسی را

(Research And Analysis wing or RAW)

انڈیا کی پرائی مری فارن انٹیلیجنس ایجنسی ہے۔ اس کا قیام ستمبر 1968 میں عمل میں آیا۔ اس ایجنسی کو بنانے کی بڑی وجہ انڈیا اور چین کی 1962 کی لڑائی اور پاک بھارت جنگ 1965 میں انڈین انٹیلیجنس بیورو کی ناکامی تھی۔ شروع شروع میں اس کے مقاصد میں ملکی وغیر ملکی معاملات کو دیکھنا تھا اور انکی جانچ پڑتال کرنا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اس ایجنسی کو وسیع کیا گیا اور یوں اس میں ایجنٹ بھرتی کیے جانے لگے تاکہ انڈیا بھی دوسری ایجنسیوں کی طرح غیر ممالک میں گھس سکے۔

Posted on Kitab Nagri

کراچی میں راکے دونے ایجنٹس آچکے تھے۔ جس کی وجہ سے پہلے سے موجود ایجنٹس کے کاموں میں آسانی پیدا ہوگئی تھی۔ اب وہ اکثر چھوٹے موٹے کام و کرام عرف و کی اور موہن کو سونپ دیتے تھے۔ یہ دونوں بڑے فعال بندے تھے۔ جھٹ پٹ منٹوں میں حکم کی تعمیل کرتے تھے۔ ورما اور راجیش تو ان کے کام کی وجہ سے بہت خوش تھے مگر وکاش اپنی شکی عادت کے مطابق ان دونوں پہ ابھی اعتبار نہیں کرتا تھا۔

پچھلے ہفتے سے عجیب حالات پیدا ہوگئے تھے۔ ہر قسم کی معلومات حاصل ہونے کے باوجود حالات ان کے کنٹرول میں نہیں تھے۔ اور ولید کا بھی کوئی اتا پتا نہ تھا۔ اڑتی اڑتی خبروں کے مطابق ایجنسی والوں نے اسے گرفتار کر لیا تھا مگر انہیں ابھی پکی خبر موصول نہیں ہوئی تھی۔

"راجیش ہم بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہیں کوئی بڑی گڑبڑ ہے۔ ورنہ وہ ولید تو بغیر کسی وجہ کے ہی ہر دوسرے دن فون کر لیتا تھا۔ اب تو اتنے دن ہوگئے ہیں۔ کہیں واقعی وہ پکڑا تو نہیں گیا۔" ورما نے تشویش سے پوچھا۔

"تو ایسا ہی رہا ہے۔" اس نے بھی تائیید کی۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے تو پہلے دن سے ہی لگ رہا ہے کہ وہ دشمنوں کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ مگر تم لوگ تو میری سنتے ہی نہیں ہو۔"
وکاش تپے ہوئے انداز میں بولا۔

اگست شروع ہو چکا تھا۔ باہر کی گھٹن ان کے سینوں میں بھرنے لگی تھی۔

"سوال یہ ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

ورمانے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"انتظار۔" جواب وکی کی طرف سے آیا تھا جو مزے سے صوفے پہ لیٹا ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

"وہ کیوں؟ پکڑا وہ گیا ہے اور انتظار ہم کریں۔ بلکہ اچھا ہوا مصیبت ٹلی سر سے۔"

وکاش کہہ کر فریج سے بوتل نکال کر گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔ شدید پریشانی میں وہ ایسا ہی کرتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم شاید سمجھے نہیں۔ مصیبت ٹلی نہیں بلکہ سر پہ پڑنے والی ہے کیوں کہ بلوچستان میں پہنچایا جانے والا اسلحہ ہمیں ولید کے ذریعے ملتا تھا۔ اب اگر وہ ہی پکڑا گیا ہے تو اب تک وہ زبان کھول چکا ہو گا۔ ہم دونوں طرف سے مصیبت میں گھڑ چکے ہیں۔ اسی لیے بہتر یہی ہے کہ ابھی صرف انتظار کیا جائے۔"

وکی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے تفصیل سے ساری صورت حال واضح کی۔

"کہہ تو یہ ٹھیک رہا ہے۔" موہن نے تائی ید کی۔

"لیکن انہیں اگر ہمارے ٹھکانے کا علم ہوتا تو اب تک ہم بھی جیل میں ہوتے۔" ورمانے ایک اور نقطہ اٹھایا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم خود ہی باہر نکل کے انہیں دعوت دیں کہ آؤ ہمیں گرفتار کرو۔" وکی نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا۔

"میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا۔" ورمانے تیزی سے کہا۔

"لڑنا بند کرو اور خاموشی سے سب میری بات سنو۔" راجیش نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش کروایا۔

"ابھی چند دنوں میں ہمیں اوپر سے میل ریسو ہو جائے گی جس میں پورے سال کا پلان ہو گا کہ ہمیں آگے کیا کرنا ہو گا۔ کرتار پور باڈروالا معاملہ بھی تب ہی آگے جاسکے گا۔ جب تک آرڈرز نہیں ملتے ہم خود سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ وکی ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں چند دن انتظار کرنا ہو گا۔"

"اوکے باس ڈن ہے۔" سب سے پہلے وکی نے ہی کہا تھا۔

میری طرف سے بھی ڈن ہے۔" موہن نے بھی ہاتھ اٹھا کر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہو گا جب سب کو یہ منظور ہے۔" ورمانے شانے اچکاتے ہوئے کہا

سب کی نظریں اب وکاش پہ تھیں جو ہر گز بھی آمادہ نہیں لگ رہا تھا۔

"ڈن ہے"۔ اس نے بے دلی سے کہا تھا۔

سب کو اب بے چینی سے اسی ای میل کا انتظار تھا جو راکے اعلیٰ حکام کی جانب سے موصول ہونی تھی۔

وہ آئی نے کے سامنے کھڑی کب سے تیار ہو رہی تھی۔ آج سو نیا کی سا لگرہ تھی اور وہ دس منٹ بعد اسے پک کرنے آنے والی تھی۔

اس نے دبئی سے خریدی ہوئی ہلکے آسمانی رنگ کی خوبصورت کڑھائی والی شرٹ کے ساتھ اسی رنگ کا کھلا سا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ ڈوپٹے کو رول کر کے گلے میں ڈالا۔ بالوں کی فرنیچ چٹیا بنا کر میک اپ کے نام پہ صرف کریم اور ہلکی سی لپ اسٹک لگائی۔ بقول اسکے زیادہ میک اپ میں وہ معصوم نہیں لگتی۔ اور آج اسے سب سے زیادہ ضرورت اسی معصومیت کی تھی۔ وہ جوتے پہن رہی تھی جب سکندر کمرے میں آئے۔

"واہ بھئی میری بیٹی تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔"

وہ اسے سراہتے ہوئے بولے۔

Posted on Kitab Nagri

"تھینکس بابا۔۔ بس دعا کریں میرے جانے کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے۔"

"تمہیں پتا ہے نہ دعا کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟ سو نیا اور اسکے پیرنٹس کو اس حد تک کنٹرول کرنا ہو گا کہ تمہارا اسکے گھر آنا جانا ہو جائے۔ وہ کرتار پور باڈروالی فائی ل ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ اسے ہر حال میں حاصل کرنا ہی ہو گا۔"

اسکے سینڈلز کی سٹرپ بند کرتے ہوئے وہ سمجھاتے ہوئے بولے۔

"ڈونٹ وری بابا۔۔ میں سب کر لوں گی۔ آپ فکر نہ کیجیے گا۔ بس تھوڑا سا ڈر لگ رہا ہے۔ یہ انڈین آرمی والے بڑے شاطر اور سفاک ہوتے ہیں کہیں میں پکڑی نہ جاؤں۔"

www.kitabnagri.com

اس نے خدشہ ظاہر کیا۔ اپنے ملک میں تو وہ بھیس بدل کرو زیراعظم کے گھر میں بھی بے دھڑک داخل ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ وہ ایجنٹ تھی اور پکڑ میں آ کر بھی وہ گرفتار نہیں ہو سکتی تھی مگر یہ دشمن ملک تھا یہاں قدم قدم پہ خطرہ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا تم فکر نہیں کرو عزیز بھی وہیں ہو گا۔ تم بس پر اعتماد رہنا اور بالکل بھی فکر نہیں کرنا۔"

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولے۔

"اچھا! لیکن آپ نے پہلے تو نہیں بتایا کہ وہ بھی جائی میں گے۔ وہ حیران ہوئی

"چلو تم ندا کے ساتھ باہر آؤ میں تب تک عزیز کو دیکھ لوں۔" وہ اسکی بات ٹالتے ہوئے بولے

"اور ہاں اک بات کا خیال رکھنا وہاں سیکورٹی بہت سخت ہے۔ سوائے گھر والوں کے بغیر چیکنگ کیے وہ کسی کو بھی اندر نہیں جانے دیتے۔ سونیا کے دوستوں کو بھی نہیں۔ اس لیے یہ پینڈینٹ تم سونیا کے ذریعے لے کر جاؤ گی کیوں کہ اس میں کیمرہ ہے۔ مجھے وہاں کے حالات جاننے میں آسانی رہے گی۔"

www.kitabnagri.com

جاتے جاتے پلٹ کر انہوں نے اسے ایک پینڈینٹ تھمایا اور خود عزیز کے کمرے میں چلے گے۔

سونیا کا میسج آچکا تھا وہ پارکنگ ایریا میں گاڑی لیے اسکا انتظار کر رہی تھی۔

ندا کو گفٹس پکڑائے وہ اسکے ساتھ نیچے چلی آئی۔

سونیا گاڑی سے اتر کر اسکی جانب بڑھی۔

"مائی گاڈ! گیتی یو آر کنگ ڈفرینٹ اینڈ سو ہیوٹیفل"۔ وہ اسکے گلے لگتے ہوئے بولی

"ہیپی برتھ ڈے سونیا۔" اس نے وش کیا۔

"اب سڑک پہ وش کروں گی تم۔ ندا گیتی کو گاڑی میں بٹھانے میں میری مدد کرو۔"

وہ اسے گھر کتے ہوئے ندا کے ساتھ مل کے اسے فرنٹ سیٹ پہ بٹھانے لگی۔ ندا سارے گفٹ والے شاپر پکڑے پیچھے بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

"اب یہ وہیل چئی یر گاڑی میں کیسے آئے گی؟" دعا نے پریشانی سے پوچھا۔

"تم فکر نہ کرو میرا ڈرائیور لے آئے گا۔" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" نظریں چراتے ہوئے اس نے کہا۔ اسے وہ پینڈینٹ کسی صورت سونیا کے کلچ میں ڈالنا تھا۔

"سونیا اک کام کرو گی پلیز۔" اس نے ملتیجانہ انداز میں کہا

"ہاں بولو۔" وہ نرمی سے بولی

"وہ سامنے روڈ پہ جو فقیر کھڑا ہے اس کو یہ کچھ پیسے میری طرف سے دے آؤ۔" اس نے کچھ نوٹ اسکی طرف بڑھائے۔

"اوکے لیکن یہ پیسے تم اپنے پاس رکھو میں خود دے آتی ہوں۔" اس نے اپنا کلچ کھولا

"نہیں۔ نہیں تم یہی دے کر آؤ۔ ورنہ میں نہیں جاؤں گی۔" اس نے اسکے کھلے بیگ والے ہاتھ میں وہ پیسے پکڑاتے ہوتے کہا

www.kitabnagri.com

"اچھا ٹھیک ہے۔" وہ کہتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی اور سامنے کھڑے فقیر کی جانب جانے لگی۔

دعا کے لیے اتنی مہلت کافی تھی۔ اس نے جلدی سے وہ پینڈینٹ اسکے کھلے کلچ میں ڈال دیا اور بند کر دیا۔

سونیا نے واپس آکر ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی فرائے بھرتی سونیا اور دعا کی مشترکہ منزل کی جانب جانے لگی۔

سکندر نے ٹھیک کہا تھا۔ اس بات کا بخوبی اندازہ سیکورٹی سے ہو رہا تھا۔ اسکا بیگ میٹل ڈیٹیکٹر سے چیک کرنے کے باوجود ساری چیزیں نکال کر دیکھا گیا تھا۔ اسکی خود کی بھی سکریننگ کی گئی تھی۔

"ایم سوری گیتی مگر ڈیڈ بہت کانشیسی ہیں اس لیے یہ معمول کا کام ہے۔" سونیا نے معذرت کی جو اس نے اس اوکے کہہ کر قبول کر لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ تقریب بڑے پیمانے پہ کی گئی تھی۔ خاص خاص بڑے لوگوں کو اور میڈیا کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ وہ سونیا کے ساتھ اندر بڑھی۔ بڑے سے حال میں خوبصورت ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ تقریباً سارے مہمان آچکے تھے۔ زیادہ تر سونیا کے دوست تھے۔

اسکی انٹری سے سب ہی اسکی جانب متوجہ ہو گئے۔ ایک خوبصورت مفلوج لڑکی کی موجودگی سب کے لیے حیران کن تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سب کو نظر انداز کرتی ہوئی ڈاکٹر نیہا کی طرف بڑھی جو ایک بڑی بڑی سی مونچھوں والے مرد کے ساتھ کھڑی تھی جو یقیناً سونیا کا باپ تھا۔

"ہیلو ڈاکٹر نیہا۔۔ ہیلو سر۔"

نہیا اسے دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئی تھی۔

"رنجیت یہ ہے وہ پرنس جو سونیا کی دوست اور میری پیشینٹ ہے۔ بہت کیوٹ ہے یہ"

اس نے خوشدلی سے اس کا تعارف کروایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں یہ تو واقعی بہت سادہ اور معصوم ہے۔" کرنل

رنجیت نے تائی کی

"کیسی ہو تم گیتی؟ بھئی ہمارے گھر میں تو سارا وقت صرف تمہارا ہی ذکر ہوتا رہتا ہے لیکن غلط نہیں ہوتا۔ تم نے میری بیٹی کو ٹوٹلی چلنیج کر دیا ہے۔ اب وہ بہت خوش رہنے لگی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

دور کھڑی تھہرے لگاتی سونیا کو دیکھ کر وہ بھی مسکرا دی۔

"انکل چھوڑیں یہ سب باتیں۔ میں آپ کے لیے اور ڈاکٹر نہیہا کے لیے گفٹ لائی می ہوں۔"

اس نے ندا کو اشارہ کیا اور اس سے دو بڑے سے شاپر لے کر ان دونوں کو تھما دیے۔

"اوہ سو کیوٹ۔۔ گیتی ہمارے لیے گفٹس کی کیا ضرورت تھی بھلا۔ برتھ ڈے تو سونیا کی ہے نہ۔"

ڈاکٹر نہیہا نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"اسکے لیے بھی لے کر آئی می ہوں۔ لیکن پہلی بار جب کسی کے گھر جاتے ہیں تو گفٹ لے کر جاتے ہیں نہ۔ ایسے

خالی ہاتھ جانا اچھا نہیں لگتا۔ اگر آپ میرے گفٹس استعمال کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔"

وہ رسائیت سے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"آپ دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی می۔ میں سونیا کو بھی گفٹ دے آتی ہوں۔"

وہ وہیل چئی یرد ہکیلتی ہوئی می اسکے پاس چلی گئی

Posted on Kitab Nagri

"کتنی ڈیسنٹ لڑکی ہے۔" کرنل رنجیت کا تبصرہ اسکے کانوں میں پڑا تھا۔ وہ مسکرا اٹھی

"سونیا تم ادھر ذرا سائیڈ پہ آؤ میں تمہیں تمہارا گفٹ سپریشلی دینا چاہتی ہوں۔"

اسکے کہنے پہ سونیا ہنستے ہوئے اسے لے کر سب سے دور آخر والے ٹیبل پہ آگئی۔

"یہ لو تمہارا گفٹ۔" اس نے ایک پیارا سا باکس اسکی جانب بڑھایا۔

"واؤ۔ تھینک یو سو مچ۔" وہ گفٹ کھولتے ہوئے بولی۔

سونیا کی مکمل توجہ اس گفٹ پہ تھی۔ کلچ اس نے اپنے کندھے پہ پہنا ہوا تھا۔ اب وہ کیا کرے۔۔ کچھ سوچتے ہوئے دعا نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"سونیا ویسے تمہارا کلچ بہت پیارا ہے۔ کہاں سے لیا ہے۔"

"ارے تمہیں اچھا لگا۔ لو تم رکھ لو نہ۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے فوراً اپنا کلچ اسکی جھولی میں رکھ دیا۔ وہ اب گفٹ کھول چکی تھی۔ اس خوبصورت ڈبی میں ایک خوبصورت سا بریسلیٹ تھا۔

"واؤ۔۔ اٹس سو بیوٹیفل"۔ وہ مکمل طور پہ مگن ہو چکی تھی۔

نظریں بچاتے ہوئے اس نے جلدی سے وہ پینڈینٹ سونیا کے کلچ سے نکال لیا۔

"یہ لو سونیا تمہارا کلچ۔ میں تو یو نہی کہہ رہی تھی۔ میں یہ نہیں لے سکتی"۔ اس نے اسکا کلچ اسکے ہاتھوں میں تھمایا۔

"لیکن تمہیں تو یہ اچھا لگانہ"۔

"ہاں لیکن جو چیز اچھی لگے ضروری تو نہیں انسان وہ حاصل بھی کر لے۔ ویسے بھی یہ تمہاری ملکیت ہے۔ اور میں دوسروں کا حق نہیں لے سکتی۔"

اس نے دو ٹوک کہا۔

"گیتی تم نے بھی تو مجھے گفٹ دیا ہے تو کیا میں نہیں دے سکتی"۔ سونیا نے ناراض ہوتے ہوئے کہا

Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے تم مجھے بھی میری برتھ ڈے پہ گفٹ دے دینا۔" اس نے حساب برابر کرنے کی کوشش کی۔

"اوکے برتھ ڈے پہ ڈن ہے پھر۔" سونیا نے بے دلی سے ہاں کی۔

"اچھا چلو کیک کاٹو جا کر سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔ میں بھی پانچ منٹ میں آتی ہوں۔"

دعا نے اسکو جانے کا اشارہ کیا

"آ جانا پورے پانچ منٹ بعد۔" وہ اپنا کلچ دوبارہ سے گلے میں ڈالتے ہوئے کہہ کر کیک کاٹنے چلی گئی۔

Kitab Nagri

"یہ کیپٹن یو ایس اے کہاں ہیں؟ بابا نے تو کہا تھا کہ وہ بھی ادھر ہی ہوں گے مگر نظر تو نہیں آرہے۔"

وہ اسے ادھر ادھر اسے ڈھونڈتے ہوئے بولی۔

"میڈم کیا میں آپکا انٹرویو لے سکتا ہوں؟" ایک رپورٹر اس کے پاس آکر بولا

Posted on Kitab Nagri

"جی نہیں"۔ وہ اسے بغیر دیکھے دو لفظی جواب دے کر پھر سے عزیر کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی۔

"غالباً آپ کسی کو تلاش کر رہی ہیں۔" اس نے بات بڑھانے کی خاطر کہا۔

وہاں سب مہمان میڈیا والوں کو اپنے اپنے تاثرات بتا رہے تھے کہ آج کی سالگرہ کیسی جا رہی ہے۔

"مسٹر رپورٹر۔۔ میں کسی کو نہیں ڈھونڈ رہی۔ بہتر ہو گا کہ آپ یہاں سے نو دو گیارہ ہو جائیں۔"

اسکی جانب غصے سے دیکھ کر کہتے کہتے وہ رکی۔۔



چہرے پہ گول چشمہ اور ہلکی سی داڑھی مونچھ لگائے وہ رپورٹر کا ایک لمحہ لگا تھا اسے پہنچانے میں۔

"جی میں اصل میں نقلی امریکہ صاحب کو ڈھونڈ رہی ہوں اگر آپ کچھ مدد کر سکیں تو۔"

وہ مسکراہٹ دبائے معصومیت سے پوچھنے لگی تو عزیر بے ساختہ ہنس دیا۔

Posted on Kitab Nagri

ویسے مس گیتی کیا کسی نے آپ کو بتایا ہے کہ آج آپ کچھ اچھی لگ رہی ہیں۔ "وہ نرمی سے اسے نگاہوں کے حصار میں لیے پوچھ رہا تھا۔

"جی میرے بابا نے بتایا تھا"۔۔ وہ زور و شور سے سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"لیکن آپ ذرا بھی اچھے نہیں لگ رہے مسٹر چشمائو۔ عجیب سی مخلوق لگ رہے ہیں"۔ اس نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں پھر۔ میں تو آپ کا خیال کر کے آگیا تھا کہ آپ اکیلی ہیں۔ کوئی نہ اس اوکے۔" وہ رخ موڑ کے جانے لگا۔

www.kitabnagri.com

"سنیں عزیز"۔۔ اس نے بے اختیار پکارا

"کیا میں نے آپ کو ناراض کر دیا ہے؟" اس نے ہولے سے پوچھا

"جی بلکل" (۔ دعا میڈم آپ کو کیا لگتا ہے کہ ایکٹنگ صرف آپ کو آتی ہے)۔ وہ معصومیت سے بولا

اچھا ایم سوری۔ میں جانتی ہوں کہ آپ یہاں صرف میرے لیے آئے ہیں۔ وہ ندامت سے نظریں جھکائے بولی۔

"اٹس اوکے میں نے آپ کو معاف کیا۔" عزیز نے فراخ دلی سے کہا
"لیکن مس دعا سکندر ایک بات تو آپ کو ماننی ہوگی کہ۔۔۔ وہ پل بھر کو رکا
"کہ میں آپ سے اچھا ایکٹر ہوں۔" شرارت سے کہہ کر وہ بھاگا تھا وہاں سے۔

"اف اس کیپٹن کھڑوس کو اللہ پوچھے۔ مجھے پاگل بنادیا۔۔۔ مجھے!!!! جس نے آدمی دنیا کو پاگل بنایا ہوا ہے۔۔۔"

وہ کلسٹے ہوئے سونیا کی طرف جانے لگی۔ پینڈینٹ اس نے گلے میں پہن لیا تھا۔ اسکا ارادہ تھا کہ سونیا کی سا لگرہ کی تقریب کے بعد وہ سارا گھر دیکھے گی تاکہ پتا تو چلے کہ کرنل رنجیت کا کمرہ کونسا ہے۔۔۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ خوف اور پراسراریت نے ہر طرف ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔ وہ اسی ماحول میں چلتی جا رہی تھیں کہ اچانک روشنی سی ہوئی اور سب کچھ منعکس ہو گیا۔ وہ ایک بہت ہی خوبصورت جگہ پہ تھیں۔ ہر طرف رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بہت بھلی لگ رہی تھی۔ ایک طرف نہر بھی بہہ رہی تھی۔ وہ اس دلنشین منظر میں کھو گئی۔

پھر انہیں انکا بیٹا دکھائی دیا۔ سفید کپڑوں میں ملبوس حوض کے کنارے بیٹھا ہوا۔ وہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس گئی۔

"کہاں تھے تم؟ میں نے کتنا انتظار کیا ہے تمہارا؟ ماں کو بتایا بھی نہیں۔"

Kitab Nagri

"امی میں بہت اچھی جگہ پہ ہوں اور بہت سکون میں بھی ہوں۔" وہ پانی میں پیر بھگورہا تھا۔ ایکدم سے چڑیوں کی چہچہاہٹ سنائی دینے لگی تھی۔

"لیکن میں اکیلی ہوں۔ تم واپس آ جاؤ نہ۔" انہوں نے حسرت سے اسکے روشن چہرے کی طرف دیکھا جہاں نور اور سکون تھا۔

"امی میں بہت خوش ہوں یہاں۔ آپ بس دعا کریں میرے بارے میں۔" وہ دھیماسا مسکرایا

"لیکن میں بہت اکیلی۔۔۔۔۔"

ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی۔ یکدم سے سارا کچھ غائب ہو گیا۔ وہ خوبصورت باغ، پھل، پھول سبزہ، نہر، حوض اور چڑیاں اب کہیں دکھائی نہیں دے رہیں تھیں۔ وہ پھر سے اسی اندھیرے میں تھیں۔ خوف بھرے پر اسراریت بھرے ماحول میں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"موحد!!۔" ایک جھٹکے سے شگفتہ بیگم کی آنکھ کھلی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پورا جسم پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔ سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ کیسا عجیب خواب تھا یہ۔

"کیا ہوا امی؟" نمرہ بھی آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

"موحد۔۔ میرا موحد وہ۔۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ بات کرواؤ ابھی میری اس سے۔ اسے بلاؤ نمرہ کہ مجھ سے ابھی ملنے آئے۔ فون ملاؤ اسے۔"

وہ بے چینی سے کہنے لگیں

"لیکن امی رات کے دو بج رہے ہیں۔ موحد بھائی اس وقت سو رہے ہوں گے۔ لگتا ہے آپ نے کوئی بُرا خواب دیکھا ہے۔ وہ ٹھیک ہوں گے۔"

www.kitabnagri.com

نمرہ نے پانی کا گلاس پکڑ لیا۔ نیند کی وجہ سے اسکی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں

"بُرا خواب؟" وہ بڑبڑائی۔ ذہن میں وہ خوبصورت منظر لہرایا تھا

Posted on Kitab Nagri

"نہیں وہ برا خواب تو نہیں تھا۔ لیکن وہ اندھیرا؟"

وہ سوچ کر بے چین ہوئی

"نمرہ ابھی بات کرواؤ میری اس سے۔ وہ بضد ہوئی۔

نمرہ نے چپ چاپ موبائل نکالا۔ اسے یقین تھا اس وقت موحد کال ریسیو نہیں کرے گا
نمبر ملا کروہ جو کال آپریٹر کی آواز سننے کی امید کر رہی تھی موحد کی آواز سن کے حیران رہ گئی۔

"بھائی یہ لیس امی سے بات کریں۔ بہت پریشان ہو رہی ہیں آپ کے بارے میں۔" اس نے فون امی کو پکڑ لیا

"موحد میرے بچے تم ٹھیک ہونہ۔" شگفتہ نے فون لیتے ہی پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"امی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ یہ بتائیں اس وقت کیوں جاگ رہی ہیں۔" وہ بشاشت سے گویا ہوا

"میں نے بہت عجیب خواب دیکھا ہے موحد۔ تم مجھے چھوڑ کے کہیں چلے گئے ہو۔ اور میں تمہیں ڈھونڈ رہی
ہوں۔" وہ لیٹتے ہوئے بولیں

نمرہ ان کو فون پکڑا کر خود پھر سوچتی تھی۔

وہ نیند کی رسیا تھی۔ اسے ہر قسم کے حالات میں نیند آ جاتی تھی۔

"امی وہ صرف خواب تھا۔ آپ فکر نہ کریں۔ آیت الکرسی پڑھ کے سو جائیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور

بہت جلد میں آپ کے پاس ہوں گا۔ ابھی آپ فون بند کریں اور سو جائیں۔"

وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

"اچھا تم جلدی آنا میرے پاس۔ میں انتظار کروں گی۔" انہوں نے کال بند کرنے سے پہلے یاد دہانی کروائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں جلد آؤں گا امی ان شاء اللہ۔ خدا حافظ"

اس نے تسلی دیتے ہوئے الوداع کہا

فون رکھنے کے بعد وہ اپنے بیٹے کی سلامتی کے لیے نفل پڑھنے کی نیت سے وضو کرنے چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ ماں بیٹے کی آخری گفتگو ہوگی۔ انہیں یقین تھا کہ بہت جلد ان کا بیٹا واپس آئے گا مگر کس حال میں وہ یہ نہیں جانتی تھیں۔۔

فون بند کر کے وہ پلٹا اور بالکونی س کمرے میں آگیا۔ وہ اور افراز اس وقت جاگ رہے تھے۔ میز پر دو تین نقشے پھیلے ہوئے تھے جن پر اس وقت وہ اور افراز محنت کر رہے تھے۔

"بات ہوگئی امی سے؟" اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

"ہاں یار بہت اداس ہو رہی تھیں میرے بغیر"۔ وہ دھپ سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مائیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ بچوں کو جب تک دیکھ نہ لیں ان سے بات نہ کر لیں، انہیں چین نہیں ملتا"۔ وہ نقشے پر ایک اہم نشان کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ویسے افراز میں نے تمہیں کبھی اپنے گھر والوں سے بات کرتے نہیں دیکھا؟"

"یار میرے گھر والوں میں کوئی ی ہے ہی نہیں۔ کس سے بات کروں؟۔" وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر یاسیت سے بولا تھا

"میں نے آئی ی ایس آئی ی جوائن ہی اسی لیے کی تھی کہ میرے پیچھے انتظار کرنے والا اور رونے والا کوئی ی نہیں۔ جاسوسوں کا انجام بہت غیر یقینی ہوتا ہے۔ گھر والے بیچارے راہیں تکتے رہ جاتے ہیں اور انکو تو شاید قبر کی مٹی اور جنازہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ گمنام بن کے جینا آسان نہیں ہوتا۔ اپنی شناخت، ماں، باپ، بہن، بھائی ی اور باقی سارے رشتے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ صرف ایک تعلق نبھانا پڑتا ہے جو آپ کے وطن سے آپ کا ہوتا ہے بس۔۔۔ میرے والد آئی ی ایس آئی ی میں تھے۔ جب میں دو سال کا تھا جب وہ گمنامی کی چادر اوڑھ کر اور بے یقینی کی ڈور ہمارے ہاتھوں میں تھا کہ نہ جانے خود کہاں چلے گئے۔۔۔ پھر سالوں بعد جب میں دس برس کا ہوا تو انکی موت کا پتا چلا۔ دیارِ غیر میں ایک جاسوس کا انجام اس سے کم ہو بھی نہیں سکتا۔"

www.kitabnagri.com

وہ پل بھر کور کا، ہادی کو اسکی آنکھوں میں آنسو نظر آئے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی افراس ہے جو اپنی باتوں سے سب کو ہنساتا رہتا تھا۔ کچھ دیر کے توقف کے بعد اس نے پھر سے سلسلہ کلام جوڑا

Posted on Kitab Nagri

"ماں جی والد صاحب کی جدائی کی خبر کو سہہ نہ سکیں اور ایک سال بعد ہی وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ تب میں گیارہ سال کا تھا۔ میں نے تب سوچا کہ ایسی کیا کشش تھی میرے والد کی نوکری میں کہ وہ ہمیں بھی چھوڑ کر چلے گئے۔ کیا انکو بہت زیادہ پیسے ملتے تھے؟ لیکن جب گھر کی خستہ حالی دیکھتا تو اس خیال کی نفی ہو جاتی۔ گناہوں کو دولت کے انبار کیا ملتے ہیں انہیں تو بعض اوقات وطن کی مٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔

پھر بھی میں نے سوچ لیا تھا کہ بڑا ہو کر اپنے باپ جیسا بنوں گا کیوں کہ میری ماں ہمیشہ انکی تعریفیں کیا کرتی تھی۔ اور اب دیکھو میں بھی اپنے باپ کی طرح بن گیا ہوں۔ ایک وقت میں، میں ان سے اس فیلڈ کے وجہ سے بدگمان رہتا تھا اور آج اسی فیلڈ سے جڑنے کے بعد مجھے فخر محسوس ہوتا ہے۔"

اس نے ہادی کی طرف دیکھا

"تم کہتے ہو کہ میں نے کبھی اپنے گھر والوں سے بات نہیں کی۔ یار میرا کوئی ہو گا تو بات کروں گا۔"

www.kitabnagri.com

افرانے اپنے دل کا سارا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔ کبھی کبھی ہمیں کسی سامع کی ضرورت ہوتی ہے جسے ہم اپنے دل کا سارا بوجھ سنا سکیں۔ کسی کندھے کی ضرورت ہوتی ہے جس پہ سر رکھ کر سارے آنسو بہا ڈالیں۔ کسی شفیق ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے ہاتھوں میں ہمارا ہاتھ لے کر تسلی دے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کسی مخلص ساتھ کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں بکھرنے سے سمیٹ لے۔ ہاں! انسان کو مختلف حالات میں مختلف سہاروں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

ہادی نے اسکو گلے سے لگالیا تھا۔ ایک مہینہ ہو گیا تھا ان دونوں کو ایک ساتھ۔ وہ بہت اچھے دوست بن چکے تھے۔ اگرچہ افراس سے تھوڑا بڑا تھا مگر وہ بے تکلفی سے ایک دوسرے کو مخاطب کرتے تھے۔

وہ رات ان دونوں کی آنکھوں میں کٹی تھی۔

شب و روز اسی معمول سے گزر رہے تھے۔ لیکن اتنا فرق ضرور آیا تھا کہ ہر دو دن بعد وہ سونیا کے گھر پہ ہوتی تھی۔ اسکی ملاقات کرنل رنجیت سے اس دن کے بعد سے صرف ایک دفعہ ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نیہا تو پہلے ہی ہسپتال میں ہوتی تھیں۔ وہ اور سونیا پورے گھر میں دندناتی پھرتی تھیں۔

انہیں انڈیا آئے پنتالیس دن ہو چکے تھے۔ تین دن بعد سونیا اور دعا دونوں کا آپریشن تھا۔ دعا کا آپریشن ڈاکٹر نیہا کے ذمے تھا مگر یہ مشکل بھی اس نے آسان کر دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ڈاکٹر نیہا آپ کی اپنی بیٹی آپریشن تھیٹر میں ہوگی تو آپ کیسے کسی اور کام میں دل لگا سکیں گیں۔ اسی لیے آپ رہنے دیں ڈاکٹر عائشہ میرا آپریشن کر دیں گی۔ آپ بس ہم دونوں کے لیے دعا کیجیے گا۔"

ان کے گھر کے لاونج میں بیٹھے ہوئے اس نے کہا تھا تو ڈاکٹر نیہا اور کرنل رنجیت دونوں بہت متاثر ہوئے تھے۔

"تھینک یو سوچ گیتی۔ میں سچ میں یہی سوچ کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔ لیکن تمہارے فادر سپیشلی مجھ سے آپریشن کروانے تمہیں یو اے ای سے لے کر آئے تھے اب میں منع کروں گی تو انہیں برا لگے گا۔ تم دونوں نے بھی عجیب ضد لگائی ہے کہ سیم ڈے اور سیم ٹائی م پے آپریشن کروانا ہے۔" ڈاکٹر نیہانے پریشانی سے کہا

"میرے فادر کی فکر نہیں کریں آپ۔ میں انہیں ہینڈل کر لوں گی۔ وہ میری بات سے انکار نہیں کریں گے۔" گیتی صاحبہ نے کمال فراخ دلی سے کہا تھا۔ یہ سارا پلان تھا ہی اسی کا۔ وہ ڈاکٹر عائشہ سے آپریشن کروانا چاہتی تھی۔

"رنجیت ہم سونیا کے آپریشن سے ایک دن پہلے پنڈت جی کو پرا تھناک لیے بلا لیں گے۔ تاکہ سب ٹھیک ہو جائے۔"

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر نیہانے اپنے شوہر کی طرف دیکھ کر کہا تو اسے بھی یہ آئیڈیا پسند آیا

"سب ریلیٹیوز کو بھی انوائٹ کر لینا۔ فیملی گید رنگ میں پرا تھنا ہو گی تو بھگوان ضرور سنے گا۔" رنجیت سنگھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

گیتی تم بھی اپنے فادر کے ساتھ آنا۔ تمہارے لیے بھی پراتھنا ہو جائے گی۔" اسکی طرف دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نیہا نے کہا تھا

"شیور۔۔ میں ضرور آؤں گی۔" اس نے وعدہ کرتے ہوئے کہا
"آپ دونوں باتیں کریں میں چلتی ہوں۔" اس نے وہیل چٹائی پر جانے کے لیے موڑی۔
"سونیا سے نہیں ملو گی۔ وہ اپنے روم میں ہی ہے۔" رنجیت سنگھ نے حیرت سے پکارا تھا۔
"نہیں انکل۔ ابھی میرے فادر ویٹ کر رہے ہوں گے۔ سونیا سے کل مل لوں گی۔"

اب اسکی چیکنگ نہیں ہوتی تھی۔ پھر بھی وہ احتیاط کرتی تھی۔ سونیا کے گھر سے تھوڑی دور ہی سکندر گاڑی لیے اسکا انتظار کر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اسے گاڑی میں بٹھانے کے بعد سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"بابا پرسوں ہمیں موقع مل جائے گا کیوں کہ کافی مہمان آئے ہوں گے تو انکا دھیان بٹ جائے گا۔ وہ اپنی ساری فائی لزاورڈاکو منٹس سٹڈی روم میں رکھتا ہے۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔"

"وہ کیا؟"۔ انہوں نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"بابا میں نے سٹڈی روم کا لاک تو کھول لیا ہے مگر میں خفیہ لاکر کا کوڈ نہیں معلوم کر سکی۔ سو نیا سے بھی پوچھنے کی کوشش کی ہے مگر اسے بھی نہیں معلوم۔"

وہ شرمندگی سے سر جھکائے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تو بہت پریشانی والی بات ہوگئی ہے کیوں کہ ہمیں تمہارے آپریشن سے پہلے وہ فائل حاصل کرنی ہوگی۔ وہ بھی اس طرح کہ انکو شک بھی نہ ہو۔"

"اک بات بتائیں بابا۔ آپ کی ایجنسی کی کوئی فیملی ایجنٹ انڈیا میں نہیں تھی جو مجھے سات سمندر پار سے لا کر آپ نے مشکل میں ڈالا ہوا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے تنگ کر پوچھا تو وہ ہلکا سا مسکرائے۔

"اصل میں بیٹا ابھی واقعی کوئی فیملی ایجنٹ انڈیا میں نہیں ہے۔ اور جو ہمارے میل ایجنٹ ہیں ان کو بھی جلد انڈر گراؤنڈ ہونے کے آرڈر دیے گئے ہیں۔ اسی لیے مجھے اور عزیز کو آنا پڑا ہے۔ بعض اوقات ایکدم سے سارے حالات آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتے ہیں۔ تو صورت حال کو سنبھالنے کے لیے نئے ایجنٹ بھیجے جاتے ہیں۔"

"لیکن ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ پاکستان سے تو کوئی بھی ایجنٹ آسکتی تھی۔ پھر مجھے بطور خاص یہاں بھیجنے کی وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ میں تو آئی ایس آئی سے بھی نہیں ہوں"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جواباً چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"ویسے تمہارا دماغ کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگا۔ اتنا ڈیٹیل میں جا کر مت سوچو۔"

"بابا آپ بات کو ٹالیں مجھے ریزن بتائیں۔" اس نے سکندر کو گھورتے ہوئے کہا

وہ جو ابا خاموشی سے ڈرائی پو کرتے رہے۔

"اومائی گاڈ۔ ڈونٹ ٹیل می بابا کہ آپ خود چاہتے تھے کہ میں آؤں۔" اس نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔
"یعنی آپ مجھے لے کے آئے ہیں ہے نا؟" اس نے سکندر کی خاموشی سے نتیجہ اخذ کیا۔

انہوں نے روڈ کے کنارے گاڑی روکی۔ ایک گہری سانس لے کر خود کو آنے والی صورت حال کے لیے تیار کیا۔ اسکی طرف رخ کیا اور معصومانہ انداز میں سر ہلادیا۔

"بابا!!!!!!" وہ شدید حیرت سے چلائی یعنی وہ ٹھیک سوچ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اصل میں پاکستان میں تم سے زیادہ انٹیلیجنٹ اور کوئی ی ہے نہیں تو تمہیں ہی بھیجنا تھا نہ۔"

انہوں نے مذاق میں پھر سے بات ٹالی

"اگر آپ مجھے اصل بات نہیں بتائیں گے تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔"

"اچھا چلو پھر سنو اصل بات"۔ وہ سنجیدہ ہوئے۔

"پاکستان سے کسی فیملی ایجنٹ کا انڈیا میں ہونا لازمی تھا۔ اسی لیے جب اس کام کے لیے کسی اور کو منتخب کیا گیا تو میں نے تمہارا نام لیا تھا۔ تم بہت ڈپریسڈ تھی اور یہ سمجھ رہی تھی کہ اب تم کسی مشن میں حصہ نہیں لے پاؤ گی اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا اور میجر جنرل عبید خان کے سامنے تمہارا نام لیا۔ میں چاہتا تھا تم اس فیر سے نکل آؤ۔ تم مصروف رہتی اور مشن میں ہماری مدد کرتی تو اپنی بیماری کو بھول جاتی۔ اور میرا فیصلہ درست ہے ایک میجر ہونے کی حیثیت سے بھی اور باپ ہونے کی حیثیت سے بھی۔ میں نے نہ صرف اپنے وطن بلکہ اپنی بیٹی کے حق میں بھی بہت بہتر کیا ہے۔ کیا میں نے ٹھیک نہیں کیا؟"

Kitab Nagri

انہوں نے سوال کیا تو وہ روتے ہوئے ان کے کندھے سے لگ گئی۔

"آپ دنیا کے بیسٹ بابا ہیں۔ آپ نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا۔ مجھے فخر ہے کہ میں آپ کی بیٹی ہوں۔ آپ فکر نہ کریں میں اس مشن کو مکمل کر کے رہوں گی۔ میں ہر گز بھی آپ کو پچھتانے کا موقع نہیں دوں گی کہ میجر سکندر

Posted on Kitab Nagri

کی بیٹی نے مشن پورا نہیں کیا۔ بابا وہ کرتا پورا باڈروالی فائل میرے آپریشن سے پہلے آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔"

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے عزم سے کہا تھا اور سکندر اس کے جوش پہ مسکرا دیے۔ انہیں پورا یقین تھا کہ وہ سب کر سکتی ہے۔

فلیٹ میں قیدیوں کی طرح رہتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور ابھی تک میل نہیں آئی تھی۔ دن رات ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ کر بور ہو جاتے تو تھوڑی دیر کے لیے ایک ایک کر کے باہر کا چکر لگا آتے۔ کبھی خود ہی کھانا پکا لیتے تو کبھی باہر سے منگوا لیتے۔

Kitab Nagri

آخر ایک ہفتے کے اعصاب شکن اور طویل انتظار کے بعد کہا گیا کہ کل رات کے کسی بھی پہر میل موصول ہو جائے گی۔

اگلا سارا دن بے چینی سے گزرا تھا۔ رات کا کھانا بنانے کو بھی کسی کا دل نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی باہر جانے کے لیے تیار تھا۔ آخر تھک ہار کے وکاش ہی اٹھا۔

Posted on Kitab Nagri

"چلو میں ہی کھانا لے آتا ہوں مگر میرے آنے سے پہلے اگر میل آگئی تو ہرگز بھی نہ کھولنا۔"

وہ جاتے جاتے سختی سے کہنے لگا۔

"تم آرام سے جاؤ ابھی تو صرف آٹھ بجے ہیں۔ ابھی میل نہیں آئے گی۔" وہ کی نے کمپیوٹر پہ نظریں گاڑھے
جواب دیا۔

وہ خلاف توقع سر ہلاتے ہوئے چلا گیا۔ آدھے گھنٹے بعد اسکی واپسی ہوئی تھی۔

کھانا کھاتے ہوئے بھی مسلسل سب کی نظریں کمپیوٹر سکرین پہ تھیں۔۔۔

مسلسل ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے سے اب تو تھکن ہونے لگی تھی۔ رات کے بارہ بج گئے۔ ورمادہیں بیٹھے
بیٹھے سوچکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وکاش بھی ڈولنے لگا۔ ساڑھے بارہ ہو چکے تھے۔ راجیش اور موہن بھی بے سدھ
ہو چکے تھے۔
www.kitabnagri.com

وکی بھی اپنی جمائی یاں روکنے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ وہ سب عام روٹین میں بھی
ایک دو بجادیتے تھے اور کبھی کھار تو پوری رات جاگتے گزر جاتی تھی مگر اتنی جلدی نیند کا آنا حیرت انگیز تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے بمشکل آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کی مگر پلکیں بھاری ہوتی جا رہی تھیں۔

شاید یہ دن بھر کی تھکن اور بے آرامی کا نتیجہ ہے۔ آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے سوچا تھا اور پھر وہ بھی گہری بے ہوشی کی نیند سو گیا۔

صبح آٹھ بجے سب سے پہلے راجیش کی آنکھ کھلی تھی۔ اٹھتے ہی اسکی نظر کمپیوٹر پر پڑی۔ وہ ساری رات چلتے رہنے کی وجہ سے شاید خود ہی آف ہو گیا تھا۔

اس نے جلدی سے کمپیوٹر اوپن کیا اور اپنا ای میل اکاؤنٹ چیک کیا۔ اس کے خیال میں میل آچکی تھی۔ مگر یہ خیال خیال ہی رہا کیوں کہ ابھی تک ای میل نہیں آئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لعنت ہے"۔۔ وہ جی بھر کے جھلایا۔

تب تک باقی بھی ایک ایک کر کے اٹھنے لگے۔

"کیا ہوا؟"

"میل آگئی؟"

"جلدی بتاؤ کیا لکھا ہے میل میں؟"

وہ سب کے سوالوں سے جنجھلا گیا سکرین کے سامنے سے ہٹتے ہوئے بولا

"لودیکھ لو سب کوئی میل شیل نہیں آئی۔ ایک ہفتے سے انتظار کر رہے ہیں مگر کوئی فائی دہ نہیں ہوا۔ اب کوئی احتیاط نہیں کرنی۔ میں ابھی فون کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ میل کیوں نہیں بھیجی۔۔"

وہ غصے سے اپنے فون کی جانب بڑھا تو وکاش نے جلدی سے اسے روکا۔

"رک جاؤ راجیش۔ تم جانتے ہو نہ کہ ہمیں خود سے رابطہ کرنے کی اجازت نہیں ہے پھر کیوں غصہ ہو رہے ہو؟"

اسکے ہاتھ سے فون پکڑ کے صوفے پہ بٹھایا۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھو میل نہیں آئی تو اس میں کیا ہے؟ آج نہیں آئی، کل آجائے گی۔ میرا خیال ہے تم دو تین دن مزید صبر کر لو۔ پھر فون کرنا۔"

"وکاش ٹھیک کہہ رہا ہے۔" ورمٰن نے مندی مندی آنکھوں سے کہتے ہوئے تائی دیکھی۔

جبکہ وکی اور موہن خاموش رہے تھے۔

"میں ناشتہ لے کر آتا ہوں۔ تب تک تم لوگ فریش ہو جاؤ۔" وکی نے اٹھتے ہوئے کہا

وہ دروازہ بند کر کے فلیٹ سے باہر آگیا۔ مارکیٹ

کی طرف جاتے ہوئے جیب سے سیل فون نکال کر بلوٹو تھ ڈیوائس کنیکٹ کی اور ایک نمبر ڈائل کر کے سیل فون پاکٹ میں ڈال لیا۔ رابطہ ہونے پہ وہ سرگوشی کے انداز میں بولا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم! سر میں افراز بات کر رہا ہوں۔ مجھے بتانا تھا کہ ابھی تک ای میل موصول نہیں ہوئی۔ ہم ساری رات جاگتے رہے ہیں مگر ای میل نہیں آئی۔ شاید چند دن تک آجائے۔"

Posted on Kitab Nagri

تھوڑی دیر تک دوسری جانب سے کچھ سننا رہا۔

"جی جی۔ بالکل سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میجر سکندر سے پتا کروائیں۔"

جنرل سٹور سے وہ چند قدم کی دوری پہ ہٹ گیا۔

"جی سر۔ ہادی وہیں ہے۔ ہم انہیں ایک لمحے کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑتے۔ اوکے سر خدا حافظ۔"

وہ کال ختم کر کے جنرل سٹور میں داخل ہو گیا اور ڈبل روٹی اور دودھ کے پیکٹ خریدنے لگا۔

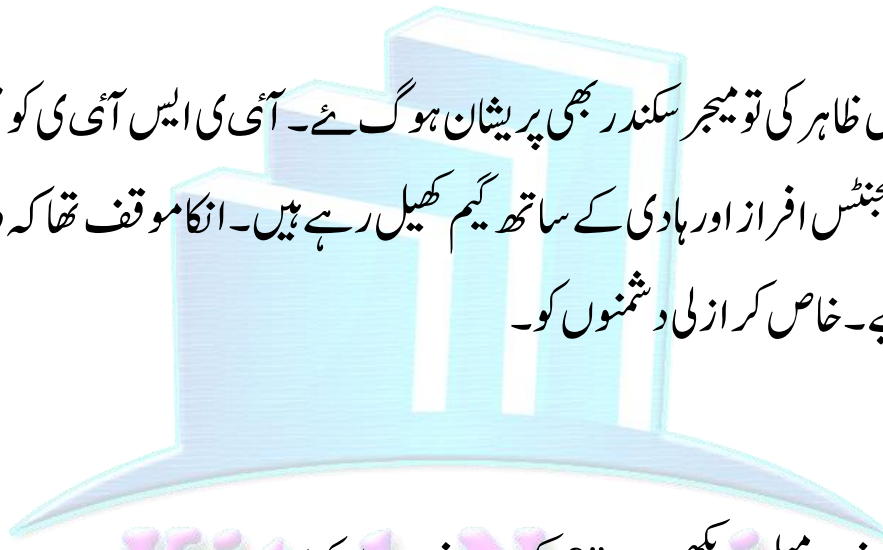
بس اس میل کا انتظار تھا پھر سب کو خفیہ طریقے سے گرفتار کر لیا جانا تھا۔۔۔

کچرے کے ڈھیر، بدبو اور وہی تعفن زدہ ماحول اعصاب پہ پوری طرح چھا رہا تھا۔ یہ ایجنٹ گولڈ اور میجر سکندر کا میٹنگ پوائنٹ تھا۔ آج صبح کے چھ بجے کی یہ خفیہ میٹنگ آخری تھی اس کے بعد ایجنٹ گولڈ کو انڈر گراؤنڈ ہو جانا تھا۔ وہ میجر سکندر کو ایجنٹ ڈائی منڈ کے نام سے بلاتا تھا۔ اس جگہ ملنے کی خاص وجہ یہ تھی کہ اس طرف آنے کا کوئی سیوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ صرف اتوار کے اتوار کچرے والی گاڑیاں چکر لگاتی تھیں۔

"ایجنٹ گولڈ ہمسایہ ملک میں ابھی تک وہ میل ریسو نہیں ہوئی۔ کیا آپ کچھ جانتے ہیں اس بارے میں؟"

"میرا خیال ہے کہ آپ کے بندوں کے ساتھ کون کیا جا رہا ہے کیوں کہ وہ میل تو دو دن ہوئے جا چکی ہے۔ وہ بہت اہم میل ہے اسکا کھونا یا نہ ملنا فورڈ نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ وہ صرف ای میل نہیں پورے کا پورا ایئر پلانر ہے کہ راکو ایک سال تک کیا کیا سرگرمیاں سرانجام دینی ہوں گی۔"

ایجنٹ گولڈ نے تشویش ظاہر کی تو میجر سکندر بھی پریشان ہو گئے۔ آئی ی ایس آئی کو میل نہ ملنے کا مطلب تھا کہ راکے ایجنٹس افراز اور ہادی کے ساتھ گیم کھیل رہے ہیں۔ انکا موقف تھا کہ دشمن کو کبھی بھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ خاص کر ازلی دشمنوں کو۔



"ایجنٹ گولڈ کیا آپ نے وہ میل دیکھی ہے؟" سکندر نے استفسار کیا

www.kitabnagri.com

"نہیں میری اب اوپر تک رسائی نہیں کیوں کہ میں شک کی زد میں آچکا ہوں۔ لیکن اسکے باوجود یہ خبر پکی ہے کہ وہ میل یہاں سے جا چکی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہمم ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ اس بارے میں۔ آپ یہ بتائیے کہ وہ دوسرا معاملہ کہاں تک پہنچا؟" میجر سکندر نے رازدارانہ لہجے میں پوچھا۔

"آل موسٹ ڈن ہے۔ اگر ایک دو دن میں پلان پہ عمل کر دیا جائے تو کامیابی کا سو فیصد امکان ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں کل یہ کام بھی ہو جائے گا۔ میں نے اچھے سے سمجھا دیا ہے۔ سب پلان کے مطابق ہو گا۔" سکندر نے تسلی دی۔

"ایجنٹ ڈائی منڈ میں انڈر گراؤنڈ ہو رہا ہوں۔ اب سب کام آپ کو سنبھالنے ہوں گے۔ آگے جو بھی ہو گا اچھایا برا اسکے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ ایجنسی کو ساری رپورٹ بھی براہ راست آپ کو ہی دینی ہوگی۔ یوں سمجھیں کہ انڈیا کے مشنر کا ٹوٹل چارج اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔" سکندر سر ہلاتے ہوئے بولے۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔ امید ہے دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی۔" وہ اپنا ہیٹ دوبارہ سے سر پہ جماتے ہوئے مفکر کو بھی ٹھیک کرنے لگا۔ وہ دونوں ہی حلیہ بدل کر آئے تھے۔

"خدا حافظ"۔ میجر سکندر نے الوداع کہا

اسکے جانے کے ٹھیک دس منٹ بعد انہیں نکلنا تھا۔ کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے میجر عاصم کو کال ملائی۔



صبح کی روشنی اک نئی زندگی کی نوید دیتی کھڑکی سے اندر آرہی تھی۔ وہ کسمسا کراٹھی اور وقت دیکھا۔ آٹھ بج کے تیس منٹ۔

"مجھے تھوڑا اور سونا چاہیے"۔ سوچتے ہوئے کروٹ بدلی اور منہ تک کمبل لے لیا۔ دو سیکنڈز بعد ہی وہ گھبرا کے اٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اف مجھے تو آٹھ بجے عزیر کے ساتھ ناشتہ کرنا تھا اور میں اب اٹھ رہی ہوں۔"

"گیتی آپ اٹھ گئی ہیں۔ امن صاحب کب سے آپکا ڈائی ننگ ہال میں انتظار کر رہے ہیں۔ میں تین دفعہ آپ کو دیکھ کر گئی ہوں مگر آپ سو رہی تھیں۔"

ندا نے کمرے میں آتے ہوئے اسے جاگتے دیکھ کر کہا۔

"ندا آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔ وہ بیچارہ پتا نہیں کب سے انتظار کر رہا ہو گا۔" بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹ کر اس نے خفگی سے ندا کو دیکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایم سوری وہ امن صاحب نے منع کیا تھا کہ اگر آپ سو رہی ہوئی ہیں تو مت جگاؤں۔" اس نے گھبرا کے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نمبرہ کی مدد سے تیار ہو کے ڈائی ننگ ہال میں چلی آئی۔ اسکی توقع کے عین مطابق وہ خفاہو کے بیٹھا تھا۔

ایم سوری امن صاحب۔ معذرت خواہ ہوں کہ بندی کی آنکھ دیر سے کھلی جسکی وجہ سے آنے میں دیر ہو گئی۔ امید ہے آپ نے برا نہیں منایا ہو گا۔

وہ اسکے سامنے اپنی وہیل چئی پر لاتے ہوئے شرارت سے بولی۔ ہوٹل کا سارا اسٹاف ان سے اچھے سے واقف ہو چکا تھا اس لیے میز کے گرد صرف ایک ہی کرسی تھی جس پہ عزیز بیٹھا تھا جبکہ سامنے کی طرف وہ اپنی وہیل چئی پر لیے بیٹھ گئی۔

آپ پورے پینتالیس منٹ لیٹ ہیں اور میں پچھلے پون گھنٹے سے آپکا انتظار کر رہا ہوں۔ لیکن پھر بھی میں ناراض نہیں ہوں۔ اس نے ویٹر کو ناشتہ لانے کا آرڈر کیا۔

Kitab Nagri

ویسے آپکو اور کوئی کام نہیں جو بیٹھے میرا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ مطلب بندے کو اتنا بھی ویلا نہیں ہونا چاہیے۔ وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

اتنے میں ویٹر ناشتہ لے آیا۔ آرڈر وہ گھنٹہ پہلے ہی دے چکا تھا۔ گرما گرم حلوہ پوری دیکھ کر وہ بے تحاشہ خوش ہوئی تھی۔ وہ جب سے انڈیا آئی تھی اپنے روایتی کھانوں کے لیے ترس گئی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

انتظار کا تو آپ نہ ہی پوچھیں۔ ورنہ بات کھلی تو پھر آپ کا حساب کتاب ہی ڈاؤن جائے گا۔ عزیر نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے ذومعنی انداز میں کہا تھا۔

مطلب؟ وہ پوری طرح سے کھانے پہ ہاتھ صاف کرنے میں مصروف تھی۔ اتنے ہفتوں بعد کچھ ڈھنگ کا ملا تھا سو وہ بھرپور انصاف کر رہی تھی۔

مطلب یہ کہ یہ انتظار بنتا لیس منٹ پرانا نہیں بلکہ ڈھائی سال پرانا ہے۔ عزیر نے سوچ لیا تھا کہ آج کھل کے بات کرے گا۔



یعنی کے؟ اس نے کھانے سے ہاتھ روک کر الجھن سے عزیر کو دیکھا۔

www.kitabnagri.com

یعنی کہ زیادہ دور نہیں جائیں صرف ڈھائی سال پہلے کی بات ہے جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا تھا۔ کراچی میں ایک پولنگ اسٹیشن پہ۔ اس نے ممکنہ حد تک سرسری انداز میں کہا تھا۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

میں نے تو ابھی تک صرف ایک ہی ووٹ کاسٹ کیا ہے۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔
ذہن کے پنوں پہ ایک پرانا منظر لہرایا تھا۔۔۔

وہ اور عانیہ دونوں اپنی زندگی کا پہلا ووٹ کاسٹ کرنے کے لیے پولنگ سٹیشن میں لگی لائی ن کے بالکل آخر میں
کھڑیں اپنی باری کا انتظار کر رہیں تھیں

اسکا شناختی کارڈ بنے تین سال ہو چکے تھے جبکہ عانیہ کا ابھی کچھ دنوں پہلے ہی بنا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عانیہ تم کس کو ووٹ دو گی؟ اس نے پوچھا

عانیہ جو پولنگ سٹیشن پہ تعینات پاک آرمی کے جوانوں کو محویت سے تک رہی تھی جی بھر کے بد مزہ ہوئی
اس سوال پر

اکتائے ہوئے لہجے میں بولی

آپی میں کسی سیاستدان کے حق میں نہیں ہوں یہ سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں مگر۔۔۔

تھوڑا رک کے ڈرامائی انداز میں بولی

"ووٹ تو میں دوں گی لازمی "

"مگر کس کو" وہ حیرانی سے گویا ہوئی

اور صرف وہی حیران نہیں ہوئی پاس کچھ فاصلے پہ کھڑا کیپٹن عزیز بھی حیران ہوا

Kitab Nagri

کہ عجیب پاگل لڑکی ہے اک طرف کہہ رہی کہ کسی سیاستدان کے حق میں نہیں میں اور ووٹ بھی لازمی دینا

عانیہ سرگوشی بھرے انداز میں بولی

"بھول گئی ہیں آپ؟

Posted on Kitab Nagri

پچھلی تین راتوں سے جسکے جلسے کی بریانی کھائی ی ہم نے اسکا بریانی مصالحہ بھی تو حلال کرنا ہے ناور نہ جو چکن پیس
ہم نے کھائے نا انکی بدروحیں آکر خواب میں ڈرائی یں گی کے ظالموں بریانی ٹھونس لی مگر میرے آقا کو ووٹ
نہیں دیا"

عانیہ کی بات سن کے جہاں وہ قہقہہ لگا کے ہنس پڑی وہاں کیپٹن عزیز بھی بے اختیار مسکرا دیا

اور اس مسکراہٹ کو عانیہ کی چالاک نظروں نے فوراً دیکھ لیا

بیچاری جی بھر کے شرمندہ ہوئی ی کہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فوجی جی میرے بارے میں نہ جانے کیا سوچیں گے کے کیسی لڑکی کہ اک پلیٹ بریانی پہ اپنا ووٹ بیچ ڈالا

خیر وہ دونوں اپنا ووٹ کاسٹ کر کے باہر آئیں ابھی امی اور ساتھ والی آنٹی دوسری لائی ن میں کھڑی اپنی
باری کا انتظار کر رہیں تھیں

Posted on Kitab Nagri

اسی لیے وہ دونوں باہر آکر اک سائیڈ پہ کھڑیں ہو گئی ہیں

یہ پولنگ اسٹیشن دراصل اک گورنمنٹ سکول تھا باہر لان میں لائی نیں لگی ہوئی ہیں تھیں اور اندر برآمدے میں موجود کمروں میں ووٹ کاسٹ ہو رہے تھے

ہر طرف آرمی والے محاصرہ کیے ہوئے تھے جگہ جگہ راؤنڈ لگا رہے تھے کیپٹن عزیز ویسے آجکل چھٹی پہ تھا مگر چونکہ یہ اسکا اپنا شہر تھا تو رضا کارانہ طور پہ اپنی خدمات پیش کر دیں پولنگ اسٹیشن کی حفاظت کے لیے

اور عانیہ کی نظریں بس ان فوجیوں پہ ہی لگی ہوئی ہیں تھیں خاصے دل پھینک انداز میں وہ کیپٹن عزیز کو دیکھتے ہوئے بولی

"ہائے آپ کی کتنے پارے لگ رہے یہ سب آرمی والے دل کرتا ہے اک اک سیلفی لے لوں میں سب کے ساتھ"

www.kitabnagri.com

"عانیہ تمہیں اک بات بتاؤں"

Posted on Kitab Nagri

وہ سنجیدگی سے بولتی ہوئی می سیرٹھیوں پہ بیٹھ گی اور آرمی کے جوانوں کو دیکھنے لگی نہ صرف جوان بلکہ پچاس سے اوپر کے بھی عمر رسیدہ افراد تھے ہاتھوں میں بندوق، چہروں پہ سختی اور آنکھوں میں چمک لیے وہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے

۔ "ہاں بولو آپی"

عانیہ کی نظریں اب کیپٹن عزیز سے ہٹ کے اک اور فوجی پہ ٹھہر گئی تھیں

"عانیہ تمہیں پتا ہے کے آرمی والوں کو خوبصورت کیا چیز بناتی ہے انکا یونیفارم انکی آنکھوں کی چمک اور وہ جذبہ جس کی وجہ سے وہ اپنی جانیں ہتھیلی پہ لیے گھومتے ہیں رنگ ذات پات نین نقش پھر یہ سب میٹر نہیں کرتا میٹر کرتی ہے تو صرف وطن سے محبت جو انہیں دنیا کا خوبصورت ترین انسان بنا دیتی ہے"

وہ ایک جذب کے عالم میں بول رہی تھی بلکہ اسکے لہجے میں وطن کی محبت بول رہی تھی

پاس سے راؤنڈ لگاتے ہوئے کیپٹن عزیز کے قدم لمحے بھر کو تھمے تھے وہ شاید نہیں یقیناً بہت زیادہ متاثر ہوا تھا یہ سب سن کے مگر چہرے پہ کوئی تاثر لائے بغیر سیدھا گزر گیا۔

وہ تھرڈ راونڈ پہ تھا جب اسنے عانیہ کو کہتے سنا

"تو آپ کی آپکا دل نہیں چاہتا پاکستان کی نوے فیصد لڑکیوں کی طرح کہ آپکا ہمسفر کوئی فوجی ہو کیا آپ کسی فوجی کی تمنا نہیں رکھتیں"

عزیر کے قدم جانے کیوں سست پڑ گئے شاید وہ اسکا جواب سننا چاہتا تھا

"نہیں عانیہ میں ایسی کوئی خواہش نہیں رکھتی کہ میں کسی فوجی کے خواب دیکھوں بلکہ میں اس سے بڑی خواہش رکھتی ہوں وہ یہ کہ کوئی فوجی میرے خواب دیکھے۔ میں نہیں وہ میرے حصول کی آرزو کرے۔ میں اپنی دعاؤں میں یہ مانگتی ہوں کہ وہ مجھے مانگے اپنی پوری سچائی اور محبت کے ساتھ"

www.kitabnagri.com

یہ بات کرتے ہوئے وہ نہیں جانتی تھی کہ بعض دعائیں بہت جلد پوری ہو جاتی ہیں بس زبان سے نکلنے کی دیر ہوتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

آپکا مطلب ہے اس سکول میں آپ مجھے پہلی بار نہیں ملے تھے۔ بلکہ اس دن آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے تھے۔

وہ سارا واقعہ یاد کرنے کے بعد حیرانی سے بولی۔

آپ وہ چھوڑیں۔ کام کی بات پہ آئی ہیں۔ آپ کی اس خواہش کو پچھلے ڈھائی سال سے میں پورا کر رہا ہوں۔ اس کا کیا؟

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ اگر وہ سوچ رہا تھا کہ وہ دعامیڈم کو شرماتے لجاتے دیکھے تو اسکی سوچ نہایت غلط تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسکی بات کے مفہوم کو سمجھتی ہوئی پھر سے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی۔

امن صاحب آپ بھول رہے ہیں کہ میں نے کہا تھا کہ کوئی فوجی!۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں تو اس وقت میں فوج میں ہی تھا نہ اسی لیے آپ کی وہ دعا میرے اور آپ کے حق میں قبول ہو گئی۔ پھر کیا بتاؤں کہاں کہاں نہیں میں نے آپ کو تلاش کیا۔ دوسری ملاقات کے بعد تو آپ گدھے کے سر سے سینک کی طرح غائب ہی ہو گئی۔ تیسری دفعہ جب اس دن خون میں لت پت دیکھا تو مجھے ایسے لگا جیسے میری سانسیں رک گئی ہوں۔ بہت دعائیں کی تھیں میں نے۔

وہ جذب سے بولتا ہوا اپنے جذبات کی سچائی بتا رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آیا کہ جواب کیا کہے۔ وہ خاموش رہی۔

مجھے پتا ہے شاید میں یہ سب کہنے میں بہت جلدی کر رہا ہوں مگر ہم جس فیلڈ میں ہیں اس میں زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مجھے میری سکس سینس کہہ رہی ہے کہ مجھے یہ سب کہنے کا موقع دوبارہ نہیں ملے گا۔ وہ انگلیاں چٹختے ہوئے اداسی سے کہہ رہا تھا۔

دعا کے دل کو کچھ ہوا تھا اسکی باتیں سن کر۔ وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

Posted on Kitab Nagri

اگر میرا آپریشن کامیاب نہ ہوا تو میں ساری زندگی یونہی و ہیل چئی رہے گا۔ کیا آپ ساری زندگی ایک معذور کے ساتھ گزار سکتے ہیں؟

ہاں بالکل۔ ایک لمحے کا توقف کیے بنا جواب آیا تھا۔

چند منٹ یونہی خاموشی سے گزر گئے۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پہلی والی دعا بن گئی۔

اچھا تو امن صاحب اس مسئلے پہ ہم پاکستان جا کر بات کریں گے۔ فحال آپ میرا پلان سنئے جو میں نے کل کے لیے بنایا ہے۔

وہ سرگوشی کے انداز میں اب اسے بتا رہی تھی کہ وہ کل سونیا کے گھر کیا کرنے جا رہی ہے۔۔

www.kitabnagri.com

ای میل کا انتظار کرتے دو دن مزید گزر چکے تھے۔ وہ سب گھنٹوں بیٹھے رہتے کہ شاید اب آجائے مگر ہر دفعہ مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان دو دنوں میں اک تبدیلی یہ آئی تھی کہ وکاش کارویہ افراز اور ہادی کے ساتھ بہت پر اسرار ہو گیا تھا۔ وہ انہیں ہر وقت عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا ہوتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن وہ دونوں نظر انداز کر دیتے۔ سوچنے کے لیے ان کے پاس اس سے بڑے مسائی ل تھے۔

وہ تیرہ اگست کا عام دنوں جیسا ہی اک دن تھا۔ اس دن درما اور راجیش کا منصوبہ تھا کہ اپنے بڑوں سے بات کر کے میل کی بابت دریافت کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں را کے تینوں ایجنٹس اور افراز ایک خفیہ ٹھکانے کی طرف گئے تھے تاکہ وہاں سے رابطہ کیا جاسکے۔ ہادی نے البتہ معذرت کر لی تھی کہ وہ نہیں جاسکے گا کیوں کہ اسکی طبیعت خراب ہے۔ وہ چاروں اسے فلیٹ میں ہی چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔

پین کلر اور کھانا کھا کر وہ کمرے میں جا کے سو گیا۔ پتا نہیں اسکا سر بھاری کیوں ہو رہا تھا۔ پندرہ منٹ بعد موبائی ل بجا تو اسکی نیند ٹوٹی۔ مندی آنکھوں سے فون کرنے والے کا نام دیکھا تو ساری نیند منٹ سے پہلے غائب ہو گئی۔

"اسلام علیکم سر"۔ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے جلدی سے میجر عاصم کی کال ریسپوکی۔

"وعلیکم سلام۔ افراز کہاں ہے فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔ اتنی دفعہ رنگ کر چکا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"سر وہ تو ان سب کے ساتھ باہر گیا ہوا ہے۔ شاید اسی لیے کال ریسیو نہیں کر رہا کہ ان کے سامنے آپ سے بات کرے گا تو انہیں شک نہ ہو جائے۔"

ہادی نے وضاحت دی۔

ہادی تم اس وقت کہاں ہو؟" انہوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں فلیٹ میں ہی ہوں۔ کیا ہوا سر کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

ہادی نے تشویش سے پوچھا۔

"بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی ہے ہادی۔ وہ میل تو اسی دن بھیج دی گئی تھی مگر تم لوگوں کو ابھی تک اگر وہ نہیں ملی تو اسکا مطلب ہے وہ تم دونوں سے جان بوجھ کر چھپائی گئی ہے۔"

"کیا؟" وہ شدید حیرت سے اٹھ کھڑا ہوا

Posted on Kitab Nagri

"میجر سکندر کے مطابق وہ میل موصول ہو چکی ہے انہوں نے کنفرم کرنے کے بعد رپورٹ کی ہے۔"
میجر عاصم کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر وہ میل آچکی ہے تو ابھی تک ان کے ہاتھ کیوں نہیں لگی۔۔

سراگر ان لوگوں کو وہ میل مل چکی ہوتی تو ہمیں پتا چل جاتا۔" ہادی نے الجھن سے ادھر سے ادھر چکر کاٹتے
کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ میل جان بوجھ کر تم دونوں سے چھپالی گئی ہو۔ ہو سکتا ہے ان کو شک ہو گیا ہو۔"

"لیکن سراگر ان کو شک ہوتا تو اب تک وہ ہمیں مار چکے ہوتے۔ اتنے اچھے تو وہ ہیں نہیں کہ اپنے دشمنوں کو
چھوڑ دیں۔ اور راجیش اور ورماتو خود اتنا پریشان ہو رہے تھے کہ ابھی تک میل نہیں آئی۔"

www.kitabnagri.com

اس نے ماتھے کو دباتے ہوئے روانی سے کہا۔ سر میں دوبارہ درد شروع ہو چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"صرف دو کوٹیشن ہے تیسرے کو نہیں؟" میجر عاصم نے چھتے ہوئے انداز میں پوچھا تو وہ ایک لمحے کو ٹھہر سا گیا۔ یہ اس نے کیوں نہیں سوچا تھا کہ تیسرے کوٹیشن کیوں نہیں تھی۔ راجیش اور ورما کے برعکس وکاش کو میل کے آنے یا نہ آنے کی کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ تو ابھی بھی بڑوں سے رابطے کے حق میں نہیں تھا۔ کیوں؟ اسے ٹیشن کیوں نہیں تھی اور وہ اتنا پرسکون کیوں نظر آتا تھا۔ اور وہ اسکا ہادی اور افراز کو عجیب طرح سے دیکھنا اور ذومعنی فقرے۔۔

اس نے کڑی سے کڑی ملائی تھی۔ اوہ نو۔ اس کا مطلب تھا کہ وکاش کو وہ میل مل چکی تھی۔ مگر کب اور کیسے؟

"سر آپ نے کہا کہ وہ میل اسی دن بھیج دی گئی تھی۔" اس نے پرسوج انداز میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مگر اس دن ہم سب جاگ رہے تھے اور ای میل کا انتظار کر رہے تھے۔ ایک لمحے کے لیے بھی کمپیوٹر کے آگے سے نہیں ہٹے تھے اور نہ ہی اس رات کوئی خلاف معمول بات ہوئی تھی۔"

"آریو شیور ہادی کیوں کہ ای میل کاراز اسی رات میں چھپا ہوا ہے۔" میجر نے بے چینی سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ایک دفعہ پھر وہ اس رات کو ذہن میں دہرا کے سوچو کہ کیا ہوا تھا"۔

ہادی سوچتے ہوئے کہنے لگا۔

"ہم لوگ رات آٹھ بجے ہی کمپیوٹر کے آگے بیٹھ کے ای میل کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر وکاش کھانا لے آیا اور۔۔۔"

کہتے کہتے وہ چونک کر رکا۔ سارا پزل ایک دم ہی حل ہو گیا تھا۔ وہ خلاف معمول بات کیا تھی وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور کیا ہادی؟۔"

"سر وہ کھانا کھا کر دو سے تین گھنٹے میں ہی ہمیں نیند آنا شروع ہو گئی۔ اور وہیں بیٹھے بیٹھے ہم سب سو گئے جبکہ عام روٹین میں دو سے تین بھی بچ جاتے ہیں اور ہمیں نیند نہیں آتی۔ یعنی کھانے میں کچھ ایسا تھا جس کی وجہ

Posted on Kitab Nagri

سے سب سوگئے۔ اور کھانا وکاش لایا تھا۔ اومائی ی گاڈ۔ سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ وہ میل وکاش کے پاس ہے

اس رات سب کے سونے کے بعد یقیناً اس نے وہ اپنے اکاؤنٹ میں سینڈ کر کے کمپوٹر سے ڈیلیٹ کر دی ہوگی۔ اور عین ممکن ہے اس نے ہمارے موبائی ل بھی چیک کیے ہوں اور اسی وجہ سے اسے شک گزرا ہو۔ لیکن اس نے یہ بات اور میل اپنے ساتھیوں سے کیوں چھپائی۔

وہ حیرت سے کہنے لگا۔

"یہ بالکل بھی اچھا نہیں ہوا۔ تمہیں ابھی کے ابھی وہ ای میل تلاش کر کے مجھے سینڈ کرنی ہوگی۔ بلکہ تم مسلسل مجھ سے رابطے میں رہ کر ہی وہ میل ڈھونڈو۔"



میجر عاصم کے آرڈرز پہ وہ فوراً اٹھا۔

بلوٹو تھ ڈیوائس کنیکٹ کر کے وہ وکاش کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ یہ موقع اچھا تھا کیوں کہ کوئی گھر پہ بھی نہیں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سر میں وکاش کے کمرے کی تلاشی لینے جا رہا ہوں۔ امید ہے سب اچھا ہو گا۔" وہ ساتھ ساتھ بریفنگ بھی دے رہا تھا۔

اس فلیٹ میں ٹوٹل تین کمرے تھے۔ ایک میں راجیش اور ورما دوسرے میں ہادی اور افراز جبکہ تیسرے کمرے میں وکاش اکیلا رہتا تھا۔

ابھی اسکے کمرے پہ لاگ لگا ہوا تھا۔ اس نے لاگ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

اسے وکاش کا لیپ ٹاپ ڈھونڈنا تھا۔ میز پہ تو نہیں تھا تو لازمی اسکی الماری میں ہو گا۔ اس نے جلدی جلدی سارے کپڑے باہر پھینکنے شروع کر دیے۔ کپڑوں کے ڈھیر کے نیچے ایک بریف کیس رکھا ہوا تھا جس پہ کوڈ لگا تھا۔ اس نے وہ بریف کیس بیڈ پہ رکھا۔ کوڈ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ بھاگتا ہوا کچن میں گیا اور چھڑی اٹھا لایا۔ یہ پلاسٹک کا بریف کیس تھا اس نے زور سے درمیان میں چھڑی سے اسے کاٹنا شروع کر دیا۔ پانچ منٹ کی محنت کے بعد اوپر والا ڈھکن کٹ چکا تھا۔ اس نے لیپ ٹاپ نکالا۔

"سر میں نے اس کا لیپ ٹاپ نکال لیا ہے مگر اس پہ تو پاسورڈ لگا ہے۔" اس نے نے پریشانی سے کہا۔

"کیا تمہیں پاسورڈ کا نہیں پتا؟"

"نوسربٹ میں ایسا کرتا ہوں کہ یہ پاسورڈ اڑا دیتا ہوں کیوں کہ ابھی آگے نہ جانے کتنے پاسورڈ لگائے ہوں گے اس نے۔"

ہادی نے انٹری پاسورڈ کو اڑا کر مختلف فائی لز میں جھانکنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک نظر دروازے پہ بھی لگالیتا کہ کوئی آنہ جائے۔

"سر آپ تب تک افراز کو میسج کر دیں کہ وہ انکو ابھی لے کر نہ آئے۔ میں تب تک دیکھتا ہوں کہ ای میل کہاں ہے۔"



"تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں اسے میسج کر دیتا ہوں تم یہ بتاؤ کہ کیا ہوا کچھ ملا؟"

www.kitabnagri.com

میسجر عاصم کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

"دیکھ رہا ہوں سر۔" اس نے ایک فائی ل دیکھتے ہوئے کہا جس پہ ہائی سیکیورٹی لگائی گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا خیال ہے یہی وہ فائل ہے لیکن اسکا پاسورڈ اڑایا تو یہ فائل اینکرپٹ ہو جائے گی۔" وہ بڑبڑایا تو میجر عاصم کو بھی پریشانی ہوئی۔

"عام طور پہ ہم اپنا نام یا ڈیٹ آف برتھ پاسورڈ کے طور پہ رکھتے ہیں۔ یا جو چیز ہمیں محبوب ہو۔ یہ بتاؤ کتنے حرف کا پاسورڈ ہے؟"



"پانچ لفظوں کا۔ میرے خیال میں انڈیا ہو گا یہ پاسورڈ۔"

ہادی نے خیال ظاہر کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہو سکتا ہے اینٹر کر کے دیکھو۔"

میجر عاصم کو امید تو نہیں تھی مگر اسکے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

ہادی نے دھڑکتے دل کے ساتھ پاسورڈ ٹائیپ کیا مگر وہی ہوا جسکی امید تھی فائل اوپن نہ ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

"سر بس ایک چانس اور ہے ورنہ یہ فائل کھلنے کی بجائے ضائع ہو جائے گی۔" اس نے سر کو دباتے ہوئے کہا۔
پین کلر کھانے کے باوجود سر دکھ رہا تھا اور چکر بھی آرہے تھے۔

"ہادی سوچو۔ اسکی عادات اور خیالات کے بارے میں۔ اسکا کوئی می اور نام یا جو لفظ اس کے لیے بہت اہم ہو۔ اسکی چھوٹی سے چھوٹی بات کو ذہن میں دہراؤ۔ کچھ تو ہو گا جو بظاہر بہت عام ہو۔"

وہ میجر عاصم کے کہنے پہ سوچنے لگا۔

جہاں تک اس نے اندازہ لگایا تھا وکاش ایک خود پرست اور خود غرض شخص تھا۔ وہ بہت باتونی نہیں تھا مگر انتہا کا چالاک تھا۔ خاموشی سے حالات کا جائزہ لیتا تھا۔ بقول ورما کے:

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وکاش کو بہت غصہ ہے کہ اسکی بجائے راجیش کو مشن کا انچارج بنایا گیا ہے۔ اسکے خیال میں وہ زیادہ قابل ہے۔"

اس نے تھوڑا اور سوچنے کی کوشش کی۔

Posted on Kitab Nagri

"وکاش بہت جینئی یس ہے۔ اسکے فادر بھی رامیں تھے اور وہ بہت مشہور ایجنٹ تھے۔ راکی طرف سے انہیں بلیک ٹائی گر کا ٹائی ٹل دیا گیا تھا۔"

اسکے ذہن میں کوند اسالپکا۔ اسے یاد آیا کہ اس نے اسکے موبائی ل کے وال پیپر پہ بھی ٹائی گر کی تصویر لگی دیکھی تھی۔

"لیکن بلیک ٹائی گر میں تو دس الفاظ آتے ہیں اور یہ پانچ حرفی پاسورڈ ہے۔" اس نے بے دلی سے کہا تھا۔

"ضروری تو نہیں کہ پاسورڈ بلیک ٹائی گر ہی ہو۔ صرف ٹائی گر بھی تو ہو سکتا ہے۔ ہادی تم ٹائی گر لکھ کر اینٹر کرو۔ مجھے لگتا ہے یہی پاسورڈ ہے۔"

www.kitabnagri.com

میجر عاصم نے دبے دبے جوش سے کہا تھا۔

"سوچ لیں سر کیوں کہ بس ایک ہی موقع ہے۔" ہادی نے گھومتے سر سے کہا تھا۔ ایکدم سے درد شدت اختیار کرنے لگا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے ہو کیا گیا تھا۔ صبح تک وہ بالکل ٹھیک تھا۔ پھر اس نے جوس پیا تھا جو

Posted on Kitab Nagri

کچن میں پڑا ہوا تھا۔ عجیب کڑوا سا ذائقہ تھا۔ پھر بھی اس نے آدھا گلاس پی لیا تھا کیوں کہ ناشتے کو اور کچھ تھا نہیں۔

لگتا ہے اس وکاش نے ہی کچھ ملایا ہو گا؟ مگر کیوں؟

اس نے بے دم سا ہو کر بیڈ پہ سر رکھ دیا۔

"ہادی!! آریو لسننگ"؟ میجر عاصم نے اسکی خاموشی سے عاجز آ کے کہا۔

"یس سر۔" اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پاسور ڈٹائیپ کرو جلدی کیوں کہ ہمارے پاس وقت نہیں وہ لوگ آنے والے ہوں گے۔"

وہ بمشکل گھومتے ہوئے سر کو پکڑ کے اٹھا اور باتھ روم میں جا کر منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے۔ سر پہ بھی پانی ڈالا۔ تھوڑا سکون ملا۔

Posted on Kitab Nagri

سر پہ تو لیا پھیرتا ہوا وہ باہر آیا۔ لیپ ٹاپ پہ وہ فائل پاسورڈ مانگ رہی تھی۔

اس نے اللہ کا نام لے کر ٹائیپ کرنا شروع کیا۔ پہلے خانے میں T لکھا۔

"سر آپ شیور ہیں نہ؟" اس نے پھر سے پوچھا

"ہاں میں شیور ہوں تم ٹائیپ کرو۔" میجر عاصم نے نرمی سے کہا۔ اس نے اوکے کہتے ہوئے اگلے حرف ٹائیپ کیے اور آنکھیں بند کر لیں۔ کلک کی آواز آئی۔ اس نے بے ساختہ آنکھیں کھولیں۔ خوشی کی ایک لہر اسکے وجود میں دوڑی تھی۔ فائل کھل گئی تھی۔

"سرفائل کھل گئی ہے۔" وہ خوشی سے چلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے یقین تھا کہ فائل کھل جائے گی۔" اسے لگا جیسے میجر عاصم مسکرائے ہوں۔

"سر آپ کو کیسے یقین تھا؟" اس نے فائل کھول لی تھی اس فائل کے اندر تین فولڈر بنے ہوئے تھے۔ اس

نے پہلے فولڈر کو کھولا

"یہ بلیک ٹائی گر پاکستان میں جاسوسی کرتا تھا۔ سات سال تک وہ پاک آرمی موجود رہ کے مخبری کرتا رہا تھا۔ لیکن پھر پکڑا گیا تھا۔ انڈین ایجنٹس اسے ہیر ومانتے ہیں۔ اور یہ وکاش اگر اسکا بیٹا ہے تو یہ اپنے باپ کا نام ہی استعمال کرے گا نہ۔"

اس کا دھیان میجر عاصم کی باتوں کی بجائے اس فولڈر پہ تھا۔

"یا ہو!"

وہ اپنا سارا درد بھول کے چلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سر بہت کمال کی چیز ہاتھ لگی ہے۔ یہ وکاش تو اپنی ایجنسی کو بھی دھوکہ دے رہا ہے۔ اپنے راز سی آئی ی اے کو دیتا ہے اور بدلے میں ڈالر لیتا ہے۔ اب سمجھ میں آیا کہ اس نے اپنے ساتھیوں سے میل کیوں چھپائی کیوں کہ ایک فولڈر میں وہ ای میل بھی ہے جس کا ہمیں انتظار تھا۔ اور تیسرے فولڈر میں۔"

اسکی بات ادھوری رہ گئی۔ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔

"شٹ! سر میرا خیال ہے سب آگئے۔" وہ گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہادی جلدی سے یہ فائل مجھے سینڈ کرو۔ ابھی ہری اپ۔" میجر عاصم اسکے کان میں چلائے تھے۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ آریا پار۔ وہ جان چکا تھا کہ اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ وکاش کچھ سیکنڈز کے بعد اپنے کمرے میں ہوتا۔

اس نے پھرتی سے آپشنز میں جا کے سینڈ پہ کلک کیا ہی تھا کہ۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟" وکاش کی دھاڑ نے اسے بتا دیا کہ سارا کھیل ختم۔

وکاش کے ساتھ ہی تین اور اجنبی لوگ بھی اندر آگئے تھے۔ اس نے بغیر سوچے پھرتی سے لیپ ٹاپ اٹھایا اور بھاگ کر خود کو دواش روم میں قید کر لیا۔

"ہادی تم ٹھیک ہو؟" میجر عاصم کی پریشان سی آواز آئی۔

"سروکاش کے ساتھ پتا نہیں کون لوگ ہیں؟ پہلے کبھی دیکھا نہیں ان کو۔"

وکاش نے کمرے کی حالت کو ایک نظر دیکھا۔ زمین پہ پھیلے کپڑے اور پھٹا ہوا بریف کیس اور لیپ ٹاپ کی عدم موجودگی اسے ساری کہانی سمجھا گئی۔

"اوہ تو تم وہ ای میل ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہو بلڈی پاکستانی جاسوس۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیپ ٹاپ پہ متحرک ہادی کی انگلیاں یکدم ہی تھم سی گئی۔ اسے لگا تھا کہ اسے شک ہو گیا ہو گا مگر اسکا پاکستانی جاسوس کہنا یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ سب جان گیا ہے۔

ایک فولڈر سینڈ ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے وقت گزارنے کی خاطر بات بڑھائی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں پاکستانی جاسوس ہوں۔"

ڈراسہا ہوا لہجہ وکاش کو اندر تک سکون دے گیا تھا۔

"شک تو مجھے شروع دن سے ہی تھا مگر جب اس رات تم لوگوں کے فون کے نوٹیفیکیشن دیکھے جس میں کوئی ای میل کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو میرا شک یقین میں بدل گیا۔ تم جتنی مرضی کوشش کر لو تمہیں وہ ای میل نہیں ملے گی۔"

وکاش نے گردن اکڑا کے غرور سے کہا تھا۔

"سرایک فولڈر سینڈ کر دیا ہے آپ کو۔ دوسرا سینڈ ہو رہا ہے۔" ہادی نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہادی تم گھبرانا نہیں۔ میں آ رہا ہوں تمہارے پاس۔ افزاز فون نہیں اٹھا رہا۔ میں نے اسے مسیج کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ مجھ سے پہلے پہنچ جائے۔ تم پریشان نہیں ہونا۔"۔ میجر عاصم نے اسے تسلی دی۔

"ڈونٹ وری سر۔ آئی ایم اوکے۔ میں بالکل پھیپنک نہیں ہوں۔ اور آپ کو بھی آنے کی ضرورت نہیں میں انہیں سنبھال لوں گا۔" اس کا سرا بھی تک گھوم رہا تھا۔

"ویسے تم بہت ڈھیٹ ہو۔ بے ہوشی والا جو س پی کر بھی ہوش میں ہو؟ لیکن کوئی ی مسئلہ نہیں۔ تمہارا وقت آگیا ہے۔ سی آئی ی اے کو ایک ریڈی میڈ پاکستانی جاسوس ملے گا تو تمہارے ملک کی کتنی بدنامی ہوگی نہ۔ پورے ایک ملین

ڈالر میں تمہارا سودا کیا ہے اسکے بعد وہ تمہارے دوسرے ساتھی کی باری آئے گی۔ ابھی تو وہ راجیش اور ورما کے ساتھ بے ہوشی کی نیند سو رہا ہو گا۔"

دوسرا فولڈر بھی سینڈ ہو گیا تھا۔

انہوں نے اب دروازہ توڑنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے تیسرے فولڈر پہ کلک کیا۔

"تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" اس نے چلا کر پوچھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"یہی کہ تم شرافت سے باہر آ جاؤ۔ ورنہ تمہاری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں"۔ دروازے کو دھکا لگا کر توڑنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی تھی۔

اس نے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا۔ چالیس سیکنڈ زرہ گئے تھے وہ فولڈر سینڈ ہونے میں۔

"ہادی۔ میں پندرہ منٹ تک پہنچ رہا ہوں تم انہیں باتوں میں لگائے رکھو۔" میجر عاصم بہت تیز ڈرائی یونگ کر رہے تھے۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں کہ جب ایک انڈین غدار جاسوس پاکستان کے ہاتھ لگے گائب تمہارے ملک کی کتنی بدنامی ہوگی۔"

ہادی نے بڑبڑاتے ہوئے وہ فائل لیپ ٹاپ سے ڈیلیٹ کر دی۔ ری سائی یکل بن سے بھی جا کر ڈیلیٹ کیا پھر پورا لیپ ٹاپ ری سیٹ کر کے ونڈو ہی اڑا دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
میجر عاصم کے ای میل اکاؤنٹ پہ وہ فائل سینڈ ہو چکی تھی۔ آخر کار وہ کامیاب ہوا تھا اب اگر اسکی جان بھی چلی جاتی تو اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

"سرافراز کی لوکیشن ٹریس کروائی۔ اسے اور دونوں را کے ایجنٹس کو اس نے بے ہوش کیا ہوا ہے۔ اس نے کہتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ واش میسن پہ رکھ دیا اور خود کسی چیز کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

دروازہ ٹوٹ رہا تھا۔ اگلے کچھ لمحوں میں وہ انکی گرفت میں ہوتا۔

وہ اس وقت خالی ہاتھ تھا۔ اس صورت حال کا اندازہ ہوتا تو کم سے کم وہ کوئی ہی ہتھیار تو اپنے پاس رکھتا۔

ایک کونے میں ڈیٹر جنٹ اور ہاتھ روم کی صفائی کی لیے تیزاب رکھا ہوا تھا۔ واش بیسن کے ایک جانب شیونگ کٹ، شیونگ کریم، صابن، ٹوتھ پیسٹ اور برش رکھا ہوا تھا۔

کوئی بھی چیز ایسی نہ تھی جسے وہ ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا۔

میجر عاصم مسلسل اسے تسلیاں دے رہے تھے اور وہ بے نیازی سے دروازہ ٹوٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔ تین سیکنڈز کے بعد دروازہ ٹوٹ گیا تھا اور اندر آنے والے دو افراد اس پہ جھپٹنے لگے تھے کہ اس نے اچانک پیچھے ہو کر ہاتھ میں چھپائی ہوئی تیزاب کی بوتل ان دونوں پہ الٹی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ چنچیں مار کے پیچھے ہٹے تھے۔ ہادی نے دھکادے کر انہیں باہر کیا۔ وہ تیسرا شخص اور وکاش ایکدم ہی اس پہ پل پڑے تھے۔ ہادی نے اس آدمی کے پیٹ پہ زوردار کک لگائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

دوسرے دوا بھی تک چیخ رہے تھے۔ وکاش جلدی سے اپنے لیپ ٹاپ کی جانب بڑھا جو بالکل خالی ہو کر اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ غیض و غضب سے کف اڑاتا ہوا وہ ہادی کے سر پہ جا پہنچا جو اس تیسرے آدمی کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھا۔

اس نے میز پہ رکھا شو پیس اٹھایا اور پیچھے سے اسکے سر میں دے مارا۔ ہادی کا ویسے ہی چکروں کے مارے برا حال تھا اس سر پہ لگنے والی اضافی چوٹ نے حال سے بے حال کر دیا۔

اس لڑائی میں اسکی بلوٹو تھ ڈیوائی س جانے کہاں گر گئی تھی۔ وہ لڑکھڑاکے زمین پہ گھٹنوں کے بل گرا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔

Kitab Nagri

اس آدمی نے ہادی کے بال کھینچتے ہوئے اٹھایا اور زور سے اسکا سر سامنے والی دیوار میں مار دیا۔

"ابے کیا کر رہا ہے؟ یہ مرنا نہیں چاہیے۔ مجھے اسے زندہ کسی کے حوالے کرنا ہے۔" وکاش نے گھبراتے ہوئے کہا۔ وہ تین کرائے کے غنڈے لے کر آیا تھا۔ اسکا خیال تھا کہ جو س پی کر وہ بے ہوش ہو گا تو آسانی سے اسے

Posted on Kitab Nagri

قابو کر لیا جائے گا۔ مگر ہادی نے آدھا گلاس پیا تھا اسی لیے وہ بے ہوش تو نہیں ہوا تھا مگر سر مسلسل اس دوا کے اثر سے چکرارہا تھا۔

"صاب تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ اب ہم اسکو چھوڑے گا نہیں۔ دیکھو اس نے میرے آدمیوں کا کیا حال کر دیا ہے"

اس کرائے کے غنڈے نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا جو درد کی تاب نہ لاتے ہوتے ہوئے بے ہوش ہو چکے تھے۔

اس نے کہتے ہوئے پھر سے نیم بے ہوش ہادی کے پیٹ میں مکارسید کیا۔ ہادی کے سر سے بھل بھل خون بہہ رہا تھا۔ جو اسکے چہرے پہ پھیل کے نقوش بگاڑ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"نہیں میں اتنی جلدی ہار نہیں مان سکتا۔ مجھے اٹھنا ہو گا۔" اس نے اپنے آپ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور سر کو تھامتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"جینٹلمین آپ جب کبھی دشمن کے زرخے میں پھنس جائیں تو ایک بات یاد رکھیے گا۔ مرنا تو ہے لیکن دشمنوں کو مار کے مریں گے تو شہادت کے رتبے پہ فائی زہوں گے۔ ورنہ تاریخ کے پنوں میں شہید اور غازی کے علاوہ بزدلوں اور غداروں کے نام بھی درج ہوتے ہیں۔ جب کبھی آپ کو اپنے یا اپنے ملک کے دفاع میں سے کسی ایک کا دفاع چننا ہو تو ہمیشہ اپنے وطن کے دفاع کو ملحوظ خاطر رکھیے گا"

اس کے کانوں میں اپنے انسٹرکٹر کی آواز گونجی تھی۔

وہ آدمی وکاش کے منع کرنے کے باوجود اپنا چاقو نکال کر ہادی کی طرف بڑھا تھا جو دیوار کا سہارا لیے کھڑا تھا۔ اس سے پہلے وہ چاقو اسکے پیٹ میں گھونپتا وہ جلدی سے ایک جانب ہو گیا اور پیچھے سے اسکی کمر میں لات رسید کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وکاش نے آگے بڑھ کے ہادی کی کنپٹی پہ پستول رکھ دیا۔

"بس بہت ہو گیا۔ اب اگر تم ایک قدم بھی ہلے تو تمہارے بھیجے میں گولی ماروں گا۔"

سنسناتے ہوئے کہہ وہ اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا جو زمین پہ دہرا پڑا اپنی کمر کو سہارا تھا۔

"چلو اٹھو تم جلدی سے اور آکر اسکے ہاتھ پیر باندھو۔ میں بھی دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں قابو میں آتا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ شخص ہادی کو خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا اٹھا۔ وہ بھی اچھا خاصہ زخمی ہو چکا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ چل کر ان کے پاس آتا، ہادی تیور کے زمین پہ گرا تھا۔

"میرا خیال ہے یہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ تم جلدی سے اس کو کسی بھی طریقے سے نیچے لے جا کر گاڑی میں ڈالو۔"

وکاش نے جلدی سے کہا تھا۔

ارد گرد کے فلیٹ والے یقیناً کچھ دیر میں اسکے دروازے پہ ہوتے کہ یہ کیا دھکم پیل لگا رکھی ہے۔ وہ مشکل میں پھنس سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہادی نے نامحسوس انداز میں نیچے گری ہوئی تیزاب کی بچی ہوئی بوتل اٹھالی تھی۔ اس میں اتنا تیزاب تھا کہ اسکے کام آسکتا۔ جیسے ہی وہ غنڈا اسکو باندھنے کی نیت سے آگے بڑھا، ہادی نے فوراً اس بوتل سے کچھ تیزاب اسکے چہرے پہ اچھال دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"آہ! آہ! بچاؤ۔۔۔ آ آ آ۔۔۔ میرا چہرہ"۔۔۔ وہ درد کی شدت سے چلایا تھا اور زمین پہ لیٹ کے اپنا چہرہ رگڑنے لگا کہ شاید اذیت کم ہو جائے۔

۔۔۔ یہ سب دیکھ کر وکاش نے اپنا آپا کھو دیا اور انتہائی جلال میں ہادی کے پیٹ میں گولی ماری۔۔۔ ایک

۔۔۔ دو۔۔۔

دو گولیاں کھا کر بھی اس نے دو قدم آگے بڑھائے اور باقی بچا ہوا تیزاب وکاش کی طرف اچھال دیا۔ خود اسکے ہاتھ بری طرح سے جل چکے تھے مگر وہاں پروا کسے تھی۔

اس سے پہلے وکاش سنبھلتا سیکنڈز میں وہ بوتل اسکے ہاتھ سے ٹکراتی ہوئی زمین بوس ہوئی تھی اور تھوڑا سا تیزاب اسکے ہاتھ اور پاؤں پہ بھی گرا تھا۔ پستول یکدم اسکے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔ اور خود وہ چلا اٹھا۔ لمحوں میں اسکی اوپری جلد سے کھال اتر چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہادی نے گرتے ہوئے وہ پستول تھام لی اور اسکا رخ وکاش کی طرف کر کے اسکی ٹانگ پہ گولی چلا دی۔ اور خود بیڈ کی پائی نٹی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"خبردار۔۔۔ بھاگنا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ورنہ۔۔۔ گولی۔۔۔ سینے میں۔۔۔ ماروں۔۔۔ گا۔"

اس نے کھینچ کر سانس لیا اور اٹکتے ہوئے بات مکمل کی۔

ایجنٹ وکاش بھر بھری ریت کی مانند وہیں ڈھیر ہو کے بیٹھ گیا تھا۔

ہادی کے جسم سے بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسکے پاس صرف کچھ ہی لمحے ہیں۔ سانس نہیں آرہی تھی۔

"اگر میں میجر عاصم کے آنے سے پہلے مر گیا تو یہ ایجنٹ یہاں سے بھاگ جائے گا۔ میں اسے مار بھی نہیں سکتا کیوں کہ اسکے زندہ پکڑے جانے میں آئی ی ایس آئی کو بہت فائی دہ ہو گا۔ یہ اپنے ملک کی بدنامی کا باعث

www.kitabnagri.com

بنے گا۔ پھر میں ایسا

کیا کروں کہ یہ بھاگے نہ"

ہادی نے تکلیف کے انتہاؤں کو چھوتے ہوئے سوچا اور وہ گن یو نہی اسکی طرف تانے رکھی۔

"تم۔۔ دیوار کو۔۔۔ رخ کرو۔۔۔ بھاگنا مت۔۔ گولی مار۔۔۔"

ابھی الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے کہ وکاش نے جلدی سے اپنا رخ دیوار کی طرف کر لیا۔ وہ بھی ایک ایجنٹ تھا اسی لیے اتنی تکلیف اور ٹانگ میں گولی کھانے کے باوجود وہ ہوش میں تھا۔ وہ بھاگ کر اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ خاموشی سے بیٹھ کر چپکے سے پیچھے نظر دوڑائی۔ ہادی نے ابھی تک اس پہ پستول تان رکھی تھی۔

پانچ منٹ بعد ہی اسے کسی کے بھاگتے قدموں کی آوازیں آئی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میجر عاصم کو جیسے ہی اطلاع ملی کہ وہ میل موصول ہو چکی ہے تو انہیں پریشانی ہوئی کیوں کہ افراز اور ہادی کو ابھی تک وہ میل نہیں ملی تھی۔ انہوں نے فوراً افراز کو کال ملائی مگر وہ ریسپو نہیں کر رہا تھا۔ انہوں نے تنگ آ کر ہادی کو کال ملائی۔ اسے ساری صورت حال بتائی۔ سب کچھ صحیح جا رہا تھا پھر معاملہ اچانک سے ہی گھمبیر اور نازک ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اس وقت ہادی کو نہیں کہہ سکتے تھے کہ فوراً اپنے بچاؤ کا سوچو۔ اسے جلدی سے وہ فولڈر سینڈ کرنے کو کہے۔

ساتھ ہی انہوں نے گاڑی نکالی اور روانہ ہو گئے۔ ان کے کانوں میں گونجتی دروازہ توڑنے کی آوازیں یہ ثابت کر رہی تھیں کہ ہادی بہت مشکل میں پھنس چکا ہے۔ پھر اسی کے کہنے پہ انہوں نے ایک ٹیم کو افراز کی لوکیشن کی جانب بھیجا۔۔۔ دروازہ شاید ٹوٹ چکا تھا۔ وہ اس وقت دوسرے علاقے میں تھے کم سے کم انہیں وہاں پہنچنے میں پندرہ منٹ لگنے تھے۔ پھر ہادی سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ انہیں شدید پریشانی لاحق ہوئی تھی۔ اسکی خیریت کی دعائیں مانگتے ہوئے وہ تیز رفتاری سے ڈرائیو کرتے وہاں پہنچے۔

گاڑی سے اتر کر بھاگتے ہوئے وہ مطلوبہ منزل پہ پہنچے تھے۔

Kitab Nagri

اس فلیٹ کے سامنے لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔ ارد گرد کے اپارٹمنٹ والوں نے شور اور ہنگامے کی آوازیں سن کر پولیس کو فون کر دیا تھا۔ جو اندر جانے کی بجائے دروازے پہ کھڑے لوگوں سے تفسیش کر رہے تھے۔

میجر عاصم نے آگے بڑھ کر آرمی کے حوالے سے اپنا تعارف کروایا اور دروازہ کھلوا یا۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آگے

Posted on Kitab Nagri

بڑھے۔ دو کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور تیسرے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ میجر عاصم نے خود ہی آگے بڑھتے ہوئے دروازہ کھولا۔ اندر کا منظر عجیب تھا۔

دروازے کی ایک جانب نیم بے ہوش راکا ایجنٹ وکاش اور اسکے پیچھے اسکی طرف پستول تانے ہادی بیٹھا ہوا تھا۔

آگے کے منظر دیکھنے سے پہلے وہ جلدی سے ہادی کی طرف بڑھے تھے جسکی کھلی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

"شکر ہے یہ زندہ ہے۔" انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

"ہادی۔" انہوں نے آواز دی مگر اسکی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اسکی نظریں بدستور وکاش کی پشت پہ جمی ہوئی تھیں اور گھٹنے پہ رکھے پستول والے ہاتھ میں بھی کوئی جنبش نہ ہوئی تھی۔۔

پولیس نیم بے ہوش وکاش کو ہتھکڑی لگا رہی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہادی"۔ کچھ بے یقینی سی کیفیت میں اسکے کندھے کو ہلایا تو اسکا پستول والا ہاتھ پہلو میں گرا تھا۔

"سراگنی ڈیتھ ہو چکی ہے"۔ پاس کھڑے باوردی اہلکار نے ہولے سے کہا تھا۔

کمرے سے باہر لے کے جاتے ہوئے وکاش نے پل بھر کو مڑ کے ہادی کی چمکتی آنکھوں کو دیکھا تھا جس کی نظریں ابھی بھی اسی جگہ پہ جمی ہوئی تھیں جہاں کچھ دیر پہلے وکاش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دو سے تین بار اپنی زخمی ٹانگ سمیت بھاگنے کا فیصلہ کیا تھا مگر ہر بار جب بھی پیچھے مڑ کے دیکھتا تو ہادی کی آنکھیں اور پستول کی نال اپنی جانب پاتا۔ اگر وہ جانتا ہوتا کہ ہادی دس منٹ پہلے ہی وفات پا چکا ہے تو اب تک وہ بھاگ چکا ہوتا۔ اس پاکستانی جاسوس نے مر کے بھی اسے بیوقوف بنائے رکھا تھا۔

Kitab Nagri

"لعنت ہے مجھ پہ"۔ اس نے پے اختیار خود کو ملامت کیا اور اسے کھینچتے ہوئے وہاں سے لے جایا جانے لگا۔

میسر عاصم نے کی ہادی کی کھلی چمکتی آنکھوں کو بند کیا۔ اسکے پورے چہرے پہ خون پھیل ہوا تھا۔ سر سے تو خون بہا ہی تھا مگر پیٹ میں لگنے والی گولیوں نے بھی ارد گرد خون کا تالاب بنا دیا تھا۔ پھر بھی اسکی مسکراہٹ مخفی نہیں تھی جیسے وہ بہت خوش ہو۔

میجر عاصم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اک اور جان مادر وطن پہ قربان ہو چکی تھی۔ انہوں نے اس کے چہرے سے خون صاف کیا۔ اس کے بائیں جانب اس نے اپنے خون سے کچھ لکھا ہوا تھا۔

وہ آگے کو ہو کر دیکھنے لگے۔ وہاں اس نے خون سے محبت اور شہادت لکھا ہوا تھا۔ اور ان دو آپشنز میں سے اس نے شہادت پہ ٹک کا نشان لگایا ہوا تھا۔ بلکل ایسے جیسے کوئی ایم سی کیو ہوتا ہے کہ کسی ایک کا انتخاب کریں۔

اسے تو انتخاب کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ اس کا فیصلہ تو آسمانوں پہ ہو گیا تھا۔ کیا ہوا جو محبت ادھوری رہ گئی۔ فرض تو پورا ہو گیا تھا نہ۔ بعض اوقات ہمیں ہماری من پسند چیز سے نہیں نوازا جاتا کیوں کہ ہمارے حق میں بہت بہتر لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ اس کے نصیب میں محبت نہیں شہادت لکھ دی گئی تھی۔ نہ جانے کیوں لیکن اسے شروع دن سے ہی یقین تھا کہ اس کے نصیب میں محبت نہیں ہے۔ مگر اس کی تقدیر اس دنیا کی ادنیٰ سی محبت کے بدلے شہادت کا تحفہ دے گی یہ اس کے وہم و گمان

میں بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنی زندگی اور محبت قربان کر کے لاکھوں کی محبتیں اور زندگیاں بچائی ہیں تھیں۔ وہ سوچنے لگے۔

Posted on Kitab Nagri

"مجھے موحد کے لیے افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ اسے اسکی محبت نہ مل سکی یا وہ شہید ہو گیا۔ اسے تو بہتر نہیں بہترین سے نوازا دیا گیا ہے"

میسر عاصم نے شہادت والے آپشن پہ موحد کے خون سے اک اور ٹک لگا دیا۔ اک مردِ مجاہد کے لیے اس سے بہتر کوئی اور انتخاب ہو بھی نہیں سکتا۔



میرے وطن یہ عقیدتیں اور

پیار تجھ پہ نثار کردوں

محبتوں کے یہ سلسلے

بے شمار تجھ پہ نثار کردوں

میرے وطن میرے بس میں ہو تو

تیری حفاظت کروں میں ایسے

خزاں سے تجھ کو بچا کے رکھوں

بہار تجھ پہ نثار کردوں

تیری محبت میں موت آئے

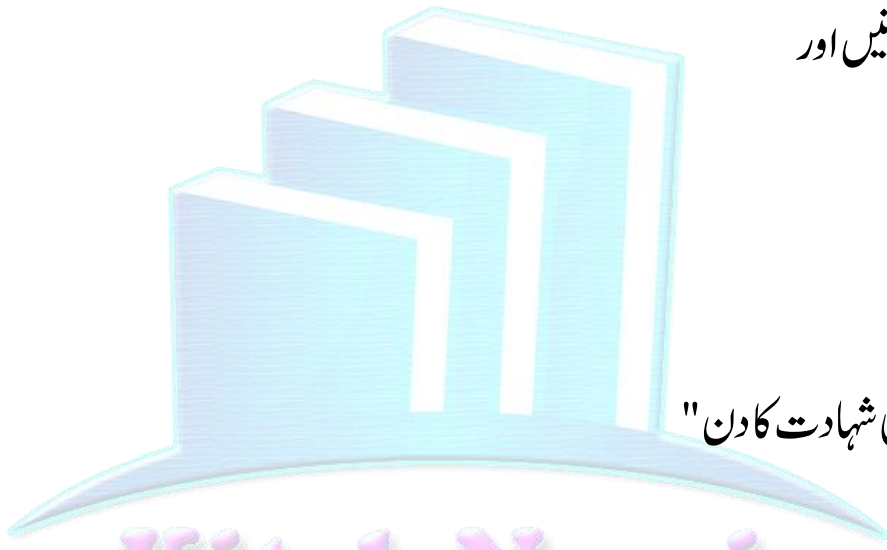
تو اس سے بڑھ کر نہیں ہے خواہش

یہ ایک جان کیا، ہزار ہوں تو

ہزار تجھ پہ نثار کر دوں

میرے وطن یہ عقیدتیں اور

پیار تجھ پہ نثار کر دوں



تیرہ اگست: "موحد کی شہادت کا دن"

Kitab Nagri

ایک بچے موحد کی شہادت کی خبر آئی ی بی ڈپارٹمنٹ کو دے دی گئی۔

ارتج، عمر، ملیحہ، الماس، عابد اور ڈی ایس پی سمیت باقی سب فوراً ہسپتال پہنچے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

بے یقینی کی سی کیفیت میں اسکے دوست سوچ رہے تھے کہ ہم آنسو بہائی یں یا خوش ہوں۔ وہ اپنی جان دے کر جانے کتنی جانیں بچا گیا تھا ایسے شخص کے لیے جس پہ جنت واجب ہو چکی ہو کیا رونا بنتا ہے؟ کیا اسکے لیے افسردہ ہونا چاہیے جسکی وجہ سے مسکراہٹیں قائم رہی تھیں۔

جوفائل اس نے جان دے کر میجر عاصم تک پہنچائی تھی اس کے مطابق اگلے دن چودہ اگست کو راکا کچھ بڑا کرنے کا پلان تھا اسکے علاوہ چھ ستمبر کے حوالے سے بھی ان کے منصوبے جان لیے گئے تھے۔

دوسرے فولڈر میں انڈیا کے کچھ اپنے ملکی راز تھے جبکہ تیسرے فولڈر میں ساری تفصیلات تھیں کہ راکے دوسرے ایجنٹس کس جگہ موجود ہیں۔ وکاش نے وہ فائل رات تک دوسرے ایجنٹس کو بیچ دینی تھی مگر اس سے پہلے ہی وہ ہادی کے ہاتھ لگ گئی۔

Kitab Nagri

افراز اور باقی کے دو ایجنٹس کو بھی ٹریس کر لیا گیا تھا۔ بقول افراز:

"وہ ان تینوں کے ساتھ انکے خفیہ ٹھکانے پہ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ راجیش اپنے بڑوں کو فون کر کے فائل کی بابت معلوم کرتا اچانک ہی وہاں عجیب سا دھواں پھیلنا شروع ہو گیا تھا جسکی وجہ سے وہ سب لمحوں میں بے ہوش ہوئے تھے۔ اسکے بعد اسے کچھ نہیں پتا چلا کہ کیا ہوا۔"

Posted on Kitab Nagri

ہادی ارفراز کو اگر ایک لمحے کی لیے بھی شک ہوتا کہ وکاش انکے بارے میں سب جان چکا ہے تو وہ یقیناً بہت پہلے ہی وہ فائل اور وکاش کا سد باب کر چکے ہوتے۔ مگر یہ سب اسی طرح طے ہونا لکھا تھا۔

ارفراز کو بہت افسوس تھا کہ وہ را کے ایجنٹ کی چالاکی کا شکار بن گیا۔ لیکن میجر عاصم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا:

"کوئی بھی انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی پلاننگ ہمیشہ سو فیصد ورک کرتی ہے۔ کہیں نہ کہیں کوئی بھول چوک رہی جاتی ہے۔ کامیابی کے ساتھ ساتھ ناکامی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سو تم اپنے آپ کو قصور وار نہ ٹھہراؤ۔"

اور وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ سر ہلا گیا تھا۔ ہادی اسے چھوٹے بھائی یوں کی طرح عزیز ہو چکا تھا۔ اسے اسکے ساتھ گزرے ایام یاد آرہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار جانا تو مجھے چاہیے تھا۔ میرے پیچھے کوئی رونی والا نہیں تھا۔ تم تو سب کی ہی آنکھوں میں آنسو چھوڑے جا رہے ہو۔ کاش میں تمہاری جگہ ہوتا لیکن یہ خوش نصیبی تو کسی کسی کے حصے میں ہی آتی ہے۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ ہادی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اسکی باڈی کو ہسپتال لایا گیا تھا۔ سفید کفن میں لپٹے وجود کو کچھ دیر بعد سبز پرچم میں لپیٹ دیا جانا تھا۔

کبھی پرچم میں لپٹے ہیں کبھی ہم غازی ہوتے ہیں

راکے تمام اجنٹس کو گرفتار کر کے انکی گرفتاری خفیہ رکھی گئی تھی۔ ابھی وہ دشمنوں کو محتاط نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ ان کے کچھ ایجنٹس ابھی انڈیا میں تھے۔ ایک طرف کونے میں ارتج اور عمر ہلکان سے کھڑے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عمر تم نے ماہین میڈم کو اطلاع دی؟" ارتج نے سسکتے ہوئے پوچھا۔
"نہیں میجر عاصم نے ابھی منع کیا ہے۔ ماہین میڈم اس وقت انڈیا میں بہت اہم مشن پہ ہیں۔ انہیں رات کو خبر دے دی جائے گی۔"

عمر نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اور ہادی کے گھر والوں کو؟"

"ابھی کچھ دیر میں انہیں بھی بتادیا جائے گا۔ میں سوچ رہا ہوں ارتج کہ جب ہادی کی امی کو پتا چلے گا تو ان پہ کیا گزرے گی۔ وہ تو ہر وقت اسکا انتظار ہی کرتی رہتی تھیں کہ کب وہ گھر آئے اور دیکھو انکا انتظار کس طرح ختم ہوا۔"

عمر نے آنکھوں میں آئی ی نمی صاف کی۔



سب سے مشکل مرحلہ موحد کے گھر والوں کو اسکی شہادت کی اطلاع دینا تھا

ایک ماں کو کیسے

یہ خبر دی جائے

کہ اسکا جوان بیٹا

آنکھوں کا تارا

امیدوں کا مرکز

زندگی بھر کا سہارا

اسکاراج دلارارا

دنیا سے رشتے توڑ کے

اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ کے

اس جہاں سے

اُس جہاں میں

چلا گیا ہے

مگر اے ماں

افسردہ ہر گز نہ ہونا

یہ سن کے حوصلہ رکھنا

تیرا شہزادہ تو

وطن کی خاطر

چوٹ کھاتے ہوئے

معصوم لوگوں کی

جانیں بچاتے ہوئے





اور عہدِ وفا کو

بھرپور نبھاتے ہوئے

جان دے گیا ہے

یہ کہہ کر جاتے ہوئے

کہ

میری ماں کو میرا

سلام کہنا

اور یہ بھی بتانا

کہ اسکے بیٹے نے

روایات کو زندہ

رکھا ہے

سینے پہ گولی کھا کے

موت کا ذائقہ

چکھا ہے



اس نے کہا ہے

میرے باپ کو کہنا

میں بزدل نہ تھا

جو بھاگ کے جان بچا لیتا

بے ضمیر بھی نہ تھا

جو ایمان اپنا گنوا لیتا

بلکہ میں نے انکا

سرفخر سے بلند کیا ہے

اس آنی جانی جان کے بدلے

شہادت کو پسند کیا ہے

اس نے کہا تھا

میری بہن سے کہنا

تم شکوہ کرتی تھی نہ

میں گھر نہیں آتا



لو اب کے ایسے آیا ہوں

کہ لوٹ کے پھر نہ

جاؤں گا۔

تمہیں سیکھنا ہو گا

بھائی کے بنا جینا

میری گڑیا

میں اب واپس کبھی

نہ آؤں گا

اور جب

میرے بھائی سے گلے لگو

تو سرگوشی میں کہنا

تمہارے بھائی نے کہا تھا

اس صدمے کو

ہمت سے سہنا

اب تمہیں ہی گھر کا

بڑا بننا ہو گا

ابو کا سہارا بن کے

سب کرنا ہو گا

اور سنو

اب تمہیں ہی ادا کرنے ہیں

جو قرض ادھورے رہتے ہیں

اب تمہیں ہی نبھانے ہیں

جو قرض ادھورے رہتے ہیں

یہ پیغامات دینے والا

سبز پرچم میں لپٹے

منوں مٹی تلے

اب سو گیا ہے

وہ ہنستا مسکراتا نوجواں





ہمیشہ کے لیے
سب کی زندگیوں میں
اک خلا چھوڑے
کہیں کھو گیا ہے
ہاں آج اک اور
مادرِ وطن کا سپوت
شہید ہو گیا ہے
وہ دنیا کا باسی جنت کی
نوید ہو گیا ہے۔۔۔

(بسمہ اعجاز)

تیرہ اگست: "عانیہ کی آزادی کا دن"

وہ پچھلے تین دن سے ولی کی کالز اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔ اسے کسی فیصلے پہ پہنچنا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اسے کسی صحیح فیصلے پہ پہنچنا تھا۔ اس دن دعا سے اسکی کافی لمبی چوڑی بات ہوئی تھی۔ عانیہ نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا ہر بات کھول کے بیان کر دی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ دعا سے بتائے کہ اسے کیا کرنا چاہیے مگر اس نے بھی فیصلے کا اختیار اسی پہ سونپ دیا تھا۔

آج اس نے سوچ لیا تھا کہ آریا پار جو بھی ہونا ہے وہ ہو جائے۔

ولی کا میسج آیا تھا کہ اگر آج عانیہ اس سے ملنے نہ آئی تو پھر وہ کبھی دوبارہ اس سے بات نہیں کرے گا۔ اس نے سپاٹ نظروں سے میسج پڑھا تھا۔

بارہ بجے تک وہ اس بارے میں سوچنا چھوڑ چکی تھی۔ انسٹیٹیوٹ سے گھر آکر کھانا کھایا تب تک ایک بج چکا تھا۔ ولی نے اسے دو بجے ملنے کا کہا تھا۔ وہ کمرے میں آکر کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئی۔ جیسے جیسے دو بجے کا وقت قریب آرہا تھا اسکی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ دو بجے سے ٹھیک دس منٹ پہلے وہ اپنے دل کو تاویلیں دے کر بہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

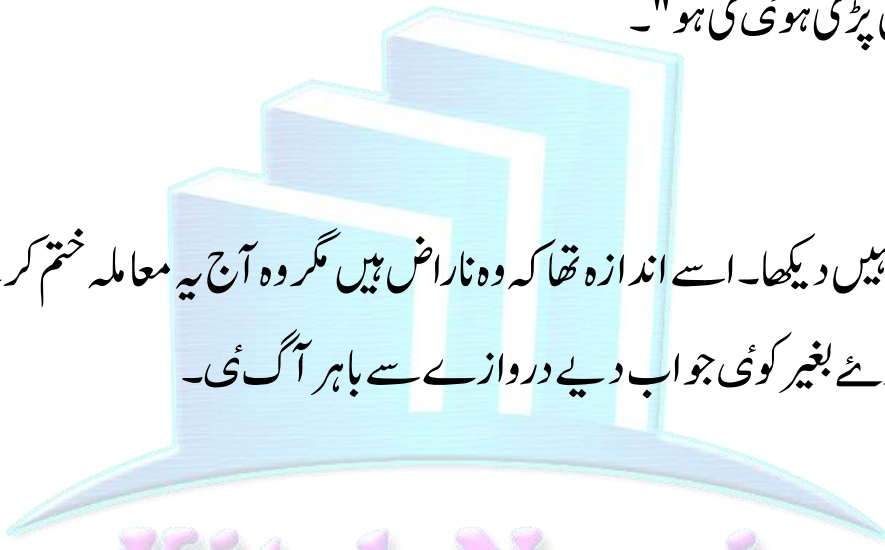
"میں آج کھل کے بات کروں گی۔ آپنی ٹھیک کہہ رہی تھی کہ یہ ملنا ملنا اچھی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا۔"

اس نے سر پہ چادر لی۔ کندھے پہ بیگ لٹکایا اور کمرے سے باہر آگئی۔

"امی ایک ضروری کام سے جارہی ہوں۔ کچھ دیر تک آتی ہوں۔"

فاطمہ کو کہہ کر وہ جانے لگی تو انکی ناراض آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"میں کون ہوتی ہوں تمہیں روکنے ٹوکنے والی۔ جہاں جانا ہے جاؤ۔ تمہاری کوئی ی ماں ہوگی تو پوچھے گی نہ کہ آجکل کن چکروں میں پڑی ہوئی ہو۔"



اس نے رخ پھیر کر انہیں دیکھا۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ ناراض ہیں مگر وہ آج یہ معاملہ ختم کرنے کے بعد انہیں منالے گی۔ سوچتے ہوئے بغیر کوئی جواب دیے دروازے سے باہر آگئی۔

روڈ پہ آ کے اس نے ٹیکسی لی۔ ڈرائیور کو مطلوبہ ریستورینٹ کا پتہ بتا کے وہ سڑک پہ بھاگتی دوڑتی زندگی کو دیکھنے لگی۔ سوچیں دعا سے کال پہ کی گئی باتیں دہرانے لگیں۔

"عانی زندگی صرف ایک بار ہی ملتی ہے۔ یہ ہمیں بار بار موقع نہیں دیتی کہ ہم اپنے کیے گئے فیصلے کو ریوائیٹ کر سکیں۔ ہمارے درست یا غلط فیصلوں کا اثر ایک حد تک ہم سے منسلک افراد پہ پڑتا ہے جبکہ اس کا اصل بوجھ ہمیں ساری زندگی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ سو جب بھی فیصلہ لوجذبات سے نہیں بلکہ عقل سے کام لو۔"

"لیکن آپ جذبات کے بغیر بھی تو زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔"

اسے یاد تھا قدرے تلخ ہو کر اس نے کہا تھا تا کہ دوسرے لفظوں میں جتا سکے کہ محبت کے بغیر زندگی نہیں ہوتی۔

ٹیکسی رکی تو وہ کرایہ دے کر ریسٹورینٹ کے اندر چلی آئی۔ دو بج کر پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔ ولی نے اسے دیکھ کر دور سے ہاتھ ہلایا تھا۔ آج پہلی دفعہ اسے ولی سے ملتے ہوئے خوشی نہیں ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے اس نے ہمیشہ اپنے

نظریات سے سوچا تھا۔ آج دوسروں کی نظروں کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی تو لگا کہ جیسے ہر کوئی اسے ہی گھور کر دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے وہ دیکھو ایک لڑکی اپنے عاشق سے ملنے آئی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ گھبراتے ہوئے ولی کے سامنے رکھی کر سی پہ بیٹھ گئی۔

"عانیہ تم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو؟ اتنے دنوں سے تمہیں کال ملا رہا ہوں مگر تم اٹینڈ ہی نہیں کرتی۔ کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ ہم مل کے پرابلم سولو کر لیں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

نرمی سے کہتے ہوئے ولی نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

(عانی پر اہلم محبت میں نہیں ہوتی۔ محبت کے نام پہ کھیلے جانے والے کھیل میں ہوتی ہے۔ یہ ہوٹلوں میں ملنا، ایک ساتھ گھومنا اور ہاتھوں میں ہاتھ دینا کیا اسے محبت کہہ سکتے ہیں؟ ہر گز بھی نہیں۔ یہ ہوس کو چھپانے کے بہانے ہیں۔)

اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ ولی نے اسے حیران ہو کے دیکھا تھا۔ گویا پوچھ رہا ہو کہ اب کیا ہو گیا۔

"کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟" اس کے الفاظ کے برعکس اسکا انداز کافی عجیب تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں بالکل"۔ ولی نے جواب دینے میں ایک لمحہ بھی نہ لگایا تھا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(اور اگر کوئی ی تم سے کہے کہ اسے تم سے محبت ہے تو اس سے محبت کی ڈیفینیشن (تعریف) ضرور پوچھ لینا۔
اس سے کیا ہو گا آپ؟

زیادہ کچھ نہیں بس تمہیں پتا چل جائے گا کہ اس کے نزدیک محبت کی اصل اوقات کیا ہے۔)

"اچھا یہ بتائیے کہ محبت کی ڈیفینیشن کیا ہے؟"
عانیہ نے اسے دیکھے بغیر قدرے سپاٹ انداز میں سوال کیا۔

اب کی بار ولی کو صحیح معنوں میں جھٹکا لگا۔ اسے اس سوال کی ہر گز بھی امید نہیں تھی۔ چند ثانیے وہ عانی کی طرف دیکھتا رہا مگر اس کے تاثر پڑھنے میں ناکام رہا۔ جواب ناگزیر تھا۔ اپنے آپ کو پرسکون رکھتے ہوئے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

"عانیہ محبت یہ ہے کہ کوئی ی آپ کو بہت اچھا لگتا ہو اتنا اچھا کہ اسکے بغیر آپ کو سکون نہ ملے۔ وہ ہر پل آپ کے خیالوں میں رہے۔ اس سے بات کر کے آپ کو اچھا لگے۔ اس سے بار بار ملنے کو دل کرے۔ اور اسے پریشان دیکھ کر آپ کو پریشانی ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

کہہ کر اس نے عانیہ کی طرف دیکھا اور نرمی سے پوچھا

"اب بتاؤ کیا پریشانی ہے تمہیں؟"

(آپی ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ جو وہ محبت کی ڈیفینیشن سنائے گا وہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

عانیہ کی محبت کی ایک ہی ڈیفینیشن ہے اور وہ یہ کہ محبت عزت ہے۔ بس اس سے کم یا زیادہ ایک اور لفظ اس کی تعریف میں سما نہیں سکتا۔

یہ واجبی دل لگی کی باتیں، سکون و قرار لٹنے کی داستانیں اور محبوب سے ملنے کی تڑپ یہ فقط بلف گیم (Bluff game) ہے۔ لڑکیاں اپنے لیے مہنگے مہنگے گفٹس مانگتی ہیں اور اسی میں خوش ہو جاتی ہیں۔ انہیں عزت مانگنی چاہیے کیوں اس سے قیمتی شے اور کوئی ی نہیں ہوتی۔)

www.kitabnagri.com

"عانیہ کن سوچوں میں گم ہو؟"

ولی نے چٹکی بجا کر پوچھا تو وہ چونک کر حال کی دنیا میں واپس آئی۔ اسے جواب مل گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"میں سوچ رہی ہوں کہ آپ نے آج تک مجھے اپنے اصل اور ماضی کے بارے میں کیوں کچھ نہیں بتایا؟"
وہ شانے اچکا کے بولی۔

"کیا بتا دوں؟" ولی نے جواباً برواچکائی۔

"جیسے میں تمہیں سب کچھ سچ بتا ہی نہ دوں۔"

سر جھٹکتے ہوئے وہ دل میں ہنساتھا۔

ویٹر اتنی دیر میں انکے سامنے کولڈ ڈرنک رکھ کر جاچکا تھا۔ اتنی گرمی میں کافی اور چائے صرف خیالوں میں ہی اچھے لگ سکتے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عانیہ نے ایک گہری سانس بھر کے براہِ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔ جب راستے ہی جدا ہونے والے ہوں تو یہ سب جاننا بے معنی ہو جاتا ہے۔"

اسکی بات پہ وہ گھبرا گیا تھا۔ یہ عانیہ کیا بول رہی تھی۔ اس طرح تو گیم اسکے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔

"عانیہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تمہیں جاننا ہے نہ میرے بارے میں تو میں سب سچ بتاتا ہوں۔"

ولی نے تھوگ نگلتے ہوئے من گھڑت باتیں سوچنا شروع کر دیں۔

"یاد ہے ایک دفعہ کال پہ تم نے کہا تھا کہ میں شکل سے فارز لگتا ہوں۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں امریکہ سے ہوں وہاں ایک یونیورسٹی میں لیکچرار ہوں اور یہاں پاکستان میں ایجوکیشن ریسرچ کے حوالے سے کافی عرصے سے موجود ہوں۔"

عانیہ نے اسکی بات بے زاری سے سنی تھی۔ وہ بیگ اٹھا کر کھڑی ہوئی۔

"میرا خیال ہے مجھے چلنا چاہیے۔ میں یہاں آپ کو یہ کہنے آئی تھی کہ آج کے بعد ہم دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے۔ آپ بھول جائیے گا کہ عانیہ نام کی لڑکی کبھی آپ کی زندگی میں آئی تھی۔ میرے قدم وقتی طور پہ لڑکھڑائے تھے مگر اب میں سمجھ چکی ہوں کہ میرے لیے بہتر کیا ہے۔ میں اپنی فیملی کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔"

"عانیہ"۔۔۔ وہ شدید حیرت سے کہتا کھڑا ہو گیا۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔ میں ہر گز بھی تم سے فلرٹ نہیں کر رہا۔ امریکہ میں میری بہت اچھی جاب ہے۔ ہم شادی کے بعد وہاں سیٹل ہو جائیں گے۔"

اپنے تئیں اس نے لالچ دیا۔

(آپی سامنے والا اگر بہت اچھا ہو۔ ہر لحاظ سے یعنی شکل و صورت اور جاب وغیرہ کے حوالے سے اور وہ شادی کے لیے کہے تو؟

پہلی بات تو یہ کہ محبت شکل و صورت اور سٹیٹس نہیں دیکھتی۔ اگر آپ نے یہ سب دیکھا ہے تو آپ نے محبت نہیں پلاننگ کی ہے۔ اور دوسری بات اگر ان سب کو ایک جانب رکھ کر سوچا جائے تو عزت دینے والے سب سے پہلے بات ہی شادی کی کرتے ہیں نہ کہ ریسٹورینٹس میں بلا کر چائے کافی پہ محبت کی باتیں ڈسکس کرتے ہیں۔)

"عانیہ تم مجھے نہیں اپنے برائی ٹ فیوچر کو چھوڑ رہی ہو۔ میں تمہیں امریکہ اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔ ٹرسٹ می۔ تم جانتی نہیں میں کون ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

عانیہ اسکے لیے ایک مشکل ہدف ثابت ہو رہی تھی۔

"جب تعلق توڑنا ہو تو مقابل چاہے وزیراعظم ہی کیوں نہ ہو، فرق نہیں پڑتا۔" اس نے دعا کی کہی ہوئی بات دہرائی۔

اگر یہ بات اسے پہلے پتا چلتی تو امریکہ جانے کے خیال سے وہ ولی کی ہر بات پہ ایمان لے آتی۔ مگر اب اسے واقع فرق نہیں پڑنا تھا۔ وہ صحیح انسان تھا یا غلط اب وہ اپنے لیے تھا۔ عانیہ نے اپنا راستہ منتخب کر لیا تھا۔

وہ آخری دفعہ اسے بغیر دیکھے جانے کے لیے مڑ گئی۔ شکاریوں کا تو کام ہی یہی ہوتا ہے مگر لڑکیاں اپنے آپ کو شکار بنا کے پیش کریں یا وہاں سے اپنا راستہ بدل کر شکار ہونے سے بچ جائیں یہ ان پہ منحصر ہوتا ہے۔

www.kitabnagri.com

ریسٹورینٹ سے باہر آ کے وہ سوچنے لگی کیا واقعی اس نے دعا کی باتوں پہ اتنی آسانی سے عمل کر لیا ہے لیکن وہ اتنی اچھی کہاں تھی کہ دعا کے چند جملوں کے آگے ہار کے وہ اپنی محبت قربان کر دیتی۔ اسکے کانوں میں آوازیں گونجنے لگیں۔

Posted on Kitab Nagri

"آپی مجھے تمہاری بات سمجھ آرہی ہے لیکن میں کچھ نہیں جانتی۔ میں بے بس ہوں۔ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کروں؟" وہ اداسی سے پوچھ رہی تھی۔

اتنی آسانی سے جو لڑکیاں سمجھ جائیں تو کیا ہی بات ہو۔

"عانی میں تمہیں سمجھا رہی بھی نہیں۔ میں تمہیں وارن کر رہی ہوں۔ اگر میری باتوں کی سمجھ آجائے تو فیصلہ کر لینا دوسری صورت میں مجھے امی اور بابا کو ساری بات بتانی ہوگی۔ میں ان بہنوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی بہن کی باتیں ماں باپ سے چھپاتی ہیں۔ میں نے تمہیں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے۔ اگر تم نے ویسا نہیں کیا تو میں بابا کو تمہارے سارے کارنامے بمع ثبوت بتا دوں گی۔ اور اگر تم نے اپنے قدم روک لیے تو میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی یہ بات میری زبان سے نکلے گی بھی نہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپی پھر میری بھی ایک شرط ہے۔"

اس نے ضدی لہجے میں کہا تھا۔ دعا کی سمجھانے نے اس پہ اثر کیا تھا مگر اگر اسے ایک محبت سے دستبرداری اختیار کرنے کے بدلے دوسری محبت چاہیے تھی۔

"کیسی شرط؟" دعا حیران ہوئی تھی۔

ولی عانیہ کے جانے کے بعد کافی دیر تک وہیں بیٹھا رہا تھا۔

"نو"۔۔ اس نے جنبھلا کے میز پہ ہاتھ مارا تو اس پہ رکھی ہوئی ی کولڈ ڈرنک چھلک کر گلاس سے باہر آئی ی تھی۔

"کہاں غلطی ہوئی ی تھی اس سے۔ ہر چیز تو اس نے پرفیکٹ پلان کی تھی پھر یہ عین موقع پہ بازی کیسے پلٹ گئی۔

آج تک کوئی ی لڑکی اسکے ہاتھ سے نہیں بچی تھی۔ پھر یہ کیسے بچ گئی۔" وہ سر ہاتھوں میں دیے سوچ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد اس نے ایک نمبر ڈائی ل کیا۔ رابطہ ہونے پہ وہ دھیمی آواز میں بولا تھا۔

"روبی وہ لڑکی ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ ہمیں پیمینٹ واپس کرنی ہوگی۔"

کچھ دیر بات سننے کے بعد وہ غصے سے بولا تھا

"میرا کوئی قصور نہیں۔ وہ پوری طرح سے میرے بس میں تھی لیکن آج نہ جانے کیسے اسے اپنی سوکالڈ فیمیلی اور عزت یاد آگئی۔ لیکن تم فکر نہیں کرو ہو سکتا ہے میں دوبارہ کوشش کروں تو وہ مان جائے یا پھر کوئی اور شکار ڈھونڈنا پڑے گا۔"

اس نے فون رکھ کے گلاس پکڑا اور کولڈ ڈرنک کے گھونٹ پینے لگا۔

اسے بھلا ٹینشن لینے کی کیا ضرورت تھی۔ شکاریوں کو شکار کی کمی تھوڑی نہ ہوتی ہے۔ قدم قدم پہ تو پاگل لڑکیاں محبت کے نام نہاد کھیل پہ لٹ جانے کو تیار بیٹھی ہوتی ہیں۔

www.kitabnagri.com

وہ ٹیکسی لے کر اب گھر کی طرف جا رہی تھی۔ دونج کے چالیس منٹ ہو چکے تھے۔ وہ اپنی شرط کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ دعا اس سے کیا گیا وعدہ اور شرط ضرور نبھائے گی۔

فون کی گھنٹی نے اسکے خیالوں کا تسلسل توڑا تھا۔ سونیا کی کال تھی۔ اسے حیرت ہوئی کافی عرصے سے اس نے سونیا اور نمرہ سے رابطہ ختم کیا ہوا تھا۔ ابھی سونیا کی کال دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"اسلام علیکم سونیا۔" اس نے خوشدلی سے کہا تھا۔

"عانیہ نمبرہ کے بھائی کی ڈیٹھ ہو گئی ہے۔ تم فوراً اس کے گھر پہنچو۔"۔ سونیا کے حواس باختہ انداز پہ وہ صدمے کے مارے کچھ بول نہ پائی۔

"کیا کہہ رہی ہو نمبرہ کا بھائی۔۔ کیسے؟ کب؟"

"مجھے کچھ نہیں پتا بھی۔ پانچ منٹ پہلے اسکی بھابی نے فون کر کے اطلاع دی ہے۔ میں اپنے بھائی کے ساتھ نکلنے لگی ہوں۔ تم بھی فوراً پہنچو۔ دیر نہ کرنا۔"

www.kitabnagri.com

سونیا نے جلدی جلدی کہہ کر بات ختم کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"نمرہ کے بھائی کی ڈیٹھ کیسے ہوئی؟" اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ نمرہ اپنے موحد بھائی سے بہت پیار کرتی تھی۔ اسکی باتوں میں اپنے بھائی کا بہت ذکر ہوتا تھا۔ کہتی تھی کہ وہ بھی اپنے بھائی جیسی بنے گی۔

سوچتے سوچتے وہ چونکی۔

اسکا بھائی کی آخر کیا کرتا تھا جو وہ بھی اپنے بھائی کی نقش قدم پہ چلنا چاہتی تھی۔ اس نے اک دوبار سرسری سا پوچھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ ہنس کے ٹال گئی۔

"نمرہ کے بھائی تو بہت یگ تھے پھر اچانک کیسے انکی ڈیٹھ؟ نمرہ بہت رو رہی ہوگی۔ اللہ اسے صبر دے۔ مجھے اسکے پاس جلدی سے جانا چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

وہ دکھ سے خود کلامی کر رہی تھی۔

ٹیکسی کو اپنے گھر کے راستے کی طرف مڑتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولی

"بھائی کی یہاں سے رکشہ موڑ لیں۔ دائیں طرف جانا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

رکشے والے کو پتا سمجھا کر اسے فاطمہ کا خیال آیا تو جلدی سے انہیں کال کی۔

"ہیلو امی۔"

"بولو کیا بات ہے۔ دیر سے آنے کی اطلاع دینی ہے تو نہ دو۔ جب مرضی آنا۔ میں تمہیں کیا کہہ سکتی ہوں
بھلا۔۔۔۔۔"

"امی میری دوست کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔"



فاطمہ کی بات کاٹ کے وہ جلدی سے بولی تھی۔

"کیا؟ کس دوست کے بھائی کا؟" فاطمہ نے غمگین ہوتے ہوئے پوچھا۔

"امی وہ نمبرہ ہے نہ میری دوست اسکے بڑے بھائی کی

Posted on Kitab Nagri

کی ڈیٹھ ہوئی ی ہے۔ ابھی سو نیا نے فون کر کے بتایا ہے۔ میں وہیں جا رہی ہوں۔ آپ کو پتا بھیج دیتی ہوں۔ آپ بھی آجائیں جلدی سے۔۔"

"اف خدا یا جوان جہان موت۔۔" فاطمہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہوئے تھے۔

"میں آتی ہوں کچھ دیر میں۔ گھر کو اچھے سے لاک کر لوں پھر نکلتی ہوں۔" انہوں نے رنجیدگی سے کہتے ہوئے آنسو صاف کیے۔

"ٹھیک ہے امی۔ لازمی آجائیے گا۔" اس نے فون بند کر کے بیگ میں رکھ لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا باجی کوئی فوت ہو گیا ہے؟" ٹیکسی ڈرائیور نے اسے آنسو صاف کرتے ہوئے دیکھ کر ہمدردی سے پوچھا۔

"ہاں جی۔" اس نے سر ہلا کے کہا

"چہ چہ۔۔ اللہ صبر دے آپکو۔" اس نے تاسف سے اظہارِ افسوس کیا تو وہ جواباً چپ رہی۔

"بس اس گلی میں اتار دیں۔" مطلوبہ مقام پہ پہنچ کے اس نے ٹیکسی رکوائی۔ کرایہ ادا کر کے وہ بو جھل قدموں سے نمرہ کے گھر کی جانب جانے لگی۔ دور سے ہی وہاں کافی رش لگ رہا تھا۔

گھر کے گیٹ پہ بڑی تعداد میں مرد کھڑے تھے۔ وہ بچتے بچاتے مشکل سے راستہ بناتی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔

صبح میں بچھی چارپائی کی ارد گرد سب عورتیں اکٹھی ہو کر دعائیں پڑھ رہی تھیں۔ وہ آگے بڑھی تو کانوں میں چند باتیں پڑیں۔

"ارے سنا ہے موحد کو گولیاں لگی تھیں۔ ہائے ہائے بڑی ہی تکلیف دہ موت ہوئی ہے بچارے کی"

"صحیح کہہ رہی ہو بہن اللہ بچائے ہر کسی کو۔" گہری سانس بھر کے تبصرہ کیا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے نمرہ کی تلاش میں نظریں دوڑائی ہیں۔ وہ اپنی امی کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ماں بیٹی دونوں کے چہرے دور سے ہی رنج و الم کی تصویر بنے نظر آرہے تھے۔ سونیا بھی نمرہ کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

عانیہ آگے بڑھ کے نمرہ کے گلے لگ گئی۔ کہنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔ اسے تسلی دلا سے جیسے سب الفاظ ہیچ محسوس ہونے لگے۔ بس وہ خاموشی سے اسکے ساتھ لگی آنسو بہانے لگی۔ نمرہ کے بعد وہ اسکی امی کے گلے لگی تو اسے اس ماں کے دکھ کا اندازہ ہوا جس کا سینہ اس وقت شدت غم سے پھٹنے کو تیار تھا۔ نمرہ کی بھابیاں اسے کہیں نظر نہ آئی ہیں۔

اپنی اور نمرہ کی چار سالہ دوستی کے دوران وہ صرف تین سے چار بار ہی اسکے گھر آئی تھی اسی لیے کبھی اسکے موحد بھائی سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ وہ وہیں نمرہ اور سونیا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نمرہ کیا ہوا تھا انہیں؟" اس نے ہولے سے پوچھا تو سونیا نے تنبیہی نظروں سے گھورا کہ ابھی کوئی سوال نہ کرو۔ وہ چپ ہو گئی۔ نمرہ نے ہنوز سر جھکایا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے فاطمہ اندر آتی دکھائی دیں۔

Posted on Kitab Nagri

فاطمہ عانیہ سے ناراض تھیں اسی لیے اس کے جانے پہ اسے باتیں سنائی یں تھیں۔ اسکے جانے کے بعد وہ کھانا کھا کے کمرے میں جا کر لیٹ گئی یں۔ کرنے کو کوئی کام تو تھا نہیں۔ دعا کو کال کرنے کا سوچا پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ عانیہ کے گھر آنے کا انتظار کرتے کافی دیر ہو گئی۔ ابھی وہ اسے کال کرنے کا سوچ ہی رہیں تھیں کہ عانیہ نے خود ہی کال کر لی۔ وہ اپنی دوست کے بھائی کی وفات کا بتا رہی تھی۔ انہیں بہت دکھ ہوا تھا سن کے۔ وہ اس ماں کا سوچنے لگیں جس کا جوان بیٹا دنیا چھوڑ گیا تھا۔ وہ ایک ماں ہونے کے ناطے سمجھ سکتی تھیں کہ عانیہ کی دوست کے گھر والوں پہ کیا بیت رہی ہو گی۔

بو جھل دل سے گھر کو تالا لگا کر وہ عانیہ کے دیے گئے پتے کی جانب روانہ ہوئی یں تھیں۔ نہ جانے انکو کچھ عجیب سا کیوں لگ رہا تھا۔ دل کسی انہونی کا پتا دے رہا تھا۔ گھر کے اندر داخل ہو کر وہ عانیہ کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھیں کہ انہیں ایک طرف ارتج کھڑی نظر آئی ی۔ اسکے ساتھ دو لڑکیاں اور بھی تھیں جو دعا کی عیادت کے لیے انکے گھر آئی یں تھیں۔ غالباً وہ بھی اسکے ڈپارٹمنٹ کی تھیں۔ وہ حیرانی سے سوچتے ہوئے ارتج کی طرف بڑھیں جو اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارتج تم یہاں؟" فاطمہ کی آواز پہ وہ چونک کے انہیں دیکھنے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ انکو ہادی کی اطلاع کیسے ملی۔

"جی آنٹی۔ مگر آپ۔۔۔"

"یہ عانیہ کی دوست کا گھر ہے جسکے بھائی کی انتقال ہوا ہے۔" وہ مغموم سے انداز میں بولیں۔

"تم تینوں کا بھی کوئی رشتہ تھا مرنے والے سے؟"

انہوں نے ارتج، الماس اور ملیحہ کی طرف دیکھا جن کی آنکھیں اس سوال پہ چھلک گئی تھیں۔۔

"بہت گہرا رشتہ تھا آنٹی بہت گہرا۔" ارتج روتے ہوئے انکے گلے لگ گئی۔

"ارتج بیٹا کیا ہوا؟" فاطمہ بری طرح پریشان ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آنٹی موحد شہید ہو گیا۔ ہمارا دوست ہمارا بھائی کی ہادی آج ہمیں چھوڑ کے چلا گیا۔"

اس نے ہچکیاں لے کر بتایا۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔ اسے پتا تھا کہ شہیدوں کے لیے روتے نہیں مگر جذبات تھے کہ قابو میں نہیں آرہے تھے۔ بار بار اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ نظروں کے سامنے آکر رونے پہ مجبور کر دیتا تھا۔

وہ وہیں ڈھے گئیں۔ آنسو تو اتر کے ساتھ بہنے لگے۔۔

وہ نمرہ کو فاطمہ کے آنے کا بتا کر انکی طرف بڑھی۔ فاطمہ

اب زمین یہ بیٹھ کر رو رہی تھیں۔ وہ الجھن سے

انہیں دیکھتی ان کے پاس آئی۔

"امی کیا ہوا؟" وہ بھی انکے یاس ہی بیٹھ گئی۔

پھر نظریں اوپر اٹھیں تو سامنے کھڑی ارتج کو دیکھ کر وہ حیرت سے کھڑی ہو گئی۔

"آپ؟" وہ جانتی تھی کہ ارتج دعا کی دوست ہے اسی لیے اسے یہاں دیکھ کر حیرانی ہوئی۔

اس سے پہلے ارتج کچھ کہتی باہر سے شور اٹھا تھا کہ جنازہ لے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ مرد حضرات اندر آئے تو عانیہ کو حیرت کا ایک اور جھٹکا عمر کو دیکھ کے لگا۔ دعا کے سارے دوست نمرہ کے گھر کیا کر رہے تھے۔ الماس، ملیحہ، عابد اور حسن بھی وہیں تھے اور انہیں بھی وہ پہچان گئی تھی۔

یہ سب تو دعا آپنی کے دوست ہیں۔ جب وہ بیمار تھیں تو یہ سب گھر بھی آئے تھے۔ مگر۔۔۔

وہ وہیں کھڑی سوچ رہی تھی اور سب لوگ جا کے ہادی کو آخری دفعہ دیکھ رہے تھے۔ اتنی دیر میں میجر جنرل عبید خان بھی آرمی یونیفارم میں چلے آئے۔ انکے ساتھ آرمی کا دستہ بھی تھا

جن لوگوں کی زبانیں پہلے ہادی کی اس طرح وفات پہ گوہر افشائیاں کر رہی تھیں، انکے اس طرح آنے سے چپ کی چپ رہ گئی۔

موحد کا تعلق کیا آرمی سے تھا۔۔ یہ سوچ سب کے ذہنوں میں آئی تھی۔ سب کو اعلانیہ طور پہ بتا دیا گیا کہ وہ شہید تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جانتے تھے کہ موحد نے اپنے گھر والوں تک کو نہیں بتایا ہوا کہ وہ آئی بی ایجنٹ ہے۔ اس طرح اسکی ڈیٹھ پہ لوگ تو کیا اسکی سگے بھائی بی بھائی بھی سوال اٹھائی یں گے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے ملک کی خاطر جان دے جائے اور وہ اسکو یو نہی جانے دیں۔

عانیہ ایک احساس کے تحت آگے بڑھی۔ اس نے ہادی کے روشن چہرے کو دیکھا۔ وہ سفید چہرہ لیے بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔ نمرہ کا موحد بھائی بی دعا کا دوست ہادی تھا۔

اسے کوئی بی ہوش نہیں تھا کہ جاتے ہوئے ہادی کو ایک بار سب کی طرح سلام دے سکے، روتی ہوئی بی نمرہ کو چپ کروا سکے یا اسکی امی کو دلا سہ دے سکے۔ وہ تو بس ایک بات ہی بار بار سوچے جارہی تھی کہ اگر ہادی ایک ایجنٹ تھا تو باقی سب دوست بھی تو اسکے ساتھ تھے۔ یعنی وہ سب ایجنٹ تھے تو کیا دعا بھی؟؟

www.kitabnagri.com

تیرہ اگست:

انڈیا: نیو دہلی

Posted on Kitab Nagri

آج موسمِ خلافِ معمول کچھ اچھا تھا۔ صبح سے ہی ٹھنڈی ہوائی یں چل رہی تھیں۔ وہ سونیا کے گھر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ عزیر سے ہونے والی کل کی گفتگو کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی۔ عزیر نے بغیر کسی چکر میں پڑے صاف اور سیدھے لفظوں میں اسے شادی کے لیے کہا تھا۔ عزیر اچھا تھا اسے پسند تھا۔ مگر وہ پھر بھی اتنی جلدی کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے بس ابھی اپنے مشن پہ فوکس کرنا تھا۔

آج سونیا کے گھر دعائیہ تقریب تھی۔ اسے بھی جانا تھا کیوں کہ اسکے پاس صرف آج ہی وہ موقع تھا فائیل حاصل کرنے کا۔ وہ سارا پلان بنا چکی تھی بلکہ کل وہ عزیر سے بھی ڈسکس کر چکی تھی۔ سکندر کو البتہ اس نے نہیں بتایا تھا کہ وہ کیا کرے گی۔

اسے ندا کے ساتھ جانا تھا۔ سکندر اور عزیر کو اپنے اپنے ضروری کام تھے۔ اس نے تقریب کے لحاظ سے سفید کاٹن کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ دس بج چکے تھے۔ مہمانوں کی ٹائی منگ گیا رہ بجے کی تھی اور وہ سب سے پہلے پہنچنا چاہتی تھی۔ ابھی اسے جا کر اپنی پلاننگ کا ایک دفعہ پھر سے جائزہ لینا تھا۔

www.kitabnagri.com

ندا کب سے تیار ہو کے اسکا انتظار کر رہی تھی۔

"ندا آپ کو جیسا میں نے سمجھایا ہے۔ آپ نے ویسا ہی کرنا ہے۔ سمجھ آگئی؟"

Posted on Kitab Nagri

اس نے وہیل چئی یر کو دھکیلتے ہوئے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"آپ فکر نہیں کریں گیتی۔ میں سب سمجھ گئی ہوں۔ جیسا آپ نے کہا ہے بالکل ویسا ہی ہو گا۔"

ندانے دروازے کو لاک لگاتے ہوئے اسے یقین دہانی کروائی۔

وہ دونوں نیچے جانے لگیں تو اس نے عزیز کے کمرے کی طرف دیکھا۔ پتا نہیں وہ کمرے میں تھا بھی یا نہیں۔ سکندر بھی صبح صبح پتا نہیں کہاں چلے گئے تھے۔ اب وہ مکمل طور پر اکیلی تھی۔ اسے جو بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا۔۔

"یا اللہ میری مدد کیجیے گا۔ میں اپنے ملک کی خاطر دیار غیر میں ہوں۔ اے میرے مالک تو مجھے میرے دشمنوں کے خلاف فتح عطا کرنا۔ اللہ جی پلیز وہ فائل آج میرے ہاتھ لگ جائے۔"

وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگتی ہوئی اندا کی مدد سے سونیا کی بھیجی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ آج ڈواور ڈائی کے آپشن کے سوا کوئی دوسرا حل نہ تھا۔ سارے راستے وہ خود کو پرسکون کرتی آئی تھی۔

سونا کے گھر کو کافی اچھے سے سجایا گیا تھا۔ سفید موتیے کے پھولوں کی لڑیاں لٹکائی گئی تھیں۔ اندر حال کی جانب بڑھو تو سارا ماحول ہی بدلا ہوا تھا۔ دبیز قالین بچھائے گئے تھے۔ جس پہ مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ سامنے والی دیوار کے ساتھ چھوٹا سا سیٹج بنا کر مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"پتا نہیں کیسے لوگ ہیں کہ ان بے جان مورتیوں سے مانگتے ہیں جنہیں یہ بناتے بھی خود ہیں۔ بھلا پتھر کیا دے سکتے ہیں۔"

اس نے بے اختیار شکر ادا کیا کہ وہ مسلمان ہے۔ ہم کبھی سوچتے ہی نہیں کہ وہ ہمیں کسی اور مذہب میں بھی تو پیدا کر سکتا تھا۔ پھر کیا ہوتا ہم بھی ساری زندگی گمراہی اور جہالت کے اندھیرے میں گم رہتے لیکن اس نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کا امتی بنا کر ہم پہ بہت بڑا احسان کیا ہے۔

دعا نے تنفر سے ان مورتیوں کو دیکھ کر منہ پھیرا تھا۔

"ند آپ ڈرائی نگ روم میں جا کر بیٹھیں۔ مہمان آجائیں تو آپ بھی باہر آجائیے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکے کہنے پہ نہ اسرہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

"گیتی تم آگئی۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔"

سونیا اسے دیکھ کر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولی۔

سونیا نے بھی سفید رنگ پہنا ہوا تھا۔ پیروں تک سفید میکسی جس پہ کہیں کہیں نگینے لگے ہوئے تھے۔ وہ غالباً تیار ہو چکی تھی۔

"سونیا تمہارے گیسٹ کب آئیں گے؟" اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بس تھوڑی دیر تک آتے ہی ہوں گے۔ تم ادھر آؤ میں تمہیں می سے ملواتی ہوں۔" وہ سونیا کے ساتھ ڈاکٹر نیہا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"می گیتی آگئی ہے۔" سونیا دروازے سے ہی چلائی

"آ جاؤ گیتی اندر آ جاؤ دروازے پہ کیوں رکی ہوئی ی ہو؟"

ڈاکٹر نیہانے اسے ہچکچاتے ہوئے دیکھا تو مسکرا کے کہا۔

وہ اپنی وہیل چئی یر اندر کمرے میں لے آئی۔ ڈاکٹر نیہانے بھی سفید رنگ کی خوبصورت ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی اور اس وقت وہ میک اپ کر رہی تھی۔

"انکل نظر نہیں آرہے؟" اس نے سرسری سا پوچھا

"ڈیڈ پنڈت جی کو لینے گئے ہیں۔ تمہیں پتا ہے گیتی وہ ہمارے خاندانی پنڈت جی ہیں۔ جب بھی ہمارے گھر پر اتھنا ہوتی ہے وہی کرواتے ہیں۔ آج بھی وہ پر اتھنا کروائی یں گے تو تم دیکھنا کل ہمارے آپریشنز بہت اچھے ہوں گے۔"

وہ اسکی بات سن کر رسمی سا مسکرا گئی۔ ذہن تیزی سے حساب کتاب لگانے میں مصروف تھا کہ کب کیا کرنا ہے۔

"گیتی تمہارے فادر کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا بھی تھا کہ ان کو لے کر آنا۔"

سونیا نے خفگی سے کہا تو اس نے جلدی سے بہانہ گھڑا۔

"وہ ان کی بہت ضروری میٹنگ تھی آج اور ویسے بھی میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ وہ بہت ریزرو نیچر کے ہیں۔ وہ بہت کم کسی کے گھر جاتے ہیں۔ ایم سوری وہ نہیں آئے۔"

"اٹس اوکے میرے لیے یہی کافی ہے کہ تم تو آگئی ہو۔"

سونیا نے اسکی معذرت چٹکیوں میں اڑائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو چھوڑو سب باتیں میں تمہیں ہلکا سا میک اپ کر دیتی ہوں۔ پوجا میں شامل ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم بس منہ دھو کے ہی بیٹھ جاؤ۔"

سونیا اسکے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی اسے تیار کرنے لگی

تھوڑی دیر تک پنڈت اور مہمان بھی آگئے۔ سب قالین پہ نیچے بیٹھ گئے اور پوجا شروع کر دی گئی۔ اسکی نظریں مسلسل کرنل رنجیت سنگھ پہ تھیں۔ سونیا کے گھر والے سب سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔

گھنٹیاں بجا بجا کر بے جان مورتیوں سے دعائیں مانگی جا رہی تھیں۔ بجن گائے جا رہے تھے۔ اس نے اپنے بیگ سے روئی نکال کر کانوں میں ٹھونس لی اور مزے سے سب کی طرح ہاتھ جوڑ کے سر ادھر ادھر ہلانے لگی۔ یہ پوجا دو گھنٹے کی تھی اور اسے جو بھی کرنا تھا انہیں دو گھنٹوں میں کرنا تھا۔ پون گھنٹا گزر چکا تھا اور وہ سب جوش و خروش سے پھولوں کی پیتیاں اپنے خداؤں پہ نچھاور کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ندا آتی دکھائی دی۔ وہ کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ سونیا اور دعا نے چونک کر اسے دیکھا

www.kitabnagri.com

ندا نے اس کے کان میں آکر کچھ کہا تو دعا کے چہرے پہ بھی الجھن بھری پریشانی ابھر آئی۔

"گیتی کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے؟" سونیا نے آہستگی سے پوچھا۔

"سونیا مجھے ابھی انکل سے ایک بات کرنی ہے۔ معاملہ بہت سیریس ہے۔ میں تمہیں بعد میں بتاتی ہوں۔ ابھی میں باہر جا رہی ہوں تم انکل کو باہر بھیجو۔"

وہ نندا کو لے کر باہر چلی گئی۔ سونیا نے اپنے باپ کے پاس چلی گئی اور ہولے سے کہنے لگی۔

"ڈیڈ آپ پلیرز کچھ دیر کے لیے باہر چلے جائیں۔ گیتی نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" بہت پریشان لگ رہی تھی۔

"اس وقت؟ تم دیکھ رہی ہو نہ پنڈت جی پوچھا کروا رہے ہیں ایسے کیسے میں باہر چلا جاؤں۔"

کرنل رنجیت نے دھیمے لہجے میں تھوڑے غصے سے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ڈیڈی پلیرز وہ کہہ رہی تھی کہ بہت پریشانی والی بات ہے اب پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔ آپ جائیں نہ پلیرز۔"

سونیا نے ملتی جلتی انداز میں ایک دفعہ پھر سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا جاتا ہوں تم ادھر ہی مہمانوں ک ساتھ ہی رہنا"۔ رنجیت نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

وہ بے چینی سے انگلیاں چٹخا رہی تھی جب رنجیت نے اسکے پاس آکر کہا

"کیا بات ہے گیتی بیٹا؟ سو نیا بتا رہی تھی کہ کچھ ٹینشن والی بات ہے۔"

"انکل واقعی ٹینشن والی بات ہے۔ آپ کو تو پتا ہے کہ نندا مسلم ہے۔ اسی لیے وہ پوجا میں شریک نہیں ہوئی تھی۔ میرے کہنے پہ وہ ڈرائی نگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ابھی کچھ دیر میں نندا نے ایک مشکوک شخص کو چوری چوری سٹدی روم کی طرف جاتے دیکھا ہے۔"

"کیا کہہ رہی ہو؟ مشکوک شخص؟"

Posted on Kitab Nagri

رنجیت سنگھ نے از حد حیرانی سے کہا تھا۔ اسکا حیران ہونا بتاتا بھی تھا کیوں کہ اسکے گھر پہ سیکورٹی بہت سخت تھی۔ ہاں لیکن آج چونکہ پوجا تھی تو سارے ملازم اور باڈی گارڈز پہ اس میں شریک ہوئے تھے۔

"ندا تم انکل کو شروع سے ساری بات بتاؤ۔"

دعا نے اسے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ خفیف سا سر ہلا کے بتانے لگی۔

"انکل جی مجھے گیتی نے کہا تھا کہ تم ڈرائی نگ روم میں ہی رہنا۔ میں وہاں پہ ہی تھی کہ تھوڑی دیر بعد ایسے لگا جیسے کوئی ی تیزی سے سامنے سے گزرا ہو۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے چہرے پہ کوئی نقاب پہنا ہو۔ میں بھاگتی ہوئی باہر کو گئی تو ایک شخص سیڑھیوں کے دائیں طرف بنے پہلے نمبر والے کمرے کے دروازے (سٹڈی روم) کو کھول رہا تھا۔ میں اسی وقت فوراً گیتی جی کے پاس اندر ہال میں آئی اور انہیں سب بتا دیا۔ اب پتا نہیں وہ اندر ہے بھی یا چلا گیا ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا کہہ رہی ہو آپ؟ باہر سے کوئی انجان شخص گھر کے اندر نہیں آ سکتا؟"

رنجیت سنگھ نے بے یقینی سے کہا تھا۔

اس نے ممکنہ حد تک خطرناک لہجہ بنا کے کہا تو پہلی دفعہ رنجیت سنگھ کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا۔

کرنل رنجیت سنگھ بدحواسی میں دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا۔ پورے کمرے کا حشر نشر ہو رہا تھا۔ کتابیں ریک سے باہر بکھری ہوئی تھیں۔ الماریوں سے فائلیں باہر پھینکی گئی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی خاص چیز کی تلاش میں یہاں چھان بین کی گئی ہو۔

وہ کمرے کی حالت کو دیکھ کر چونکی۔

"میں نے تو کہا تھا کہ کمرے کی حالت کو تھوڑا ادھر ادھر کر دینا مگر ندانے تو کچھ زیادہ ہی کر دیا ہے۔"

"انکل یہ سب۔۔۔ اسکا مطلب۔۔۔ ندا سچ کہہ رہی تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے بوکھلانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے آپ اپنے ڈاکو منٹس چیک کر لیں کہیں وہ بھی نہ چرالیے گئے ہوں۔ آپ کے دشمنوں کی کاروائی لگتی ہے یہ۔"

"نہیں لا کر بند ہے۔ اسکا کوڈ سوائے میرے کسی کو نہیں پتا۔ میرے سارے اہم ڈاکو منٹس لا کر میں ہی ہیں۔" رنجیت سنگھ نے حواس پہ قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

"انکل جی دشمن کو کبھی بھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ جو آپ کے گھر گھس کے اس کمرے میں آسکتا ہے وہ لا کر کے ساتھ بھی چھیڑ خانی کر سکتا ہے۔ آپ کو ایک دفعہ لا کر کھول کے سارے ضروری کاغذات کو چیک کر لینا چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مجھے چیک کرنا چاہیے۔" وہ الماری کے اندر فکس ہوئے لا کر کے سامنے ہوتے ہوئے بولا۔ اسکی پشت گیتی کی جانب تھی اس لیے اس نے بے فکر ہو کے کوڈ ڈائل کر کے لا کر کھولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

دعا نے تیزی سے اپنی وہیل چئی ر آگے کی۔ اسے بس اس موقعے کا انتظار تھا۔ کیا تھا اگر اسے لا کر کا کوڈپتا نہیں تھا تو جسکو معلوم تھا اگر وہ ہی اسکے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کے خود ہی اسکے سامنے کھول رہا تھا تو اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا تھا۔ اس نے اپنے سر پہ لگی ہوئی ی جوڑا پن نکالی جو بظاہر ایک پن لگ رہی تھی مگر اصل میں وہ ایک خاص قسم کا انجیکشن تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ انجیکشن رنجیت سنگھ کی گردن میں لگاتی۔ اسکی پشت سے سر سر اہٹ ہوئی ی تھی۔ لمحے کے ہزار ویں حصے میں ایک نقاب پوش پستول بردار شخص بر آمد ہوا تھا۔

اس نے ہاتھ میں تھامے پستل کار خ رنجیت اور دعا دونوں کی جانب کیا تھا۔

Kitab Nagri

"ہینڈ زاپ"۔۔ اس کے خطرناک لہجے پہ کرنل رنجیت سنگھ نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور سخت لہجے میں پوچھا کون ہو تم؟"

"یہ۔۔۔ یہ کون آگیا اب؟ میری پلاننگ کو برباد کرنے۔ میری پلاننگ میں یہ تو شامل نہیں تھا کہ فرضی نقاب پوش کردار حقیقت کا روپ دھار لے۔"

دعا نے ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ سوچا تھا جبکہ اس نے نامحسوس انداز میں دعا کے ہاتھ سے وہ انجیکشن لیا اور اچانک سے کرنل رنجیت کے بازو میں گھونپ دیا۔

"یا اللہ یہ کون ہے؟" وہ بے حد خوفزدہ ہوئی تھی۔



ایک دن پہلے:

"مس گیتی کیا آپ کو یقین ہے کہ آپکا پلان کام کرے گا۔ میرا خیال ہے سوچ لیں کیوں کہ ایسے معاملے جوش سے نہیں ہوش سے حل کیے جاتے ہیں۔"

اسکا پلان سن کر کیپٹن عزیز نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیوں اس پلان میں آپ کو کیا خرابی نظر آرہی ہے۔ اچھا خاصہ سوچ سمجھ کے تو بنایا ہے۔ میرا خیال ہے آپ نے صحیح سے شاید سنا نہیں میں آپ کو دوبارہ بتاتی ہوں۔ جب ندا کہے گی کہ اس نے کسی نقاب پوش کو سٹڈی روم میں جاتے دیکھا ہے تو وہ کرنل لازمی چونک جائے گا۔ اور جب وہ کمرے کی بے ترتیب حالت جو میں نے ندا سے کروائی ہوگی، اسکو دیکھے گا تو وہ واقعی شک میں پڑ جائے گا۔ پھر میں اسے لا کر کھولنے کا مشورہ دوں گی اور۔۔۔۔۔"

"اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ وہ فوراً آپ کے مشورے پہ عمل کر لے گا؟"
عزیر نے دلچسپی سے آگے کو ہوتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو تو ایویں ہی کسی نے کیپٹن بنا دیا ہے۔ ذرا سوچیں تو بہت آسان سی بات ہے۔"

اس نے ناک سکوڑتے ہوئے عزیر پہ طنز کیا
www.kitabnagri.com

"وہ کیسے؟" عزیر نے تحمل سے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"انسان جب بھی ہارتا ہے اپنی کمزوریوں کی وجہ سے منہ کے بل گرتا ہے۔ اور اسکی کمزوری اس لا کر میں قید ہے۔ میں اسی کو استعمال کروں گی۔ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان انکے بارے میں بہت حساس ہوتا ہے اور بغیر سوچے سمجھے انکے سلسلے میں ری ایکٹ کر دیتا ہے۔ اب جب میں اسے شک میں ڈالوں گی کہ ہو سکتا ہے اسکا لا کر بھی کھل چکا ہو تو وہ جلدی سے اپنے رازوں کو دیکھنے کے لیے وہ لا کر کھولے گا۔ تب میں پیچھے سے اسکی گردن میں انجیکشن لگا دوں گی اور وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ وہ سارے راز میرے ہاتھ میں ہوں گے۔ کیسا لگا میرا پلان؟ خود اسی کے ہاتھوں اسکی بربادی کرواؤں گی۔"

"لیکن اسکے بعد پھر کیا ہو گا یہ سوچا ہے؟" عزیز نے بل ادا کرنے کے لیے والٹ نکالتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"اسکے بعد ظاہر ہے وہ فائیل ہمارے ہاتھ میں ہوگی اور کیا ہوگا؟" اس نے جیسے عزیر کی عقل پہ ماتم کیا۔

"ٹھیک ہے مان لیا مگر ایک بار پھر سے سوچ لیجیے گا۔ مجھے ابھی ایک ضروری کام سے کہیں جانا ہے پھر ملتے ہیں
- خدا حافظ -"

Posted on Kitab Nagri

وہ بل میز پر رکھتے ہوئے ڈائی ننگ ہال سے باہر جانے لگا۔

"ہو نہ ضروری کام۔ انکو بھلا کیا ضروری کام ہو سکتا ہے؟" وہ سر جھٹک کے کہتے ہوئے بچے ہوئے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔



حال:

وہ سوچ رہی تھی کہ اس پلاننگ کے بارے میں اسکو اور عزیر کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا تو پھر۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے یکدم غصے سے اس نقاب پوش کے پیر پر اپنا پیر مارا۔

"کیپٹن آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟"

Posted on Kitab Nagri

"فائی نلی محترمہ نے پہچان لیا مجھے۔ ورنہ پہلے تو خوف کے مارے رنگت اڑی ہوئی ی تھی۔" وہ ریلیکس ہو کے بولا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں میں کیوں ڈروں گی۔" اس نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا پھر ذرا غصے سے اپنا سوال دہرایا۔

"لیکن آپ کیوں یہاں آئے ہیں؟"

"بتاتا ہوں پہلے فائی ل تو اپنے قبضے میں لیں۔"

وہ کہتے ہوئے کھلے لاکر کی طرف بڑھا۔ اس لاکر میں مزید چار خانے بنے ہوئے تھے جو اسکی سطح کے ساتھ ہی الماری میں فکس تھے جیسے چار ڈبے پڑے ہوئے ہوں۔ جن پہ عام سالاک لگا ہوا تھا۔ یہ بھی غالباً صرف رسمی کاروائی تھی ورنہ کوئی لاکر ہی نہیں کھول سکتا تھا تو ان باکسز تک کیا پہنچتا۔

عزیر نے جلدی سے پہلے پہلا باکس کھولا۔ اس کے اندر جیولری اور کیش تھا۔ فٹے منہ کہتے ہوئے وہ دوسرے باکس کو کھولنے لگا۔ اس باکس کے اندر کچھ فائی لز تھیں۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے فائی لز کھولیں۔ ایک کے بعد ایک۔۔

مگران میں کرتار پور باڈروالی فائل نہیں تھی۔ وہ انڈین آرمی سے متعلق عام سی فائلز تھیں۔

"میرا خیال ہے ہماری فائل باکس نمبر تین یا چار میں ہوگی۔" دے مانے سوچتے ہوئے کہا۔

عزیر نے تیسرے نمبر والے ڈبے کو کھولنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ اس پہ عام سالاک نہیں تھا بلکہ پانچ حرفی کوڈ تھا۔

"مجھے پتا تھا کچھ ایسا ہی ہوگا۔" اس نے جھلا کر ہاتھ میں پکڑی فائلز زمین پہ دے ماری تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تو بہت برا ہوا اب ہم کیا کریں گے؟ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ لا کر کے اندر بھی لا کر ہو سکتا ہے۔" اسے بھی پریشانی ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"مگر میں نے سوچا تھا اور اسی لیے آپ کے پیچھے پیچھے یہاں چلا آیا ہوں تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔ یونو واٹ اگر آپ کو وہ فائل مل بھی جاتی تو بعد میں سب سے پہلا شک آپ پہ ہی جاتا۔ آپ کیا سمجھتی ہیں کہ آپ کے سامنے

کوئی عام سا آدمی ہے۔ دعا یہ بے ہوش شخص کرنل ہے۔ ہوش میں آکر ذرا سا سوچے گا تو اسے ساری کہانی سمجھ آ جائے گی۔ اور پھر پتا ہے کیا ہوتا ہے ایک لمحے سے بھی پہلے آپ کو گرفتار کر لیتا۔ خلوص محبت اور گھر آئے مہمانوں پہ شک نہ کرنا ہماری روایت ہے ان لوگوں کی نہیں۔ یہ تو اپنوں کو نہیں چھوڑتے اور آپ کو لگا تھا کہ وہ فائل حاصل کر کے آپ آسانی سے ریفوچکر ہو جائیں گی۔ میں نے کل پوچھا بھی تھا کہ میڈم وہ فائل لینے کے بعد کیا ہو گا یہ سوچا ہے مگر بڑے فخر سے جواب دیا گیا تھا کہ کرنل کی بربادی ہو گی اور کیا مگر اصل میں آپ کی وجہ سے ہم برباد ہو جاتے۔۔ آپ، میں، میجر سکندر اور ندا بھی۔ اسی لیے مجھے آنا پڑا۔۔۔"

وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے اپنی فرسٹیشن دعا پہ نکالتے ہوئے اسے معاملے کے دوسرے رخ سے روشناس کروا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ سب سن کے نادام ہوئی تھی۔ واقعی اسکی اپنی غلطی تھی۔ اسے بس فائل حاصل کرنے کی پڑی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ایم سوری سر۔۔ مگر آپ مجھے کل بھی یہ بات سمجھا سکتے تھے۔" وہ نادم ہو کے بولی تھی۔۔

"سیریلی؟ آپ کل اس موڈ میں تھیں کہ کچھ سمجھ سکتیں؟ آپ تو فائل لینے کے سارے پلان فائل مل کر کے خود کو دنیا کی ذہین ترین پلانر سمجھ رہی تھیں۔"

عزیر نے اس پہ طنز کرتے ہوئے کہا۔

"بابا نے کہا تھا کہ کل کے آپریشن سے پہلے وہ فائل ہمارے ہاتھوں میں ہونی چاہیے۔ اسی لیے۔۔۔"

وہ شرمندہ سی ہو کے سر جھکا کے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور اگر واقعی وہ فائل آپ کے ہاتھوں میں ہوتی تو کل آپ آپریشن ٹیبل پہ نہیں ٹارچر ٹیبل پہ ہوتیں۔"

"یہ سب تو تب ہوتا نہ جب وہ فائل ملتی۔ ابھی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تو آپ کس خوشی میں مجھے اتنی باتیں سنا رہے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے چڑکے اسے دیکھا جواب میز پہ بیٹھا اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ بھی دعا تھی کہاں تک اسکی باتیں سنتی۔ ہاں ٹھیک ہے اس کے پلان میں جھول تھا مگر یہ کیا تب سے وہ اسے باتیں سنائے جارہا تھا اور وہ سن رہی تھی۔

"ایک تو میں آپ کی سیفٹی کے لیے یہاں آیا ہوں اور اس پر میں آپ کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔۔ یعنی تھوڑا سا ڈانٹ بھی نہیں سکتا۔"

عزیر نے قدرے تحیر سے اسے دیکھا تھا۔

تبھی دعا کے موبائل پہ رنگ ہوئی ی۔ ندا کی کال تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"گیتی میڈم وہ سونیا کو مسلسل آپکی اور اپنے باپ کی فکر ستا رہی ہے۔ بڑی مشکل سے اسے میں نے اپنے پاس بٹھایا ہوا ہے۔ آپ نے جو بھی کرنا ہے جلدی کریں۔ یہ نہ ہو وہ آپ دونوں کو ڈھونڈنے سڑی روم میں آجائے۔"

"ندا آپ کسی بھی صورت اسے یہاں نہیں آنے دیں گی۔ اسے مصروف رکھیں۔ میں کرتی ہوں کچھ۔"

اس نے فون بند کر کے پریشانی سے عزیر کو دیکھا جو ساری گفتگو سن چکا تھا۔

"اب ہم کیا کریں کیپٹن۔ یہ موقع ہمیں دوبارہ نہیں ملے گا اور ہم بری طرح پھنس بھی چکے ہیں۔"

عزیر نے اس لاکڈ باکس کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ ہمیں یہ باکس توڑنا ہو گا۔"

"لیکن ہو سکتا ہے اسکے اندر الارم فٹ ہو اگر وہ الارم بج گیا تو پولیس بعد میں آئے گی۔ اسکے گھر کے باہر کھڑے

سیکورٹی والے پہلے آجائیں گے۔"

www.kitabnagri.com

اس نے خدشہ ظاہر کیا جو سو فیصد درست تھا

"دعا ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تفسیش تو ہونی ہے تو پھر ابھی یہ کام کر لیتے ہیں کیوں کہ بعد میں

موقع نہیں ملے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

عزیر نے سمجھانے والے انداز میں کہا اور پستول کا رخ اس بند باکس کی جانب کر دیا۔ دعائے آنکھیں بند کی تھیں۔ جو ہونے جا رہا تھا اسکے بعد موت یقینی تھی۔

سائی لینسر لگے پستول سے گولی نکلی اور اس باکس کے کوڑے والے حصے پہ لگی۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ لاک تو ٹوٹ گیا مگر الارم بجنے لگا۔

عزیر نے جلدی سے اس ڈبہ کھول کے اندر جھانکا۔ توقع کے عین مطابق انکی مطلوبہ فائل وہیں تھی۔ عزیر نے دو تین صفحات پہ سرسری سی نظر ڈال کر یقین کر لیا کہ وہ وہی فائل تھی

"اب اس کو چھپائی یں گے کیسے ہم تو پکڑے جانے والے ہیں۔ اگلے پانچ منٹ میں وہ یہاں ہوں گے۔"

www.kitabnagri.com

اس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس فائل کو چھپانے کا آئیڈیا بھی ہے میرے پاس۔ آپ ذرا اس وہیل چئی یر سے اٹھ کر اس کرسی پہ بیٹھیں۔"

Posted on Kitab Nagri

عزیر نے دعا کو سہارا دے کر رائی ٹنگ ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پہ بٹھایا اور خود اسکی وہیل چئی یر کو بغور دیکھنے لگا۔ ایک خیال کے پیش نظر اس نے وہیل چئی یر کو الٹا موڑا۔ میز پر سے ٹیپ اٹھائی اور فائل کو وہیل چئی یر کی بیٹھنے والی سیٹ کی پشت پہ ٹیپ کی مدد سے چپکانا

شروع کر دیا۔ یوں کہ وہ مکمل طور پہ محفوظ ہو گئی تو اسکو سیدھا کر دیا۔

کوئی ی گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس وہیل چئی یر کی نجلی سطح کے ساتھ کچھ اٹیچ کیا گیا ہے۔ وہ عزیر کی ذہانت پہ عش عش کراٹھی۔

فکر نہ کریں گھر میں اونچی آواز میں جو بجن لگا ہوا ہے اس میں اس الارم کی آواز سنی نہیں گئی ہوگی۔ ہاں پولیس کے آنے تک ہمارے پاس دس منٹ ہیں۔

ماحول کا تناؤ کم کرنے کے لیے عزیر نے مسکرا کے کہا تھا۔

دعا کو واپس وہیل چئی یر پہ بٹھانے کے بعد اس نے اس چھوٹے ڈبے کالا کبھی توڑ دیا۔ ایک بار پھر سے الارم گونجا تھا مگر وہاں پر وا کسے تھی۔ اس آخری باکس کے اندر ایک یو ایس بی تھی جو اس نے دعا کو اپنے بالوں میں چھپانے کو کہا۔

Posted on Kitab Nagri

عزیر آپ وہ فائل لے کر جلدی سے یہاں سے چلے جائیں میں سب سنبھال لوں گی۔ آپ میری وجہ سے پھنس جائیں گے۔ آپ پلینز یہاں سے جلدی چلے جائیں۔

وہ تیز تیز بولتے ہوئے آگے بڑھی اور دروازے کو کھولنے لگی مگر وہ کھل ہی نہیں رہا تھا۔

یہ ڈور لاکڈ ہو گیا ہے الارم کے بجنے کی وجہ سے۔ اسکا خود کار سسٹم الارم کے ساتھ منسلک تھا۔ اب یہ باہر سے عزیر نے سکون سے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔

آپ اتنے ریلیکس کیسے ہو سکتے ہیں۔؟ وہ غصے سے چلائی۔

دعا میری بات دھیان سے سنیں۔ ہم دونوں یہاں پھنس چکے ہیں لیکن پکڑا صرف میں جاؤں گا۔ آپ مجھ سے لا تعلقی کا اظہار کریں گی۔ آپ نہیں جانتیں کہ میں کون ہوں۔ آپ نے صرف ایک نقاب پوش آدمی کو اس کمرے میں آتے دیکھا تھا اور آپ اس کرنل کے ساتھ یہاں پیچھے پیچھے چلی آئی ہیں۔ اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں جانتیں۔ اوکے؟

عزیر کی بات پہ وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

امپاسبل۔ میں کیسے آپ کو اکیلا چھوڑ کے خود کو اس معاملے سے دور کر لوں۔ جبکہ پلان بھی میرا تھا اور غلطی بھی۔

سٹڈی روم کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہوا تھا۔

آپ جانتے ہیں نہ کہ ایک پاکستانی جاسوس کا انجام اس دشمن ملک میں کیا ہوتا ہے۔
اس نے روتے ہوئے اس خاموشی کو توڑا۔

دعا کسی ایک کو تو اس فائل کے لیے، اپنے ملک کے لیے قربانی دینی ہوگی نہ تو میں آپ کو کیسے مشکل میں ڈال سکتا ہوں۔ آپ نے بس وہی کہنا ہے جو میں نے کہا ہے باقی میں سب سنبھال لوں گا۔
عزیر نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ بہت بری طرح ڈری ہوئی تھی۔ انسان چاہے کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو کبھی کبھی وقت اور حالات

اسکو توڑ دیتے ہیں۔ دعا کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔ اسکی وجہ سے عزیر اب بہت بڑی مشکل میں پھنسنے جا رہا تھا۔ اسکے ساتھ اب کیا ہونا تھا وہ بخوبی جانتی تھی۔ اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ شاید وہ عزیر کو آخری دفعہ دیکھ رہی ہو۔

مجھے معاف کر دیں عزیز۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔

اپنے آپ کو قصور وار مت ٹھہرائیں۔ جب بھی یہ کام ہونا تھا اسی طرح ہونا تھا اور اگر بعد میں یہ کام کیا جاتا تب بھی گرفت میں آجاتے تو آج ہی سہی۔ بعض کاموں کے لیے خود کو چارے کے طور پہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا مگر وہ بس گھڑی کے ہندسوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔ چند منٹوں کا کھیل تھا بس پھر سب برباد ہو جاتا۔ اس نے اپنا فون نکال کے ندا کو ایک میسج بھیجا۔

ندا سونیا کے ساتھ ہی اندر ہال میں بیٹھ گئی تھی۔ دعا نے اسے کہا تھا کہ سونیا کو اکیلا نہیں چھوڑنا اسی لیے اسے مجبوراً اس پوجا میں شریک ہونا پڑا تھا۔ پنڈت نے اب فل والیوم کے ساتھ ڈیک میں بجن لگا دیا تھا اور اب سب لوگ آنکھیں بند کیے جھوم رہے تھے۔ سوائے سونیا اور ندا کے۔

ندا گیتی اور ڈیڈی ابھی تک نہیں آئے۔ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔ پلیز مجھے ساری بات سچ سچ بتاؤ۔ سونیا نے کوئی دسویں بار اس سے کہا تھا۔

تبھی ندا کے موبائی لپہ وائی بریشن ہوئی۔ دعا کا میسج تھا کہ وہ سونیا کو سب بتا دے اور اسے لے کر سٹی روم کی طرف آئے کیوں کہ وہ لاکڈ ہو چکا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

دعا کا خیال تھا کہ سونیا ایکسٹرا چابی کی مدد سے دروازہ کھول دے گی تو عزیر کو بھاگنے کا موقع مل جائے گا۔

سونیا جی میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔ اصل میں، میں نے ایک مشکوک شخص کو سٹڈی روم کی طرف-----

ندانے رٹی رٹائی کہانی سنانا شروع کی۔۔

سونیا جی مجھے لگتا ہے وہ خطرناک شخص وہاں ہی ہو گا اور اس نے آپ کے ڈیڈی اور گیتی کو قید کر لیا ہو گا۔ ہمیں چل کر دیکھنا چاہیے۔

ندانے معصوم سامنہ بناتے ہوئے کہا۔ اتنے سارے دنوں میں وہ یہ تو دعا سے سیکھ ہی چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مائی گاڈ تم نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا؟ سونیا نے پریشانی سے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

وہ گیتی نے منع کیا تھا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ ندانے منمننا کے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

چلو ابھی میرے ساتھ ہم چل کے دیکھتے ہیں۔ سونیا نے اسے بازو سے پکڑ کے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔
وہ ہال سے باہر نکلیں ہی تھیں کہ سامنے سے پولیس کو آتے دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئی۔

آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ سونیا نے سوالیہ انداز میں پوچھا

کرنل رنجیت سنگھ نے اپنے خفیہ لا کر کا الارم سسٹم تھانے سے منسلک کیا ہوا تھا اور ابھی ابھی اس الارم کے بجنے کی وجہ سے ہم آئے ہیں۔ آپ یہ بتائیے کہ کس کمرے میں الارم سسٹم ہے؟
ایک پولیس اہلکار نے رعب سے کہا۔

اوہ نو! اسکا مطلب ہے واقعی کچھ سیریس ایشو ہے۔ سونیا بڑبڑا کے کہتی ہوئی انکی طرف متوجہ ہوئی۔

آپ آئیے میرے ساتھ میں آپ کو دکھاتی ہوں کہ الارم سسٹم کس کمرے میں ہے۔

سونیا ان کو لے کر سٹڈی روم کی طرف بڑھ گئی۔ ند ابھی پریشانی سے پیچھے لپکی۔

Posted on Kitab Nagri

یہ دروازہ تو بند ہے۔ ستیش تم دروازہ توڑ دو۔ سینٹی یہ اہلکار نے دروازہ کھولنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تو سونیا گھبرا کے بولی۔

رک جائیں میں آپ کو کیزلا کے دیتی ہوں۔

ندا کے لیے اتنی مہلت کافی تھی۔ اس نے ذرا دور ہوتے ہوئے چپکے سے دعا کو میسج کیا تھا



اسکے موبائل پر پب ہوئی۔ ندا نے ایک لفظی میسج بھیجا تھا۔ "پولیس"۔

اور اس سے آگے وہ خود سمجھ گئی تھی کہ پولیس آچکی تھی اور اگلے کچھ منٹ بعد انڈین آرمی بھی ادھر ہوتی۔

عزیر وہ آگئے۔ اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر بمشکل کہا۔

Posted on Kitab Nagri

گھبرانے کی ضرورت نہیں بس جیسا میں نے کہا ہے ویسا کریں۔ اسی میں ہمارے ملک کی سلامتی ہے۔ عزیز نے نرمی سے دلاسا دیا تو وہ نم آنکھوں کے ساتھ سر ہلا گئی۔

دروازے کے لاک میں چابی گھمانے کی آواز آئی۔ دعا نے آنکھیں بند کر لیں۔

عزیز نے چوکس ہو کے پستول کا رخ دروازے کی طرف کر دیا۔

دروازہ کھلا اور پولیس والے ہاتھوں میں پستول تھامے اندر داخل ہوئے۔ کمرے کا منظر بہت عجیب تھا۔ ایک طرف کرنل صاحب زمین پہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے تو دوسری طرف وہیل چئی پر پہ بیٹھی ایک لڑکی کا سر بھی ایک جانب کو ڈھکا ہوا تھا یعنی اسے بھی بے ہوش کیا گیا تھا۔ الماری کھلی پڑی تھی اور ایک نقاب پوش ہاتھ میں پستول پکڑے کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا تھا۔

"ہینڈ زاپ"۔ عزیز کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا گیا۔

www.kitabnagri.com

اس نے پستول پھینک کر ہاتھ کھڑے کر لیے۔ سونیا تیزی سے اندر آئی تھی۔

گیتی۔۔۔ ڈیڈی۔۔۔ کیا ہوا ہے انکو۔ ندیا پانی لے کر آؤ جلدی سے۔

اس نے چلاتے ہوئے کہا تو ندیا پانی لینے بھاگی۔

تب تک انڈین آرمی کے بھی کچھ سپاہی آگئے۔

سریہ آدمی کرنل صاحب کے گھر چوری کرنے

آیا تھا مگر ہم نے اسے پکڑ لیا ہے۔ ایک پولیس والے نے فخریہ لہجے میں کہا۔

ایک آفیسر آگے بڑھا اور عزیر کے چہرے سے کھینچ کر نقاب ہٹا دیا۔ سامنے بڑھی ہوئی ڈاڑھی اور لمبے لمبے بال لیے اور ماتھے پہ تک لگائے ایک شخص سادہ کسا بھیس اپنائے کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر سونیا بے اختیار کھڑی ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سریہ۔۔۔۔ یہ تو پنڈت جی کے ساتھ آیا تھا۔ پوجا کا سامان لے کر۔۔

کرنل رنجیت سنگھ نے واقعی ٹھیک کہا تھا

کہ گھر میں کوئی انجان داخل نہیں ہو سکتا تھا اسی لیے عزیر کو یہ بھیس اپنانا پڑا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

کون ہو تم؟ اس نے آگے بڑھ کے عزیر کے منہ پہ تھپڑ رسید کیا تھا۔

وہ جواباً خاموش رہا تھا۔ ابھی یہ تو کچھ بھی نہیں تھا اسے معلوم تھا ابھی اور بہت کچھ سہنا پڑے گا۔

ند اپانی لے آئی تھی۔ سونیا نے اپنے باپ کے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے۔ اسے ہلکی ڈوز کا انجیکشن دیا گیا تھا اسی لیے کچھ دیر کی کوشش کے بعد وہ ہوش میں آگیا۔

شکر ہے ڈیڈی آپ کو ہوش آگیا میں گیتی پہ بھی پانی پھینکتی ہوں تاکہ وہ بھی ہوش میں آجائے۔

رنجیت نے گھومتے سر کے ساتھ بے ہوش گیتی کو دیکھا اور اسے سب یاد آگیا کہ اسے کیا ہوا تھا۔

کرنل رنجیت آپ ٹھیک ہیں؟ ایک آفیسر نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا

یس میجر میں اب ٹھیک ہوں۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا

عزیر سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ اسکے کہنے کے مطابق دعائے بے ہوشی کا ڈرامہ کیا تھا اور اب وہ سونیا کے پانی پھینکنے پہ آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

تم کیا چرانے آئے تھے میرے گھر میں؟ کرنل رنجیت نے تندہی سے پوچھتے ہوئے اپنے کھلے ہوئے لا کر کی جانب دیکھا۔ وہاں تیسرے نمبر والے باکس کو کھلا اور خالی دیکھ کر وہ چونک گیا۔

ایجنٹ۔۔۔ وہ چلایا

یہ پاکستانی ایجنٹ ہے۔ تلاشی لو اسکی۔ ضرور اس نے وہ فائل اپنے کپڑوں میں چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔ اور اسکا منہ بھی کھول کے چیک کرو کہیں زہر بھرا کپسول نہ چھپا رکھا ہو۔

اسکے کہنے پہ جلدی سے عزیر کی تلاشی لی جانے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

یہاں کیا ہو رہا ہے رنجیت؟ کمرے کے اندر آتی ڈاکٹر نے ہانے حیرانی سے پوچھا۔

دروازے پہ مہمانوں کا جم غفیر لگ چکا تھا۔

نہا میں بعد میں بتاؤں گا ابھی آپ پلیز سب گیسٹس کو یہاں سے لے کر جائیں بلکہ انکو بھیج دیں۔



اگتائے ہوئے لہجے میں کہہ کر وہ عزیر کی جانب
دیکھنے لگا۔

کچھ ملا؟

www.kitabnagri.com

نوسر۔ اس سے تو کچھ بھی نہیں ملا۔

اچھے سے دیکھ کر بتاؤ۔

سر اس سے نہ تو کوئی فائی ل ملی ہے اور نہ ہی اسکے دانتوں میں کوئی کیپسول ہے۔۔

Posted on Kitab Nagri

گیتی تم ٹھیک ہو؟ سونیا نے دعا کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ عزیر کو دیکھ رہی تھی جو خاموش نگاہوں سے اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

گیتی ڈرو نہیں اسے پکڑ لیا گیا ہے۔ اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ٹھیک ہے۔ اب رو نہیں۔ یہ شخص اب کچھ نہیں کر سکتا۔ تم دیکھ رہی ہو نہ اسے آرمی نے قبضے میں لے لیا ہے۔۔

کرنل رنجیت نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔ اسے ایک لمحے کے لیے بھی دعا پہ شک نہیں ہوا تھا۔ عزیر نے صحیح کہا تھا فرضی نقاب پوش کی کہانی اگر سچ ہو جاتی تو سارے شک اسی کی طرف مڑ جاتے اور یوں دعا آسانی سے وہ فائل حاصل کر کے بخیر و عافیت اس گھر سے جاسکتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



انکل اسے یہاں سے لے جائیں پلیز۔۔ وہ مزید اسے اپنے سامنے چوٹ کھاتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں ٹھیک ہے۔ میجر اس کو لے جاؤ یہاں سے اور اچھے سے پوچھ تاچھ کرنا میں خود بھی تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔ اگر فائل اسکے پاس نہیں ہے تو ضرور اس نے یہیں کہیں چھپا دی ہوگی۔

رنجیت سنگھ نے کمرے میں نظریں دوڑائی ہیں۔ اتنا تو اسے پتا تھا کہ جب اس نے لاک توڑا ہو گا تو الارم بجا ہو گا اور دروازہ بھی آٹو میٹیکلی بند ہو

گیا ہو گا تو باہر تو وہ جانہیں سکتا تھا۔ تو فائل اس نے یہیں کہیں چھپائی ہوگی۔

وہ عزیر کو اپنے ساتھ لے جانے لگے۔ وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ اسکی واپسی کی کوئی امید نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اکیلا بھی انکے ساتھ لڑ کے مر سکتا تھا مگر وہ صرف دعا کی اور اپنے ملک کی سلامتی کے لیے دشمنوں کے سامنے سرنگوں ہوا تھا تا کہ کسی بھی صورت دعا پہ شک نہ کیا جائے۔

www.kitabnagri.com

ڈیڈ پلیز آپ بھی ساتھ ہی چلے جائیں۔ یہ کہیں بھاگ نہ جائے۔ آپ کی جو بھی فائل وغیرہ ہے۔ وہ یہیں ہوئی تو مل جائے گی۔ ابھی آپ بھی انکے ساتھ ہی جائیں۔

سو نیا نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔ میں بھی ساتھ ہی چلتا ہوں۔ تم گیتی کو لے کر کمرے میں جاؤ۔ میں روم کو لاک کر لوں۔

سونیا اوکے کہہ کر گیتی کی وہیل چئی یہ دھکیلتی ہوئی اپنے کمرے میں لے گئی۔

وہ اور ندامت ڈھلنے تک وہیں رہی تھیں۔ ان سے بھی تفسیش ہوئی مگر دونوں نے طے شدہ بیان ہی دیا تھا۔ دعا کا بیان یہ تھا کہ اس شخص نے کرنل رنجیت کو بے ہوش کرنے کے بعد اسے بھی بے ہوش کر دیا تھا اور وہ تبھی ہوش میں آئی تھی جب سونیا اس ہوش میں لائی تھی۔ اسی لیے اسے کچھ نہیں پتا۔

www.kitabnagri.com

شام چھ بجے اس نے سونیا سے جانے کی اجازت چاہی۔

گیتی تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی تم آج رات ادھر ہی رک جاؤ۔

نہیں سونیا۔ کل ہم دونوں کا آپریشن ہے۔ تم ریٹ کرو۔ میں بھی جا کر ریٹ کروں گی۔ ندا بیچاری بھی میری وجہ سے صبح سے یہیں ہے۔ ہمیں اب چلنا چاہیے۔

وہ تھکی تھک سی لگ رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے عزیز کو کھو دیا ہو۔

"اوکے ایز یوش"۔ سونیا اسے باہر گیٹ تک چھوڑنے آئی تھی۔

میں ڈرائیور سے بولوں کہ تمہیں چھوڑ آئے؟ اس نے آفر کی تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں میں نے بابا کو کال کر دی ہے وہ ہمیں لینے آگئے ہیں۔ چلیں ندا؟۔

اس نے جھوٹ بولا تھا

جی جی بلکل۔۔ ندا تیزی سے اسکی وہیل چئی یردھکیل کر آگے بڑھنے لگی۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com whatsapp No : 0316-7070977

باہنے گیتی۔۔ سونیا نے ہاتھ ہلایا۔

باہنے۔۔ اس نے بھی جواباً ہاتھ ہلادیا۔

باہر آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

گیتی حوصلہ کریں۔۔ ندانے اسکو ڈھارس دی تھی۔۔۔ اسے خود بھی بہت افسوس ہو رہا تھا

وہ پیدل سونیا کے گھر سے ہوٹل تک آئی ہیں تھیں۔ سارے راستے وہ روتی اور ندا اسے چپ کرواتی آئی ی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تقریباً آٹھ بجے وہ ہوٹل پہنچیں۔۔ سکندر دعا کے کمرے میں ہی اسکا انتظار کر رہے تھے۔

ندا دونوں باپ بیٹی کو اکیلا چھوڑ کے نیچے ڈائی ننگ ہال میں چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

کہاں تھی تم۔ میرا فون بھی اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔ اور وہ عزیز بھی پتا نہیں کہاں ہے؟ اسے بھی اتنے فون کیے ہیں مگر وہ بھی نہیں جواب نہیں دے رہا تھا۔

سکندر کے تشویش بھرے انداز پہ اس کے دل سے ہوک اٹھی۔ آنکھوں کے کنارے پھر سے گیلے ہونے لگے۔ اس سے بس اتنا کہا گیا۔

بابا آپ کا کام ہو گیا ہے۔۔۔ وہ فائل میرے پاس ہے۔۔۔

بیٹا میں اس وجہ سے پریشان نہیں ہو رہا تھا بلکہ بات کچھ اور ہے۔ ابھی تین گھنٹے قبل پاکستان سے میجر عاصم کی کال آئی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کہہ کر تھوڑا سا رکے۔ اسکی طرف دیکھا

اس نے بتایا کہ۔۔۔ موحد شہید ہو گیا ہے۔

_____هادی

اسکے حواس کھونے لگے۔ اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اور اگلے ہی پل وہ بیٹھے بیٹھے ہی ایک طرف کو جھول گئی۔

www.kitabnagri.com

اس کا شدید قسم کانروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔۔۔

آج موحد کاسوئی م تھا۔ اسکے گھر والے خود کو اب کافی حد تک سنبھال چکے تھے۔ ویسے بھی کسی کے جانے سے زندگی کہاں رکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کسی کے مرنے سے کوئی می مر نہیں جاتا یہ بس کہنے کی حد تک باتیں ہوتی

Posted on Kitab Nagri

ہیں کہ ہم فلاں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اسکے بغیر مر جائیں گے جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ جان سے پیارے لوگوں کو جن کے بغیر زندگی کا تصور ہی مشکل ہوتا ہے، کھونے کے بعد بھی انسان سانسیں لیتے ہوئے پایا جاتا ہے جو ثبوت ہے اس بات کا کہ زندہ رہنے کے لیے اس ظالم دنیا میں سانسیں لینی ہی پڑتی ہیں۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو کونسی ایسی ماں ہوتی جو جوان جہان بیٹے کو لحد جاتے ہوئے دیکھتی اور زندہ رہتی۔ ماؤں کی زندگی تو اسی وقت ہی ختم ہو جاتی ہے باقی سانسوں کا رشتہ تو نبھانا پڑتا ہے جب تک پروردگار چاہے۔۔

تعزیت کرنے والے کہتے تھے کہ صبر کرو تمہارا بیٹا تو شہید ہوا ہے وہ جنت میں گیا ہے اسکے لیے غم نہ کرو۔۔ اللہ نے اسکے لیے بہت بلند درجات رکھے ہیں۔ تم بس دعا کرو

اور موحد کی امی اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اس کے لیے دعا اور اپنے لیے صبر مانگنے لگ جاتیں۔ وہ اس وقت باہر صحن میں عورتوں کے ساتھ بیٹھیں ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نمرہ اپنے کمرے میں تھی۔ سونیا اور عانیہ بھی اسکے ساتھ ہی تھیں۔ وہ دونوں رات کو گھر چلی جاتی تھیں اور صبح صبح آ جاتی تھیں۔ نمرہ سونیا کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی اور وہ دونوں پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔

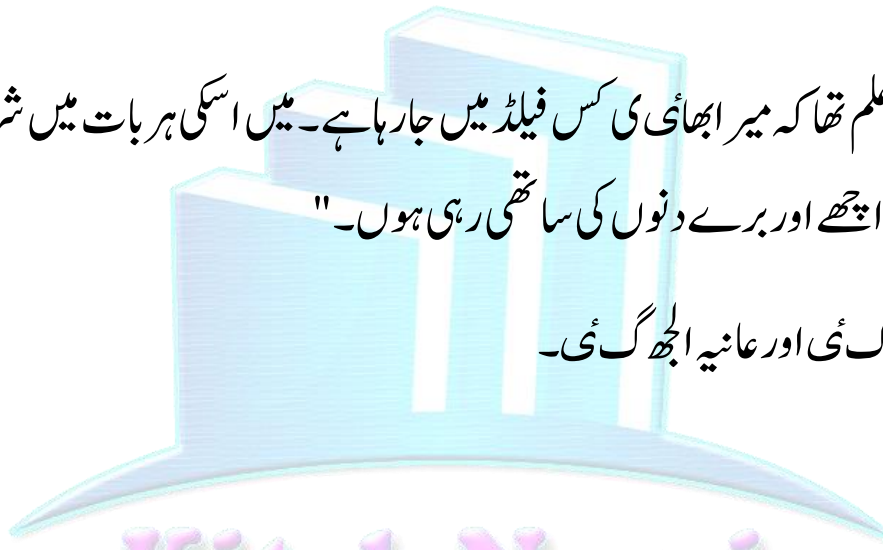
Posted on Kitab Nagri

"نمی تم نے کبھی بتایا ہی نہیں تھا کہ تم تمہارے بھائی کی ایجنٹ تھے۔ یا پھر تمہیں بھی میری طرح معلوم ہی نہیں تھا؟"

عانیہ کے دماغ میں یہ سوال اسی دن سے کلبلا رہا تھا مگر موقع ہی ایسا تھا کہ اس وقت پوچھنا بنتا نہیں تھا اب جبکہ نمرہ بہتر تھی تو اسکے خیال میں اسے ساری بات تفصیل سے کر لینی چاہیے تھی۔

"مجھے شروع دن سے علم تھا کہ میرا بھائی کی کس فیلڈ میں جا رہا ہے۔ میں اسکی ہر بات میں شریک رہتی تھی۔ میں اپنے بھائی کی اچھے اور برے دنوں کی ساتھی رہی ہوں۔"

نمرہ کی آواز گلوگیر ہو گئی اور عانیہ الجھ گئی۔



"کیا میری بہن بھی اسی فیلڈ میں ہے؟" اس نے اپنے شک کی توثیق چاہی۔

www.kitabnagri.com

"اب یہ تو میں نہیں جانتی کیوں کہ میں کبھی بھائی کی کو لیگن سے نہیں ملی۔ تمہیں کیوں ایسا لگتا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"کیوں کہ تمہارے بھائی کی ڈیٹھ والے دن میں نے آپنی کے سب دوستوں کو تمہارے گھر دیکھا تھا وہ سب موحد بھائی کے بھی دوست تھے اور وہ سب بھی تو ایجنٹس ہی ہوں گے نہ تو پھر دعا آپنی بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایک ایجنٹ ہی ہو۔"

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔۔۔ سو نیا اور نمرہ نے تائی ید میں سر ہلایا تھا۔"

"لیکن ایک بات ہے۔" سو نیا نے الجھن سے کہا

"فرض کرو تمہاری بہن بھی اسی فیلڈ سے ہے تو پھر آپنی نے تمہیں بتایا کیوں نہیں۔ نمی کو تو موحد بھائی نے بتایا ہوا تھا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
"ہاں یہی بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی۔ آپنی کو کم سے کم مجھے بتانا چاہیے تھا۔"

"تمہاری اس الجھن کا جواب میرے پاس ہے عانی۔" نمرہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔

"تمہیں تمہاری بہن نے اس لیے نہیں بتایا ہو گا کیوں کہ تم بہت بیوقوف اور نا سمجھ ہو بہت جلد دوسروں پہ بھروسہ کر لیتی ہو۔ تمہارا کیا پتا ایویں شو آف کرنے کے لیے تم پورے کالج میں ڈنڈورا پیٹ دیتی۔"

اسکی اس تلخ سچائی ی پہ عانیہ کامنہ بنا تھا مگر نمرہ اپنی کہے جارہی تھی

"اب مجھے دیکھو عانیہ میں نے اپنے بھائی کی بارے میں کبھی تم لوگوں سے ڈسکس نہیں کیا حالانکہ تم دونوں میری بیسٹ فرینڈز ہو لیکن وہ ہم دونوں بہن بھائی کی کاراز تھا اسی لیے میں نے وہ راز کبھی افشا نہیں کیا۔ اسی طرح میں تم لوگوں کی باتیں اپنی فیملی یا کسی اور کے سامنے نہیں کر سکتی کیوں کہ وہ ہم تینوں کاراز ہیں۔"

کہتے کہتے وہ رکی تھی ایک دم ہی دل نے ڈپٹا تھا "تم نے عانیہ کی بات ڈسکس کی تو تھی موحد بھائی کی سے۔"

"ہاں مگر وہ سب عانیہ کی بھلائی کی لیے بتایا تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔" اس نے اپنے دل کو تسلی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو چھوڑو تم دونوں یہ باتیں۔ ابھی تو یہ بھی کنفرم نہیں ہے کہ آپ اپنی ایجنٹ ہے بھی یا نہیں اسی لیے یہ بحث پھر کبھی کر لیں گے۔"

سونیا نے مداخلت کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"عانی ایک بات سچ سچ بتاؤ گی؟" تھوڑی دیر بعد نمرہ نے آہستگی سے پوچھا

"ہاں پوچھو۔"

"تمہارا بھی بھی سرولی کے ساتھ رابطہ ہے؟ کیوں کہ پہلے تم نے جھوٹ کہا تھا کہ تم نے ان سے ہر تعلق ختم کر لیا ہے جبکہ تم ان سے باقائے دہ ملنے جاتی رہی ہو۔"

نمرہ کے کہنے پہ عانیہ نے مجرموں کی طرح سر جھکا لیا تھا اور سونیا کا تو دکھ کے مارے برا حال تھا۔ اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ عانی یوں بھی کر سکتی ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ دن پہلے تک تھا اب نہیں ہے۔ میں نے ان سے قطع تعلق کر لیا ہے اب میں ان سے بات نہیں کرتی حالانکہ وہ دن میں کئی بار مجھے کال کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر میں نے ان کا نمبر بلاک کر دیا۔ میں نے اپنے دل کو سمجھا لیا ہے۔"

وہ تھکے تھکے سے انداز میں بتانے لگی مگر وہ دونوں ابھی تک بے یقین تھیں۔

"یقین نہیں آ رہا تو میرا موبائل چیک کر لو۔"

اس نے واٹس اپ ان دونوں کے آگے کی اور وائی س نوٹس سنوانے لگی جو ولی نے وقتاً فوقتاً بلاک ہونے سے پہلے بھیجے تھے۔

"چلو یہ تو اچھا ہوا کہ اب کے تم نے واقعی میں پیچھا چھڑا لیا۔" سونیا نے ہاتھ جھاڑے۔

"عانی یہ سب وقتی اور جذباتی سہارے ہیں اصل محبت تو والدین اور بہن بھائی کی محبت ہے۔" نمرہ خوش ہوئی تھی یعنی موحد نے عانی کا معاملہ سنبھال لیا تھا۔ وہ جو عانی کے بارے میں سب کچھ موحد کو بتانے پر گلٹ میں مبتلا تھی اب ریلیکس تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو آپ نے بھی مجھے بہت سمجھایا تھا کہ ماں باپ کی محبت ہر محبت پہ بھاری ہوتی ہے اسی لیے میں نے ولی کی محبت سے دستبرداری کے بدلے یہی شرط رکھی تھی۔"

وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بولتے بولتے یکدم چونک کے رکی تھی۔

"کیسی شرط؟" چونکیں تو وہ دونوں بھی تھیں۔

"کوئی شرط نہیں"۔۔۔ وہ ہکلائی۔

"سیدھے طریقے سے بتاؤ اب تم نے کونسی نئی حماقت کی ہے"۔ نمرہ سخت لہجے میں بولی تھی۔

عانیہ آنکھ میچے وہیں پہنچ گئی جہاں وہ بیٹھے بڑے مزے سے دعا سے اپنی شرط کے بارے میں کہہ رہی تھی۔

"کیسی شرط عانی؟" دعا نے بہت حیران ہو کے پوچھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپی سیمپل سی بات یہ ہے کہ اگر میں ولی کو چھوڑ دوں گی تو بدلے میں آپ کو بھی بابا کو چھوڑنا ہو گا۔"

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"یہ کیا بکواس ہے کہ میں بابا کو چھوڑ دوں۔ تم ہوش میں تو ہو۔ جانتی بھی ہو کہ کیا کہہ رہی ہو؟"

"میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ کیا کہہ رہی ہوں۔ مجھے بابا چاہیں۔ آپ جب واپس آئیں گی تو آپ بابا سے دور رہیں گی تاکہ وہ مجھے پیار دے سکیں۔ اسی صورت میں، میں ولی سے تعلق ختم کروں گی۔"

"عانیہ!"۔ دعا کی آواز میں بے یقینی سی تھی

"سوچ لیں اک محبت کے بدلے دوسری محبت۔"

عانیہ نے سودے بازی کی۔



"ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔" کافی دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی اور کہہ کر فون رکھ دیا۔

عانیہ نے فاتحانہ انداز سے موبائل دیکھا۔ اگرچہ وہ ولی سے محبت کرنے لگی تھی مگر اب وہ بھی محسوس کرتی تھی کہ یہ سب ملنا ملنا ٹھیک نہیں پھر جب دعا نے اس سے بات کی تو اس نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا کہہ رہی ہو عانیہ؟" نمرہ چیخی تھی۔ وہ دونوں اسکی سودے بازی سن کے صدمے میں تھیں۔

"تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا وہ تمہاری بہن ہے اور تمہارے بابا اس کے بھی بابا ہیں۔"

سونیا نے بھی اسے شاکی نظروں سے ملامت کی۔

"تو اور میں کیا کرتی"۔ عانیہ پھٹ پڑی۔

بتاؤ میں کیا کرتی۔ بچپن سے بابا کی محبت میرے حصے میں کم ہی آئی ہے۔ اور اب جب وہ اتنے سالوں بعد وہ واپس آئے بھی ہیں تو ان کو آپنی کے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ ٹھیک ہے میں ان سے خفا تھی مگر انہوں نے بھی تو ڈھنگ سے منانے کی کوشش نہیں کی۔ ہر وقت دعا دعا بس۔ دونوں کمرہ بند کیے گھنٹوں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ آپنی کے آپریشن کے لیے امی بھی تو جاسکتی تھیں نہ۔ وہ ماں ہیں زیادہ اچھے طریقے سے ہینڈل کر لیتیں اور بابا گھر میں میرے ساتھ رکتے مگر نہیں انہیں تو بس دعا سے پیار ہے۔ مجھ سے نہیں۔"

عانیہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔ اک لمحے کے توقف سے وہ پھر گویا ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں ولی کی طرف کبھی راغب نہ ہوتی اگر مجھے بابا کی محبت مل جاتی۔ کیوں کہ جب آپنی ہو اسپٹل میں تھیں تب تک میرا ولی سے بس سلام دعا کی حد تک تعلق تھا کیوں کہ وہ مجھے اچھے لگتے تھے۔ پھر بابا بھی ہماری زندگیوں میں واپس آئے۔ میں ان سے ناراض تھی کہ وہ ہمیں چھوڑ کے کیوں گئے اسی لیے ان سے بات نہیں کی۔ مگر مجھے امید تھی کہ وہ بچپن کی طرح مجھے منالیں گے مگر انکو دعا کی فکر پڑ گئی۔ تب میں نے سوچا کہ بابا کی محبت نہ سہی کسی اور کی سہی۔ اسی لیے میں آہستہ آہستہ ولی کے قریب ہونے لگی۔ جب جب میں دعا اور بابا کو پاس دیکھتی تب تب مجھے گلٹ ہوتا کہ بابا مجھے پیار سے کیوں نہیں مناتے۔ اور اسی لیے میں نے بھی اپنی محبت پانے کی ٹھان لی۔ اب جب میں نے ولی کو چھوڑ دیا ہے تو آپنی کو بھی بابا کو چھوڑنا ہو گا۔"

اس نے آنسو پونچھتے ہوئے آخری فقرہ سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

"تمہاری سب باتیں ٹھیک ہیں۔" نمرہ نے نرمی سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

www.kitabnagri.com

"لیکن شرط اور سودے بازی رشتوں میں آجائے تو ان کا تقدس پامال ہو جاتا ہے۔ ہم پتا نہیں کیوں زندگی میں اپنے پیاروں کی قدر نہیں کرتے پھر انکے جانے کے بعد پچھتاتے رہتے ہیں۔ تم ہمارے گھر کی مثال لے لو۔ موحد بھائی پہلے دونوں بڑے بھائی یوں کو کھٹکتے تھے اور اب جب وہ ہم میں نہیں تو انکو اپنا وہ چھوٹا بھائی یاد آتا ہے جسکو وہ بچپن میں اپنے ہاتھوں سے کھلایا کرتے تھے اور بہت پیار کرتے تھے۔ مگر اب کیا فائی دہ انکے رونے اور پچھتانے سے تو موحد بھائی واپس نہیں آئی گے نہ۔"

"تمہاری بات اور ہے نمرہ۔" اس نے دھیرے سے کہا تھا

"بات میری اور تمہاری نہیں بات رشتوں کی ہے عانی۔ تمہاری بہن کو گولیاں لگی تھیں سوچو اگر وہ زندہ نہ بچ پاتی یا یہ سوچو کہ تمہارے بابا کبھی واپس نہ آتے تو؟ یہ خون کے رشتے شرطوں کی بنیاد پہ قائم نہیں رہتے۔ اگر کبھی تمہارے بابا کو پتا چل گیا تو انکو کتنا دکھ ہو گا کہ ایک بیٹی دوسری کے خلاف سازش کر رہی ہے۔"

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے نمرہ۔" سونیا نے اسکی بات آگے بڑھائی۔

"عانی وہ تم دونوں کے بابا ہیں۔ تمہاری آپنی کو زیادہ وقت دینے کی وجہ انکے ساتھ ہو احادثہ بھی تو ہو سکتا ہے نہ۔ جس حالت میں اس وقت تمہاری بہن ہے وہ ایک باپ کے لیے کیسا کڑا امتحان ہوتا ہے تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ابھی پچھلے مہینے میرے بڑے بھائی کا ایکسڈینٹ ہوا تھا اور میرے ابو امی تو ان کی پٹی سے لگ کر بیٹھ گئے۔ اب ہم باقی بہن بھائی کی جیلس ہونے لگ جاتے کہ ہمارے حصے کا پیار اور وقت بھی انکو مل رہا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

اگلے آدھے گھنٹے تک وہ دونوں عانیہ کو سمجھاتی رہی تھیں اور عانیہ کے چہرے کے تاثرات سے لگ بھی رہا تھا کہ وہ سمجھ گئی ہے۔ اور وہ کس حد تک سمجھی ہے یہ تو آنے والا وقت جانتا تھا۔

اور اسی دن کی بات تھی جب رات کے آٹھ بجے عانیہ کا فون آیا تھا اور اس نے بڑی الجھن سے یہ پوچھا تھا

"نمی مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی آپنی کو گھر میں نہ ہونے کے باوجود میرے اور ولی کے بارے میں کیسے پتا چلا؟"

اور نمرہ نے شانے اچکاتے ہوئے "معلوم نہیں" کہہ کر فون رکھ دیا۔

یہ اسکا اور موحد کا راز تھا۔ وہ ہر گز بھی عانیہ جتنی بے وقوف نہیں تھی جو اپنے بھائی کے راز کو افشا کرتی۔۔۔

www.kitabnagri.com

وطن کی محبت میں ہم آشفٹہ سروں نے

وہ قرض اتارے ہیں جو واجب بھی نہیں تھے

سکندر نے اپنی مدہوش بیٹی کو دیکھ کر ایک سر د آہ بھری۔ اس وقت دعا کے کمرے تھے۔ آج تیسرا دن تھا اور وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کے ذہن کو شدید صدمہ پہنچا ہے اسی لیے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔ وہ دن میں دوبار آ کے دعا کو دیکھ جاتا تھا۔ ڈرپ اور انجیکشن لگا کے سکندر کو تسلی دیتا بقول اسکے کہ ایک دو دن میں وہ ہوش میں آجائے گی۔ کیوں کہ ابھی اسکا اس ذہن صورت حال کو قبول نہیں کر رہا جو ٹینشن کا باعث ہے۔۔۔

"پتا نہیں اسے موحد کا زیادہ صدمہ لگا ہے یا عزیز کا؟" انہوں نے اداسی سے سوچا

عزیر نے انڈیا آنے کے کچھ دن بعد انکو کہا تھا کہ وہ دعا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ سکندر کو کوئی اعتراض نہیں تھا وہ ایک بیٹی کے باپ تھے جسکا آپریشن ہونے والا تھا اور ناکامی

کی صورت میں وہ ساری زندگی معذور ہی رہتی۔ عزیز ہر لحاظ سے اچھا تھا اور دعا کو ہر حال میں قبول کرنے پہ راضی تھا مگر پھر بھی سکندر نے فیصلہ دعا پہ ہی چھوڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ندانے بتا دیا تھا کہ عزیر انڈین آرمی کی تحویل میں ہے۔ وہاں ہونے والے سارے واقعات کی تفصیل من و عن جان لینے کے بعد انکو کوئی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ عزیر کا انجام کیا ہو گا۔ ایک غیر اور دشمن ملک میں ایک جاسوس پکڑا جائے تو اسکی سلامتی کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

وہ اچھے سے جانتے تھے کہ عزیر کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا۔ ان سے بہتر کون جان سکتا تھا۔

عزیر کے بارے میں سوچتے سوچتے منظر بدلا۔ وقت نے لمحوں میں ماضی کا سفر طے کیا۔ اس خوبصورت کمرے کے در و دیوار ایک تنگ اور تاریک کمرے میں ڈھلنے لگے جس کے وسط میں ایک جوان اور صحت مند خوب رو آدمی ایک کمرے میں رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور اسکے سامنے کھڑا ایک سفید چمڑی والا شخص اس سے سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا

Kitab Nagri

"تم اگر کچھ نہیں جانتے تو تم اس علاقے میں کیا کر رہے تھے جہاں ایک بلڈنگ میں ہم نے اس اسپائی کی کور کھا تھا؟"

سکندر کو لگا جیسے وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا۔ تھوڑی دیر پہلے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سنبھال لے گا مگر۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اب ساری خوش فہمیاں کسی بلبے کی مانند پھٹ گئی تھیں۔

وہ جان گیا اب باقی کی زندگی اسے ٹارچر سیل میں گزارنی پڑے گی۔۔۔۔ ایک گمنام کی طرح وہ اپنے وطن اور سب کے لیے گمنام ہونے جا رہا تھا۔

ان لوگوں کو سکندر پہ صرف شک تھا پھر بھی وہ کوئی ی مار جن دینے کو تیار نہیں تھے اسی لیے سکندر کی جان لینے کی بجائے زبان کھلوانے پہ زور دیا گیا۔ اس سفید فام کانام میکس رافٹر تھا مگر اسے اسکے سر نیم رافٹر سے ہی بلایا جاتا تھا۔ وہ نسلا کٹر امریکی تھا اور سی آئی اے میں ایک اہم عہدے پہ تھا۔ اسی سے سکندر کو معلوم ہوا کہ مائی یکل نے ہی سکندر کو اس علاقے میں دیکھ کر اسکی تصویر کھینچی تھی جو بعد ازاں اس نے رافٹر کے حوالے کر دی۔

Kitab Nagri

اپنا شک دور کرنے کے لیے سکندر پہ کونسا ایسا ظلم تھا جو توڑا نہ گیا ہو۔

تین تین دن اسے بھوکا اور پیاسا رکھنے کے بعد جو کھانا دیا جاتا وہ کھانے کے لائق ہی نہ ہوتا۔ اتنی مرچیں ڈالی جاتیں کہ وہ اگلے تین دن اپنی زبان پہ جلن محسوس کرتا رہتا۔

کبھی کبھی اس پہ اتنا تشدد کیا جاتا کہ وہ ادھ موا ہو کے رہ جاتا مگر پھر بھی وہ صرف یہی جملے کہتا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں ایک امریکی ہوں۔ میرا یقین کرو۔ میں نے کوئی ی دھوکا نہیں کیا۔"

پھر ایک دن اسے ایسا انجیکشن لگا دیا گیا جس نے اسکے سارے جسم کو مفلوج کر دیا۔ ہفتوں تک وہ بے بس پڑا رہتا۔ اپنے ہی گند اور غلاظت میں وہ بے بسی سے بعض اوقات رو دیتا۔ خود سے نفرت ہونے لگتی لیکن پھر وہ اسے دوبارہ سے کوئی انجیکشن لگاتے جس سے اس میں زندگی کی رمتق دوڑنے لگتی۔ وہ اپنے آپ کی صفائی کر تا، نہاتا اور خود کو سنبھال لیتا مگر دو دن بعد ہی یہ سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا۔

وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا لیکن اس صورت حال نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ کبھی کبھی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ خود کشی کر لے۔ دن اسی طرح گزرتے رہے اور تشدد کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن یہ ہوا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کمی آتی جا رہی تھی۔ انکے پاس کرنے کو اور بہت سے کام تھے اب ویسے بھی دو سال سے زائی د کا عرصہ گزر چکا تھا۔ وہ بھی اب تھک چکے تھے اس لیے کبھی کبھی رسم پوری کرنے آ جاتے تھے ورنہ سکندر اس تہہ خانے میں پڑا رہتا۔

ایک دن وہ یونہی لیٹا ہوا تھا جب ایک گارڈ اندر داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ میں چھوٹی سی قینچی پکڑی ہوئی تھی۔ سکندر نے اسے دیکھ کر کوئی رد عمل نہیں دیا۔ وہ چپ چاپ چلتے ہوئے اسکے پاس آیا اور اسکے خون آلود

Posted on Kitab Nagri

شرٹ کے دامن سے ایک ٹکڑا کاٹ کر واپس چلا گیا۔ سکندر کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا مگر کیا عجیب تھا وہ سمجھ نہیں پایا۔ یہ گتھی بھی دو دن بعد سلجھ گئی جب دو دن بعد مائی یکل ایک شکاری کتے کے ساتھ اسکے سیل میں داخل ہوا۔

مائی یکل کو دیکھ کر اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی وہ اکثر آتا جاتا تھا۔ ایک دن سکندر نے اس سے پوچھ ہی لیا

-



"مائی یکل تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

جواباً وہ کمینی سی ہنسی ہنستے ہوئے بتانے لگا

"جیکسن تم میرے توسط سے ایک ایجنٹ بنے مگر تم مجھے ڈبل کر اس کر کے زیادہ دولت اور نام کمائو یہ مجھے منظور نہیں تھا۔ باس بہت جلد تمہیں اپنے کاموں کے لیے ہائی رکنے والا تھا اور تمہیں تو پتا ہے وہ پیسے اڑانے میں کتنا فراخ دل ہے بس میں نے سوچ لیا تمہاری جگہ میں اسکے کام کر کے دولت کمائوں گا۔"

"لیکن اس کے لیے مجھے پھنسانے کی ضرورت کیا تھی؟" سکندر نے جھلا کے پوچھا

"تم ویسے بھی اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔ باس کے پاس پیسوں کے علاوہ کاموں کی بھی کمی نہیں ہوتی۔"

"میں نے بھی یہی سوچا تھا مگر وہ حرامی باس تم سے ہی اپنے سارے کام نکلوانا چاہتا تھا اسی لیے میں نے تمہیں راستے سے ہٹانے کا پلان بنایا۔"

باس انڈر ورلڈ کی ایک بڑی مچھلی کا نام تھا۔ اسکا اصل نام تو کچھ اور تھا مگر سب اسے باس ہی بلاتے تھے۔ غدار ہر قوم اور ہر معاشرے میں پائے جاتے ہیں۔ مائی یکل باس کے لیے کام کرتا تھا اور اپنی ایجنسی کی چھوٹی موٹی خبریں بھی اسے دیتا رہتا تھا۔ اسی وجہ سے باس اب تک حراست میں نہیں آیا تھا۔ سکندر کو مائی یکل نے ہی باس سے متعارف کروایا تھا یہ الگ بات کہ باس کو چست، پھرتیلا، ہوشیار اور معاملہ فہم سکندر مائی یکل کی نسبت کہیں زیادہ پسند آیا اور اکثر و بیشتر وہ اپنے کچھ کام سکندر کو سونپ دیتا۔ یہی وجہ مائی یکل اور سکندر کے درمیان حسد کا باعث بنی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر یہ سب میں ان لوگوں کو بتا دوں؟" سکندر کے لہجے میں دھمکی تھی۔

"ہا ہا ہا۔ تم ایسا نہیں کر سکتے کیوں کہ مجھ سے زیادہ تم پھنس سکتے ہو۔ سب بتانے کی صورت میں وہ پہلی فرصت میں تمہیں مار دیں گے۔ ابھی یہ تو امید ہے کہ انہیں تم پہ صرف شک ہے اور وہ کبھی نہ کبھی تمہیں چھوڑ دیں

Posted on Kitab Nagri

گے۔ میرا کیا ہے میں تو آزاد ہوں بھاگ سکتا ہوں یا پھر سارا الزام تم پہ ڈال سکتا ہوں کہ تم مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہے ہو۔ قید میں تم ہو اور مشکل میں بھی تم ہی پڑو گے۔"

سکندر نے لب بھینچ کے اسکو زیر لب گالیوں سے نوازا۔

اور یہ تو شروع دن سے طے تھا۔ ایک خاموش معاہدہ جو ان دونوں کے درمیان طے تھا کہ باس کا ذکر کوئی ہی نہیں کرے گا۔ مائی یکل ٹھیک کہہ رہا تھا اگر باس کا ذکر آتا تو سکندر کی ہی جان جاتی باقی کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔

لیکن پھر بھی ایک دن جب رافٹر سکندر کے پاس پوچھ گچھ کے لیے آیا تو اس نے دبے لفظوں میں اسے مائی یکل پہ نظر رکھنے کو کہا تھا۔ مگر سکندر کو علم نہیں تھا کہ اسکے خلاف اس ذرا سی بات کو رافٹر کس انداز میں مائی یکل سے بیان کرے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ادراک اسے مائی یکل کے ساتھ اس بڑے اور خطرناک سے بل ڈوگ کو دیکھ کر ہوا۔

"میں نے تمہیں وارن کیا تھا کہ تم مجھے نہیں پھنسا سکتے اسکے باوجود تم نے کوشش کی اب نتیجے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

Posted on Kitab Nagri

مائی یکل نے اس شکاری کتے کی رسی ڈھیلی چھوڑتے ہوئے کہا جو سکندر کے خون کی بدبو سے پاگل ہو رہا تھا۔ یقیناً اس دن اسکی شرٹ کا ٹکڑا کاٹنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسکے خون کی بو اس کتے کو سونگھائی ہی جائے۔

"مائی یکل نہیں۔۔ رکو"۔۔ وہ بدحواسی سے چلایا مگر اس نے رسی چھوڑ دی اور خود ہنستا ہوا باہر چلا گیا۔ شکاری کتا چھلانگ لگا کر سکندر پہ پل پڑا تھا۔ وہ اسکے جسم پہ جگہ جگہ کاٹ رہا تھا۔

اگر سکندر نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا تو اس کتے کو بھی دو دن سے بھوکا رکھا گیا تھا اسی لیے وہ بھوک کی اور سکندر اپنے بچاؤ کی جنگ لڑ رہا تھا۔ بہت مشکل سے وہ اٹھا اور ایک جھٹکے سے اس کتے کو اٹھا کر دیوار میں دے مارا مگر اس بار وہ زیادہ شدت سے حملہ آور ہوا۔ بری طرح سے ایک دوسرے کے جسم کو رگیدتے ہوئے وہ گھتم گھتا تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر میرا مرنا اسی کال کو ٹھہری میں لکھا ہے تو ٹھیک ہے مگر اس کتے کے ہاتھوں مرنا مجھے منظور نہیں۔۔"

سکندر نے پوری طاقت سے اک بار پھر اس کتے کو دیوار میں پٹخا۔ اسکی خود کی حالت قابلِ رحم ہو چکی تھی۔ اس بل ڈوگ کے کاٹنے کی وجہ سے پورے جسم سے خون رس رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ہانپ کر بیٹھ گیا۔ وہ تھک گیا تھا مگر کتے کا جوش و خروش کم نہیں ہوا تھا۔ ایک دفعہ پھر وہ حملہ آور ہوا۔ سکندر نے اپنے لمبے لمبے ناخنوں سے اسکا زرخرہ دبانا شروع کر دیا۔ اس کتے کو اپنی پڑگئی۔ جتنی شدت سے وہ اپنا آپ چھڑانا چاہ رہا تھا اتنی ہی طاقت سے سکندر اسکا گلہ دبا رہا تھا۔ پانچ منٹ کی کوشش کے بعد وہ مر چکا تھا۔ اس نے بے دم سا ہو کر اسکو پڑے پھینکا اور خود بھی ہوش و حواس سے بے گانہ ہو گیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہوش آیا تو وہ ایک ہسپتال میں تھا۔ پورا جسم پیٹوں میں لپٹا ہوا تھا۔ درد سے جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ پتا نہیں ان لوگوں کو اس پر رحم کیسے آگیا جو اسے ہسپتال لے آئے۔ اسے پانچواں دن تھا وہاں جب ایک روز رافٹر ڈاکٹر کے ساتھ اسکا جائی زہ لینے آیا۔ وہ جلدی سے سوتا بن گیا۔ اسے سوتا سمجھ کر انہوں نے آپس میں جو گفتگو کی اس نے سکندر کو آزادی کی اک نئی امید دکھائی۔ وہ اب تک فرار نہیں ہوا تھا وہ فرار ہو ہی نہیں سکتا تھا ایسے تحویل میں لینے کے بعد اسکے جسم میں ایک چپ پلانٹ کی گئی تھی۔ وہ بھاگ کر دنیا کے جس مرضی حصے میں پہنچ جاتا مگر آخر کار اس چپ کی وجہ سے پکڑ میں آجاتا اسی لیے وہ اب تک انکے آگے جھکا رہا تھا اور مظالم برداشت کرتا رہا تھا۔ اس کے سوا اور کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔

لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ بس بہت ہو گیا اب اسے فیصلہ کر لینا چاہیے

اگلے دن اسے ڈاکٹر دیکھنے آیا تو اس نے رافٹر کے بارے میں پوچھا۔

"وہ شاید اب کل یا پرسوں آئے ویسے بھی دو دن بعد تمہیں ڈسپارچ کر دیا جائے گا۔ ویسے تمہارا بچنا معجزہ ہے۔ وہ بہت خطرناک کتا تھا۔"

ڈاکٹر اسے انجیشن لگاتے پیشہ ورانہ انداز میں بولا۔

"کیا تمہیں میری ساری کہانی پتا ہے؟" سکندر نے سوال کیا۔

ہاں رافٹر میرا بہت اچھا دوست ہے اس نے تمہارے بارے میں مجھے سب بتایا ہے۔ حیرت ہے اتنے تشدد کے بعد بھی تم نے زبان نہیں کھولی۔ میرا مشورہ ہے جو کچھ جانتے ہو وہ بتا دو تاکہ آئی ندہ تمہارے لیے آسانی ہو جائے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے وارن کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ڈاکٹر۔ میں سب بتانے کو تیار ہوں تم رافٹر سے بولو مجھ سے آ کے مل لے۔"

"کیا واقعی؟ تم سچ کہہ رہے ہو۔"

ڈاکٹر کو بے انتہا حیرانی ہوئی تھی کہاں وہ دو سالوں سے زبان کھولنے پہ راضی نہیں تھا اور کہاں اب سب کچھ بتانے کو تیار ہے۔ شاید اس حادثے نے اسکی سوچ کا رخ بدل دیا ہے۔

"ہاں لیکن پہلے مجھے ایک بات کا جواب دو۔ کیا مائی یکل سے جواب طلبی نہیں کی گئی کہ اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

"اس نے کہہ دیا تھا وہ اس دن اتفاقاً اپنے کتے کے ساتھ تمہیں دیکھنے آیا تھا پھر جو اس میں اسکا قصور نہیں۔ اسکے مطابق تم نے ہی پہلے متشعل ہو کے وار کیا تھا۔ تم سی آئی ی اے کے لیے کسی کام کے تو ہو نہیں اس لیے اتنا خاص نوٹس نہیں لیا گیا۔"

www.kitabnagri.com

ڈاکٹر گہری سانس بھرتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا۔

"میں رافٹر کو کال کر دیتا ہوں وہ شام تک تو لازمی آجائے گا۔"

اور شام میں رافٹر اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھے اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ وہ کیا بتانا چاہتا ہے۔

سکندر آہستگی سے کہنے لگا

"میں نے تمہاری اور ڈاکٹر کی باتیں سن لی تھیں۔ تم اپنی پروموشن کے لیے پریشان ہو اور دوسرا تمہیں ابھی تک انڈر ورلڈ اور مافیا کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل رہا۔"

"تو کیا تم نے مجھے اس لیے یہاں بلایا ہے کہ مجھے بتا سکو کہ تم نے میری باتیں سن لی تھیں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri



وہ برہمی سے اسکی بات کاٹٹا اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ تمہیں تمہاری پریشان کا حل بتا سکوں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر کے کہنے پہ وہ زور سے ہنسا تھا

"سیریسلی؟ جبکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ تمہارے پاس کچھ بہت خاص ہے بتانے کو۔"

Posted on Kitab Nagri

"بیٹھ جاؤ رافٹر بات ہم دونوں کے فائی دے کی ہے۔" اسکے لہجے میں کچھ تھا جو جانے کے لیے مڑتا رافٹر پلٹ کے واپس اسی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"تمہیں مافیا اور انڈر ورلڈ کے بارے میں سب انفارمیشن میں دینے کو تیار ہوں۔"

سکندر نے اسے باس، مائی یگل کے بارے میں سب بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اور مائی یگل دونوں مافیا کے کام کرتے رہے ہیں یہ الزام اس سے کہیں بہتر تھا کہ وہ اسے زندگی بھر کے لیے کسی زندان میں ڈال دیتے۔ رافٹر اس دن یہی بات کر رہا تھا کہ چونکہ اب سکندر کسی کام کا نہیں تو اوپر سے آرڈر ہے کہ اسے کسی بھی انڈر گراؤنڈ جیل میں ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے۔ اب بھی وہ جانتا تھا مافیا سے تعلق کے اعتراف میں زندگی بہت مشکل ہو جاتی مگر زندگی رہتی تو سہی نہ ورنہ دوسری صورت میں موت مقدر تھی۔

Kitab Nagri

"تم مجھے انفارمیشن دو گے؟" رافٹر کو جیسے یقین نہیں آیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"ہاں لیکن میری دو شرطیں ہیں۔"

"ایک تو آزادی اور دوسری؟" رافٹر ذہین آدمی تھا۔

"جو چمیرے جسم میں پلانٹ کی گئی ہے اسے نکالنا ہو گا۔" سکندر نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"اگرچہ تم شرطیں منوانے کی پوزیشن میں نہیں ہو مگر پھر بھی میں سوچوں گا۔ اس لیے وقت ضائع کیے بغیر شروع ہو جاؤ۔"

"میں اور مائی یکل نچلے درجے کے ایجنٹ تھے۔ چھوٹے موٹے کام کرتے تھے اس لیے اتنی آمدنی نہیں ہو پاتی تھی۔ پھر مائی یکل نے مجھے مافیا اور باس سے ملوایا اس طرح ہم ڈبل ایجنٹ بن کے مافیا کے لیے بھی کام کرنے لگے۔ آہستہ آہستہ مجھے مائی یکل کے تیور بدلتے دکھائی دیے لگے۔ وہ مجھے اپنی کمائی میں حصہ دار سمجھنے لگا۔ پھر اس نے اپنا راستہ صاف کرنے کے لیے مجھے پھنسا دیا۔ اس دن اس علاقے میں بھی اسی نے مجھے بھیجا تھا۔"

www.kitabnagri.com

سکندر نے دھڑلے سے جھوٹ بولا۔

"اتنے عرصے میں نے یہ سب اس لیے نہیں بتایا کہ کہیں مافیا سے تعلق ہونے پہ مجھے اور مائی یکل کو جان سے نہ مار دیا جائے۔ میں نے یہ فیصلہ پہلے ہی کر لیا تھا اسی لیے مائی یکل نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے۔ تمہیں ترقی

Posted on Kitab Nagri

چاہیے اور مجھے آزادی اگر میں تمہیں ساری معلومات دے دوں تو تمہاری ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اور ہو سکتا ہے انکو پکڑنے پہ تمہیں کوئی ایوارڈ بھی دیا جائے۔"

"تمہاری کہانی اچھی ہے مگر میں زبانی کلامی باتوں پہ یقین نہیں کر سکتا۔" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ سڑک پہ ٹریفک سست روی سے چل رہی تھی۔ اس کی زندگی بھی تو اسی ڈگر پہ تھی۔ حالانکہ وہ سینٹی رتھاپرو موشن اسے ملنی چاہیے تھی مگر سام نے چونکہ خطرناک دہشت گرد پکڑوائے تھے اسی لیے وہ ترقی کے زینے پہ اس سے پہلے قدم رکھ گیا۔

"تمہیں ثبوت چاہیے تو میرے بینک کے لا کر سے جا کر نکال لو۔ مگر اس کے بعد بھی اگر تمہیں مائی یکل پہ ذرا برابر بھروسہ ہو تو اسکی نگرانی کروالینا میں جانتا ہوں وہ کس دن باس کے پاس جاتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

سکندر نے سکون سے بات مکمل کرنے کے بعد اسے ایک بینک کے لا کر کا کوڈ بتایا۔

"ٹھیک ہے میں ضرور چیک کرنا پسند کروں گا کہ تم کس حد تک سچے ہو۔" وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اور سنو"۔۔ سکندر کی آواز پہ وہ پلٹا۔

"تمہارے پاس اگر انڈر ورلڈ اور مافیا گینگ کی ساری تفصیلات بھی آجائیں پھر بھی تم انکو گرفتار نہیں کر پاؤ گے۔ تمہیں اسکے گینگ میں اپنا ایک بندہ پلانٹ کرنا پڑے گا جو پل پل کی خبر دے سکے اور سب سے بڑی بات وہ اس پہ اعتبار بھی کرتے ہوں۔ اور اس کام کے لیے مجھ سے بہتر شخص پورے نیویارک میں نہیں ہو گا۔"

سکندر نے سوچ سمجھ کے گیم کھیلی تھی۔ اگر وہ ڈوبے گا تو مای یکل کو بھی سزا ملنی چاہیے۔ تکیے پہ سر رکھتے ہوئے آنکھیں موند کر اس نے سوچا تھا۔

باقی کے مرحلے سکندر کی توقع کے عین مطابق ہوئے تھے۔ اسے چھوڑ دیا گیا اور قانونی گواہ بننے کا موقع دیا گیا۔ ہاں چپ ابھی بھی اسکے اندر تھی۔ وہ رہا ہوتے ہی سیدھا باس کے پاس پہنچا تھا اور اسے یہ یقین دلانے میں کامیاب رہا تھا کہ اتنے عرصے قید کی مشقتوں کے باوجود اس نے زبان نہیں کھولی اور انعام کے طور پہ باس نے اسے اپنا دایاں ہاتھ بنا لیا۔ سکندر دریا میں رہتے ہوئے مگر مچھوں سے بیر پال رہا تھا مگر یہ مجبوری تھی۔ اس نے ڈبل ایجنٹ بن کے کام کرنا شروع کر دیا۔ مافیا کی خبریں سی آئی اے کو دیتا اور کبھی انکی خبریں مافیا کو۔

Posted on Kitab Nagri

اچھی بات یہ تھی کہ مائی یکل کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس نے سن کے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"مجھے افسوس ہے میرے دوست مگر تم اسی لائی ق تھے۔"

تبھی اسے پتا چلا کہ باس کے سی آئی ی کے اندر بھی ذرائع ہیں۔ اب باس اس پہ اس حد تک اعتبار کرتا تھا کہ اس سے کچھ نہ چھپاتا۔ وہیں اسے پتا چلا کہ ایک پاکستانی ولید نامی شخص جو بیک وقت را اور سی آئی ی اے دونوں کا ایجنٹ تھا، نیویارک میں لڑکیاں سمگل کر کے بھیجتا تھا اور سی آئی ی اے کو اپنے ملک کی خبریں بھی دیتا تھا۔ سکندر نے اس ولید نامی آدمی کا بائی یو ڈیٹا معلوم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ساتھ ساتھ وہ اپنا کام بھی جاری رکھے ہوئے تھا۔ ایک ہفتے بعد ایک بڑی شپ آنی تھی جس میں ہتھیاروں کی کھیپ تھی۔ یہ شپ ٹیکساس سے آنی تھی۔ یہ بہت بڑا سودا تھا۔ اگر عین موقع پہ سب دھر لیے جاتے تو ساری زندگی جیل میں گزرتی۔ سکندر نے یہ اطلاع سی آئی ی اے کو دے دی اور یوں مافیا کے دو بڑے گروہ ثبوتوں کے ساتھ دھر لیے گئے۔

اسے آزادی کا پروانہ مل گیا۔ اس کے جسم سے چپ بھی نکال دی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم اب امریکا میں نہیں رہ سکتے۔ تمہیں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جانا ہو گا۔ اگرچہ تم نے ہماری بہت مدد کی ہے مگر مت بھولو کہ پہلے غداری بھی کر چکے ہو اسی لیے تمہیں زندہ چھوڑ کے جلا وطنی کی سزا سنائی جاتی ہے۔ تم اب کبھی امریکا میں واپس نہیں آ سکتے۔"

رافٹر نے اسے یہ خبر سنا کر گویا اس میں ایک نئی زندگی پھونک دی۔ وہ اب اپنے وطن واپس جاسکتا تھا جہاں اسکی جڑیں تھیں، اسکے پیارے تھے۔ ابھی انکو بھی تو جا کر ڈھونڈنا تھا۔ پانچ برس بیت چکے تھے۔ اس نے پانچ سالوں بعد ہیڈ کو اڑا اطلاع کی کہ وہ زندہ ہے اور اب واپس آرہا ہے۔

بلا آخر آزمائش تمام ہوئی۔۔ بارہ برس کی کٹھن اور تکلیف دہ آزمائش ختم ہوئی۔ وقت نے جوانی لے لی، رشتے لے لیے اور عمر کے اتنے قیمتی سال لے لیے مگر وہ پھر بھی خوش تھے کہ وہ جاتے جاتے اپنے ملک کے ایک اور غدار کا نام اپنے ساتھ لیے جا رہے تھے۔ اور اسی غدار کو پکڑنے کے سلسلے میں ہی تو وہ اپنی بیٹی سے ملے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دعا کا خیال آتے ہی وہ چونک گئے۔ ماضی سے حال میں آگئے۔ انہوں نے اپنے ماضی کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا۔ مگر عزیر کی وجہ سے وہ بے اختیار سوچنے پہ مجبور ہو گئے۔ وہ پکڑا جا چکا تھا اور وہ ہر گز بھی نہیں چاہتے تھے کہ اس کے ساتھ بھی ویسا ہو جیسا ان کے ساتھ ہوا تھا۔

جاسوسوں کی زندگی بہت ناقابل یقین ہوتی ہے۔ یہ دشمنوں کے ملک میں اپنے ملک کی آنکھیں ہوتے ہیں۔ پکڑے جائیں تو اس وطن کی مٹی بھی نصیب نہیں ہوتی جسکے لیے وہ موت ساتھ لیے گھومتے ہیں۔

گمنامی کی زندگی گزارتے ہیں مگر پھر بھی کچھ لوگ۔۔۔۔ اپنے وطن کے لوگ جب منہ بھر بھر کے آئی ی ایس آئی اور افواج پاکستان کو باتیں سناتے ہیں۔ انکی بس ایک ہی رٹ ہوتی ہوتی ہے۔

فوج بجٹ کھاتی ہے۔ ارے بھئی کونسا بجٹ؟ وہ بجٹ جس کے مطابق عیاشی کرنے والوں کی تنخواہ لاکھوں اور کڑوروں میں ہوتی ہے اور جانیں لٹانے والوں کی چند ہزاروں میں۔

وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہر فوج کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک اور اسکے باشندوں کی حفاظت کرتی ہے۔ وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ احسان نہیں ہم پہ، نوکری کرتے ہیں اور تنخواہ لیتے ہیں یہ لوگ۔ کوئی ی ان احسان فراموشوں سے کہے کہ تم کیوں نہیں کر لیتے یہ نوکری۔ تمہیں بھی تو تنخواہ ملے گی۔ ذرا باڈر پہ چوبیس چوبیس گھنٹے تپتی دوپہر میں پہرہ اڑے کے دیکھو۔ سیاچن کے گلشیشی یر زمیں برف کو اپنا بستر بنا کے دیکھو۔ ارے اپنے بدن کے کسی حصے پہ گولی کھا کے دیکھو کہ یہ کیسے لگتا ہے۔ یہ بجٹ، فرض اور نوکری کی باتیں ناک کے رستے باہر نہ نکلیں تو پھر کہنا۔

Posted on Kitab Nagri

ایسے لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ جب جب اس ملک پہ کوئی مصیبت آئی ہے تب تب فوج باہر نکلی ہے۔ زلزلہ ہو یا سیلاب یا کوئی اور آفت ناگہانی وطن کے محافظوں نے ہمیشہ آگے بڑھ کر سب کچھ سنبھالا ہے۔ تب یہ کیوں نہیں کہتے کہ فوج کا کام تو باڈر پہ ہے یہ یہاں کیوں ہے؟ اسکا کام نہیں ہے کہ زخمیوں کو اپنے کاندھوں پہ لاد لاد کے ہسپتال کی جانب دوڑے یا فائی ربر گیڈ کے عملے کے ساتھ کہیں لگی ہوئی آگ بجھائے۔ تب پھر انکی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔

فوج اور گمنام سپاہیوں کو ہر محاذ پہ لڑنا پڑتا ہے مگر جب اپنے ہی ایسی باتیں کریں تو اس محاذ پہ وہ کیا کریں؟

"امی"۔۔۔ دعا کی ہلکی سی آواز پہ وہ سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آرہی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات نے ہر طرف اپنے پر پھیلا لیے تھے۔ آسمان پہ کہیں کہیں تارے روشن تھے۔ اگست میں یوں تو کافی جس ہو جاتی ہے مگر آج کل موسم متعطل تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ فاطمہ کے ساتھ انکے بیڈ پہ کروٹیں بدلتی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر نیند آہی نہیں رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ باہر صحن میں آگئی۔ دماغ کو کھلا چھوڑ دو تو یہ کہاں قابو میں آتا ہے۔ اسکے ذہن میں نمرہ کی باتیں گونجنے لگیں۔

"بات میری اور تمہاری نہیں بات رشتوں کی ہے عانی۔ تمہاری بہن کو گولیاں لگی تھیں سوچو اگر وہ زندہ نہ بچ پاتی یا یہ سوچو کہ تمہارے بابا کبھی واپس نہ آتے تو؟ یہ خون کے رشتے شیطوں کی بنیاد پہ قائم نہیں رہتے۔ اگر کبھی تمہارے بابا کو پتا چل گیا تو انکو کتنا دکھ ہو گا کہ ایک بیٹی دوسری کے خلاف سازش کر رہی ہے"

"کیا واقعی میں سازش کر رہی ہوں؟"

اس نے خود سے سوال کیا۔

"یہ سازش نہیں تو اور کیا ہے؟" جواب کی بجائے اندر کہیں سے سوال آیا تھا۔

ہلکی سی ہوا کی سرسراہٹ کی آواز گونجی تھی۔ آسمان پہ اسی پل اک اور ستارے کا اضافہ ہوا تھا۔ وہ بے نیازی سے ہاتھ باندھے سوچوں میں مگن تھی

Posted on Kitab Nagri

"یہ میرا حق ہے کہ بابا بھی مجھ سے پیار کریں۔"

"تم نے کونسا اپنا کوئی فرض پورا کیا ہے جو تمہیں حق کی پڑی ہے۔"

"مجھے صرف بابا کا پیار چاہیے۔ اسی لیے میں نے یہ سب کیا ہے۔ کیا میں انکی بیٹی نہیں؟ مجھے ان کا پیار چاہیے۔" کوئی اس کے اندر چیخا تھا۔

"تو کیا آپ کو نہیں چاہیے؟ وہ بھی تو بابا کی بیٹی ہے تم صرف اپنے بارے میں کیوں سوچ رہی ہو؟"

"چپ ہو جاؤ۔" اپنے اندر کی جنگ سے گھبرا کے وہ دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھ کے چیختی تھی۔ بھاگتے ہوئے وہ کمرے میں چلی گئی مگر وہ جانتی تھی کہ نیندا سے پھر بھی نہیں آئے گی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اگرچہ وہ ایجنٹ تھی اور اس فیلڈ میں زندگی اور موت کا کوئی ی پتا نہیں ہوتا مگر تھی تو ایک لڑکی۔۔ نازک دل اور کمزور اعصاب کی۔

وہ پہلے ہی اپنی آنکھوں کے سامنے عزیر کو زندگی سے دور جاتا دیکھ چکی تھی۔ سارے رستے وہ روتے آئی تھی پھر سکندر نے جب ہادی کا بتایا تو وہ یہ جھٹکا برداشت نہیں کر پائی۔

ابھی وہ ہوش میں آچکی تھی۔ ہادی جاچکا تھا اور عزیر کی زندگی کی بھی کوئی امید نہیں بچی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ میں اب کیا کروں گی؟ کیسے زندگی گزاروں گی۔ وقت نے ایک بہترین دوست اور ایک بہترین ہم سفر کی رفاقت اس سے چھین لی تھی۔

وہ بہت گم صم ہوگئی تھی۔ کبھی ہادی کے خیال آنے لگتے تو کبھی عزیر کی باتیں یاد آنے لگتیں۔

www.kitabnagri.com

دل زیادہ گھبرانے لگا تو اس نے ارتج کو کال ملائی۔۔

"اسلام علیکم ماہین میڈم کیسی ہیں آپ؟ میں اتنے دنوں سے آپ کو کال ملا رہی تھی مگر پھر انکل نے بتایا کہ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔ اب تو ٹھیک ہیں نہ؟ زیادہ ٹینشن والی بات تو نہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

ارتج نے کال اٹھاتے ہی ایک سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ تم بتاؤ پاکستان میں سب کیسے ہیں؟" وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئی پوچھنے لگی۔

"بظاہر سب ٹھیک ہیں مگر"۔۔ ارتج کی آواز بھراگئی۔

"سب ہادی کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اسکے بغیر دل ہی نہیں چاہتا کچھ کریں۔ قدم قدم پہ اسکے قہقہے بکھرے ہوئے ہیں۔۔ اسکی باتوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ وہ بہت یاد آتا ہے۔"

اسکی آنکھوں میں بھی نمی آنے لگی۔ خود کو سنبھالتے ہوئے وہ ارتج کو تسلی دینے لگی۔

www.kitabnagri.com

"اسکے لیے آنسو مت بہاؤ ارتج۔ وہ شہید ہے اور شہیدوں کے لیے روتے نہیں۔ وہ تو بہت خوش قسمت تھا جو ہم سب پہ بازی لے گیا۔ تمہیں پتا ہے میں ہادی کو ہمیشہ اپنے سینے میں ہونے پہ چڑایا کرتی تھی۔ لیکن اب دیکھو وہ پہلے شہید ہو کے سینے میں ہو گیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"وہ آپ کو بہت یاد کرتا تھا۔ کہتا تھا ماہین میڈم واپس آئی گی تو ہم سب ان سے انکی صحت یابی کی ٹریٹ لیں گے۔" ارتج نے ہولے سے کہا۔

اس سے سن کے ضبط نہ ہو سکا بے اختیار رونے لگی۔

"ابھی آپ مجھے کہہ رہی تھیں کہ شہدوں کے لیے روتے نہیں اور اب خود رو رہی ہیں۔" ارتج نے شکوہ کیا۔

"میں۔ میں کب رو رہی ہوں۔" اس نے آنسو پونچھے۔

"اچھا میں فون رکھتی ہوں مجھ سے اس طرح بات نہیں کی جائے گی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا میں آپ کو اس کی آخری تصویر بھیجوں جو میں نے آپ کے لیے اسکے جانے سے پہلے لی تھی؟"

"نہیں۔۔۔ اس نے شدت سے انکار کیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے نہیں دیکھنا وہ وقت رخصت کیسا لگ رہا تھا۔ میرے تصور میں وہ جیسا ہے ہنستا کھکھلاتا ہوا اسے ویسے ہی رہنے دو۔ میں نہیں چاہتی جب بھی وہ مجھے یاد آئے تو اس کا کفن میں لپٹا زندگی کی رمتق سے عاری چہرہ میرے سامنے آجائے۔ میں اسے ویسے ہی اپنے خیالوں میں زندہ رکھنا چاہتی ہوں جیسا وہ تھا۔"

اس نے فون رکھ دیا۔ اس نے ابھی اور بہت کچھ

ارتج سے پوچھنا تھا مگر ہائی کے ذکر نے کؤئی اور بات کرنے ہی نہیں دی۔
دروازے پہ دستک ہوئی تو اس نے جلدی سے آنکھوں میں آئی می نمی صاف کی۔

ندا کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"گیتی جلدی سے کھانا کھاؤ پھر ہم باہر جائیں گے تاکہ آپکا دل بہل جائے۔"

اسکی بات سن کے اسکے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔ یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔ وہ سونیا کے ذریعے بھی تو عزیر کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ کم از کم وہ زندہ ہے اتنا ہی پتا چل جائے تو اسکے دل کو تسلی ہو جائے گی۔ پھر وہ آگے کے لیے کچھ اور سوچ لے گی۔

وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔ وہ کھا چکی تو ند اڑے اٹھا کے لے گئی۔ کچھ دیر بعد واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹشو باکس تھا۔ کچھ ٹشو دعا کی طرف بڑھاتے وہ مصروف سے انداز میں کہنے لگی

"گیتی میں سوچ رہی ہوں آج ہم پارک چلتے ہیں۔ آپ وہاں جاؤ گی تو بہت اچھا فیل کرو گی۔ تازہ ہوا کھانے سے آپکا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔"

اس نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور ندا کی طرف دیکھا۔

"ندا ہم یہاں سے سیدھا سونیا کے گھر کی طرف جائیں گے۔ ٹھیک ہے؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ندا اک لمحے کو چپ سی ہو کے رہ گئی۔ اسی پل دستک دے کے سکندر آگئے۔

"بابا میں ندا سے کہہ رہی تھی کہ ہم سونیا کے گھر چلتے ہیں۔ وہاں سے عزیز کے بارے میں کچھ نہ کچھ پتا چل ہی جائے گا۔" وہ پر جوش ہو کے کہنے لگی۔

سکندر بھی کچھ بولتے بولتے چپ ہو گئے۔

"کیا بات ہے آپ دونوں چپ کیوں ہو گئے؟ بابا میں سونیا کے گھر چلی جاؤں نہ؟"

سکندر نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں بابا؟" اسے بے چینی ہوئی۔

"بلیسومی بابا میرے وہاں جانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اس دن کسی کو مجھ پہ شک نہیں ہوا تھا۔ اب اگر میں نہ گئی تو پھر ہو سکتا ہے وہ مجھ پہ شک کریں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بیٹا آپ وہاں نہیں جاسکتیں۔" سکندر نے تاسف سے کہا۔

"چار دن پہلے سونیا کا آپریشن ہوا تھا جو کامیاب نہیں ہوا کیوں کہ کینسر لاسٹ سٹیج پہ تھا اور۔۔۔ اسکی ڈیٹھ ہو گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

سکندر کے الفاظ چابک کی طرح اس پہ پڑے۔

"سونیا کی ڈیبتھ؟ مائی ی گاڈ"۔ اسے یقین نہیں آیا۔

سونیا سے اگرچہ اسکا دل کا رشتہ نہیں تھا۔ وہ محض اپنے مقصد کے لیے اسکی دوست بنی تھی مگر پھر بھی اتنے دن اس سے ملتے ہوئے سونیا سے انسیت سی ہو گئی تھی۔ اسے اسکی موت کا دکھ ہوا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ دکھ بھی تھا کہ سونیا کی وفات کے ساتھ ہی عزیز تک پہنچنے کے تمام راستے بھی بند ہو گئے تھے۔ اسے موہوم سی امید تھی کہ وہ کسی بھی طرح سے سونیا کے ذریعے کرنل رنجیت سنگھ سے عزیز کی بابت دریافت کر لے گی مگر شاید قسمت کو یہ منظور ہی نہیں تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیڑ کو دیمک لگ جائے یا آدم زاد کو غم

دونوں ہی کو امجد ہم نے بچتے دیکھا کم

تاریکی کے ہاتھ پہ بیعت کرنے والوں کا

سورج کی بس اک کرن سے گھٹ جاتا ہے دم

رنگوں کو کلیوں میں جینا کون سکھاتا ہے
شبم کیسے رکنا سیکھی! تتلی کیسے رم

آنکھوں میں یہ پلنے والے خواب نہ بجھنے پائیں
دل کے چاند چراغ کی دیکھو، لونہ ہو مدھم

ہنس پڑتا ہے بہت زیادہ غم میں بھی انسان
بہت خوشی سے بھی تو آنکھیں ہو جاتی ہیں غم

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.....

اسکو بھی تو غم لگ چکا تھا جو اندر ہی اندر دیمک کی طرح اسکو کھا رہا تھا۔ اسے لگتا تھا جیسے اسکی زندگی میں بھی
اندھیرا ہو گیا ہے۔ وہ تاریکی میں اس قدر گم رہتی کہ رشتی آنکھوں میں چھپتی۔ اسے رنگوں، تتلیوں، پھولوں اور

Posted on Kitab Nagri

کلیوں سے کوئی ی شغف نہیں رہا تھا۔ دل تھا کہ چراغ کی مانند جل رہا تھا۔ ان چراغوں کی تپش نے اسکی آنکھوں میں بے خوابوں کو خاکستر کرنا شروع کر دیا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کب اور کیسے وہ سرزمینِ محبت پہ قدم رکھتی گئی۔ اور اب جب کے خود اسے ادراک ہو چکا تھا تو قسمت اس پہ کھڑی ہنس رہی تھی۔

وہ سارا سارا دن کمرے میں گزار دیتی۔ اسکی واحد اکیٹھوٹی سونیا کے گھر جانا تھا جو اب ممکن نہیں تھا۔ اب جب سونیا ہی نہیں تھی تو وہ کس حیثیت سے اسکے گھر جاتی۔

نداز بردستی اسے باہر لان میں لے جاتی۔ اس سے باتیں کرتی تو اسکا دل بہل جاتا۔ کچھ دیر کے لیے پریشان کن سوچوں سے نجات مل جاتی۔ کبھی کبھی تو اسکا دل چاہتا تھا کہ اڑ کے اپنے وطن اپنے گھر پہنچ جائے مگر سکندر کو ابھی ایک دو ضروری کام تھے اور وہ عزیز کو بھی تلاش کر رہے تھے۔ اسی لیے رکنا ضروری تھا اور وہ خود بھی عزیز کے بغیر واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

سکندر چاہتے تھے کہ اسکا آپریشن یہیں ہو جائے۔ جب تک وہ چلنے کے قابل ہوتی تب تک سارے کام بھی ختم ہو جاتے۔ ویزے کی مدت ختم ہونے میں ابھی تین ماہ اور کچھ دن رہتے تھے۔ اسی لیے وہ مطمئن تھے کہ سب پلاننگ کے مطابق ہو جائے گا۔

آج بھی اسی سلسلے میں وہ اسے لے کر ہسپتال آئے ہوئے تھے۔ اسکی خواہش پہ ڈاکٹر عائشہ سے اپائی نمٹنے لے کے وہ اس وقت انکے کیبن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

سکندر چاہتے تھے کہ ایک دو دن میں اسکا آپریشن ہو جائے۔ وہ انہیں ڈاکٹر عائشہ سے گفتگو کرتا چھوڑ کے باہر آگئی۔ اسکا رخ ڈاکٹر نیہا کے کیبن میں تھا۔ دروازہ ناک کر کے وہ اندر داخل ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"گیتی!" ڈاکٹر نیہا کو جیسے اسکے آنے کی امید نہیں تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟" اس نے رسماً پوچھا اور نہ اس کی حالت صاف ظاہر تھی بیٹی کی جدائی نے اسے توڑ کے رکھ دیا تھا۔ کھونے کا دکھ کیا ہوتا ہے وہ سمجھ سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ایم سوری میں پہلے نہیں آسکی۔ میں نے سوچا آپ تھوڑا سٹیل ہو جائیں پھر میں آؤں گی۔ مجھے پتا بھی نہیں تھا یہ تو تین دن پہلے جب میں ٹھیک ہوئی تو ڈیڈ نے مجھے بتایا۔"

اس نے شرمندگی سے ایکسکوز کیا۔

"اصل میں مجھے روایتی فقرے بول کے تسلی نہیں دینی آتی۔ کسی کا دکھ اتنا بڑا ہو اور آپ اسے کہیں کہ حوصلہ کرو یا صبر کرو۔ مجھے اس لمحے تسلی دلا سنے کے سارے الفاظ ہیچ لگنے لگتے ہیں۔ اسی لیے میں فوراً نہیں آسکی۔"

"اٹس اوکے۔ اب سونیا واپس تو نہیں آسکتی جو تم سے جھگڑ لیتی تھی کہ لیٹ کیوں ہو؟"

وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے۔ حقیقت میں اسے واقعی بہت دکھ ہو رہا تھا۔ کسی بھی مذہب، ملک اور دشمنی سے بالاتر ڈاکٹر نہیں اس وقت صرف ایک ماں تھی جسکی جوان بیٹی مر گئی تھی۔

"اسکی ڈیڈہ کیسے ہوئی؟" چند ثانیے بعد اس نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اسکا کینسر لاسٹ سیٹیج پہ تھا اور آپریشن میں بھی نوے فیصد رسک تھا۔ جو تھوڑے بہت دن اسکی زندگی کے بچے تھے میں نے وہ بھی چھین لیے۔ میں نے ہی اسکا آپریشن کروانے کی حامی بھری تھی۔"

ڈاکٹر نیہا کی آواز گلوگیر ہو گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ دبایا۔

"آپ اپنے آپ کو قصور وار مت سمجھیں۔ جو ہماری قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اس کی زندگی بس اتنی ہی تھی۔ اس کے لیے دعا کیا کریں۔"

پھر لہجے کو سرسری بنا کر پوچھنے لگی۔

انکل کیسے ہیں؟

"کیسے ہوں گے وہ بھی بہت صدمے میں ہیں۔ ہماری اکلوتی اولاد تھی سونیا۔ ایشور اسکی آتما کو شانتی دے۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آتا کہ وہ چھوڑ کے چلی گئی ہے۔ ایسا لگتا ہے گھر جاؤں گی تو کسی کونے سے ممی ممی کہتی دوڑتی چلی آئے گی۔"

وہ آنسو صاف کرنے لگی۔ دعا نے اسے پانی کا گلاس پکڑا لیا۔ وہ گھونٹ گھونٹ پینے لگی۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کھونے والے کے دکھ میں گھڑی تھیں۔ کچھ دیر بعد نیہا نے خود کو سنبھال لیا۔ اسکی طرف دیکھ کے مسکراتے ہوئے بتانے لگی

Posted on Kitab Nagri

"سونیا تمہاری بہت تعریف کرتی تھی۔ تمہاری باتیں اسکے اندر مایوسی کو ختم کر دیتی تھیں۔ وہ آپریشن روم میں جانے سے پہلے تم سے بات کرنا چاہتی تھی مگر پتا چلا کہ تم ہوش میں نہیں تھی۔ پھر تمہارے ڈیڈ نے بتایا تھا کہ تمہارے دوست کی ڈیڈ ہو گئی تھی اسی لیے تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا۔"

"جی اس دن دو بڑے حادثے میرے منتظر تھے۔"

وہ نظریں جھکائے بولی

"پھر سونیا کی ڈیڈ نے اور بھی افسردہ کر دیا۔ خیر چھوڑیں ایک بات پوچھوں؟"

"ہاں پوچھو۔"

"اس دن جو آدمی انکل کی سٹڈی میں گھسنا تھا وہ کون تھا اور وہ وہاں کیوں آیا تھا؟" اس نے محتاط لہجے میں پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"پتا نہیں گیتی تمہارے انکل نے بس اتنا ہی بتایا ہے کہ وہ کوئی جاسوس ہے اور کوئی اہم راز چرانے آیا

تھا۔ اس سے زیادہ نہ میں نے پوچھا اور نہ انہوں نے بتایا۔"

دعا کو سن کے مایوسی ہوئی۔ یعنی اسے بھی کچھ علم نہ تھا۔

"یہ بتاؤ تمہارا آپریشن کب ہے؟" ڈاکٹر نیہانے پوچھتے ہوئے فون اٹھایا پھر اسکی طرف دیکھا۔
"تم جو س لوگی یا کولڈ ڈرنک؟"

"کچھ نہیں میں اب چلوں گی۔ بابا ڈاکٹر عائی شہ سے آپریشن کی ڈیٹ لے رہے ہیں امید ہے ایک دو دن تک کی ڈیٹ مل جائے۔"

"چلو اچھا ہے پھر تو تم ادھر ہی ایڈمٹ ہو جاؤ گی۔ میرا بھی دل بہلا رہے گا۔"

"اوکے بائے پھر ملتے ہیں ہو سکتا ہے کل ہی مجھے ایڈمٹ کر لیا جائے۔" وہ رسمی سا مسکرا کر کہتی ہوئی
دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

جس دن اسکا آپریشن تھا اس دن وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔ پاکستان سے سبھی نے کال کر کے اسے تسلی دی تھی مگر پھر بھی زندگی کتنی بے یقین چیز تھی وہ جانتی تھی۔

"میرا بیٹا فکر نہیں کرو میجر آپریشن نہیں ہے اسی لیے ڈرنے والی کوئی بات نہیں۔ اللہ سب بہتر کرے گا۔"

انہوں نے اسے اسکا ماتھا پہ بوسہ دیتے ہوئے ڈھارس بندھائی۔

وہ بہت ڈر رہی تھی مگر خیرت رہی اور آپریشن کامیابی سے ہو گیا۔ ابھی اسے کچھ عرصہ پھر سے وہیل چنئی پر پہ گزانا تھا اور اسکے بعد آہستہ آہستہ بیساکھی اور پھر اسٹک کے سہارے۔۔ تقریباً چھ ماہ کے عرصے میں وہ مکمل طور پہ ٹھیک ہو جاتی۔ اپنے پیروں پہ چلنے کے قابل رہ جاتی۔

ندا بہت جانفشانی سے اسکا خیال رکھ رہی تھی۔ روزانہ رات کو اسکی ٹانگوں پہ تیل کی مالش کرتی اور صبح اسکو اپنے سہارے پہ کھڑا کرنے کی کوشش کرتی۔ دن پر لگا کے اڑ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

ستمبر ختم ہونے والا تھا اور دسمبر میں انکا ویزا ختم ہونے والا تھا۔ وہ کافی حد تک صحت یاب ہو چکی تھی۔ ٹانگوں اور پیروں میں اب زندگی حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی تھی ورنہ پہلے تو یوں لگتا تھا جیسے کوئی جان ہی نہ ہو۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ندا کے سہارے کے بغیر اب کھڑی ہو جاتی تھی اور دو چار قدم بھی چل لیتی تھی۔ ندا بڑی بہنوں کی طرح اسکا خیال رکھتی تھی اور ان دونوں میں بہت بے تکلفی اور دوستی ہو چکی تھی۔

خلاف توقع سکندر نے اکتوبر کے پہلے ہفتے ہی جانے کا فیصلہ کر لیا۔ عزیز کا تو کوئی ی اتا پتا نہیں تھا پھر رکنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں تھا

آخر وہ دن بھی آ گیا جب انہوں نے دبئی کے لیے فلائیٹ پکڑنی تھی۔ وہ جس طرح آئے تھے واپس بھی اسی طرح ہوئی تھی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ڈاکٹر نیہا سے ملنے چلی گئی۔ اس نے بہت افسردگی سے کہا تھا
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"تو تم واپس جا رہی ہو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"

"جی۔ پہلے ارادہ تھا یہاں شفٹنگ کا مگر ابھی کا کوئی پتا نہیں۔ شاید کبھی دوبارہ آؤں یا ہو سکتا ہے اب کبھی نہ آؤں۔"

ڈاکٹر نیہا اور عائشہ نے بہت محبت سے تحائف دے کر اسے رخصت کیا تھا۔ ائی رپورٹ پہ وہ کافی دیر ندا کے گلے لگی رہی۔

"ندامیری شدید خواہش ہے کہ میں اپنی زندگی میں ایک بار پھر آپ کو دیکھوں۔ کاش ہم دوبارہ کبھی ملیں۔" وہ بہت رنجیدہ ہو رہی تھی۔

"گیتی تم فکر نہیں کرو۔ دنیا گول ہے ہو سکتا ہے ہم کبھی نہ کبھی مل جائیں۔ تم اپنا بہت سا خیال رکھنا۔" ندانے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

"امید پہ دنیا قائم ہے۔ انڈیا میں مجھے بس آپ ہی پسند آئی ہیں ورنہ یہاں کی کوئی چیز مجھے اچھی نہیں لگتی۔"

اس کی بات پہ ندا ہنسی تھی اور مسکراتے ہوئے اس نے دعا کو الوداع کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

جہاز میں اپنی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے تھکن سے آنکھیں بند کیں۔ عجیب سی تھکن تھی جو اسکے اعصاب پہ سوار ہو رہی تھی۔ آتے ہوئے وہ جس قدر پر جوش تھی واپسی پہ اتنی ہی اداس۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی اہم حصہ یہاں چھوڑے جا رہی ہو۔ جس مشن کے لیے وہ آئے تھے وہ تو کامیابی سے پورا ہو گیا تھا مگر وہ خود کو بہت ادھورا محسوس کر رہی تھی۔ اسے اپنی اور عزیر کی جھڑپیں یاد آنے لگیں۔

نقلی یو اس اے اور ڈی ایف ایم۔۔ گیتی اور امن کی نوک جھوک۔ ان دونوں کا ساتھ ناشتہ کرنا اور پھر سٹری روم کا وہ لطیف سا منظر جب وہ اس پہ غصہ کر رہا تھا اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔ پھر وہ تکلیف دہ لمحہ جب اس نے آخری بار اسے دیکھا تھا۔

"دعا آریو آل رائی ٹ؟" سکندر نے اسکے چہرے کے اتاؤ چڑھاؤ دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔

Kitab Nagri

"یس بابا"۔ وہ کھڑکی سے سفید روئی جیسے بادلوں کی جانب نظریں پھیر کے بولی مبادا آنکھوں سے دل کا حال نہ عیاں ہو جائے۔۔

باقی سارا سفر اس نے انہی سوچوں میں گزارا تھا۔۔

پاکستان کی سرزمین پہ قدم رکھتے ہی خوشی کے مارے اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی قیدی سزا کاٹ کے اپنے گھر کو واپس آیا ہو۔ سکندر اس کے جذبات سمجھ رہے تھے۔ وہ بھی جب بارہ برسوں بعد واپس آئے تھے اس وقت ان کے جذبات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔

وہ پہلے کی طرح دبئی میں تین دن قیام کر کے وہاں سے کراچی ایئرپورٹ پہ اترے تھے۔

اسے سہارا دیتے ہوئے سکندر ٹیکسی کی جانب بڑھ گئے۔ دعا نے انہیں منع کیا تھا کہ وہ کسی کو بھی نہ بتائیں۔ وہ سب کو سرپرائز دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ فاطمہ جب اسے اپنے پیروں پہ کھڑا دیکھیں گی تو بہت خوش ہوں گی۔ اگرچہ وہ اب بھی بغیر سہارے کے نہیں چل پاتی تھی مگر یہ کیا کم تھا کہ وہ اب وہیل چئیر پہ نہیں تھی بلکہ اپنے پیروں پہ تھی۔

گھر کے دروازے پہ دستک دیتے ہوئے اسکی عجیب سی کیفیات ہو رہی تھیں۔ وہ چار ماہ بعد اپنے گھر اور گھر کے مکینوں کو دیکھنے والی تھی۔ دروازہ فاطمہ نے ہی کھولا تھا وہ دانستہ انکی طرف پشت کیے کھڑی تھی۔

"جی بیٹا کس سے ملنا ہے آپ کو؟" فاطمہ نے اپنے ازلی شفیق انداز سے پوچھا۔

"آپ سے"۔۔ اس نے مڑتے ہوئے جواب دیا

"دعا۔" وہ خوشی سے چلائی اور لپک کے اسے بانہوں میں بھر لیا۔

"میری بچی میری آنکھیں ترس گئی تھیں تمہیں دیکھنے کے لیے۔۔" چٹاچٹ اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے اسے ایک بار پھر خود میں بھینچ لیا۔



"آہم آہم۔"۔ سکندر ایک جانب سے ہٹ کے سامنے آئے۔
www.kitabnagri.com

"مادام ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔۔ اپنے غریب شوہر کو بھی دیکھ لیجیے۔ وہ بھی پردیس سے آیا ہے۔"

"امی میرے سامنے بھول گئی ہیں کہ انکے ایک شوہر نامدار بھی ہیں"۔ وہ ہنستے ہوئے ماں سے علیحدہ ہو کر اپنے سہارے کے ساتھ اندر بڑھ گئی تاکہ امی اور بابا اچھے طریقے سے ایک دوسرے سے مل لیں۔

Posted on Kitab Nagri

"کیسی ہو فاطمی؟" سکندر نے ان کو کے گرد بازو جمائی ل کرتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟" وہ انکے ہاتھ سے سامان لینے لگیں۔

"میں آپ کے بغیر بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔ لیکن اب آپ کو دیکھ لیا ہے تو میں ٹھیک ہو گیا ہوں"

معصومیت میں دعا بلکل اپنے باپ پہ گئی تھی۔ یہ اندازہ سکندر کو دیکھ کر بخوبی ہو رہا تھا۔

"توبہ کتنے جھوٹے ہیں آپ۔" فاطمہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا

"عانیہ کہاں ہے؟ اتنے شور پہ بھی وہ باہر نہیں آئی۔"

انہیں حیرانی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"وہ اس وقت گھر پہ نہیں ہے۔ یونیورسٹی جوائن کر لی ہے اس نے۔ تین بجے تک آجائے گی۔ بتایا تو تھا آپ کو کہ

اسکا رزلٹ آگیا ہے اور وہ ماسٹرز کرنا چاہتی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں اچھا ٹھیک ہے۔ میں ذرا فریش ہو جاؤں تب تک آپ ہم باپ بیٹی کے لیے مزے دار سا کھانا بنائیے۔ بہت بھوک لگ رہی ہے۔ پلین میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔"

وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے پیچھے فاطمہ اونچی آواز سے بڑبڑا رہی تھیں۔

"دونوں باپ بیٹی ہی کھانے پینے کے معاملے میں چور ہیں۔ اتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ وقت پہ کھانا کھایا کرو مگر میری سنتے ہی نہیں۔"

وہ جانتی تھیں کہ دونوں باپ بیٹی نے جان بوجھ کر پلین میں کھانا نہیں کھایا ہو گا کیوں کہ وہ فاطمہ کے ہاتھ کا بنا کھانا چاہتے تھے۔

وہ مسکراتے ہوئے کھانے کی تیاری کرنے لگیں۔

www.kitabnagri.com

تین بجے تک عانیہ بھی آگئی۔ اسے دیکھ کر اسکے ذہن میں وہ شرط والی بات لہرائی۔۔ چاہنے کے باوجود وہ تپاک سے نہ مل سکی۔

Posted on Kitab Nagri

عانیہ اب جھجھکتے ہوئے سکندر سے مل رہی تھی۔ انہوں نے اسے پاس ہی بٹھالیا اور اسکے لیے لائے ہوئے گفٹس اسے دکھانے لگے۔

انہیں دعا نے کہا تھا۔ "واپس جاتے ہی آپ مجھے بھول کر عانیہ کو توجہ دیجیے گا۔ اسے آپکی بہت ضرورت ہے۔"

"اسے توجہ دینے کے لیے تمہیں بھولنے کی کیا ضرورت؟"

وہ بیگ پیک کرتے ہوئے بولے وہ اس وقت دبئی کے ایک ہوٹل میں تھے۔ پاکستان کے لیے ٹکٹس بک ہو چکی تھیں اسی لیے انہوں نے پہلے اپنا سامان پیک کیا اور اب اسکا کر رہے تھے۔

"بابامیری بات کو مذاق میں نہ لیں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ پاکستان جا کر آپ مجھے گھاس نہیں ڈالیں گے۔ سمجھے؟"

"اوکے میں تمہیں گھاس نہیں ڈالوں گا مگر پھر تم کیا کھا کر اپنا گزارہ کروں گی۔"

انہوں نے سنجیدگی سے کہا البتہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"بابا بری بات ہے۔" وہ ٹھنکی

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ آپ کو اب عانیہ کو پر اپرٹائی م دینا ہو گا۔ وہ بہت کمپلیکس کا شکار ہو گئی ہے۔ ویسے بھی کچھ عرصہ ہم جا کر فارغ رہیں گے تو آپ سے گھومنے لے جایا کیجیے گا۔ اس سے ڈھیڑوں باتیں کرے گا۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ۔۔۔"

"ہولڈ آن ریلیکس۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی بیٹی کو منائوں گا نہیں۔ مجھے اسکی ناراضگی کی پروا ہے۔ اب ہم دونوں واپس جا کے اس روٹھی ہوئی لڑکی کو منائیں گے۔ ٹھیک ہے؟"

بات آئی گئی ہوگی مگر اس نے چونکہ عانیہ سے وعدہ کیا تھا اس لیے وہ اراداً عانیہ اور بابا سے دور رہتی۔

www.kitabnagri.com

وہ کھانے کے سوا کم ہی عانیہ کا سامنا کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ دن کے وقت ارتج بمعہ پارٹی تشریف لے آتی تو سارا دن انہیں کے ساتھ نظر ہو جاتا۔ ایک دوبار وہ لنچ کے لیے باہر چلے گئے تھے۔ پھر کبھی ارتج تو کبھی عمر تو کبھی ملیحہ کے گھر انوائی ٹڈ ہوتی۔ وہ سب اسکی صحت یابی کی خوشی میں دعوتیں کر رہے تھے۔ اسی

Posted on Kitab Nagri

بہانے اسے گھر سے دور رہنے کا موقع مل جاتا تھا۔ اک ن وہ ارتج کے ساتھ موحد کے گھر سے بھی ہو کر آئی تھی۔

رات کو وہ جلدی سو جاتی تھی اس لیے عانیہ سے بات کرنے کی نوبت ہی نہ آتی اگر ہوتی بھی تو سلام دعا کی حد تک۔

سکندر اسے خود یونیورسٹی چھوڑنے اور لینے جاتے تھے۔ کئی دفعہ اسے محسوس ہوتا جیسے عانیہ اس سے بات کرنا چاہ رہی ہو۔ اسے اسکی آنکھوں میں واضح شرمندگی نظر آتی تھی مگر وہ چاہتی تھی کہ اسے پوری طرح اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔

اس دن موسم صبح سے ہی خنکی لیے ہوئے تھا۔ دو دن بعد نومبر شروع ہو رہا تھا۔ سردی نے اپنے بگل بجانے شروع کر دیے تھے۔ سکندر نے رات کو آئی اس کریم کا پروگرام بنایا تھا۔ حسب معمول وہ انکار کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی۔

"اسے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ میرے اور عانیہ کے ساتھ کہیں آتی جاتی ہی نہیں ہے۔ کبھی کوئی بہانہ بنا دیتی ہے تو کبھی۔"

سکندر نے تعجب سے کہا تھا۔

"میں دیکھتی ہوں جا کر بابا"۔ عانیہ کہتی ہوئی دعا

کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی آئی۔

وہ آنکھوں پہ بازو رکھے لیٹ چکی تھی۔

"آپنی تم بھی چلو نہ ہمارے ساتھ۔ بہت مزہ آئے گا۔ بابا بھی اصرار کر رہے ہیں۔" وہ کھڑے کھڑے بولی۔

Kitab Nagri

اس نے آنکھوں سے بازو ہٹا کے اسے دیکھا اور سادگی سے کہا۔
www.kitabnagri.com

"کمال ہے عانیہ یہ تم کہہ رہی ہو؟"

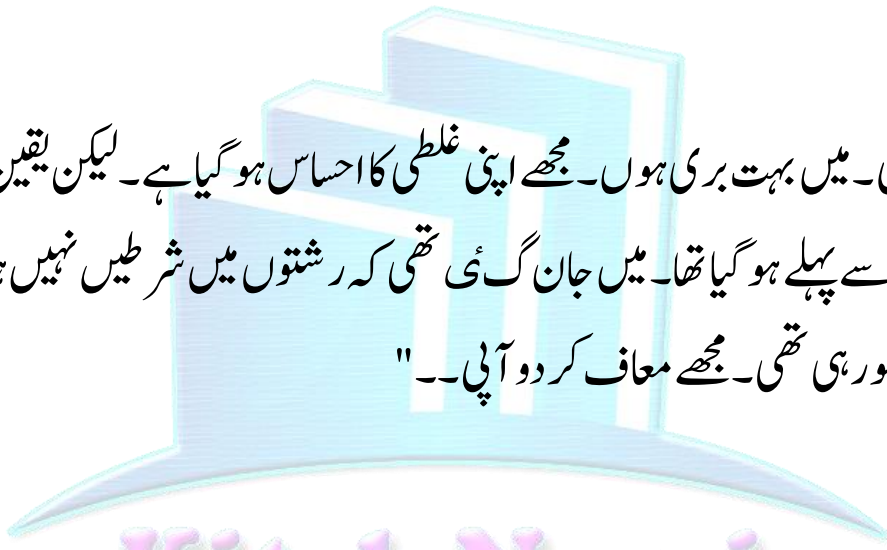
"ہاں میں کہہ رہی ہوں پلیز چلو نہ ہمارے ساتھ۔" اس نے پھر سے التجا کی۔

"کہیں تم کچھ بھول تو نہیں رہی۔ کوئی شرط یا کوئی وعدہ ٹائیپ چیز۔۔"

اس نے خاصی حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔ عانیہ کی برداشت بس یہیں تک تھی۔

وہ ہاتھ جوڑ کے بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔

"مجھے معاف کر دو آپ۔ میں بہت بری ہوں۔ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ لیکن یقین کرو یہ احساس تمہارے واپس آنے سے پہلے ہو گیا تھا۔ میں جان گئی تھی کہ رشتوں میں شرطیں نہیں ہوتیں۔ بس بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ مجھے معاف کر دو آپ۔۔"



وہ سسکنے لگی تو دعا نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگا لیا۔

www.kitabnagri.com

"پاگل رو کیوں رہی ہو؟ تم نے غلطی کی ہے تو مان بھی تو رہی ہو۔ غلطیاں انسانوں سے ہوتی رہتی ہیں مگر ان پہ ہٹ دھرمی سے ڈٹے رہنا اور اپنی کوتاہیوں کو نہ ماننا بری بات ہے۔ تمہیں احساس ہو گیا ہے اتنا ہی کافی ہے۔"

وہ اسے تھپکتے ہوئے چپ کروانے لگی۔

"تو تم نے مجھے معاف کر دیا؟" وہ بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"ہاں کر دیا۔" اس نے شرارت سے اسکے ناک پہ چٹکی بھری۔

"تو پھر چلو نہ آئی س کریم کھانے چلتے ہیں۔"

"بھئی آ جاؤ دونوں بہنیں۔ نہیں تو یہ پروگرام کینسل۔۔"

باہر سے سکندر نے دہائی دی۔

"چلو نہ اب تو بابا نے بھی کہہ دیا ہے۔ عانی نے منت کی۔"



"اچھا چلو۔" وہ دونوں ہنستے ہوئے باہر کی جانب بڑھیں۔
www.kitabnagri.com

سکندر اور فاطمہ انکو ایک ساتھ دیکھ کر خوش ہو گئے تھے۔ ہنستے مسکراتے چار لوگوں کا یہ قافلہ آئی س کریم کھانے روانہ ہو گیا۔

فاطمہ نے چپکے سے دل میں اپنے آشیانے کے یو نہی صدا خوش رہنے کی دعا مانگی تھی۔

وقت بغیر کسی کا انتظار کیے تیزی سے گزر رہا تھا۔ وہ اب اپنی ڈیوٹی پہ جانا شروع ہو چکی تھی۔ ابھی فلحال وہ اسٹک کے سہارے چلتی تھی مگر سب جانتے تھے کہ کچھ عرصے بعد وہ اپنے پیروں پہ کھڑی ہو جائے گی۔ اس لیے اسکو اسکا عہدہ دے دیا گیا۔ بلکہ کچھ دنوں تک اسکی پروموشن ہونے والی تھی۔

سکندر بھی کبھی گھر میں پائے جاتے تو کبھی کئی کئی دن منظر سے غائب رہتے۔ عانیہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ دعا اور سکندر دونوں ہی ایجنٹ ہیں۔ اس لیے وہ بھی اب سکندر یا اسکی غیر حاضری پہ ناراض نہیں ہوتی تھی۔ بظاہر سب ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا مگر فاطمہ کو نہ جانے کیوں اسکی شادی کا خیال پھر ستانے لگا تھا حالانکہ وہ واشگاف الفاظ میں انکار کر چکی تھی۔ مگر وہ خاطر میں لائے بغیر رشتے تلاش کر رہی تھیں۔ وہ دسمبر کی ایک سرد رات تھی جب کھانے پہ انہوں نے بات شروع کی۔

Kitab Nagri

"دعا ہم نے تمہارے لیے ایک رشتہ دیکھا ہے۔ لڑکے کا باپ کرنل رہ چکا ہے۔ اچھی خاصی فیملی ہے۔ تمہارے بابا بھی اچھے سے جانتے ہیں۔ وہ کچھ دنوں میں آنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں جمعے کو بلایا ہے تم جلدی آ جانا۔"

"میں آپ سے کہہ چکی ہوں مجھے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔ مجھے فورس مت کریں۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ کھانا ادھورا چھوڑ کے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ منٹوں بعد سکندر کھانے کی ٹرے لیے اسکے پاس چلے آئے۔

"دعا میری جان کیا تم اللہ پہ یقین رکھتی ہو؟" انہوں نے ایک نوالہ اسکے منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا

"آف کورس بابا"۔ وہ کھانا نگلتے ہوئے بولی۔

"تو پھر یہ بھی جانتی ہو گی کہ اسکے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔"

ایک اور نوالہ ایک اور سوال کے ساتھ اسکی طرف بڑھایا گیا۔

اس بار وہ جواباً چپ رہی۔

Kitab Nagri

"دیکھو بیٹا بیٹیاں گھر بٹھا کے نہیں رکھی جاسکتیں۔ پیغمبروں نے بھی اپنی بیٹیوں کو رخصت کیا ہے۔ یہ فریضہ ہم

نے بھی ادا کرنا ہے۔ آج نہیں تو کل۔ لڑکے کی فیملی سے میں مل چکا ہوں۔ بہت اچھے لوگ ہیں۔ انہیں تمہاری

جانب پہ بھی کوئی اعتراض نہیں وہ آئیں تو مل لینا اگر تمہیں پسند آگئے تبھی بات آگے بڑھے گی۔ نہیں تو

کوئی اور مناسب رشتہ دیکھ لیں گے۔ تمہارے باس ایم فراز نے بھی اپنے بھانجے کے لیے کہہ رکھا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

آپ کیا چاہتے ہیں؟" اس نے براہِ راست پوچھا

"میں جو چاہتا ہوں وہ تم سمجھ چکی ہوں۔ جمعے کو وہ لوگ آرہے ہیں تیار رہنا۔ میں جانتا ہوں میرا بیٹی مجھے مایوس نہیں کرے گی۔"

"ٹھیک ہے بابا جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔"

اس نے سر جھکا کے کہا تو وہ بہت خوش ہوئے۔

"میں جانتا تھا میری بیٹی کبھی مجھے انکار نہیں کرے گی۔"

وہ اسکے سر پہ پیار کر کے باہر چلے گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو یہ ہے تمہاری محبت کا انجام دعا فاطمہ ماہین صاحبہ۔ وہ بیڈ پہ چت لیٹ گئی۔ پھر وہ اپنے آپ کو یاد دلانے لگی

-

Posted on Kitab Nagri

"تم شاید بھول رہی ہو ہم جیسے ایجنٹ اور جاسوسوں کی زندگیوں کی شاید ہی کبھی پیپی اینڈنگ ہوئی می ہوگ

مجھے مرد اچھے لگتے ہیں

جنگجو، بہادر

اور میدانِ جنگ میں پیٹھ نہ دکھانے والے

وحشی گھوڑوں

اور اپنی رانوں کی بے قابو طاقت کو

لگام ڈالنے والے



مجھے مرد اچھے لگتے ہیں

درویش، فقیر، سالک

جوگی، سادھو اور ناتھ

راہِ سلوک کے مسافر اور نیک دل شاعر

بھگے ہوئے دلوں والے نغمہ گر

Posted on Kitab Nagri

مصور اور نے نواز، معلم اور متعلم

جن کی نگاہیں پرانے رازوں

اور دل مدفون خزانوں جیسے ہوتے ہیں

مجھے مرد اچھے لگتے ہیں

اپنے باپ جیسے خوبصورت اور نفیس

ملائم اور کھر درے

جو موپساں، ہیر لڈ لیم اور شرر کو

اپنے دوہرے دھسے کے حجرے میں بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں

اور بظاہر نہایت غیر ادبی زندگی گزارتے ہیں
www.kitabnagri.com

مجھے مرد اچھے لگتے ہیں

جنگ ناموں، مثنویوں اور طلسمی کہانیوں کے

کرداروں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے

Posted on Kitab Nagri

الف لیلہ کے ابوالحسن اور سندباد جہازی جیسے

سر پھرے اور دیوانے

پہلے پہر کی رات کے خواب جیسے قیمتی اور بردبار

بغداد کی گلیوں کی طرح پر اسرار

اور مزاروں جیسے پر شکوہ مگر خاموش

جن کے کندھوں پر بیٹھ کر چھوٹی چڑیاں

بے فکری سے دانا چگتی ہیں

اور صوفی کبوتر غٹر غوں کرتے ہیں

جو شہر زاد کی کہانیوں کو جیب میں رکھے رکھے

نیند کے گھونٹ بھرتے رہتے ہیں

مگر سوتے نہیں

جو ظالم جن کی قید سے

قاف کی پری آزاد کرانے کے لیے

مسافتیں مارنے کا حوصلہ رکھتے ہیں



Posted on Kitab Nagri

جن کی تلواریں تیز اور چمکیلی ہوتی ہیں

اور نگاہ نرم و ملائم

مجھے مرد اچھے لگتے ہیں

جو ننھے بچوں، متروک بوڑھوں

اور پرانے درختوں، پرندوں،

جھاڑیوں اور برگدوں جیسی

عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں

اور جتائے بغیر ان سے محبت کرتے ہیں



(بشری اعجاز)



اس نے اب تک کی زندگی میں اس سے پہلے کسی مرد کے بارے میں نہیں سوچا تھا اور نہ ہی یہ خیال کبھی اس کے ذہن میں آیا تھا کہ اسے کس قسم کے شخص سے شادی کرنی ہے۔ اس کا دل سلیٹ کی مانند بالکل صاف تھا مگر اب

Posted on Kitab Nagri

جبکہ اسے کوئی ی اچھا لگنے گا تھا تو اس نے اپنا معیار بہت بلند رکھا تھا۔ اسے ایسے ہی مرد اچھے لگتے تھے جیسا عزیز تھا بلکل اسکے بابا کی طرح۔۔

بہادر، نفیس اور جتائے بغیر محبت کرنے والا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں لیٹی یہی سب سوچ رہی تھی تبھی عانیہ اندر آئی۔ وہ اور سکندر کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور اہی ابھی آئے تھے۔ وہ کہاں گئے تھے؟ یہ پوچھنے کی اس نے زحمت نہیں کی۔ عانیہ نے لانگ جیکٹ کے ساتھ مفلر اوڑھ رکھا تھا۔ سردی اتنی زیادہ نہیں تھی مگر اسے ہمیشہ سے لگتی تھی۔ ابھی بھی سردی کی شدت سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی۔

"آپی تم نے اچھا کیا جو ہمارے ساتھ نہیں گئی۔ قسم سے بڑی سردی ہے باہر۔"

وہ اسکے ساتھ کفر ٹر میں گھستے ہوئے کہنے لگی۔
www.kitabnagri.com

"میں سوچ رہی ہوں میرا ابھی سے یہ حال ہے تو جنوری اور فروری میں پتا نہیں کیا ہو گا۔ تب تو زیادہ سردی ہوتی ہے۔"

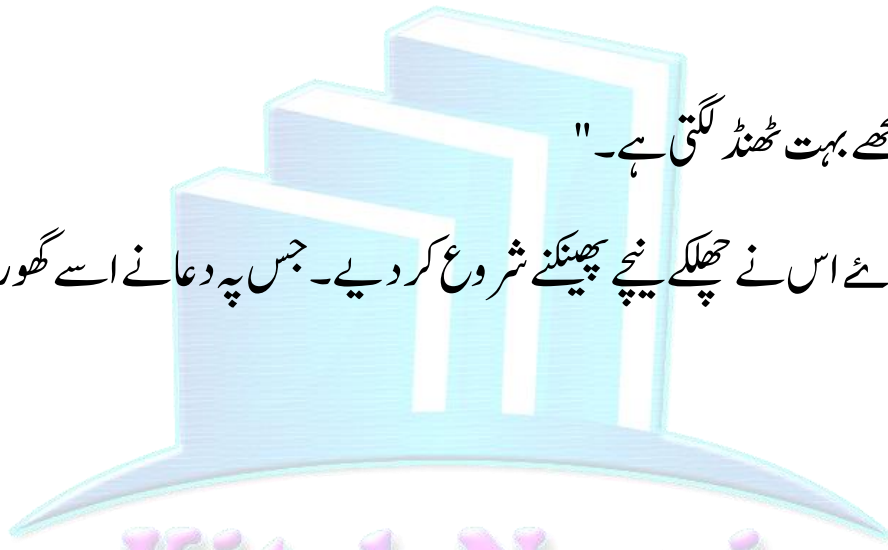
جیکٹ کی جیب سے گرما گرم مونگ پھلی نکال کے اس نے بیڈ پہ ڈھیر کی۔

"کم آن عانیہ کراچی میں سردی کو ترستے ہیں لوگ اور تم اس سے پناہ مانگتی ہو۔ اب ایسی بھی سردی نہیں آئی کہ تم دو دو جرسیاں چڑھاؤ۔"

وہ اپنے آپ کو خیالوں کی دنیا سے باہر نکالتے ہوئے شگفتگی سے کہنے لگی۔

"پتا نہیں کیوں لیکن مجھے بہت ٹھنڈ لگتی ہے۔"

مونگ پھلی پھانکتے ہوئے اس نے چھلکے نیچے پھینکنے شروع کر دیے۔ جس پہ دعا نے اسے گھورا مگر اس پہ کوئی اثر نہ ہوا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے اس کمرے میں کم سے کم ایک ہیٹر تو ضرور ہونا چاہیے۔"

ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے اس نے گرم ہاتھ اپنے چہرے پہ لگائے اور ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کمرے میں ہیٹر لگوانے کا مشورہ دیا۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ دیر کی باتوں کے بعد وہ دعا کا موڈ بحال کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"آپی اک بات پوچھوں؟" عانیہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں پوچھو؟"

"آپی کیا لڑکیاں جاسوس نہیں بن سکتیں؟"

عانیہ کو کنفرم نہیں تھا کہ دعا کی ایگزیکٹولی جاب کیا ہے اسی لیے بڑے محتاط انداز سے اس نے پوچھا۔

Kitab Nagri

وہ سمجھ گئی تھی کہ عانیہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہے اسی لیے لا پرواہی سے مٹھی میں مونگ پھلی بھر کے اپنی جھولی میں ڈالی اور اس سے زیادہ لا پرواہی سے اس نے عانیہ کی بات کا جواب دیا

"کون کہتا ہے لڑکیاں ایجنٹ اور جاسوس نہیں بن سکتیں۔"

اک لمحے کے توقف سے اس نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

"بلکہ لڑکیوں سے اچھی جاسوسی تو شاید ہی کوئی کر پائے۔"

"پلیز سر یس ہو کے بتائیں نہ آپ۔" وہ نروٹھے لہجے میں بولی۔

"ارے چند اس میں شک کرنے والی کونسی بات ہے؟ جب لڑکیاں ڈاکٹر پائی لٹ ٹیچر اور پتا نہیں کیا کیا بن سکتی ہیں تو وہ جاسوس کیوں نہیں بن سکتیں۔۔۔ ویسے ایک مزے کی بات بتاؤں یہ جاسوسی کرنے والی عادت تو ہم لڑکیوں کی فطرت میں ہے۔ چائے دینے کے بہانے مہمانوں کی باتیں چھپ کر سننے، اپنا نام سن کے دروازے پہ ہی رک کے کان لگانے اور پڑوسیوں کی ٹوہ لینے والی جاسوسی میں جو مزہ ہے وہ اصل والی جاسوسی میں کہاں؟"

اس نے مصنوعی سرد آہ بھر کے عانیہ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اور مونگ پھلی برآمد کی۔

www.kitabnagri.com

"یعنی آپ نہیں بتائیں گی کہ ایک جاسوس کیسے بنا جاتا ہے؟"

"ارے بھئی جاسوسی کر کے اور کیسے؟" وہ جیسے اب سوال جواب سے بور ہونے لگی تھی۔

"اور یہ جاسوسی کیسے کی جاتی ہے؟" عانیہ زچ ہوئی ی تھی۔

"افوہ! بتایا تو ہے دروازے کھڑکیوں کے پیچھے چھپ کے اس کے علاوہ تم الماری میں بھی چھپ سکتی ہو لیکن دھیان رہے کہ اس میں کسی کے میلے بد بودار موزے نہ پڑے ہوں ورنہ تمہارے لیے جاسوسی بھول کے اپنے حواسوں کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جائے گا۔"

وہ حد درجہ سنجیدگی سے اسکو سمجھا رہی تھی۔

"اور ہاں بیڈ کے نیچے چھپنے کی حماقت کبھی نہ کرنا کیوں کہ پاکستانی عوام کے جوتے اکثر ڈھونڈنے پہ بیڈ کے نیچے سے ہی ملتے ہیں اور اس صورت میں تمہیں جوتے پڑنے کا امکان ہو سکتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

عانیہ ہونق بنی اپنی ہونہار بہن کے عظیم فرمودات سن رہی تھی۔

"کیوں تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو کہیں تم نے بھی تو جاسوس نہیں بننا؟"

اس نے مذاق میں پوچھا تھا مگر عانیہ نے شد و مد سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہ بہن ایسا سوچنا بھی مت۔ اس نے ہاتھ جوڑے تھے۔

اگر تمہیں جاسوسی کا مشن دیا گیا تو سب سے پہلے تو تم نے اسی کو بتا دینا ہے کہ بھئی میں عنقریب تمہاری جاسوسی کرنے والی ہوں اسی لیے ہو سکے تو محتاط ہو جانا یا پھر تم واٹس ایپ پہ سٹیٹس لگاؤ گی کہ خواتین و حضرات میں ایک جاسوس بن گئی ہوں اس لیے اگر آپ چاہیں تو اس کام کے لیے میری خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس لیے تم یہ جاسوسی کا خیال چھوڑ دو اور میری بات مانو تم اپنی پڑھائی پہ توجہ دو اور اگر اس جاسوسی کا کیڑا زیادہ کلبلانے لگے تو دو چار جاسوسی ڈائی جسٹ پڑھ لینا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

عانیہ کو اچھی خاصی جھاڑ پلا کے وہ کپڑے جھاڑتی کھڑی ہوئی اور بیڈ سے نیچے اتر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

Kitab Nagri

سکندر اور فاطمہ سوچکے تھے۔ وہ چھت پہ چلی آئی۔ رات کے اس پہر موسم کافی خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اسکے وجود سے ٹکرا رہی تھی۔ کمرے کی نسبت باہر سردی زیادہ تھی مگر اسے محسوس نہ ہوئی۔ اس نے خود سے سوال کیا۔

"جاسوس بننا کیا اتنا آسان ہوتا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں۔۔ بلکل بھی نہیں۔"۔۔ کوئی ی اسکے اندر چیخا تھا۔

اپنی انفرادی زندگی کو ختم کر کے نہ جانے کتنی زندگیاں جینے والا جاسوس بنتا ہے۔ اسکے لیے کوئی ی سرحد معنی نہیں رکھتی۔ وہ انسان نہیں سایہ بن جاتا ہے۔ ابھی ادھر تو اگلے ہی پل کہیں اور۔ دشمنوں کے ملک میں ان کے اندر تک گھس کے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے والا جاسوس ہوتا ہے۔ گمنامی کے اندھیروں میں گم ہونے والا۔۔ سامنے ہوتے ہوئے بھی نظر نہ آنے والا ہوتا ہے جاسوس۔

ان کے پاس موت کے ساتھ ساتھ بھاگتے زندگی کی طرف مڑ کے دیکھنے کا وقت ہی کہاں ہوتا ہے۔ رشتے تو پھر دور کی بات ہے اپنے آپ سے ملنے کا وقت نہیں ملتا۔

دماغ کہہ رہا تھا کہ جاسوسوں کی زندگی کا کوئی ی بھروسہ نہیں ہوتا اور دل۔۔۔۔۔

"دل ناراضگی سے پوچھ رہا تھا کیوں امید نہ لگاؤں میں؟ امید پہ دنیا قائم ہے۔"

چھت کی منڈیر سے ٹیک لگائے اس اداس اور ٹھنڈی رات میں اس پل "ایک جاسوس" شدت سے اس کو یاد آیا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

جمعہ کو نسا دور تھا۔ تین دن بعد فاطمہ کے مہمانوں نے بھی آجانا تھا۔ عانیہ، سکندر اور فاطمہ بیٹھ کر گھنٹوں اسکی شادی کی پلاننگ کرتے رہتے اور وہ کمرے میں جا کر اپنے آپ کو کام میں گم کر لیتی۔

انہی اداس دنوں میں عمر اور ارتج کی شادی کی خبر خوشی بن کے آئی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو"۔ اس نے ارتج کو گلے لگایا۔

سب اس وقت ڈپارٹمنٹ میں ہی تھے۔ کیوں کی کچھ دیر بعد میٹنگ تھی۔ انہیں اسمگلنگ کا کیس دیا گیا تھا۔ گزشتہ چند مہینوں میں لڑکیوں کی اسمگلنگ کے کیس بہت بڑھ گئے تھے بظاہر یہ کیس ایف آئی اے کا تھا مگر درپردہ دہشت گردی کا شبہ بھی تھا اس لیے انکو بھی رپورٹ کرنی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ماہین میڈم میں نے تو شروع دن سے ہی کہہ دیا تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے مگر یہ تو اب پتا چلا ہے کہ پوری دال ہی کالی تھی۔ تب دونوں کتنی معصومیت سے کہتے تھے ووئی آر جسٹ فرینڈز۔ ہونہہ میسنے۔"

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

حسن نے باقائی دہ منہ بگاڑ کے عمر اور ارتج کی طرف اشارہ کیا تو سب ہنس دیے۔

"تمہیں کیا تکلیف ہے ہماری شادی سے؟ نہ آنا۔"

عمر کو نسا کم تھا

کیوں نہ آؤں۔ میں تو ضرور آؤں گا۔

Kitab Nagri

"ہاں ہاں آجانا۔ ویسے بھی شادی بیاہ کے موقعے پہ کام کرنے والوں کی ضرورت کس کو نہیں ہوتی۔ اچھا ہے برتن بھی تو کسی کو دھونے ہیں"

عمر نے ہاتھ جھلا کے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

Posted on Kitab Nagri

حسن جوابی حملہ کرنے ہی والا تھا کہ دعائے روک دیا۔

"اچھا لڑنا بند کرو اور بتاؤ کب ہے شادی؟"

"اگلے سال"۔۔ عمر نے منہ بنا کر کہا۔

"تو ایک سال پہلے ہی دھمالیں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب شادی قریب ہوگی پھر تیسرے رہنا ڈھنڈو ڈال۔"

حسن پھر سے شروع ہو گیا۔

"اگلے سال مطلب جنوری کی پندرہ تاریخ کو۔ آپ لوگوں کو تو یہ بھی پتا نہیں کہ یہ دسمبر ہے اور گزرنے والا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارتج نے توجہ دلائی تو سب ایک بار پھر ہنس دیے۔

"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے"۔ اس نے صدق دل سے دعائی تو اونچی آواز سے آمین کہا گیا۔

"چلو سب میٹنگ روم میں جا کر بیٹھیں ورنہ باس سے ڈانٹ پڑے گی"۔ اس نے تحکم سے کہا۔

"ماہین میڈم آپکے رشتے والے کب آرہے ہیں؟" ارتج نے چلتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا۔ اسکی فاطمہ سے بات ہوتی رہتی تھی۔

"جمعے کو۔" اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

آپ خوش نہیں ہیں؟ اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا گیا

"پتا نہیں میں نے سب اللہ پہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ میرے لیے اچھا ہی کریں گے۔" اب کی بار اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"سب اللہ پہ چھوڑ دیا ہے تو پھر پرسکون کیوں نہیں آپ؟ انداز سے بے چینی اور آنکھوں سے اداسی کیوں جھلکتی ہے؟ طمانیت کا عکس پھر چہرے پہ نظر کیوں نہیں آتا؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ دل بھی دھڑکتے دھڑکتے رکا تھا یوں لگا جیسے کسی نے کھینچ کر منہ پہ طمانچہ مارا ہو۔ وہ جواب میں کچھ بھی نہ کہہ سکی کوئی ی بھونڈی سی دلیل بھی نہ دے سکی۔ کیوں کہ جو کہا جا رہا تھا وہ شاید سچ تھا۔

"میں آپکے ایمان کو جج نہیں کر رہی۔ نہ ہی میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا ہے میں تو بس یہ سمجھنا چاہ رہی ہوں کہ جب آپ نے فیصلے کا اختیار اللہ کو سونپ دیا ہے پھر بے وجہ کی بے سکونی کیوں پال رکھی ہے۔ ہم اصل میں صرف زبان سے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کر دیے ہیں لیکن در اندر ہم خود بے یقینی کا شکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے ویسا نہ ہو جائے سوچ سوچ کر خود کو وہموں میں ڈالے رکھتے ہیں۔ پھر جب نتیجہ ہمارے گمان کے مطابق آتا ہے تو ہم شکوے کرنے لگتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس پہ یقین سے زیادہ ہمارے اس گمان میں طاقت تھی جو ہم پہلے سے رکھے ہوئے تھے۔

اگر سچے دل سے یقین کامل رکھ کر خود کو اسکے آگے سیرینڈر کر دیں تو کیا کبھی ہمارا برا ہو گا؟ ہم جیسا گمان کرتے ہیں ہمیں ویسا ہی ملتا ہے پھر زبانی کلامی چاہے کتنے ہی دعوے کیوں نہ کر رکھے ہوں۔"

"میں۔۔۔ میں کیا کروں پھر؟" سوکھے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے اس ذہین لڑکی کو سامنے کھڑی لڑکی ہر لحاظ سے اپنے سے زیادہ ذہین اور تجربہ کار لگ رہی تھی۔ وہ اس پل بالکل فراموش کر چکی تھی کہ میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہا ہے۔ اسے یاد تھا تو یہی کہ دل کے بدلنے کا نسخہ اسے ملنے جا رہا ہے۔

"اللہ کے سہارے آپ خود کو چھوڑ دیں سمندر میں ڈولتی ہوئی لہروں کی طرح، فضا کی وسعتوں اور بلندیوں میں اڑتے ہوئے پرندوں کی طرح۔ یقین کریں وہ کبھی آپ کو ڈوبنے اور گرنے نہیں دے گا بلکہ سمیٹ لے گا اس محبت سے جو وہ آپ سے ستر ماؤں سے بڑھ کے کرتا ہے۔"

سامنے کھڑی لڑکی کے الفاظ اسکے دل کو صاف کر رہے تھے۔ وہ شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب رہی تھی۔ وہ سب کچھ اللہ پہ چھوڑ کے بھی بے سکونی کا شکار تھی۔ اسے وہ کتنی معتبر لگ رہی تھی جسکے چہرے پہ سکون ہی سکون تھا۔

اسی پل کہیں اندر سے صدا آئی۔

Kitab Nagri

"سب کچھ اللہ پہ چھوڑنے کا دعویٰ کر رہی ہو تو اس شخص کو اسکی محبت اور اسکے ساتھ کو بھی اللہ پہ چھوڑ دو۔ وہ چاہے تو قبولیت کی سند فرمائے یا نہ مگر وہ جو بھی کرے گا وہ بہترین ہو گا اور ہم انسان اسکی مصلحتوں کو کہاں سمجھتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے وہیں کھڑے کھڑے اپنی عزیز ترین شے اپنی محبت بھی اللہ پہ چھوڑ دی۔۔ اور یہ فیصلہ کرتے وقت اسکے دل میں بہت سکون تھا۔ بہت زیادہ۔۔۔۔۔

فاطمہ اور عانیہ کے بازار کے چکر ہی ختم ہونے

کانام نہیں لے رہے تھے۔ وہ بے نیاز بنی رہتی۔ اسے کسی بھی چیز میں دلچسپی محسوس نہ ہوتی۔ آخر خدا خدا کر کے جمعے کا مبارک دن بھی آگیا۔

اس روز اسکا دل صبح سے ہی بے چین تھا اور بار بار کسی انہونی کا پتا دے رہا تھا۔ جی تو نہیں چاہ رہا تھا کہ ڈیوٹی پہ جائے مگر دوسری صورت میں اسے گھر میں رہنا پڑتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

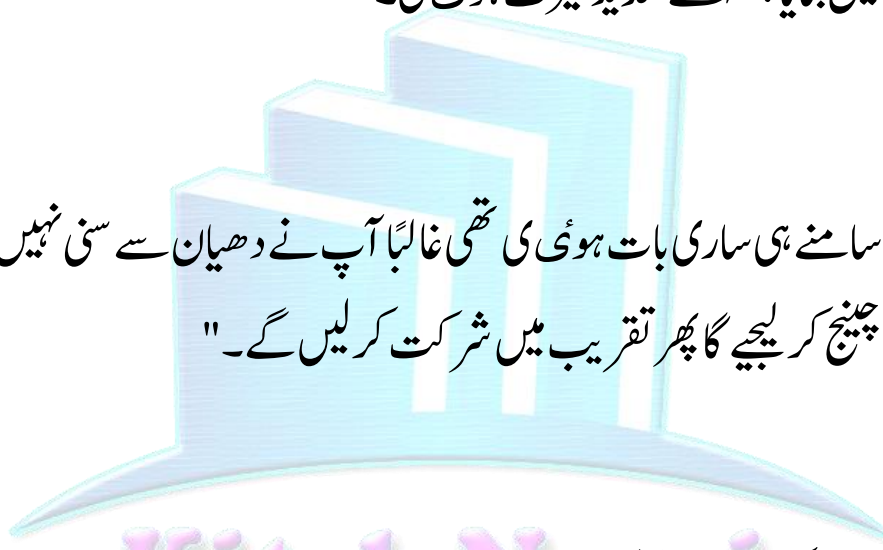
آفس کے تورنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔ اسکے سارے دوست بہترین زرق برق کپڑوں میں ملبوس تھے۔ استعارہ ارتج کہنے لگی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ارے آپکو یاد نہیں کہ آج سبکو ہاف لیف دی گئی ہے کیوں کہ باس کے گھر کوئی ی تقریب ہے اور سب انوائیٹڈ ہیں۔ کام کے بعد سیدھا دھر سے تیار ہو کے سب جائیں گے۔ کیوں کہ پھر گھر جا کے دوبارہ آنا مشکل ہو جاتا ہے۔"

"لیکن مجھے تو کسی نے نہیں بتایا؟" اسے شدید حیرت ہوئی۔

"ارے پرسوں آپکے سامنے ہی ساری بات ہوئی تھی غالباً آپ نے دھیان سے سنی نہیں۔ چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ گھر جا کے چیخ کر لیجیے گا پھر تقریب میں شرکت کر لیں گے۔"



ارتج نے مسئلے کا حل نکالا۔ لیکن اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

"میں نہیں جاسکوں گی۔ تمہیں بتایا تو تھا کہ آج مہمانوں نے آنا ہے۔ ابھی میرے گھر جاتے ہوئے شاید ابھی جائیں۔"

Posted on Kitab Nagri

کام میں وقت کا پتا ہی نہیں چلا اور کب بارہ بجے اسے احساس بھی نہ ہوا۔ وہ تو فاطمہ نے کال کی تو اسے ہوش آئی۔

"کہاں ہو تم جلدی آؤ گھر سب مہمان آچکے ہیں۔ صرف تمہارا انتظار ہو رہا ہے۔"

"اوکے امی بس میں نکل رہی ہوں۔ ٹینشن نہ لیں۔"

فون رکھتے ہوئے اس نے کمپیوٹر بند کیا اور جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

آج کل زیادہ وقت اس کا کمپیوٹر پہ گزر رہا تھا۔ متعلقہ لوگوں کی ساری ہسٹری اور انکے تعلقات کی لسٹ بنانی تھی اور رپورٹ باس کے آفس میں جمع کرنی تھی۔ اس نے رپورٹ بنا کر سینڈ کر دی تھی۔ انہیں بس اس ایک شخص کی تلاش تھی جو اسمگلنگ گینگ کا لیڈر تھا۔ وہ پکڑ میں آ جاتا تو یہ کیس بھی حل ہو جاتا۔

بیگ اٹھا کر وہ گھر جانے کے لیے آفس سے نکل آئی۔

Posted on Kitab Nagri

راستے میں ٹریفک کی وجہ سے معمول سے زیادہ ہی وقت لگ گیا۔ سکندر کی بھی دو دفعہ کال آچکی تھی۔

دروازے سے اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی فاطمہ

غصے سے ٹہل رہی تھیں۔

"کہاں رہ گئی ہیں تھیں تم؟ کب سے تمہارا انتظار ہو رہا ہے۔ چلیج کر کے جلدی آؤ۔ غضب خدا کا اس لڑکی کو تو کوئی ہوش ہی نہیں ہے۔"

اسے دیکھ کر وہ غصے سے بولیں پھر اسے جلدی سے ڈرائی نگ روم میں آنے کا کہہ کر چلی گئی۔

وہ کچھ لمحے سوچتی رہی پھر ایسے ہی امی کے پیچھے پیچھے بڑھ گئی۔۔ اگرچہ وہ اب دل سے راضی تھی مگر اسکو شروع دن سے یہ دیکھنے دکھانے کا سلسلہ ناگوار گزر رہا تھا کہ رشتے والے آئی ہیں اور لڑکی کا تولتی نظروں سے جائی زہ لیں۔ مگر سکندر نے یقین دلایا تھا کہ آنے والے لوگ ایسے نہیں ہیں بلکہ نہایت شریف النفس اور خاندانی ہیں۔

خیر یہ تو اندر جا کے ہی پتا چلے گا۔ اس نے سوچا اور دھڑکتے دل کے ساتھ ڈرائی نگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"اسلام علیکم"۔۔۔ اس نے بلند آواز سے سب کو سلام کیا تھا۔

وہ اس وقت کھدر کی ہلکے سے جامنی رنگ کی بالکل سادہ سی شرٹ کے ساتھ جینز میں ملبوس تھی۔ شرٹ کے اوپر ایک سیلو لیس سویٹر پہنا ہوا تھا جو یقیناً نچ رہا تھا۔ سر پہ حجاب کی صورت ایک اسٹول لپیٹ رکھا تھا۔ کندھے سے لٹکتے بیگ کو بھی اس نے اتارنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

"وعلیکم سلام بیٹا۔۔ آؤ ادھر بیٹھو ہمارے پاس۔"

ایک خوبصورت سی سٹائش خاتون نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے چشمہ پہنا ہوا تھا جو بہت نچ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انکے ساتھ ایک گریس فل سے آدمی بھی بیٹھے ہوئے تھے جو سامنے والے صوفے پہ بیٹھے سکندر سے مخاطب تھے۔ ساتھ ہی ایک عانیہ کی عمر کی چلبلی سی لڑکی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ سب رشتہ دیکھنے آئے تھے یا شادی میں شرکت کرنے وہ سمجھ نہ سکی کیوں کہ ان سب نے نہایت عمدہ اور فینسی سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ آج دھوپ چڑھی ہوئی تھی اسی لیے کسی نے جرسی وغیرہ کا تکلف نہیں کیا تھا۔۔

ان تین افراد کا جائزہ لیتے لیتے اسکی نظریں چھوتے فرد پہ پڑیں اسکی پشت دعا کی جانب تھی کیوں وہ سکندر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں سے وہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ارے آجاؤ بیٹا"۔۔۔ خاتون نے ایک بار پھر کہا۔

فاطمہ نے اسے گھور کے دیکھا تھا۔ یقیناً اسکے فارمل سے حلیے کی وجہ سے۔۔ وہ فاطمہ کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی ہوئی ان خاتون کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

اور یہی وہ لمحہ تھا۔۔ آگہی کا لمحہ۔۔ جب اس نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔۔

سفید شلوار قمیض اور کالی واسکٹ زیب تن کیے سامنے والا شہزادوں کی طرح دکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

ایک لمحے میں اسکا دل بے قابو ہوا۔ وہ بلاشبہ عزیز تھا۔۔۔۔۔

یہ نظروں کا دھوکہ تھا یا کچھ اور۔

Posted on Kitab Nagri

اسکا دل چاہا کہ ابھی کے ابھی ساتھ بیٹھی خاتون کے چہرے سے عینک اتار کے اپنی آنکھوں پہ لگا کے اسے دیکھے تاکہ اسے اپنی بصارت میں کوئی شک نہ ہو۔ وہ آنکھیں مل مل کے دیکھے اور سامنے بیٹھا یہ شخص یونہی بیٹھا رہے ہوا کے بلبلے کی طرح غائب نہ ہو جائے۔

حیرت سے بلکہ شدید حیرت سے وہ چار مہینے بعد اسے دیکھ رہی تھی۔ نہ صرف زندہ سلامت بلکہ اپنے گھر میں ہنستا بولتا ہوا وہ خواب لگ رہا تھا۔

اس پل اس نے دعا کی اگر یہ خواب ہے تو کاش یہ خواب کبھی ختم نہ ہو۔ وہ ساری زندگی اس منظر میں قید رہنے کو تیار تھی۔



کتنے ہی منٹ یونہی گزر گئے۔۔ سکندر کھنکھار کے اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"بیٹے یہ عزیر کو تو تم جانتی ہو۔ یہ اسکے پیرنٹس ہیں۔ تمہارے رشتے کے سلسلے میں آئے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ چونک کر ہوش میں آئی۔ وہ سچ میں اسکے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خواب نہیں حقیقت میں اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہ آئی کہ سکندر کی بات پہ کیاری ایکشن دے۔۔

"ایکسیوزمی!" کہتے ہوئے وہ بھاگتے ہوئے باہر آئی۔۔ سانس اتھل پتھل ہں رہیں تھیں۔ وہ باہر آ کے سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی۔



کچھ لمحوں بعد کوئی اسکے ساتھ آ کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ناراض ہو؟" عزیز نے نرمی سے استفار کیا۔

خاموشی۔۔

"اچھا یہ بتاؤ میرا سر پرانی کیسا لگا۔" اب کی بار قدرے اشتیاق سے پوچھا گیا۔

ہنوز خاموشی۔۔۔

"تم بول کیوں نہیں رہی؟۔"

"آپ کون؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

اس شخص کی خاطر پچھلے چار ماہ سے وہ مسلسل اذیت میں تھی اسکے زندہ ہونے کا یقین خود کو دلاتے دلاتے وہ نڈھال ہو جاتی تھی۔ اکثر راتیں اسکی آنکھوں میں کٹتی تھیں اور وہ کتنے مزے سے اپنے سر پر ائی ز کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میڈم دعا فاطمہ ماہین صاحبہ کہیں تمہارا دماغ کافیوز اس اچانک ملنے والے سر پر ائی ز کو دیکھ کر اڑ تو نہیں گیا؟ یہ تو پھر بڑی پریشانی والی بات ہوگی۔ میرا گزارہ ایک بغیر دماغ والی کے ساتھ کیسے ہو گا۔"

وہ مصنوعی پریشانی سے سر پہ ہاتھ مار کے بولا جیسے واقعی وہ بغیر دماغ والی ہو۔

"شاید آپ مجھے آپ کہتے تھے پھر یہ تم؟"
اسکے طنزیہ انداز پہ وہ قہقہہ لگا کے ہنس پڑا۔

"یعنی بقول شاعر تم یہ کہنا چاہتی ہو
مجھے سب یاد ہے ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔"

"پتا ہے میرا کیا دل چاہ رہا ہے کہ کوئی چیز اٹھا کر آپ کے سر میں دے ماروں۔" وہ پھٹ پڑی۔

Kitab Nagri

"ارے ارے وہ کیوں؟" عزیز نے بے اختیار سر پہ ہاتھ رکھے۔
www.kitabnagri.com

"ویسے ہی بتایا تو ہے دل چاہ رہا ہے۔"

وہ اپنے جذبات قابو میں رکھتے ہوئے ہولے سے بولی۔۔ وہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی کہ اپنے منہ سے اپنی
محبت کا اقرار کرے۔ عزت نفس کا تقاضا تھا کہ وہ لب سی لے۔

"اچھا سنو؟ مجھے مس کیا؟" وہ اسکی جانب جھکا۔

"بلکل بھی نہیں۔۔ مجھے لگا کہ آپ اب تک ضائع ہو چکے ہوں گے۔۔"

بے پرواہی سے کہتے ہوئے اسکا خود کا دل بے اختیار لرز اٹھا۔۔

"ہاں امید تو مجھے بھی کچھ ایسی ہی تھی بس اللہ نے پچالیا۔ تمہیں یاد ہے تیرہ اگست کا وہ دن جب انڈین آرمی مجھے گرفتار کر کے لے گئی تھی۔۔"

دعا نے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی وہ دن۔ وہ ہولناک دن۔۔

"اصل میں، میں گرفتار نہیں ہوا تھا بلکہ خود جان بوجھ کر انکے حوالے ہوا تھا۔ وہ ایک پری پلانڈ منصوبہ تھا۔۔"

عزیر نے اٹکتے ہوئے اسے بتانا شروع کیا۔۔۔

"مجھے، تمہیں اور میجر سکندر کو جب انڈیا بھیجا گیا تو تمہیں لگتا تھا کہ مجھے ویسے ہی ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم تینوں کے اپنے اپنے علیحدہ ٹاسک تھے۔ میجر سکندر کو ایجنٹ گولڈ کے ساتھ مل کے کچھ کام تھے۔ تمہیں کرتار پور ہاؤس والی فائل حاصل کرنی تھی جبکہ مجھے۔۔۔۔ بھی ایک اہم کام سونپا گیا تھا۔ انڈیا میں ہمارے جانے سے پہلے ہمارا ایک جاسوس پکڑا گیا تھا۔ حالات وہاں اچانک ہی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئے تھے۔ ایجنٹ گولڈ کو بھی جلد انڈر گراؤنڈ ہو جانا تھا۔ اسی لیے مجھے یہ ڈیوٹی سونپی گئی کہ اس جاسوس کو رہا کروایا جائے۔۔۔ مجھے کوشش کر کے یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسے کس خفیہ جگہ رکھا گیا ہے مگر وہاں تک رسائی بہت مشکل تھی۔ میں کوئی ایسا پلان بنانا چاہ رہا تھا جس میں، میں خود نیچرل طریقے سے انکے ہاتھ ایک پاکستانی جاسوس کے طور پر آتا۔

یہ تیرہ اگست سے ایک دن پہلے کی بات ہے تم نے رنجیت سنگھ کے گھر کی سٹڈی روم سے فائل چرانے کا جو پلان بنایا تھا اس میں کافی جھول تھی۔ میں تمہیں منع کرنے والا تھا کہ تبھی میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہ موقع بیسٹ ہو گا یعنی تم اپنا ٹاسک پورا کر لیتی اور میں اپنا۔

مجھے گھر کے اندر داخل ہونا تھا مگر سکیورٹی بہت سخت تھی۔ اسی لیے میں پنڈت نے پنڈت کے ساتھی کو بے ہوش کر کے خود اسکی جگہ سنبھال لی۔ یوں گھر کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

میں جانتا تھا کہ میں گرفتار ہو جاؤں گا۔۔ یہ پہلا مرحلہ تھا مگر آگے میں نہیں جانتا تھا کہ میرا پلان کامیاب ہو گا یا نہیں۔ اسی لیے میں نے واپسی کی کوئی ڈور تمہیں نہیں تھمائی اور نہ ہی کوئی اشارہ دیا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم بھی اپنی امی کی طرح انتظار کی سولی پہ لٹکتی رہو۔

مجھے گرفتار کر کے ایک خفیہ بیرک میں لے جایا گیا وہاں مجھ پہ ٹارچر شروع کر دیا گیا۔۔ پلان کے مطابق میں نے بہت جلد اعتراف کر لیا کہ میں ایک پاکستانی جاسوس ہوں۔ انہیں شاید توقع نہیں تھی۔ اس لیے جب میں نے کہا کہ وہ کرتار پور باڈروالی فائل تو میں نے وہیں کہیں سٹی روم میں چھپادی تھی۔ ان دنوں رنجیت سنگھ اپنی بیٹی کی ڈیوٹی کے غم میں مشغول تھا اسی لیے وہ اس بات کی تردید یا تائید نہ کر سکا۔

میں نے پہلے سے ہی طے شدہ چھوٹے لیول کی انفارمیشن انہیں دی جو درست ثابت ہوئی۔ ان لوگوں نے اپنے تئیں مجھے اپنے بس میں کر لیا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد مجھے آرڈر دیے گئے کہ انکے پاس ایک اور پاکستانی جاسوس قید ہے مجھے اس سے بھی انفارمیشن نکلوانی ہے۔ بدلے میں رہائی کا وعدہ کیا گیا۔ میں نے وعدہ کر لیا اور یوں مجھے اس جاسوس کے خفیہ سیل میں منتقل کر دیا گیا جسے میں وہاں سے نکالنے آیا تھا۔ وہ تیس سال کی عمر کا مضبوط تن و توش کا مالک ایک خوبصورت شخص تھا۔ لیکن ٹارچر اور قید نے اسکی آنکھوں کی جوت بجھادی تھی۔ اسکا نام فیصل تھا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ بہت پرانا حربہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے دشمن کے ساتھ کوئی ایسا شخص پلانٹ کریں جو ہمدردی کی آڑ میں اسکے ساتھ دوستی کر لے۔۔

میں نے فیصل کو بہت مشکل سے یقین دلایا کہ میں پاکستان سے اسکے لیے یہاں آیا ہوں۔۔ اس لمحے میں نے اسکی آنکھوں میں چمک دیکھی اور چہرے پہ خوشی دیکھی۔

وہ مجھ سے لپٹ گیا اور رندھے لہجے میں کہنے

لگا۔

"مجھے یقین تھا۔ پورا اور پکا یقین تھا کہ میرے بڑے مجھے نہیں بھولیں گے۔ میں جانتا تھا وہ مجھے یہاں سے نکال لیں گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے اسے تسلی دی اور کہا ہم بہت جلد یہاں سے نکل

جائیں گے۔

راکے گدھے سمجھ رہے تھے کہ میں انکے ساتھ مل کے اپنے ملک کے خلاف ثبوت انہیں فراہم کر رہا ہوں۔ اسی لیے میں کبھی فیصل کے پاس ہوتا تو کبھی انکے پاس حاضری لگا کر کچھ جھوٹی سچی خبریں دیتا کہ یہ اس پاکستانی جاسوس سے حاصل کی ہیں۔۔

وہ اپنے فیصلے پہ خوش تھے اور یوں مجھے آزادانہ فیصل کے سیل میں جانے کی اجازت دے دی گئی۔ تاہم ابھی بھی میں انکی نگرانی میں تھا۔ کافی حد تک کام ہو چکا تھا بس اب فیصل کو وہاں سے نکالنا تھا کیوں کہ وہاں سیکیورٹی بہت سخت تھی۔ جگہ جگہ گارڈز ڈیوٹی دیتے تھے۔

ایک دن آخر موقع مل ہی گیا۔ انکا شاید کوئی مذہبی تہوار تھا۔ میں نے ڈپلیکیٹ چابی کا پہلے سے ہی انتظام کر رکھا تھا۔ بس کسی مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا وہ مل گیا۔ ایک دوست کی مدد سے اسی رات فیصل کو باڈر پار کروادیا گیا اور میں فلالیٹ پکڑ کے دبئی چلا گیا۔ جب تک انہیں ہوش آتا ہوں انکی پہنچ سے بہت دور جا چکے تھے۔ تقریباً دس دن پہلے ہی پاکستان آیا ہوں۔ اور اب تمہارے سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔"

وہ کب سے چپ بیٹھی دم بخود اسکی داستان سن رہی تھی۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اسے سب سمجھ آ گیا تھا مگر پھر بھی کچھ سوال تھے جو نہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

"جیل میں رہتے ہوئے آپ نے چابی کیسے بنوائی۔ مطلب کیا باہر کی دنیا سے کیسے کنٹیکٹ تھا؟"

Posted on Kitab Nagri

"اس سلسلے میں اسی دوست نے بہت مدد کی۔ اسکے اس آفیسر کے ساتھ فیملی ریلیشنز تھے جسکے پاس چابی رہتی تھی۔ اسی وجہ سے زیادہ مشکل نہ ہوئی۔"

"یہ بتائیے کہ راہی تو انٹیلیجینس ایجنسی ہے تو پھر اس نے آپکی معلومات کیوں نہیں کروائی؟ کیا انہوں نے چیک نہیں کیا کہ آپ کس شناخت کے ساتھ اس ملک میں آئے ہیں۔ مطلب آئی ڈی اور پاسپورٹ وغیرہ۔"

"کیوں کہ وہ گدھے ہیں۔"۔۔۔ عزیر ہنستا ہوا بولا۔

"میں نے جب خود ہی منہ سے اعتراف کر لیا تھا کہ میں پاک اسپائی ہی ہوں تو وہ اسی میں خوش ہو گئے۔۔۔ زیادہ گہرائی میں جانچ پڑتال کی ہی نہیں۔ اگر کرتے تو بھی انکو وہی ملتا جو میں دکھانا چاہتا تھا۔"

www.kitabnagri.com

"یعنی وہ اس ہوٹل تک پہنچے ہی نہیں جہاں ہم نے سٹے کیا تھا۔" اس نے الجھن سے پوچھا۔

"ایسا ہی ہے۔ ایک اور بات جو تمہیں معلوم نہیں وہ ہوٹل ہمارا سیف ہاؤس تھا۔ وہاں پہ میری اینٹری ہی نہیں تھی۔ ہاں تمہاری اور میجر سکندر کی نقلی شناخت درج تھی۔ ایسا کرنا ضروری تھا۔"

"اوہ! لیکن جب آپ غائب ہوئے تھے تو آپ کے کمرے سے سارا سامان بابا لے آئے تھے جن میں پاسپورٹ اور سارے ڈاکو منٹس تھے پھر آپ وہاں سے کیسے نکلے۔"

"میجر سکندر نے آتے ہوئے میرے تمام ڈاکو منٹس میرے اسی دوست کے حوالے کر دیے تھے۔"

وہ کچھ لمحے الجھن سے عزیز کو دیکھتی دیکھتی رہی۔ بابا نے ڈاکو منٹس دیے۔۔۔

"کیا بابا کو بھی سب پتا تھا؟" اسکے لہجے میں بے یقینی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں وہ شروع سے سب کچھ جانتے تھے۔" وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"مطلب میں ہی نہیں جانتی تھی باقی سب کو پتا تھا۔"

وہ غصے سے جانے کے لیے اٹھی۔

"رکو تو"۔۔ اس نے ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

"میجر سکندر اور مجھے سختی سے رازداری کی تاکید کی گئی تھی۔ اس لیے۔"

"تو اب رازداری کہاں گئی۔ اب کیوں یہ سب بتا رہے ہیں۔؟"

اسے اور غصہ آنے لگا۔ پتا نہیں کیوں اسکا دل رونے کو چاہ رہا تھا۔

"اب سارے معاملات حل ہو چکے ہیں۔ فیصل اور میں اب اپنے ملک میں سیو ہیں۔ اس کیس کو بند ہوئے پندرہ

دن ہو چکے ہیں اس لیے اب کوئی رازداری والی شرط نہیں رہ گئی۔ میں نے سوچا تمہیں بتا دیتا ہوں۔"

وہ معصومیت سے شانے اچکا کر اس کے خفا خفا چہرے کو دیکھنے لگا۔

"ایک منٹ ایک منٹ"۔۔۔ دعا کو یکدم کچھ یاد آیا۔

آپ یہاں کیسے؟ مطلب ماما نے کہا تھا مہمان؟

مطلب یہ بھی سوچی سمجھی سکیم تھی۔ یہ بھی سب کو پتا تھا بس میں ہی پاگل تھی جسے کچھ پتا نہیں تھا۔ بابا کو تو میں اچھے سے پوچھوں گی۔"

وہ کچھ کچھ سمجھنے لگی تھی۔ اسکو یاد آ رہا تھا کہ بابا نے ہی تو اسے فورس کیا تھا۔

"جی ایسا ہی ہے۔ آپ واقعی پاگل ہیں تبھی تو گھر آئے مہمان کو چائے پانی اور کھانے کا نہیں پوچھ رہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کھڑے ہوتے ہوئے رخ موڑ کے ناراضگی سے گویا ہوا۔

"گھر آئے مہمان مجھ سے پوچھ کہ نہیں آئے جو میں ان سے چائے پانی پوچھوں۔"

وہ کونسا کم تھی۔ شاہانہ انداز سے ارشاد کیا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"کچھ لوگوں پہ بے نیازی کتنی سوٹ کرتی ہے۔" عزیز نے اسکی طرف دیکھ کر سوچا تھا۔

"مادام ہم گھر آئے مہمان ضرور ہیں مگر بن بلائے نہیں۔ نہایت عزت سے آپ جناب کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔ مگر آپ کے تیور دیکھ کر لگ رہا ہے کہ آپ کو یہ مہمان پسند نہیں آئے۔"

وہ معنی خیزی سے کہنے لگا۔

"خیر اب میں نے یہ بھی نہیں کہا۔ سامنے کھڑے مہمان کا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی مگر ہاں اندر بیٹھے مہمان مجھے بہت اچھے لگے ہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکا اشارہ ڈرائی نگ روم میں بیٹھے عزیز کے والدین اور چھوٹی بہن کی طرف تھا۔

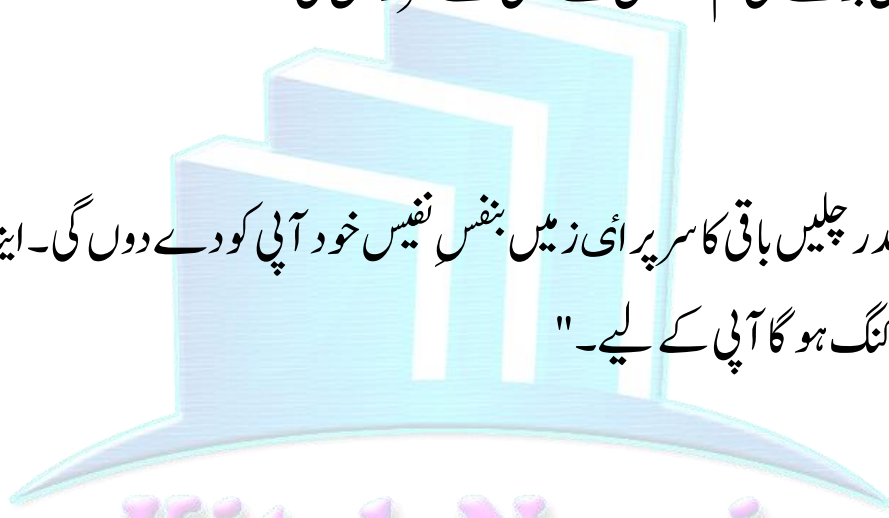
"آپ دونوں کی الف لیلیٰ کی داستان ختم ہو گئی ہو تو اندر چلیے۔۔ بابا بلارہے ہیں۔"

عانیہ نے اچانک آ کے چھاپا مارا۔ پھر تنک کر بڑی بوڑھیوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر دونوں کو گھورنے لگی۔

"ویسے بھی شادی سے پہلے اس طرح کی ملاقاتیں ہمارے خاندان میں معیوب سمجھی جاتیں ہیں۔ لاسٹ ٹائی م بس ایسی ملاقات بابا اور امی کی ہوئی تھی جب بابا کے پیرنٹس امی کے ہاں رشتہ لے کر آئے تھے۔"

"عانی زیادہ فضول نہیں بولنے لگی تم۔" اس نے خفگی سے سرزنش کی۔

"عزیر بھائی آپ اندر چلیں باقی کا سرپرائز میں بنفس نفیس خود آپ کو دے دوں گی۔ اینڈ آئی می سوی ٹی ر یہ سرپرائز زیادہ شاکنگ ہو گا آپ کے لیے۔"



عزیر اسے گڈ لک سائی ن دیتے ہوئے مسکرا کے ڈرائی نگ روم میں چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

"کیا مطلب ابھی بھی کوئی سرپرائز رہتا ہے؟" وہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔

"جی بلکل آپ میرے ساتھ کمرے میں چلیے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے بازو سے پکڑ کر اندر لے گئی۔ بیڈ پہ ایک خوبصورت برائی یڈل ڈریس پڑا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے عانیہ؟" اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"یہ میری بیٹی کا برتھ ڈے گفٹ ہے"

جواب سکندر کی طرف سے آیا تھا۔ وہ کمرے کی دہلیز پہ کھڑے اسے مسکرا کے دیکھ رہے تھے۔

اسے یاد آیا آج دسمبر کی پچیس تاریخ تھی۔ اسکی سالگرہ کا دن جو وہ بالکل فراموش کر چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com "بابا یہ کیسا گفٹ ہے؟" وہ مڑ کے حیرت سے انکو دیکھنے لگی۔

"عانیہ اسے سمجھاؤ ساری بات میں عزیز اور کر نل صاحب جمعہ پڑھنے جا رہے ہیں۔۔۔ واپسی پہ مولوی صاحب

اور باقی بھی آجائیں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر کو چلے گئے۔

"عانیہ یہ بابا کیا کہہ گئے ہیں؟" وہ متوحش ہوئی۔

"آپی ادھر بیٹھو۔" وہ اسے بیڈ پہ کندھوں سے بٹھا کر بولی۔

"آج تمہارا اور عزیز بھائی کی نکاح ہے۔"

"کیا؟" اسے لگا اسکی سماعتوں کو دھوکا ہوا ہے۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977



"ہاں تم نے ٹھیک سنا۔ بابا اور امی جانتے ہیں کہ تم عزیز بھائی کو پسند کرتی ہو اسی لیے انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"لیکن میں نے تو کبھی امی سے نہیں کہا۔"

اسے سن کے شرمندگی ہوئی تھی۔

"ماں باپ سے کوئی بات چھی رہتی ہے بھلا۔ ویسے بھی عزیز بھائی تو بہت پہلے تمہارے بارے میں بابا سے بات کر چکے تھے اب تو بس نکاح کرنا ہے۔"

"اوہ میرے خدا آج کا دن میرے لیے کیسے کیسے سرپرائز لے کہ آیا ہے۔"۔۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"افوہ آپنی بجائے خوش ہونے کہ تم حیران ہو رہی ہو۔"

عانیہ بد مزگی سے بولی۔

مجھے شروع سے ساری بات بتاؤ پہلے۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو کے ٹہلنے لگی۔



Posted on Kitab Nagri

"یہ کہانی شروع ہوتی ہے آج سے تقریباً پندرہ دن پہلے جب عزیز بھائی ی پاکستان واپس آئے۔ بات چیت ساری پہلے سے طے تھی۔ عزیز بھائی کے گھر والے منگنی وغیرہ کے چکر میں پڑے بغیر سیدھا نکاح کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے بابا سے ڈیٹ مانگی تو بابا نے پچیس دسمبر یعنی آج کی تاریخ یعنی تمہاری ڈیٹ آف برتھ۔ وہ چاہتے تھے کہ میں چونکہ سالوں بعد اپنی بیٹی کو کوئی ی گفٹ دوں گا تو اسکی خوشیوں سے بڑھ کہ کونسا گفٹ ہو گا۔ اسی لیے میں نے اور امی بابا نے تمہارے لیے نکاح کی ساری شاپنگ بھی کر لی ہے۔ دیکھو کتنا خوبصورت برائی یڈل ڈریس ہے بابا کی اور میرے چوٹی س ہے۔"

عانیہ اب اسے شاپنگ کی ساری روداد سنارہی تھی اور وہ یہی سوچے جارہی تھی کہ۔



"اللہ واقعی کتنا کارساز ہے۔ کیسے کیسے بہانوں سے نواز دیتا ہے۔"

"اچھا چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں۔ ابھی نمبرہ آ کے آپکو تیار کر دیتی ہے۔ کب سے اس بیچاری کو میں نے کچن میں گھسایا ہوا ہے۔ میں ذرا مہمانوں کو دیکھ لوں۔ آپ تو بے مروتی کی انتہا کر کے باہر چلی آئی ہیں اب میں جا کے میں ہی معاملہ سنبھالتی ہوں یہ کہہ کر کہ میری آپنی کو شرم آگئی تھی اسی لیے وہ آپکے ساتھ بیٹھ نہیں سکیں۔۔۔"

عانیہ کی بڑبڑاہٹ دور ہوتی جا رہی تھی اور وہ بے خود سی اس لائیٹ گرے رنگ کی برائیڈل پیروں تک آتی
فراک کو دیکھنے لگی جس پہ بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔ ڈوپٹہ بھی اسی رنگ کا تھا مگر ساتھ ہی ایک جھلمل کرتا
سرخ رنگ کا ڈوپٹہ بھی تھا جو یقیناً نکاح کے لیے تھا۔

"اسلام علیکم ماہین میڈم۔"

وہ یہ آواز سن کر چونک اٹھی۔

یہ نمبرہ تھی جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔



"وعلیکم سلام۔۔ نمبرہ تم نے مجھے ماہین میڈم کیوں کہا۔" وہ موحد کی بہن تھی اسکے اس انداز سے اسے بے اختیار
www.kitabnagri.com
وہ یاد آیا تھا۔

"کیوں کہ میں جانتی ہوں آپ ہی موحد بھائی کی باس ماہین میڈم ہیں۔۔" وہ ادا سی سے بیڈ کے دوسرے پہ
ٹک گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"اس سے پہلے میں آپکو صرف دعا کے نام سے جانتی تھی۔ مگر یہ راز بھی موحد بھائی کی ڈیبتھ کے کچھ دن پہلے ہی کھلا۔"

وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی مگر نمرہ اپنی رو میں کہے جا رہی تھی۔

"اس دن انہوں نے مجھے ایک ریسٹورینٹ میں بلایا تھا وہ مجھ سے عانیہ کی انفارمیشن لینا چاہ رہے تھے مگر میں نے سختی سے منع کر دیا۔ انہوں نے زیادہ زور دیا تو میں نے وجہ پوچھی کہ آخر کیوں آپ عانی کے بارے میں ذاتی نوعیت کے سوال کر رہے ہیں تب انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ جس ماہین میڈم کی مجھے باتیں سنایا کرتے تھے وہ آپ تھیں۔۔۔"

اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔ اسے ہادی سے کوئی شکوہ نہ ہوا کہ اس نے نمرہ کو کیوں بتایا۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟" کچھ دیر بعد نمرہ نے عجیب سے انداز میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پوچھو۔۔"

"اگر آپ عزیز بھائی سے نہ ملی ہوتیں اور آپ کو ان سے محبت نہ ہوتی اور۔۔۔ اگر موحد بھائی زندہ ہوتے تو کیا آپ ان سے شادی کر لیتیں؟"

اسکے لہجے میں ایک آس سی تھی۔

"ہاں بالکل!"۔ دعا نے سوچنے کے لیے بھی وقت نہیں لیا اور بے دھڑک ہاں کہہ دیا۔

"اگر میں عزیز سے نہ ملی ہوتی اور اگر ہادی زندہ ہوتا تو میں بالکل بھی اسے انکار نہ کرتی۔ وہ بہت اچھا انسان تھا۔ شاید اسی لیے اسے بہترین اجر سے نوازا دیا گیا۔ اسکے نصیب میں دنیا کی دنیاوی محبتیں تھیں ہی نہیں اسی لیے تو وہ چلا گیا۔" اسکی آواز میں نرمی گھل گئی۔

"تھینک یو۔" نمرہ کے بے چین وجود میں اسکا جواب سن کر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

"کس لیے؟" وہ حیران ہوئی۔

"آپ نہیں سمجھیں گی۔ جا کر ڈریس چینج کریں تاکہ میں آپکو تیار کر دوں۔ پھر میرے پاس ایک اہم چیز ہے جو میں نے آپ کو دکھانی ہے۔"

نمرہ گھمبیر لہجے میں دھیماسا ہنسی تھی۔

وہ اسکی باتوں پہ حیران ہوتی ہوئی ی کپڑے لیے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

سونیا نے جو چیز اسے دکھائی تھی اس نے اسے ہیجان میں مبتلا کر دیا تھا۔ بلاشبہ یہ بہت کام کی چیز تھی۔ وہ سوچ رہی تھی نکاح کے بعد سب کو آگاہ کرے گی۔

مرد حضرات جمعے کی نماز پڑھ کے آنے والے تھے۔ عین اسی وقت اسکے دوستوں نے انٹری دی تھی۔

"تم لوگ تو کہہ رہے تھے کہ باس کے گھر کسی تقریب پہ جانا ہے سب کو۔"

وہ حیرانی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں تو ہم اپنی باس کے گھر اسکی نکاح کی تقریب کے لیے ہی آئے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ارتج نے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دی۔ یعنی ایک بار پھر اسے ہی کچھ علم نہیں تھا اور باقی سب کو سب کچھ پتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد نکاح کی تقریب شروع ہو گئی۔۔

وہ لائیٹ گرے کام والی پیروں تک آتی فراک کے ساتھ چوڑی پاجامہ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ڈوپٹہ ایک سائیڈ پشال کی صورت لیا ہوا تھا جبکہ سرخ چنری سے گھونگھٹ نکالا ہوا تھا۔ اس نے صرف ایک سائیڈ پشال جھومر لگایا تھا اور ناک میں ہلکی سی نوزین ڈالی تھی۔ جیولری کے نام پہ اسے اس سے زیادہ کچھ پسند بھی نہ تھا۔

میک اپ بھی اس نے بہت ہلکا کر دیا تھا بقول اسکے زیادہ ڈارک میک اپ میں اسکی معصومیت دب جائے گی۔ اور اس بات پہ نمرہ اور سونیا دیر تک ہنستی رہی تھیں۔

وہ عام حالات سے بہت مختلف اور پیاری لگ رہی تھی۔ وہ سب مہمانوں کے سامنے آکر بہت عجیب سا محسوس کر رہی تھی اگرچہ زیادہ مہمان اسی کی طرف سے تھے۔ عزیز کے گھر والے بہت اچھے تھے۔ خاص کر اسے عروہ سے مل کے بہت خوشی ہوئی تھی۔ وہ شوخ چنچل سی لڑکی بسے بھا بھی بھا بھی کہتے نہیں تھک رہی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

آخر ایجاب و قبول کے مراحل طے ہوئے تو وہ دعا سکندر سے دعا عزیر بن گئی۔ اس نے چپکے سے ایک نظر ساتھ بیٹھے عزیر پہ ڈالی۔ سفید شلوار قمیض میں اسکا چہرہ اندرونی خوشی سے دمک رہا تھا۔ بقول افراسیاب سواٹ کے بلب کی روشنی کے برابر۔۔۔

نکاح کے فوراً بعد وہ کمرے میں چلی آئی۔ اس وقت اسے سب دوسری باتوں سے زیادہ اس بات کی فکر تھی جو وہ کرنے جا رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد ہی سب آئی بی والے اسکے کمرے میں موجود تھے۔

"حیرت ہے ہمیں بلانے کی بجائے آپ کو اپنے نئے نویلے شوہر کو بلانا چاہیے تھا۔"

www.kitabnagri.com

حسن نے شگوفہ چھوڑا۔

"صحیح بات ہے ویسے۔ کہیں غلطی سے تو نہیں ہمیں بلالیا؟" ارتج نے بھی بظاہر سنجیدگی سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم سب اپنی چونچیں بند کر کے بیٹھو اور میری بات غور سے سنو!"۔ وہ بیڈ پہ آلتی پالتی مار کے بیٹھ گئی اور سبکو سیریس ہونے کا کہا۔

"ہم جس کیس پہ کام کر رہے ہیں اس میں ابھی تک ہمیں اس شخص کا پتا نہیں چل سکا تھا جو لیڈر آف دی گینگ ہے۔ جو اسمگلنگ کا بے تاج بادشاہ ہے۔ اور ہم لوگ اسکے نام تک سے واقف نہیں ایسا ہی ہے نا؟" اس نے تائی ید چاہی۔

"ایسا ہی ہے۔ وہ شخص کون ہے اسکا کیا نام ہے؟ ہمیں کچھ نہیں پتا۔" عمر نے کہا۔



"لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ کیوں کہ مجھے پتا چل چکا ہے کہ وہ کون ہے۔"

www.kitabnagri.com

اس نے بیڈ کے فوم کے نیچے سے ایک لفافہ نکالا۔

"یہ مجھے ہادی کی بہن نمرہ نے دیا ہے۔" اس نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

Posted on Kitab Nagri

"قريباً ايک ماہ پہلے اسے يہ فولڈر ہادی کی ايک دوست نے ديا تھا جس نے اپنا نام سحر بتايا تھا۔ اس نے کہا تھا اس ميں لفافے ميں اس شخص کی تفصيلات ہيں جسکے بارے ميں ہادی نے معلومات کروانے کو کہا تھا۔ سحر کو دو ماہ لگے تھے مگر آخر کار اس نے کچھ نہ کچھ پتا چلا ہی ليا۔ ہادی تو تھا نہيں اس ليے اس نے يہ نمبرہ کے حوالے کر کے کہا تھا کہ يہ ہادی کے ڈپارٹمنٹ کے کسی آفسر کو دے دينا مگر وہ بچی بھول گئی اور آج کی تقريب کے ليے جب اس نے اپنی الماری کھنگالي تو اسے يہ لفافہ نظر آيا جسے وہ رکھ کے بھول چکی تھی۔ اس نے ابھی نکاح سے کچھ دير پہلے ہی يہ ميرے حوالے کیا ہے۔"

"اس ميں ایسی کیا خاص بات ہے ماہين ميڈم؟"

مليجہ نے الجھن سے پوچھا۔ سب کو ہی حيرانی ہو رہی تھی کہ ایسی بھی کیا بات تھی جو وہ مہمانوں اور اپنے نکاح کی رسموں کو چھوڑ کے اس فولڈر کی باتيں کیے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سب دھيان سے سننا۔ خاص بات يہ ہے کہ جس اسمگلنگ گینگ کے ليڈر کو ہم تلاش کر رہے ہيں وہ شخص دراصل يہ ہے۔"

اس نے ايک تصوير ارتج کی طرف بڑھائی۔

Posted on Kitab Nagri

"اسکا نام ولی محمد ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ کالج میں انگلش پڑھاتا ہے یعنی ذہین اور پڑھا لکھا آدمی ہے اسی لیے اب تک بچا ہوا ہے۔ یہ نمرہ اور عانیہ کا پروفیسر ہے۔ ہادی نے کسی وجہ سے اسکی معلومات حاصل کرنے کے لیے سحر کو ہائی رکھا تو دو ماہ میں ہی اس نے کام کی تمام باتیں دریافت کر لیں۔

اس ولی نامی شخص کا موجودہ ایڈریس اور فون نمبر تک اس فولڈر میں درج ہے۔ اب ہمیں بس اس تک پہنچنا ہے اور ایک اور جرم کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

اس نے جوش سے کہا تو انہوں نے بھی ان شاء اللہ کہا تھا۔



دروازے پہ دستک دے کر عانیہ اندر آئی۔

"آپی عزیز بھائی کسی سے ملو انا چاہتے ہیں آپ کو۔ آپ فری ہو گئی ہیں؟۔"

"ہاں ٹھیک ہے دو منٹ بعد بھیج دو۔" اس نے کہہ کر اسے بھی جانے کا اشارہ کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چلو تم سب بھی اٹھو۔ اور کھانا کھا کر سیدھے اس بندے کی تلاش میں نکلو۔ یہ بچنے نہ پائے۔"

اس نے ان سب کو بھی چلتا کیا۔ آئی نے میں اپنا جھومر درست کرنے لگی۔ اسکا خیال تھا کوئی رشتہ کی چاچی یا مامی ہوں گی جو ملنا چاہ رہی ہوں گی۔۔

دستک دے کر عزیر کسی کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوا۔۔
عزیر کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر وہ چند لمحے تو گنگ ہی رہ گئی پھر دوڑتے ہوئے اسکے گلے جا لگی۔



"ندا آپ؟ آپ یہاں کیسے؟ مطلب آپ۔۔۔ انڈیا۔۔"

وہ علیحدہ ہوتے ہوئے ہکلا کر پوچھنے لگی۔

"دعا تمہیں میں نے بتایا تھا نہ کہ وہاں ایک دوست نے قدم قدم پہ میرا ساتھ دیا وہ کوئی اور نہیں بلکہ ندا تھی۔"

عزیر نے ایک اور انکشاف کیا تھا۔۔

"مطلب کیا ہوا اس بات کا؟" اس نے پوچھا نہیں مگر آنکھوں سے یہی سوال عیاں تھا۔

"میں بتاتی ہوں"۔ ندانے عزیز کو بولنے سے منع کیا۔

"دعا میں انڈیا کی ہی رہنے والی ہوں۔ ایجنٹ فیصل سے تمہارے والد اور عزیز مل چکے ہوں گے۔ میں ایجنٹ فیصل کی وائی ف ہوں۔ میرا تعلق امرتسر سے ہے۔ ہمارے کچھ رشتہ دار قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے یہاں آگئے تھے مگر ہم بد قسمتی سے وہیں رہ گئے۔"

مجھے شروع سے ہی اپنے ملک سے نفرت رہی ہے۔ باوجود اس کے میں وہاں پیدا ہوئی اور پلی بڑھی مجھے انڈیا سے کوئی لگاؤ نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ اتفاق سے میری ملاقات ایجنٹ فیصل سے ہو گئی اور ہماری شادی ہو گئی اور میں نے بھی آہستہ آہستہ اپنے ہسبینڈ کی مدد کرنا شروع کر دی۔ البتہ یہ شادی ہم نے خفیہ کی تھی اور سوائے میرے امی اور ابو کے کسی کے علم میں یہ بات نہیں تھی۔

پھر بد قسمتی سے فیصل پکڑا گیا اور اسکی مدد اور کچھ مشنز کی وجہ سے آپ تینوں وہاں آئے۔ آگے کی کہانی تم اچھے سے جانتی ہو کہ کیا ہوا تھا۔"

وہ ساری بات سن کے داد دیے بغیر نہ رہ سکی۔

"ند آپ تو مجھ سے بھی اچھی ایکٹنگ کر لیتی ہیں۔ سب کچھ پتا ہونے کے باوجود گیتی۔۔ امن سر اور وشنود صاحب کہہ کر بلانا۔۔ وٹو امیزنگ۔"

وہ ایک بار پھر اسکے گلے لگی۔

"کیا آپ ہمیشہ کے لیے پاکستان آچکی ہیں؟"

اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

"ابھی تک تو ایسا ہی لگتا ہے آگے جو قسمت کو منظور۔۔"

ندانے مبہم سا جواب دیا۔ عزیر اس سارے وقت میں خاموش کھڑا ہوا تھا۔



Posted on Kitab Nagri

"اچھا میں چلتی ہوں بس تمہیں نکاح کی مبارکباد دینے آئی تھی۔ میں اور فیصل سپیشلی لاہور سے آئے ہیں اور ہمیں واپس بھی نکلنا ہے۔ وہ میجر سکندر اور عزیر سے ملنا اور شکریہ کہنا چاہتا تھا اور میں بھی تمہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن اب ہمیں جانا ہو گا۔ پھر شاید کبھی ملیں تب تک کے لیے خدا حافظ۔۔"

وہ اسے گلے سے لگاتے ہوئے گال چوم کر چلی گئی۔۔

"میڈم کیا آپ بتانا پسند کریں گی ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا خفیہ اجلاس ہو رہا تھا یہاں؟"

عزیر نے ندا کے جانے کے بعد اسے گہری نظروں سے خود میں سموتے ہوئے بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اصل میں ہمارے پاس ایک خطرناک کیس ہے۔۔۔ کہتے کہتے وہ یکدم رکی پھر بے نیازی سے شانے جھٹک کے کہنے لگی۔

"لیکن اسکی تفصیلات میں کیوں بتاؤں آخر ہمارے ادارے کی بھی کوئی پرائیویسی ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں جب یہ کیس ختم ہو جائے گا تب میں آپکو ضرور بتاؤں گی۔"

Ye Ghazi Ye Tere Purisrar Banday Novel by Bisma Ijaz
Posted on Kitab Nagri

اس نے بھی حساب برابر کیا۔

"مجھے اتنا پتا ہے کہ جسکے پیچھے مس ماہین نامی ایجنٹ لگ جائے وہ زیادہ عرصہ تک بچا نہیں رہ سکتا۔"

"یہ تعریف تھی؟" اس نے ابرو اچکائے۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔ ایک عام سی بات تھی۔"

عزیر جا کر بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کچھ منٹ تک چپ رہی گویا ناراض ہو۔

"میں ابھی تک آپ سے اتنا سب چھپانے پہ ناراض ہوں۔">

منہ پھلا کر اس نے اطلاع دی۔

"تو بتائیے میں یہ ناراضگی کیسے دور کروں؟"

عزیر نے سینے پہ ہاتھ رکھ کے قدرے جھک کے پوچھا۔

"کچھ اچھا سنا کے۔۔"

"کچھ اچھا مطلب کوئی سوئنگ؟"

"نہیں اس سے بھی اچھا۔" اس نے آنکھوں میں ایک خاص چمک لیے کہا تو وہ سمجھ گیا۔

www.kitabnagri.com

دعا کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے وہ دھیرے سے گنگنا نے لگا۔۔

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے

جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی

Posted on Kitab Nagri

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا اور دریا

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے

قباچا پیے اس کو خون عرب سے



کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا

خبر میں نظر میں اذان سحر میں

طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو

وہ سوز اس نے پایا انھی کے جگر میں

کشاد در دل سمجھتے ہیں اس کو

Posted on Kitab Nagri

ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

دل مرد مومن میں پھر زندہ کر دے

وہ بجلی کہ تھی نعرہ لاتذر میں

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے

نگاہ مسلمان کو تلوار کر دے

بظاہر کہانی مکمل تھی مگر ایک ایجنٹ کی زندگی میں ہمیشہ سب کچھ مکمل نہیں رہتا۔

This is not an end of the story. It's a begining of a new life. Because Every ending is a new begining.

www.kitabnagri.com

ختم شد۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977